پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتِ حال 2023

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

2023 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال

HRCP

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

© 2024 پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ ماخذ کا اقرار کرتے ہوئے دوبارہ شائع کیا جا سکتا ہے۔

اس اشاعت کے اجزا کی درستی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کسی بھی قسم کی نادانستہ فروگزاشت کی ذمہ داری نہیں لیتا۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے اس اشاعت میں شامل کی گئی تصاویر جائز استعمال کی پالیسی کے تحت، کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کے ارادے کے بغیر دوبارہ شائع کی ہیں اور اس نے تمام ماخذوں کے کردار کو تسلیم کیا ہے۔

ISBN 978-627-7602-39-0

پرنٹر: وژنریز ڈویژن

90-اے، ائیر لائنز ہاؤسنگ سوسائٹی

خیابان جناح، لاہور

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

ایوانِ جمہور

107 ٹیپو بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن

لاہور۔54600

فون: 9969 3586 ,4994 3586 ,8341 3583 (042) 92+

فیکس: 3582 3588 (042) 92+

ای میل: hrcp@hrcp-web.org

ویب سائٹ: www.hrcp-web.org

مدیر: فرح ضیا

ترتیب و تدوین: رِدا افضل

ذرائع

جہاں متن میں کوئی حوالہ نہیں دیا گیا، ایچ آر سی پی کے جائزے پر مبنی رپورٹس، نامہ نگاروں اور عام شہریوں کے ساتھ خطوط کے تبادلے، سرکاری گزٹ، اقتصادی اور قانونی دستاویزات اور دیگر سرکاری اطلاعات اور بیانات، قومی اور علاقائی ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی رپورٹوں اور بین الاقوامی انسانی حقوق اور ڈویلپمنٹ ایجنسیوں کی مطبوعات پر مبنی ہیں۔ایچ آر سی پی خاص طور پر پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان، دارالحکومت اسلام آباد، اور گلگت۔ بلتستان کے محکمہ پولیس اور جیل خانہ جات کا ممنون ہے جنہوں نے امن عامہ کی صورتحال اور جیلوں اور قیدیوں سے متعلق اعداد و شمار فراہم کیے۔

سرکاری رپورٹوں، پریس کے جائزوں اور این جی اوز کے نمونے کی سروے رپورٹوں کو ان کے محدود وسائل کے پیشِ نظر صورت حال کی مکمل یا حتمی تصویر سمجھا جانا چاہیے۔ یہ صرف سال کے دوران میں سامنے آنے والے رجحانات کی عکاسی کرتی ہیں۔

تصاویر قومی اور علاقائی اخبارات اور آن لائن ذرائع سے لی گئی ہیں۔

فہرست

ذرائع کے متعلق بیان

اختصارات

تعارف ... 1

قومی جائزہ ... 4

کلیدی رجحانات ... 10

پنجاب ... 23

سندھ ... 59

خیبر پختونخوا ... 91

بلوچستان ... 127

اسلام آباد دارالحکومت کا علاقہ ... 159

آزاد جموں و کشمیر ... 197

گلگت-بلتستان ... 221

ضمیمہ 1 2023 میں انسانی حقوق سے متعلق قانون سازی ... 245

ضمیمہ 2 ایچ آر سی پی کی اہم سرگرمیاں ... 248

ضمیمہ 3 ایچ آر سی پی کے بیانات ... 258

ضمیمہ 4 انسانی حقوق کے فریم ورک 320

تصاویر کے ذرائع ... 334

اختصارات

اے جے کے	آزاد جموں وکشمیر
اے کیو آئی	ایئر کوالٹی انڈکس
اے ٹی سی	اینٹی ٹیررازم کورٹ
بی اے پی	بلوچستان عوامی پارٹی
بی این پی۔ایم	بلوچستان نیشنل پارٹی (مینگل)
سی ڈی اے	کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی
سی جے پی	چیف جسٹس آف پاکستان
سی او آئی ای ڈی	کمیشن آف انکوائری آن انفورسڈ ڈس اپیرنس
سی ٹی ڈی	کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ
ای سی پی	الیکشن کمیشن آف پاکستان
ایف آئی اے	فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی
ایف آئی آر	فرسٹ انفارمیشن رپورٹ
ایف ڈبلیو او	فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن
جی بی	گلگت۔بلتستان
جی بی ایل اے	گلگت بلتستان لیجسلیٹو اسمبلی
ایچ ای سی	ہائیر ایجوکیشن کمیشن
ایچ ای ڈی	ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ
ایچ آر سی پی	پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
آئی ایچ سی	اسلام آباد ہائی کورٹ
جے آئی	جماعت اسلامی
جے کے ایل ایف	جموں کشمیر لبریشن فرنٹ
جے یو آئی۔ایف	جمعیت علماء اسلام (ف)
کے آئی یو یونیورسٹی	قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی
ایل ایچ سی	لاہور ہائی کورٹ

ایل او سی	لائن آف کنٹرول
ایم این سی ایچ	میٹرنل، نیوانٹل اینڈ چائلڈ ہیلتھ
ایم پی او	مینٹیننس آف پبلک آرڈر (آرڈیننس)
این اے ڈی آر اے	نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی
پی ای ایم آر اے	پاکستان الیکٹرک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی
پی ایچ سی	پشاور ہائی کورٹ
پی کے ایم اے پی	پختونخوا ملی عوامی پارٹی
پی ایل ڈبلیو ڈی	پرسن لیونگ وِد ڈس ایبلٹیز
پی پی سی	پاکستان پینل کوڈ
پی پی پی	پاکستان پیپلز پارٹی
پی ٹی آئی	پاکستان تحریک انصاف
پی ٹی ایم	پشتون تحفظ موومنٹ
ایس جے سی	سپریم جوڈیشل کونسل
ٹی ایل پی	تحریک لبیک پاکستان
یو این ڈی پی	یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام
ڈبلیو اے پی ڈی اے	واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی

تعارف

سال 2023 میں بظاہر نا قابلِ اصلاح سیاسی تقسیم دیکھنے میں آئی جو متشدد کارروائیوں کی شکل اختیار کر گئی اور ریاست اختلافِ رائے کو دبانے کے لیے کوئی بھی دستیاب طریقہ استعمال کرنے میں ذرا نہیں ہچکچائی۔ سابق وزیر اعظم عمران خان کی گرفتاری کے بعد ملک بھر میں پی ٹی آئی کی زیرِ قیادت ہنگامے اور آتش زنی کے واقعات دیکھنے میں آئے اور ایک سیاسی جماعت کے خلاف کریک ڈاؤن ریاست کے غیر متناسب ردِعمل کا عکاس تھا۔ عام شہریوں کے ٹرائل کے لیے فوجی عدالتوں کی بحالی، جبری گمشدیوں کا ارتکاب، اور پارٹی کے بہت سے سینئر رہنماؤں کو پی ٹی آئی سے قطع تعلق پر مبینہ طور پر مجبور کرنا اسی کریک ڈاؤن کا حصہ تھا، جو ملکی تاریخ کا ایک ناخوشگوار باب ہے۔

اگرچہ، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے شہری اور سیاسی حقوق کے بحران کا قریب سے مشاہدہ کیا، تاہم ہم نے شدت سے محسوس کیا کہ ملک کے معاشی حقوق کے بحران میں فوری اور مسلسل موبلائزیشن، ایڈووکیسی اور لابنگ کی ضرورت ہے۔ تقریباً 40 فیصد کی غیر معمولی مہنگائی کے باعث لاکھوں عام لوگوں کو ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا رہا۔ نتیجتاً، ایچ آر سی پی کے کام کا ایک بڑا حصہ معاشی انصاف، جیسے گزارے کے قابل اجرت، رہائش، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، صاف ستھرا ماحول، کام کے مناسب حالات اور سوشل سکیورٹی کے حقوق، کی جدوجہد پر مرکوز تھا۔

اسی کوشش کے ضمن میں، ایچ آر سی پی نے کراچی میں 'سب کے لیے باعزت کام اور اجرت کا حق' کے موضوع پر ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ ادارے نے ماہی گیروں، کان کنوں، ٹیکسٹائل ملازمین، سینیٹری ورکرز اور زرعی مزدوروں سمیت کمزور طبقات کے لیبر حقوق سے متعلق تحفظات کے سلسلہ وار مطالبات کو دستاویزی شکل میں تیار کیا۔ ہمارے سابق ساتھی کے نام سے منسوب یہ مطالبات شکیل پٹھان لیبر سٹڈیز سیریز کے تحت جاری کیے گئے۔ ایچ آر سی پی نے ایک اہم مہم بھی شروع کی جس میں صحت کے حق کو آئین میں بنیادی حق کے طور پر شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ایچ آر سی پی روایتی طور پر ملک کے عام انتخابات سے پہلے سیاسی اور شہری حقوق کے ماحول کی نگرانی کرتا رہا ہے۔ 2023 میں بھی ہم نے سیاسی اختلاف کو روکنے کے لیے ریاست کی جانب سے جابرانہ ہتھکنڈوں کے استعمال پر گہری نظر رکھی اور اسے اپنی الیکشنز واچ سیریز میں رپورٹ کیا۔ ادارہ مشاورتی اجلاسوں اور ایک جامع رپورٹ کے ذریعے انتخابی اصلاحات پر بھی زور دیتا رہا۔ اس رپورٹ میں دیگر سفارشات کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ ووٹ کے حق کو قومی شناختی کارڈ سے جوڑنے کے باعث ایک بنیادی شہری حق شہریوں کی ذمہ داری میں تبدیل ہو گیا۔ نتیجتاً خواتین کی بڑی آبادی اور داخلی مہاجرین حق رائے دہی سے محروم ہو گئے۔

تاہم، امید افزا امر یہ تھا کہ ہم نے دیکھا کہ لوگ حقوق پر مبنی معاشرے کے تصور پر یقین رکھتے ہیں، خاص طور پر پسماندہ علاقوں میں۔ ماورائے عدالت قتل اور جبری گمشدگیوں کے خلاف نومبر میں پرجوش نوجوان بلوچ خواتین کی قیادت میں

لانگ مارچ اس کا منھ بولتا ثبوت ہے۔ 'غیر قانونی' غیر ملکیوں کو زبردستی ملک بدر کرنے کے حکومتی فیصلے سے بنیادی طور پر کمزور افغان تارکین وطن اور مہاجرین متاثر ہوئے ہیں۔ اِس لیے اِس فیصلے نے سول سوسائٹی کے ایک چھوٹے لیکن پرعزم حصے کو متحرک کر دیا۔ جڑانوالا میں گرجا گھروں اور گھروں پر ہجوم کے وحشیانہ حملے نے انسانی حقوق کے کارکنوں کو ہلا کر رکھ دیا، لیکن وہ عقیدے کی بنیاد پر تشدد کا مقابلہ کرنے کے لیے پہلے سے زیادہ پرعزم ہیں۔

مزید برآں، ایچ آر سی پی کا مینڈیٹ اگرچہ عام طور پر پاکستان میں انسانی حقوق تک محدود ہے، انسانی حقوق کے دفاع کار ہونے کے ناتے ہمیں غزہ پر اسرائیلی قبضے اور اس کے نسل کشی کے ارادوں پر سخت تشویش ہے۔ اس مقصد کے لیے، ہماری گورننگ باڈی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی گئی اور اپنے ان بین الاقوامی ساتھیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا جن میں سے کئی اس جنگ میں اپنے خاندان اور دوستوں کو کھو چکے ہیں۔

یوں، پاکستان بھر میں ایچ آر سی پی کے نو دفاتر اور گورننگ کونسل ایڈووکیسی، لابنگ، دستاویز کاری اور آگہی بڑھانے میں مصروف رہے۔ واقعات کے بعد تحقیق کے لیے چھ فیکٹ فائنڈنگ مشنز کے علاوہ، دو موضوعاتی فیکٹ فائنڈنگ مشن شمالی سندھ اور خیبر پختونخوا میں بھیجے گئے۔ تقریباً 120 موبلائزیشن اور آؤٹ ریچ نشستوں، مشاورتی اجلاسوں، سیمینارز اور تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا اور 41 رپورٹس جاری کی گئیں۔ ایچ آر سی پی کے نالج منیجمنٹ سسٹم (کے ایم ایس) میں 1990 سے لے کر اب تک کی انسانی حقوق سے متعلق رپورٹس شامل ہیں، جن کی 19 وسیع موضوعات کے مطابق ڈیجیٹائزیشن اور درجہ بندی کی گئی ہے۔ یہ نظام مؤثر طریقے سے کام کرتا رہا تاکہ 2024 میں اس آرکائیو کو عوام کے لیے قابل رسائی بنایا جا سکے۔

معتبر آئی اے رحمان ریسرچ گرانٹ ایوارڈ 2023 میں ماہر تعلیم زبیر تورولی کو دیا گیا۔ اس ایوارڈ نے پاکستان میں لسانی حقوق اور خطرے سے دوچار زبانوں پر توجہ دے کر انسانی حقوق کی تحقیق کو نئی بنیاد فراہم کی ہے۔ ایچ آر سی پی نے اپنے بانی رکن کی یاد میں فخرالدین جی ابراہیم انسانی حقوق فیلوشپ بھی قائم کی۔ مرحوم جسٹس ابراہیم کے خاندان کے تعاون سے قائم کی گئی یہ فیلوشپ وکیل ازوار شکیل کو انسانی سمگلنگ کے حقوق کے لیے مضمرات پر ایک تحقیقاتی فیچر تحریر کرنے پر دی گئی۔ ادارے کے قانون سازی واچ سیل نے مسودات قانون اور پالیسیوں پر تنقیدی نظر رکھی اور چار رپورٹس جاری کیں۔ ہمارے شکایات سیل اور ہیلپ لائنز جو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے متاثرین کو معاونت اور تلافی میں مدد فراہم کرتی ہیں، تمام علاقائی دفاتر میں کام کرتی رہیں۔

ایچ آر سی پی کو اس سال انسانی حقوق کے کئی پرعزم دفاع کاروں کے کھو جانے کا شدید افسوس ہے۔ ان میں ایچ آر سی پی کے ارکان افتخار بٹ اور ڈاکٹر پرویز طاہر، مزدوروں کے حقوق کے کارکن قاضی سراج اور ویرو کوہلی، اور قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے سابق چیئرپرسن ریٹائرڈ جسٹس علی نواز چوہان شامل ہیں۔ یہ سب لوگ انسانی حقوق کے لیے لگن اور وابستگی کی ایک میراث چھوڑ کر گئے ہیں جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

پچھلی رپورٹس کی طرح، اس رپورٹ میں بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور اس میں وفاقی اکائیوں، دارالحکومت اسلام آباد کے علاقہ اور آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی انتظامی اکائیوں پر الگ الگ باب شامل ہیں۔ اگرچہ ہر صوبہ یا علاقہ انسانی حقوق سے متعلق اپنے مخصوص چیلنجز کا مظہر ہے، بڑھتے ہوئے اخراجات زندگی۔ خاص طور پر مناسب سماجی تحفظ کے نظام کی عدم موجودگی میں تمام خطوں کے لوگوں کے لیے پریشانی کا باعث بنے رہے۔

آخر میں، میں اس رپورٹ کی تیاری میں اپنے معاونین کی کوششوں کا اعتراف کرنا چاہوں گا۔ ان میں عدنان رحمت، ڈاکٹر مہوش احمد، الیفیاٹی حسینن، اسرار الدین اسرار، جلال الدین مغل، شجاع الدین قریشی، زیب النساء برکی، بلال عباس اور ردا فضل شامل ہیں۔ اس ایڈیشن کا اردو میں ترجمہ کرنے پر میں سجاد بلوچ، عدنان عادل، عدیل احمد اور ندیم عباس کا بے حد شکر گزار ہوں۔ میں رپورٹ کی تدوین کے لیے ڈائریکٹر فرح ضیاء اور ان کی معاونت کرنے پر سینئر منیجر کمیونیکیشن اینڈ ریسرچ ماہین پراچہ، اور اردو ایڈیشن کی تدوین کے لیے وقار مصطفیٰ کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ ہمارے ساتھی ماہین رشید، سلمان فرخ، عائشہ ایوب، علی حیدر، حلیمہ اظہر، درخشندے بدر اور عدیل احمد نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ میں خاص طور پر سیکرٹری جنرل حارث خلیق اور سابق چیئر پرسن اور کونسل ممبر زہرہ یوسف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے رپورٹ کو پڑھا اور ہمیں اپنی قیمتی رائے سے آگاہ کیا۔

اسد اقبال بٹ

چیئر پرسن

معاشی مصائب کا سال

انسانی حقوق کی صورت حال 2023 کے لیے تمام وفاقی اکائیوں کی طرف سے بھیجے جانے والے مراسلوں میں ایک بات مشترک ہے: سال بھر خوراک کی قلت، مہنگائی، تنخواہوں میں تاخیر یا ان کی عدم ادائیگی، کم اجرت، بجلی اور ایندھن کے اضافی بلوں، اور بڑے پیمانے پر چھانٹیوں کے خلاف متعدد احتجاجی مظاہروں کا مشاہدہ۔ 2023 آبادی کی ایک بڑی اکثریت کے لیے معاشی مشکلات کے سال کے طور پر یاد رکھا جائے گا جسے بڑھتی مہنگائی، کم شرح نمو اور تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، سماجی تحفظ اور روزگار کے مواقع تک محدود رسائی کا سامنا رہا۔ احتجاجوں میں کلرک، اساتذہ، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور پنشنرز جیسے سرکاری ملازمین کی پنشن یا شرائط ملازمت میں تبدیلی کے خلاف مظاہرے بھی شامل تھے۔ خواتین کی زیر قیادت عورت مارچ اور ماورائے عدالت قتل اور جبری گمشدگیوں کے خلاف بلوچ یکجہتی کونسل کے لانگ مارچ یا سیاسی جماعتوں کے بروقت انتخابات کا مطالبہ کرتے سیاسی مظاہرے اس کے علاوہ ہیں۔ ان مظاہروں پر ریاست نے بے اعتنائی اور بعض اوقات بے جا طاقت کا مظاہرہ کیا۔

ویسے تو پاکستان میں سیاسی عدم استحکام اور معاشی ناانصافیاں کوئی نئی بات نہیں ہے، لیکن یہ سال ریاست کی جانب سے اپنے ہی آئین کی کھلی خلاف ورزیوں، برائے نام جمہوریت کی پیروی اور شہری آزادیوں کے کم ترین سطح تک سکڑنے کے حوالے سے قابلِ ذکر رہا۔

2023 کئی پہلوؤں سے انسانی حقوق کے لیے ڈراؤنے خواب سے کم نہیں تھا، جن کا اس سال کی رپورٹ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جتنی بھی پریشان کُن ہوں، ہمارے لیے یہ اس تصور کو مزید تقویت پہنچاتی ہیں کہ انسانی حقوق ناقابل تقسیم اور ناقابل انتقال ہیں اور یہ کہ معاشی حقوق کا سیاسی حقوق سے اتنا ہی تعلق ہے جتنا کہ سماجی اور ثقافتی حقوق کا شہری حقوق اور آزادیوں سے۔

آیئے ہم 2023 کے کچھ اہم رجحانات پر ایک نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے قبل از انتخابات ماحول میں جمہوری طرز حکمرانی کو متاثر کیا، اور نہ صرف بڑی سیاسی جماعتوں بلکہ خواتین، بچوں، مذہبی، فقہی اور لسانی اقلیتوں، مزدوروں، خواجہ سرا افراد، بزرگوں اور معذوری کے ساتھ جیتے افراد سمیت تمام کمزور طبقات کی بنیادی آزادیوں کی خلاف ورزیاں دیکھنے میں آئیں۔ ملک میں رہنے والے پناہ گزینوں کی حیثیت اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات دیگر ایسے موضوعات ہیں جو انسانی حقوق کے لیے اپنے مضمرات کی وجہ سے اہم ہیں۔

☆ ☆ ☆

پچھلے سال کی سیاسی غیر یقینی جاری رہی کہ سال کے آغاز میں پی ٹی آئی کی زیر قیادت صوبائی حکومتوں نے سیاسی مصلحت کی خاطر دو صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں جس سے عام انتخابات سے چند ماہ قبل پنجاب اور خیبر پختونخوا میں الگ اور قبل

از وقت انتخابات کی متقاضی ایک انوکھی صورت حال پیدا ہوگئی۔ اس بے قاعدگی سے پیدا ہونے والے چیلنج کے ساتھ ساتھ ملک کو منتخب احتساب، میڈیا پر کنٹرول، متوقع غیر جانبدار اداروں میں تقسیم، اور تیزی سے بڑھتی عسکریت پسندی جیسے مسائل کا سامنا رہا۔

جہاں صوبائی انتخابات کسی نہ کسی بہانے ملتوی ہوتے رہے، وہیں 9 مئی کا فیصلہ کن دن آیا جب پی ٹی آئی کے سربراہ اور سابق وزیراعظم عمران خان کو پاکستان رینجرز نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے احاطے سے بدعنوانی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ ان کے حامی اور پارٹی کارکنان، جنہوں نے خان کی گرفتاری کو 'ریڈ لائن' قرار دیا تھا، تمام بڑے شہروں اور یہاں تک کہ چھوٹے قصبوں میں سڑکوں پر نکل آئے اور ہنگامہ آرائی کی اور املاک کو نذرِ آتش کیا۔ مظاہرین نے فوجی علامات اور کور کمانڈر ہاؤس سمیت ریاستی تنصیبات پر حملہ کیا، لاہور اور پشاور میں ریڈیو پاکستان کی عمارت سمیت سرکاری املاک کو نشانہ بنایا۔ ایسے پرتشدد مظاہرے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔ ریاست نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن کیا اور جیو فینسنگ کے ذریعے مبینہ طور پر فسادات میں ملوث بہت سی خواتین سمیت پارٹی کے ہزاروں کارکنوں اور رہنماؤں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے کئی افراد کو فوجی حراست میں رکھا گیا اور انہیں اپنے اہل خانہ سے ملنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کو بند کر دیا گیا۔

9 مئی کے فسادات کے بعد کے مہینوں میں، انسانی حقوق کی صورت حال ابتر اور شہری آزادیاں غیر معمولی طور پر محدود ہوگئیں۔ ملزمان کو صرف دہشت گردی کے الزامات ہی کا سامنا نہیں تھا؛ قومی سلامتی کمیٹی نے 16 مئی کو اعلان کیا کہ عام شہریوں پر پاکستان کے آرمی ایکٹ اور آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے تحت فوجی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ جون میں، قومی اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں 9 مئی کے ملزمان کے فوجی ٹرائل اور 'ایک دن کی بھی تاخیر کے بغیر مقدمہ چلانے اور سزا' کا مطالبہ کیا گیا۔ مئی میں، اس وقت کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ حکومت 9 مئی کے فسادات پر پی ٹی آئی پر پابندی لگانے پر غور کر رہی ہے۔ جون میں، انہوں نے 9 مئی کو تشدد پر اکسانے میں مبینہ کردار پر سوشل میڈیا کو بلاک کرنے کا اشارہ دیا۔

غیر قانونی گرفتاریوں، دھمکیوں، جبری گمشدگیوں اور قانونی لڑائیوں کے ذریعے 9 مئی کے تشدد کی ذمہ دار جماعت کو ختم کرنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں۔ عوامی احتجاج کے باوجود پی ٹی آئی کی بہت سی خواتین مہینوں تک زیر حراست رہیں۔ [جن کی صحیح تعداد کا علم نہیں اور ایچ آر سی پی نے اگست میں ان کی تعداد کے ساتھ ساتھ ان قانونی طریق ہائے کار کی شفافیت پر سوال اٹھایا تھا جن کے تحت ان پر مقدمہ چلایا گیا تھا]۔ کچھ اب بھی قید ہیں اور انہیں مختلف شہروں میں متعدد مقدمات کا سامنا ہے۔

☆ ☆ ☆

بظاہر ایسا لگتا تھا کہ 9 مئی کو انتخابات سے پہلے کی صورت حال میں کھلے عام جوڑ توڑ اور انتخابات کے آئین میں مقرر کی

گئی مدت سے زیادہ التوا کے لیے بہانے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک 'بہانہ' تھا کیونکہ گرفتار یا لاپتا ہونے والے پی ٹی آئی کے ان رہنماؤں کو رہا اور بظاہر بری کر دیا گیا جنہوں نے عجلت میں تشکیل دی گئی استحکام پاکستان پارٹی میں شمولیت اختیار کی یا پی ٹی آئی یا سیاست چھوڑنے کا اعلان کیا یا اس کی مذمت کی۔ 9 مئی کے فسادات نے مبینہ طور پر کئی رہنماؤں کو پریس کانفرنس یا انٹرویو دینے کے لیے ٹیلی وژن پر آنے پر مجبور کیا۔ پنجاب اس سیاسی انجینئرنگ کا مرکز رہا، جبکہ یہ رجحان دوسرے صوبوں میں بھی جاری رہا۔

نگران حکومتوں نے اپنے اختیارات اور مدت سے تجاوز کیا۔ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں نگراں حکومتیں سال کے آخر تک اور اس کے بعد بھی قائم رہیں، جب کہ وفاقی نگراں حکومت جس نے اگست میں اقتدار سنبھالا تھا، آئین میں مقرر 90 دن کی مدت سے زائد عرصے تک برقرار رہی۔ جون میں لاہور ہائی کورٹ کے ایک فیصلے میں کہا گیا کہ پنجاب کی نگراں حکومت نے بڑے پالیسی فیصلے کر کے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

پی ڈی ایم کی زیرِ قیادت حکومت نے نظام میں ہیرا پھیری کرنے میں غیر منتخب قوتوں کے کردار کو روکنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے۔ سال کے دوران میں کیے گئے کچھ تقرر تنقید کی زد میں رہے، ان میں مارچ میں قومی احتساب بیورو کے نئے سربراہ کے طور پر ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل اور اکتوبر میں نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی کے سربراہ کے طور پر ایک حاضر سروس لیفٹیننٹ جنرل کا تقرر شامل ہے۔ اس سے قبل جون میں کابینہ نے غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے ایک خصوصی سرمایہ کاری سہولت کونسل قائم کی جس میں آرمی چیف کے علاوہ اہم عہدوں پر براجمان کئی افسران بھی بطور رکن شامل تھے۔ ماہرین اقتصادیات کے علاوہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے اس اقدام کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

☆ ☆ ☆

قومی اسمبلی نے جولائی میں بغیر کسی عوامی بحث کے، عجلت میں آفیشل سیکرٹ ایکٹ میں ترامیم سمیت کئی قوانین منظور کیے۔ ان قوانین سے خفیہ ایجنسیوں کو بغیر وارنٹ کے کسی بھی شخص یا جگہ میں داخل ہونے اور تلاشی کے وسیع اختیارات حاصل ہو گئے اور مخالفین اور سیاسی حریفوں کو نشانہ بنانے کا دائرہ وسیع ہو گیا۔ علاوہ ازیں، پاکستان آرمی ایکٹ میں ترمیم کی گئی جس کے تحت آن لائن پلیٹ فارمز سمیت کسی بھی فورم پر مسلح افواج پر تنقید جرم قرار پائی۔

اکتوبر میں، سپریم کورٹ نے 9 مئی کے فسادات کے بعد گرفتار کیے گئے 100 سے زیادہ شہریوں کے فوجی ٹرائل کو غیر آئینی قرار دیا جس پر انسانی حقوق کے دفاع کاروں نے خوشی کا اظہار کیا۔ فوجی ٹرائل منصفانہ سماعت کے معیار پر پورا نہیں اترتے اور امید کی جا رہی تھی کہ اس فیصلے سے ادریس خٹک جیسے کارکنوں کو فائدہ پہنچے گا۔ تاہم، مایوس کن بات یہ ہے کہ دسمبر میں سپریم کورٹ کے ایک اور بینچ نے پہلے حکم کو معطل کرتے ہوئے مقدمات کو فوجی عدالتوں میں چلانے کی اجازت دے دی۔

اس سال کی رپورٹ میں ریاستی اداروں کی جانب سے جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور تشدد کے واقعات دستاویز کیے گئے ہیں، جن میں کمی کے کوئی آثار نظر نہیں آئے۔ سندھ پولیس کے فراہم کردہ سرکاری اعداد و شمار میں صرف ایک صوبے میں 3,296 پولیس مقابلوں کا ذکر ہے۔ ایک خطرناک رجحان ہجوم کے ہاتھوں ملزمان کی ہلاکت کے واقعات کا ہے جو بظاہر بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایچ آر سی پی کی اپنی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق، کم از کم 26 واقعات میں تقریباً 34 افراد ہجوم کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ ان 26 واقعات میں سے 16 صرف کراچی میں پیش آئے۔ اصل تعداد اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ ان سبھی واقعات کا محرک مذہب نہیں تھا اور مبینہ طور پر بہت سے ہجوم مشتبہ چوروں اور ڈاکوؤں کو پکڑنے اور سزا دینے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

☆ ☆ ☆

آزادی اظہار کو مزید پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا، جن میں فروری میں وکی پیڈیا پر پابندی، انٹرنیٹ اور سماجی رابطوں کی متعدد ویب سائٹس کی بندش، پی ٹی آئی کی ٹیلی ویژن نشریات پر پابندی، 'نفرت انگیز تقریر' کے خلاف پیمرا کی ہدایات، جنہیں ٹیلی وژن پر عمران خان کا نام استعمال کرنے اور ان کی تصویر نشر کرنے پر مکمل پابندی کے طور پر تعبیر کیا گیا، شامل ہیں۔ ٹیلی وژن اینکر اور یوٹیوبر عمران ریاض خان کا معاملہ سب سے زیادہ تشویشناک تھا کیونکہ ان کا سراغ لگانے سے متعلق عدالتی احکامات کے باوجود چار ماہ تک ان کے ٹھکانے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ وہ ستمبر میں 'بازیاب' ہوگئے اور انہوں نے اپنی گمشدگی کے بارے میں عوامی سطح پر کوئی بات نہیں کی۔

اجتماع کی آزادی کی صورت حال خاص طور پر خراب رہی۔ انفرادی درخواست گزاروں یا ریاستی عہدیداروں جیسے ڈپٹی کمشنروں نے مختلف عورت مارچز کو روکنے کی کوشش کی اور یہ صرف عدالتیں ہی تھیں جن کی وجہ سے پرامن مارچز کا انعقاد ہوا۔ مہرنگ بلوچ کی زیرِ قیادت بلوچ خواتین کے احتجاجی مارچ کو ڈیرہ غازی خان اور اسلام آباد میں گرفتاریوں اور پولیس تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ پرامن جلسوں اور مظاہروں کو روکنے کے لیے دفعہ 144 کا استعمال کیا گیا۔ ایگزٹ کنٹرول لسٹ بدستور موجود رہی اور 9 مئی کے کئی ملزمان کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا۔

☆ ☆ ☆

بدقسمتی سے، 2023 میں کمزور اور پسماندہ طبقات کے حوالے سے بہت کم مثبت پیش رفت ہوئی۔ ان کے لیے اگر کچھ کیا بھی گیا تو اس کی حیثیت علامتی تھی۔ مثال کے طور پر، اگر بہتر قانون سازی ہوئی تو اس پر عمل درآمد نہ ہوا، یوں اصل صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ خواتین کے خلاف تشدد، 'غیرت' کے نام پر جرائم اور سائبر ہراسانی کے واقعات بڑھ گئے۔ وہ انتخابی فہرستوں سمیت عوامی اور سیاسی شعبوں میں یا تو غیر موجود رہیں یا انہیں بہت کم نمائندگی ملی۔ تاہم ایک خوش آئند پیش رفت یہ تھی کہ بلوچ خواتین نے غیر متشدد تحریکوں حق دو تحریک میں حصہ لیا، جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کے خلاف احتجاج کے لیے تربت سے اسلام آباد تک 1,600 کلومیٹر مارچ کیا۔

ایک مایوس کن اقدام وفاقی شرعی عدالت کا تاریخی خواجہ سرا افراد (حقوق کا تحفظ) ایکٹ 2018 کی دفعات کو اسلامی قانون کی خلاف ورزی قرار دینا تھا، حالانکہ خواجہ سرا افراد کو ریاست اور معاشرے کی جانب سے مسلسل تشدد اور امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔

بچوں کا جنسی استحصال عام رہا لیکن یہ بہت کم رپورٹ ہوا۔ ساحل کی رپورٹ 'ظالمانہ اعداد و شمار' کے مطابق، سال کے دوران بچوں سے جنسی زیادتی کے 4,213 واقعات رپورٹ ہوئے۔ کیا یہ محض اعداد و شمار کی ایک بے جان فہرست ہے یا پھر ہماری اجتماعی شرمندگی کا معاملہ؟ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس ملک کے بچوں کے بہت زیادہ مقروض ہیں۔ اس کے بجائے، ہم پر یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ دو کروڑ ساٹھ لاکھ یا اس سے زائد بچے سکولوں سے باہر ہیں۔

ان میں سے ایک 14 سالہ رضوانہ بی بی تھی جسے پنجاب میں سول جج کے گھر میں کام کے دوران میں مبینہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک اور دس سالہ بچی فاطمہ فریرو خیر پور میں ایک بااثر زمیندار کی حویلی میں مردہ پائی گئی، جہاں وہ گھر میں کام کرتی تھی۔ اس کی ہلاکت مبینہ تشدد کی وجہ سے ہوئی تھی۔ یہ فہرست طویل ہے۔

مذہب یا عقیدے کی آزادی کے حوالے سے پاکستان کی کارکردگی متاثر کن نہیں رہی۔ اگست میں جڑانوالا، فیصل آباد میں مسیحی برادری پر حملہ ایک غیر معمولی لمحہ تھا جہاں ایک مسیحی شخص کے خلاف توہین مذہب کے الزامات کے بعد مساجد میں لاؤڈ سپیکرز کے ذریعے ہجوم سے کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے بعد درجنوں گرجا گھروں اور گھروں کو نذر آتش کیا گیا اور لوٹ مار کی گئی۔ احمدیوں کی عبادت گاہوں پر ریاست کی ملی بھگت سے مسلسل حملے ہوتے رہے۔ تاہم، ایک خوش آئند اقدام یہ تھا کہ لاہور ہائی کورٹ نے اگست میں فیصلہ سنایا کہ دفعہ 298۔ بی اور سی 1984 سے پہلے تعمیر کی گئی عمارتوں کو گرانے یا تبدیل کرنے کا اختیار نہیں دیتے۔ توہین مذہب کے قوانین کو مقدمات درج کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا جبکہ سندھ میں ہندو مندروں سمیت اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر حملوں اور ہندو لڑکیوں کی جبری تبدیلی مذہب میں بھی کوئی کمی نہیں آئی۔

ایچ آر سی پی نے صنعتی اور زرعی مزدوروں، ماہی گیروں، پیشہ ورانہ سلامتی اور صحت کے انتظام و انصرام پر بہت زیادہ کام کیا۔ اس رپورٹ میں زہریلی گیسوں کی وجہ سے اپنی جان سے ہاتھ دھونے والے سینیٹری ورکرز کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ ان بین الاقوامی بہترین طریق ہائے کار کی خلاف ورزی ہے جن کے مطابق یہ کام مشینوں کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔ نہ صرف بلوچستان بلکہ خیبر پختونخوا میں کان کنوں کی اموات بھی رپورٹ کا حصہ ہیں۔ ایچ آر سی پی نے 2023 میں مطالبات کا ایک چارٹر تیار کیا جس میں دیگر امور کے علاوہ، کم از کم اجرت کو گزارے کے لائق اجرت میں تبدیل کرنے کے مطالبات شامل ہیں۔

☆ ☆ ☆

2023 میں ایک تشویشناک پیش رفت نگران حکومت کا ایک انتظامی حکم تھا جس کے ذریعے تمام غیر رجسٹرڈ غیر ملکیوں کو

28 دنوں میں ملک چھوڑنے کا کہا گیا۔ان میں سے زیادہ تر افغان شہری تھے،جن کے بارے میں حکومت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ امن وامان کی بگڑتی صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔ایچ آر سی پی نے اس حکم کی سخت مخالفت کی کیونکہ اس کا یہ ماننا تھا کہ اس سے ایک انسانی بحران پیدا ہوسکتا ہے۔ یہ فیصلہ جبری وطن واپسی کے مترادف تھا، جس کو بین الاقوامی رواجی قانون میں تسلیم نہیں کیا گیا، نیز اس سے غیر محفوظ مہاجرین اور پناہ گزین متاثر ہوئے، جن میں مذہبی اور نسلی اقلیتیں جیسے ہزارہ، خواتین، بچے، بوڑھے، معذوری کے ساتھ جیتے افراد، کم آمدنی والے افراد اور ایسے افغان شامل ہیں جو اپنے پیشوں کی وجہ سے خطرے سے دوچار ہیں۔ایچ آر سی پی نے دیگر اقدامات کے علاوہ، 'مہاجرین سے متعلق حقوق پر مبنی ایسی قومی پالیسی کا مطالبہ کیا جو مہاجرین کی رضا کارانہ وطن واپسی ممکن بنائے، عزت نفس اور سلامتی کے بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہو، اور جو واپسی اور معاشرے میں انضمام کے لیے باخبر رضامندی پر مبنی ہو۔

آخر میں، کمزور طبقات پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کا ذکر بھی ضروری ہے۔ پاکستان نے بے موسمی بارشوں، سیلابوں اور دیگر موسمیاتی آفات کا سامنا کیا۔ ملک کو 2022 میں بھی اسی طرح کی آفات کا سامنا کرنا پڑا تھا جس کے اثرات سے وہ اب تک نہیں نکل سکا۔اس کے علاوہ مقامی اور علاقائی مظاہر بھی ہیں جیسے کہ ہوا کا خراب معیار جو تقریباً چار ماہ تک صوبہ پنجاب کے ایک بڑے حصے کو اپنی لپیٹ میں لیے رکھتا ہے، جس سے خاص طور پر بوڑھے اور بچے متاثر ہوتے ہیں۔صرف لاہور میں نمونیا سے سیکڑوں بچوں کی اموات ریکارڈ کی گئیں، جن میں سے نصف کی وجہ فضائی آلودگی بتائی گئی۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، انسانی حقوق ناقابل تقسیم اور ناقابل انتقال ہیں۔ہم امید کرتے ہیں کہ 2024 میں انسانی حقوق کی صورت حال سے متعلق رپورٹ خاص طور پر پسماندہ طبقات کے لیے زیادہ پرامید، منصفانہ اور مساوی اور مستحکم پاکستان کی عکاسی کرے گی۔

قوانین اور قانون سازی

- پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کی زیرِ قیادت رخصت ہونے والی حکومت کی جانب سے جولائی میں قومی اسمبلی کے ایک اجلاس میں تقریباً 28 بل پیش اور منظور کیے گئے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پارلیمانی طریقہ کار کو مکمل نظر انداز کیا گیا۔

- تین متنازع قوانین عجلت میں منظور کیے گئے جن میں پارلیمنٹ کی توہین اور ملک کی سلامتی یا فوج سے متعلق 'حساس' معلومات کے افشا کو جرم قرار دیا گیا اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کو حراست کے وسیع اختیارات دیے گئے۔

- اگرچہ سپریم کورٹ نے پی ٹی آئی کی قیادت میں 9 مئی کے فسادات میں مبینہ طور پر ملوث 103 عام شہریوں کے فوجی ٹرائل کو 'غیر آئینی' قرار دیا تھا، لیکن چند ماہ بعد عدالت عظمیٰ کے ایک اور بینچ نے اپنے پہلے کے مختصر حکم کو معطل کرتے ہوئے ان مقدمات کو فوجی عدالتوں میں چلانے کی اجازت دے دی۔

- وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ دیا کہ ٹرانس جینڈر پرسنز (حقوق کا تحفظ) ایکٹ 2018 کی صنفی شناخت کے انتخاب کے حق کا تحفظ کرتی دفعات 'غیر اسلامی' ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے اس اقدام کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔

- لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ احمدیوں کی عبادت گاہوں کے نگرانوں کو ایسی جگہوں پر میناروں کی تعمیر کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا جو احمدیوں کی عبادت گاہوں پر میناروں کی ممانعت کے قانون سے پہلے بنائے گئے تھے۔

- لاہور ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 124۔اے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ بغاوت کا جرم بنیادی حقوق کے تحفظ کے منافی ہے۔

انصاف کی فراہمی

- ورلڈ جسٹس پراجیکٹ کے قانون کی حکمرانی کے اشاریے میں، بنیادی حقوق کے حوالے سے پاکستان کا سکور 0.56 کی عالمی اوسط کے مقابلے میں 0.38 رہا اور ملک 142 ممالک میں 125ویں نمبر پر رہا۔ یہ سکور 2019 سے مسلسل برقرار ہے۔

- سال کے آخر تک عدالتوں میں 2,260,386 مقدمات زیرِ التوا تھے۔ ان میں سے 56,155 مقدمات سپریم کورٹ اور 342,334 ہائی کورٹس میں زیرِ التوا تھے۔

- سپریم کورٹ کی سہ ماہی رپورٹ کے مطابق، گزشتہ دس سالوں میں عدالت عظمیٰ میں زیرِ التوا مقدمات کی تعداد

بظاہر دوگنی ہوگئی ہے اور زیرالتوا مقدمات میں مسلسل اوسطاً 18 فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔

سزائے موت

- اینچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق، 2023 میں کم از کم 102 افراد کو موت کی سزا سنائی گئی۔ 2022 میں 98 افراد کو سزائے موت سنائی گئی تھی۔ تاہم، مبینہ طور پر کسی بھی شخص کو پھانسی نہیں دی گئی۔
- 2021 میں اسلام آباد میں دو اہم مقدمات میں، ایک نوجوان کے قتل کے جرم میں دو پولیس اہلکاروں کو سزائے موت سنائی گئی، جب کہ ایک معروف سیاسی شخصیت کے بیٹے کو اپنی بیوی کے بہیمانہ قتل کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی۔

امن عامہ

- سابق وزیراعظم عمران خان کی گرفتاری کے بعد، پی ٹی آئی کے زیر قیادت مشتعل ہجوم نے پشاور میں ریڈیو پاکستان کی عمارت سمیت کئی شہروں میں سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا۔ اس کے بعد پارٹی کارکنوں اور حامیوں کے خلاف ریاستی کریک ڈاؤن ہوا، جس کے نتیجے میں غیر مصدقہ تعداد میں ہلاکتیں ہوئیں۔
- 2023 میں تقریباً 789 دہشت گرد حملے اور انسداد دہشت گردی کی کارروائیاں ہوئیں، جن میں ایک اندازے کے مطابق 1,524 افراد ہلاک اور 1,463 زخمی ہوئے۔ یہ ہلاکتیں چھ سال کی بلند ترین سطح پر ہیں، 2023 میں 2022 کے مقابلے میں تشدد میں 56 فیصد اضافہ اور عسکریت پسندوں کے حملوں میں 69 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔
- 2023 میں تمام ہلاکتوں میں سے 90 فیصد خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں ہوئیں اور اور عسکریت پسندوں کے حملوں میں سے 84 فیصد ان ہی صوبوں میں پیش آئے۔ ان میں دہشت گردی اور سیکورٹی آپریشنز کے واقعات بھی شامل ہیں۔ دو واقعات میں، باجوڑ میں جے یو آئی-ف کے زیر اہتمام ایک سیاسی اجتماع میں بم دھماکے کے نتیجے میں کم از کم 64 افراد ہلاک ہوئے، جب کہ مستونگ میں ایک جان لیوا مبینہ خودکش حملے میں 53 افراد ہلاک ہوئے۔
- ماورائے عدالت قتل امن وامان میں بگاڑ پیدا کرتے رہے۔ سندھ میں سکرنڈ کے قریب ایک گاؤں میں سیکیورٹی آپریشن میں رینجرز اہلکاروں نے کم از کم چار افراد کو اور تربت میں دوران حراست محکمہ انسداد دہشت گردی کے اہلکاروں نے مبینہ طور پر ایک بلوچ نوجوان کو ہلاک کر دیا۔
- اینچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ سے پتا چلتا ہے کہ مبینہ طور پر کم از کم 618 افراد پولیس مقابلوں میں مارے گئے،

جب کہ 33 افراد حراست میں اور 24 حراست سے باہر مارے گئے۔ مبینہ طور پر کم از کم 13 افراد کو زیرِ حراست تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

- سندھ میں دریا کی ساحلی پٹی میں امن و امان کی صورت حال خاص تشویش کا باعث بنی رہی۔ پولیس کے مختلف اقدامات کے باوجود ڈاکوؤں نے اپنی کارروائیاں بلا روک ٹوک جاری رکھیں۔

- کراچی میں سٹریٹ کرائم میں مبینہ طور پر سال کے دوران میں تقریباً 11 فیصد اضافہ ہوا۔ شہر میں سٹریٹ کرائمز کے 90,000 سے زائد واقعات رپورٹ ہوئے۔ ڈکیتی کے خلاف مزاحمت کرتے ہوئے کل 134 شہری قتل اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔

- ایچ آر سی پی نے ہجوم کی جانب سے قانون ہاتھ میں لینے اور مشتبہ 'مجرموں' کو ہلاک کیے جانے کے کم از کم 26 واقعات رپورٹ کیے۔ کم از کم دو ایسے واقعات میں، مردان اور ننکانہ صاحب میں مذہبی بنیاد پر دو افراد ہجوم کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔

- صوبائی قانون ساز سردار عبدالرحمٰن کھیتران پر بلوچستان کی نجی جیلوں میں لوگوں کو حراست میں رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک ملازم کے خاندان کے افراد کے ساتھ جنسی زیادتی کا الزام عائد کیا گیا۔ ان پر یہ بھی الزام تھا کہ جن لوگوں نے ان کی خواہشات کی تعمیل نہیں کی انہیں قتل کر دیا گیا۔

قید خانے اور قیدی

- صوبائی جیلوں کے محکموں کے اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ 67,294 قیدیوں کی منظور شدہ گنجائش کے مقابلے میں، ملک کی جیلوں میں 97,449 قیدی موجود تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی جیلوں میں گنجائش سے 45 فیصد زیادہ قیدی موجود تھے۔

- 2023 میں مبینہ طور پر 14,000 پاکستانی شہری بیرون ملک قید تھے۔ ان میں سے 58 فیصد متحدہ عرب امارات (5,292) اور سعودی عرب (3,100) میں قید تھے۔

- 81 ماہی گیروں سمیت 418 پاکستانی شہری بھارتی جیلوں میں بند ہیں۔

جبری گمشدگیاں

- جبری گمشدگیوں سے متعلق تحقیقاتی کمیشن کے مطابق، 2023 کے آخر تک جبری گمشدگیوں کے کم از کم 2,299 کیس حل نہیں ہوئے تھے۔ سال کے دوران میں، 4,413 واقعات میں متاثرین گھروں کو واپس لوٹ آئے۔ 994 کیسز میں، متاثرین حراستی مراکز میں پائے گئے۔ 644 کیسز میں متاثرین جیلوں میں قید پائے گئے اور

261 کیسز میں متاثرین کی لاشیں ملیں۔ گزشتہ سالوں کی طرح، ایچ آر سی پی کا ماننا ہے کہ یہ تعداد بہت کم ظاہر کی گئی ہے اور یہ کہ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں نہ لانے پر کمیشن کو ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔

_ ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ سے پتا چلتا ہے کہ 2023 میں کم از کم 62 رپورٹ ہونے والے واقعات میں 82 مردوں اور سات خواتین کو جبری طور پر لا پتا کیا گیا۔

_ 9 مئی کے فسادات کے بعد، پی ٹی آئی کے متعدد رہنماؤں اور پارٹی کارکنوں کو مبینہ طور پر طویل عرصے تک جبری طور پر غائب اور پھر رہا کر دیا گیا۔ ایسا غالباً انہیں سیاسی طور پر ڈرانے دھمکانے کے لیے کیا گیا۔

_ ایک نمایاں کیس میں، سابق نیوز اینکر عمران ریاض خان کو مبینہ طور پر پی ٹی آئی کی حمایت کی پاداش میں جبری طور پر غائب کر دیا گیا۔ وہ چار ماہ تک لا پتا رہنے کے بعد گھر واپس آ گئے۔

_ سندھ اور بلوچستان میں صحافیوں، کارکنوں اور سیاسی کارکنوں کو خاص طور پر قلیل مدت کے لیے جبری گمشدگیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ سال کے دوران میں سندھ سے لا پتا ہونے والے متعدد سیاسی کارکنوں کی لاشیں بھی ملیں۔

_ بلوچستان میں جبری لا پتا کیے گئے لوگوں کے مبینہ ماورائے عدالت قتل کی اطلاعات موصول ہوئیں، خاص طور پر بلوچ عسکریت پسندوں کی جانب سے کیے گئے کسی بھی بڑے حملے کے بعد۔

جمہوری پیش رفت

_ 2022 میں جو سیاسی تقسیم دیکھی گئی تھی وہ 2023 میں بھی بھرپور طریقے سے جاری رہی، جس کے نتیجے میں سال بھر کے دوران میں لوگوں کے جمہوری حقوق بری طرح متاثر ہوئے۔

_ جہاں پنجاب اور خیبر پختونخوا اسمبلیوں کی تحلیل کو سیاسی لحاظ سے سودمند سمجھا جا رہا تھا، ان صوبوں میں صوبائی انتخابات آئین میں متعین 90 دن کی مدت کے برعکس مختلف بنیادوں پر کافی تاخیر کا شکار ہوئے۔

_ 9 مئی کو اسلام آباد میں سابق وزیر اعظم عمران خان کی گرفتاری کے بعد ملک بھر میں پر تشدد ہنگامے پھوٹ پڑے۔ پی ٹی آئی کے حامیوں نے فوجی اور ریاستی تنصیبات کے خلاف ہنگامہ آرائی اور آتش زنی کی، جس کے نتیجے میں پارٹی رہنماؤں اور سیاسی کارکنوں کی گرفتاریوں کے ساتھ ساتھ جبری گمشدگیاں بھی دیکھنے میں آئیں۔ ریاست کے ردعمل کو بے جا تصور کیا گیا کیونکہ خواتین سمیت ہنگامہ آرائی میں ملوث افراد، پر انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے تحت فرد جرم عائد کی گئی اور انہیں انسداد دہشت گردی اور فوجی عدالتوں میں مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔

_ نگران حکومتیں آئین کی مقرر کردہ مدت سے زیادہ برقرار رہیں جو حقیقی جمہوریت کی روح کے خلاف ہے۔ وفاقی

نگراں حکومت کئی موقعوں پر اپنے دائرہ کار سے تجاوز کرتی نظر آئی۔

- ای سی پی نے پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان کو وزارت عظمیٰ کے دوران میں موصول ہونے والے سرکاری تحائف کے سلسلے میں 'بدعنوان سرگرمیوں' کی بنیاد پر سزا سنائے جانے کے بعد پانچ سال کے لیے انتخابات میں حصہ لینے سے روک دیا۔

- ساتویں مردم شماری کی منظوری کے بعد ای سی پی نے کہا کہ اب نئی حد بندیاں کرنا ہوں گی جس سے عام انتخابات میں 90 دن کی آئینی حد سے زیادہ تاخیر ہوگی۔

- 25 ویں آئینی ترمیم کے تحت خیبر پختونخوا میں سابق قبائلی اضلاع کے لیے قومی اسمبلی کی نشستوں کی تعداد 12 سے کم کر کے چھ کر دی گئی۔

- حاضر سروس اور ریٹائرڈ فوجی اہلکاروں کو سویلین عہدوں پر تعینات کرنے کی روایت ختم ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیے۔

- گلگت بلتستان کی سیاسی حیثیت حل طلب رہی۔ علاقے کے بیشتر رہائشیوں کا دیرینہ مطالبہ ہونے کے باوجود اس علاقے کو ابھی تک صوبے کا درجہ نہیں دیا گیا۔

مقامی حکومتیں

- کوئٹہ کو چھوڑ کر سندھ اور بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات مکمل ہو گئے، جبکہ خیبر پختونخوا میں ضمنی انتخابات منعقد ہوئے۔

- اگرچہ پنجاب میں اپریل میں مقامی حکومتوں کے انتخابات متوقع تھے لیکن سیاسی بحران کے باعث ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ اسی طرح، ملک میں غیر یقینی سیاسی صورت حال کے باعث دارالحکومت اسلام آباد کے علاقوں میں بھی بلدیاتی انتخابات نہ ہو سکے۔

- لوکل گورنمنٹ قانون میں ایک قابل ذکر ترمیم یہ ہوئی کہ سندھ اسمبلی نے پہلی مرتبہ خواجہ سراؤں کے لیے نشستیں مخصوص کیں۔

- عام طور پر، مقامی حکومتیں ناکافی بجٹ کی وجہ سے محدود اور اسی بنا پر غیر فعال رہیں۔

نقل و حرکت کی آزادی

- 9 مئی کو پی ٹی آئی کی قیادت میں ہونے والے فسادات کے بعد، پارٹی کے سیکڑوں حامیوں کو ان کا نام ایگزٹ

کنٹرول لسٹ میں ہونے کی وجہ سے سفری پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

- سرحد کی بندش اور مظاہروں نے خیبر پختونخوا میں ہزاروں افراد کی نقل وحرکت کی آزادی کو محدود کیے رکھا۔
- خیبر پختونخوا کے ضلع خیبر میں ایک جرگے نے خواتین کے بےنظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت مفت آٹے کے لیے گندم کی تقسیم کے مقامات پر جانے پر پابندی لگادی جس سے خواتین کی آزادانہ نقل وحرکت محدود ہوگئی۔

اجتماع کی آزادی

- نگراں حکومتوں نے اکثر پی ٹی آئی کے کارکنوں کے خلاف جابرانہ ہتھکنڈوں کا سہارا لیا، پارٹی کے سینئر رہنماؤں کے گھروں پر چھاپے مارے اور انہیں گرفتار کیا۔ (جمہوری پیش رفت بھی دیکھیں)۔
- ضابطہ فوجداری کی دفعہ 144 کو عام طور پر سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا۔
- بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے کسانوں، مزدوروں اور تاجروں پر نمایاں معاشی بوجھ ڈالا، جس کے باعث وہ احتجاج کے لیے سڑکوں پر نکل آئے۔
- سیاسی انجمنوں اور ٹریڈ یونینوں کو پرامن اجتماع کی آزادی کے حق کا استعمال کرنے پر پولیس کے تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔
- نوجوان بلوچ خواتین نے قابل ستائش طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تربت سے اسلام آباد تک لانگ مارچ کیا۔ لانگ مارچ کا مقصد ایک 24 سالہ بلوچ نوجوان کے مبینہ ماورائے عدالت قتل اور جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔ ریاستی اداروں کی طرف سے انہیں دارالحکومت تک پہنچنے سے (گرفتاریوں اور لاٹھی چارج سمیت) روکنے کی مسلسل کوششوں کے باوجود مظاہرین دسمبر میں اسلام آباد پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس نے مارچ کرنے والوں کو روکنے کے لیے واٹر کینن کا استعمال کیا اور ان پر تشدد کیا، جس کے نتیجے میں خواتین اور بچوں سمیت درجنوں مظاہرین زخمی اور گرفتار ہوئے۔

اظہار رائے کی آزادی

- عالمی آزادی صحافت کے اشاریے میں پاکستان کی درجہ بندی میں سات پوائنٹس کی بہتری آئی اور یہ 180 ممالک میں سے 150 نمبر پر آ گیا۔ پچھلے سال کے اشاریے میں اس کا نمبر 157 تھا۔ تاہم، صحافیوں کی جانب سے سنسر شپ اور خود پر عائد کی گئی سنسر شپ کی شکایات سال بھر موصول ہوتی رہیں۔
- ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق، 2023 میں میڈیا کے کم از کم پانچ افراد پر مبینہ طور پر حملے کیے گئے۔ ایسے ہی ایک واقعے میں، کوہاٹ میں ایک رپورٹر کو نامعلوم مسلح افراد نے حملہ کر کے زخمی کر دیا، جب کہ بنوں میں

ایک صحافی کو نامعلوم افراد نے اغوا کر کے تشدد کا نشانہ بنایا۔ پی ٹی آئی کے خلاف جاری ریاستی کریک ڈاؤن میں سابق وزیر اعظم عمران خان کی 'ریاستی اداروں کو نشانہ بنانے' سے متعلق تقاریر نشر کرنے پر پابندی بھی شامل تھی۔ پیمرا نے ایک حکم کے ذریعے میڈیا چینلز کو 'نفرت انگیز تقریر' کے ذمہ دار افراد کو ایئر ٹائم فراہم کرنے سے منع کر دیا۔ اس حکم کی تشریح یوں کی گئی کہ میڈیا چینلز پر عمران خان کا نام لینا بھی ممنوع قرار پایا۔

- ای سی پی نے 2024 کے انتخابات کے لیے اپنے ضابطہ اخلاق کے ایک حصے کے طور پر، انٹری اور ایگزٹ پولز کے انعقاد پر پابندی لگا دی۔
- 2023 میں لوگوں کے معلومات کے حق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کم از کم 15 مرتبہ انٹرنیٹ کو بند کیا گیا۔

مذہب یا عقیدے کی آزادی

- ایچ آر سی پی کی زیرِ نگرانی میڈیا رپورٹس کے مطابق، مذہبی اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر کم از کم 29 حملے اور عقیدے کی بنیاد پر قتل کے 11 واقعات پیش آئے۔
- احمدی برادری نے ایک سال کے دوران میں اپنی عبادت گاہوں پر کم از کم 35 حملوں کی اطلاع دی، جبکہ 21 احمدیوں کو مذہب کے خلاف مختلف جرائم کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔
- اگست میں ایک مسیحی شخص کے خلاف توہین مذہب کے الزامات کے بعد، پنجاب کے علاقہ جڑانوالا میں متعدد گرجا گھروں اور مسیحیوں کے گھروں کو ہجوم نے نذرِ آتش کیا اور لوٹ مار کی۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جو دنیا بھر کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔
- سول سوسائٹی کی رپورٹس کے مطابق، 2023 کے دوران میں مبینہ طور پر جبری تبدیلی مذہب کے کم از کم 136 واقعات پیش آئے، جن میں اکثریت سندھ میں ہندو خواتین اور لڑکیوں کی تھی۔
- پولیس کے اعداد و شمار کے مطابق ملک بھر میں توہین مذہب کے کم از کم 63 نئے مقدمات درج کیے گئے۔
- دسمبر 2023 تک، پنجاب میں توہین مذہب کے جرم میں جیلوں میں 552 قیدیوں میں سے، 485 کے مقدمات زیرِ سماعت تھے، 44 کو سزا سنائی گئی تھی اور 23 یا تو 'غیر مصدقہ' سزا یافتہ تھے یا سزائے موت کے منتظر تھے۔ سندھ کی جیلوں میں نومبر 2023 تک توہین مذہب کے الزام میں 82 افراد قید تھے جن میں سے 78 کے مقدمات زیرِ سماعت تھے اور چار کو سزا سنائی گئی تھی۔
- ہجوم کی جانب سے قانون کو ہاتھ میں لینے کا سلسلہ سال بھر جاری رہا۔ ایک واقعے میں، ننکانہ صاحب میں ایک ہجوم نے پولیس اسٹیشن پر دھاوا بول دیا اور توہین مذہب کے الزام میں ایک شخص کو تشدد کر کے ہلاک کر دیا۔ ایک

اور واقعے میں، مردان میں ایک ہجوم نے توہین مذہب کے الزام میں ایک مقامی عالم کو قتل کر دیا۔[امن عامہ بھی دیکھیں]۔

- انسانی حقوق کی تنظیموں نے قومی اسمبلی سے منظور کیے گئے اقلیتوں کے قومی کمیشن سے متعلق بل کی مخالفت کی۔ انہوں نے اس کے بجائے دیگر خودمختار کمیشنوں کی طرز کے ایک قانونی، مناسب وسائل کے حامل اور خودمختار کمیشن کا مطالبہ کیا۔

انجمن سازی کی آزادی

- 9 مئی کے فسادات کے بعد پی ٹی آئی پر ہونے والے ریاستی جبر کی وجہ سے بہت سے سینئر رہنماؤں اور کارکنوں کو اکثر دنوں یا ہفتوں تک زیرِ حراست رہنے کے بعد اعلانیہ طور پر پارٹی سے علیحدگی اختیار کرنا پڑی۔
- پی ٹی آئی پر پابندی لگانے کے حکومتی منصوبوں کی غیر مصدقہ اطلاعات موصول ہوتی رہیں۔ یہ حقوق کی ایک ممکنہ خلاف ورزی تھی جو صرف افواہوں تک ہی محدود رہی۔
- آئی ایل او کے اندازوں کے مطابق، 2018 میں ٹریڈ یونینز بنانے کی شرح میں صرف 2 فیصد اضافہ ہوا۔
- اگرچہ سندھ واحد صوبہ تھا جس نے طلبہ یونینز کو بحال کیا، تاہم صوبے کے اعلیٰ تعلیمی اداروں نے مبینہ طور پر طلبہ یونینز کی بحالی کے لیے ضوابط اور طریقہ کار وضع نہیں کیے۔

خواتین

- ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق، 2023 میں مبینہ طور پر کم از کم 226 خواتین 'غیرت' کے نام پر قتل ہوئیں، 700 کو اغوا کیا گیا، 631 کے ساتھ جنسی زیادتی اور 277 کے ساتھ اجتماعی جنسی زیادتی کی گئی۔ کم از کم 66 خواتین نے گھریلو تشدد کا نشانہ بننے کی اطلاع دی۔
- ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن کو سائبر ہراسانی کے 2,224 کیسز موصول ہوئے، جن میں سے زیادہ تر پنجاب میں خواتین کی طرف سے درج کرائے گئے تھے۔
- عالمی معاشی فورم کی عالمی صنفی تفاوت رپورٹ برائے 2023 میں پاکستان 146 ممالک میں سے 142 ویں نمبر پر رہا۔

خواجہ سرا افراد

- ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ سے پتا چلتا ہے کہ 2023 میں کم از کم 9 خواجہ سرا افراد 'غیرت' سے متعلق جرائم

اور 11 جنسی تشدد کا نشانہ بنے۔

- ایک خوش آئند اقدام یہ تھا کہ وفاقی حکومت نے خواجہ سراؤں کو بینظیر انکم سپورٹ پروگرام میں شامل کر لیا۔
- وفاقی شرعی عدالت نے ٹرانس جینڈر (تحفظ حقوق) ایکٹ 2018 کی دفعات کو اسلامی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ کسی شخص کی جنس اس کی حیاتیاتی جنس کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس فیصلے کو انسانی حقوق کے کارکنوں نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ [قوانین اور قانون سازی دیکھیں]۔

بچے

- ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق، 2023 میں کم از کم 79 بچوں کو جسمانی سزا دی گئی، جب کہ مبینہ طور پر کم از کم 13 لڑکیوں کی زبردستی شادی کرائی گئی۔
- این جی او ساحل نے 2023 کے دوران کم از کم 4,213 بچوں کے ساتھ بدسلوکی کے واقعات رپورٹ کیے، اوسطاً تقریباً 11 بچے روزانہ زیادتی کا شکار ہوئے۔ ان میں سے 53 فیصد لڑکیاں اور 47 فیصد لڑکے تھے۔ اغوا کے 1,938 واقعات بھی رپورٹ ہوئے جن میں سے 83 فیصد اغوا کے واقعات پنجاب بالخصوص فیصل آباد اور راولپنڈی سے رپورٹ ہوئے۔
- دو واقعات ایسے تھے جن پر ملک بھر میں غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ دس سالہ گھریلو ملازمہ فاطمہ فریرو خیرپور میں ایک بااثر زمیندار کی حویلی میں مردہ پائی گئی اور اس کے جسم پر تشدد کے نشانات پائے گئے۔ اسلام آباد میں سول جج کی رہائش گاہ پر گھریلو ملازمہ نوعمر رضوانہ بی بی کو جج کی اہلیہ مبینہ طور پر مسلسل تشدد کا نشانہ بناتی رہی۔
- ایک اندازے کے مطابق ملک بھر میں اینٹوں کے بھٹوں میں 700,000 بچے مبینہ طور پر چائلڈ لیبر کا نشانہ بنے۔

معذوری کے ساتھ جیتے افراد

- عام طور پر، 2023 میں معذوری کے ساتھ جیتے افراد کو حقوق کی فراہمی میں بہت کم پیش رفت دیکھنے میں آئی۔
- تعلیم کی صورتِ حال سے متعلق سالانہ رپورٹ کے مطابق، معذوری کا شکار بچوں کے حوالے سے اس بات کا زیادہ امکان ہوتا ہے کہ وہ کبھی سکول میں داخلہ نہیں لیں گے، جلد ہی تعلیم چھوڑ دیں گے یا سیکھنے کے عمل میں نظر انداز کیے جائیں گے، چاہے وہ کلاس ہی میں کیوں نہ ہوں۔
- پنجاب میں معذوری کے ساتھ جیتے افراد کے حقوق کی کونسل نے وزیر اعلیٰ کو ایسے افراد کی سہولت کے لیے خصوصی عدالتوں کے قیام کے ساتھ ساتھ ضلعی فلاحی و بحالی یونٹس اور ڈس ایبلیٹی اسسمنٹ بورڈز کے قیام کی تجویز پیش

کی۔تاہم،معذوری کےحقوق کےکارکنوں نےکونسل کےکام میں مزید شفافیت کامطالبہ کیا۔

محنت کش

- زیادہ تر کارکنوں کی پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت کے لیےکوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔2023 کے دوران میں حادثات میں تقریباً87 کان کن ہلاک اور 74 زخمی ہوئے، جب کہ صفائی کے کام پر مامور متعدد مزدور زہریلی گیسوں کی زد میں ہونے یا مین ہولز میں ڈوبنے کے باعث ہلاک ہوئے۔
- افراط زر 25 سے 45 فیصد کے درمیان رہااور مزدوروں نے اکثر حکومت سے مہنگائی کے مطابق تنخواہوں میں اضافے کامطالبہ کیا۔
- مزدوروں کوسال بھر تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔
- اگر چہ سندھ نے غیر ہنرمند کارکنوں کے لیےکم ازکم اجرت 32,000 روپے مقرر کی،لیکن کسی بھی نجی فیکٹری یا کاروباری مراکز کی جانب سےاس پرعمل درآمد کی اطلاع نہیں ملی۔
- ایک مثبت پیش رفت یہ ہوئی کہ لاہور ہائی کورٹ کے بہاولپور بنچ نے چولستان میں 344,000 ایکڑ زمین مقامی بے زمین کسانوں کوالاٹ کرنے کی اجازت دے دی۔

مہاجرین اوراندرونی طور پر بے گھر افراد

- اکتوبر میں، وفاقی حکومت نے غیر رجسٹرڈ مہاجرین کی 'رضا کارانہ واپسی' کے لیے یکم نومبر 2023 کی تاریخ مقرر کی۔اس حکم نامے کاہدف وہ 'غیر قانونی' افغان مہاجرین تھےجن کے بارے میں سمجھا جاتا تھا کہ وہ پاکستان میں امن وامان کی بگڑتی صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔
- سیکڑوں افغانوں کو،جن میں ایسے افغان بھی شامل تھےجن کے پاس قانونی دستاویزات موجود تھیں، پولیس نے چھاپے مارکر گرفتار کیا اورانہیں جلاوطنی کے مراکز میں بھیج دیا، جہاں انہیں کسی قسم کی قانونی معاونت حاصل نہیں تھی۔
- افغان مہاجرین اور تارکین وطن کی ملک بدری پر سول سوسائٹی، خاص طور پر سندھ میں، تقسیم دکھائی دی۔سول سوسائٹی کے ایک بڑے دھڑے نے حکومت کی وطن واپسی کی پالیسی کی حمایت کی، جب کہ شہری حقوق کے کارکنوں کےایک گروپ نے انسانی بنیادوں پراس کارروائی کی مخالفت کی۔
- گلگت۔بلتستان میں،2021 میں روندو میں آنے والے زلزلے،حسن آباد میں گلیشیائی جھیل پھٹنے کے نتیجے میں آنے والے سیلاب اور 2010 میں عطا آباد لینڈ سلائیڈ کے باعث بے گھر ہونے والے لوگوں کوآبادکاری،

اپنے بچوں کی تعلیم، صحت کی سہولیات تک رسائی کے حوالے سے مشکلات اور دیگر مسائل کا سامنا رہا۔

تعلیم

- تعلیم کی صورتِ حال سے متعلق ایک سالانہ رپورٹ میں کہا گیا کہ 2023 میں ایک اندازے کے مطابق 26,000,000 بچے سکولوں سے باہر تھے، جب کہ بلوچستان میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول چھوڑنے کی شرح تقریباً 7 فیصد تھی۔
- مالی سال 2022-23 میں تعلیم پر سرکاری اخراجات کا تخمینہ 1.7 فیصد تھا جبکہ گزشتہ سال یہ شرح 1.4 فیصد تھی۔
- سرکاری سکولوں کے لیے بے قاعدہ فنڈنگ، قدرتی آفات کی وجہ سے تعلیمی اداروں کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان، اساتذہ کی غیر حاضری اور شعبہ تدریس سے وابستہ افراد کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے باعث ملک بھر کے طلبہ کو تعلیم کی فراہمی متاثر ہوئی۔
- 2022 کے تباہ کن سیلاب کی زد میں آنے والے بہت سے سکول غیر محفوظ حالت میں رہے اور بحالی کا عمل یا تو سست یا غیر تسلی بخش رہا۔

صحت

- مالی سال 2023-24 کے وفاقی بجٹ میں صحت عامہ کے اخراجات کے لیے 24 ارب پچیس کروڑ روپے مختص کیے گئے جو کہ جی ڈی پی کا تقریباً 0.05 فیصد ہے۔
- 2023 کے دوران میں کووِڈ 19 کے کم از کم 6,151 اور پولیو کے چھ کیس رپورٹ ہوئے۔
- مہلک کانگو وائرس کے پھیلاؤ نے خطرے کی گھنٹی بجادی جس پر صوبوں نے صحت سے متعلق انتباہ جاری کیے۔
- ایچ آر سی پی نے ملک بھر میں کم از کم 1,380 خودکشی کے واقعات ریکارڈ کیے، جن میں 1,012 مرد، 396 خواتین اور دو خواجہ سرا اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

رہائشی سہولیات

- اگرچہ سندھ حکومت نے اعلان کیا کہ وہ صوبے بھر میں 2,100,000 سیلاب متاثرین کے لیے مکانات تعمیر کر رہی ہے اور اس کا ہدف سیلاب متاثرہ خواتین ہیں، لیکن اس حوالے سے عملی طور پر بہت کم پیش رفت ہوئی اور بیشتر سیلاب متاثرین حکومتی وعدوں کی پاسداری کے منتظر رہے۔

- سرکاری اراضی پر تجاوزات کے خلاف مہم سال بھر جاری رہی جس میں اکثر کم آمدنی والے گھرانوں، ریڑھی بانوں اور مہاجرین کو نشانہ بنایا جاتا رہا۔
- اسلام آباد میں غیر رسمی بستیوں کی مسماری کے باعث کئی لوگ بے گھر ہو گئے جس پر مختلف کچی آبادیوں کے مکینوں نے کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور ضلعی انتظامیہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔

ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی

- تمام بڑے شہروں میں ہوا کے معیار کی سطح سال بھر انتہائی خراب اور خطرناک رہی، جس کی وجہ سے شہری علاقوں میں، خاص طور پر سردیوں میں بیماریوں کا پھیلاؤ جاری رہا۔
- دریائے ستلج میں اگست میں پانی کی سطح میں نمایاں اضافہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں مختلف دیہات سے سینکڑوں خاندان نقل مکانی کر گئے اور تقریباً 100,000 افراد بے گھر ہوئے۔
- بلوچستان مارچ اور مئی کے درمیان وقتاً فوقتاً موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے آنے والے سیلاب کی زد میں رہا، جس کے نتیجے میں جان و مال کا نقصان ہوا اور شاہراہیں بند ہو گئیں۔
- سندھ ہائی کورٹ نے ایک تاریخی فیصلہ دیتے ہوئے نگر پارکر کے کارونجھر پہاڑوں میں کسی بھی قسم کی کان کنی اور کھدائی پر پابندی لگا دی اور اس پہاڑی سلسلے کو ایک محفوظ ورثے کی فہرست میں شامل کر دیا۔
- جولائی میں، وفاقی کابینہ نے موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی انحطاط کے منفی اثرات کے خلاف ملک کی مزاحمت کو بڑھانے کے لیے موافقت کے پہلے قومی منصوبے کی منظوری دی۔

پاکستان اور انسانی حقوق کے عالمی معاہدے

- پاکستان اقوام متحدہ کے تحت ہونے والے چوتھے سلسلہ وار جائزے (یو پی آر) کے عمل سے گزرا، جس کے بعد حکومت نے فریق ریاستوں کی جانب سے پیش کی گئی 340 میں سے 253 سفارشات کو قبول کیا۔
- اگرچہ حکومت نے تشدد کی روک تھام سے متعلق ملکی قوانین میں موجود خامیوں کو دور کرنے، شفاف ٹرائل کے حقوق کے نفاذ کو بہتر بنانے، صحافیوں اور انسانی حقوق کے محافظوں کے بہتر تحفظ اور مذہبی اقلیتوں کو زیادہ سے زیادہ تحفظ فراہم کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا، لیکن اس نے اس حوالے سے کوئی عملی اقدامات نہیں کیے۔
- حکومت نے جبری گمشدگی سے تمام افراد کے تحفظ کے بین الاقوامی کنونشن کی توثیق سے متعلق سفارشات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے تشدد کے خلاف کنونشن کے اختیاری پروٹوکول کی توثیق کرنے سے بھی انکار کر دیا۔

- حکومت نے سزائے موت سے متعلق سوائے ایک کے تمام سفارشات کو قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ ان میں سے ایک سفارش کا تعلق پھانسیوں پر باقاعدہ پابندی اور شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کے دوسرے اختیاری پروٹوکول کی توثیق سے ہے۔

پنجاب

اہم نکات

- پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کے سیاسی جماعتوں اور ریاستی اداروں کی اختیارات کی لڑائی میں الجھنے سے، صوبہ سیاسی اور آئینی بحرانوں میں جکڑا رہا۔
- فعال اور موثر صوبائی مقنّنہ کی غیر موجودگی میں متنازع سیاسی معاملات کو حل کے لیے بار بار عدالتوں کے سامنے لایا جاتا رہا۔
- حقیقی جمہوریت کی روح کے خلاف، عبوری حکومت آئین کی مقرر کردہ مدت سے زیادہ برقرار رہی۔
- پنجاب کی نگران حکومت نے تحریک انصاف کے سیاسی کارکنوں کے خلاف جابرانہ ہتھکنڈے اپنائے، پارٹی کے سینئر رہنماؤں کے گھروں پر چھاپے مارے اور گرفتاریاں کیں۔
- عبوری حکومت صوبے میں امن عامہ کو یقینی بنانے کے بجائے سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے کی بری نیت سے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 144 بار بار نافذ کرتی رہی۔
- نئی ڈجیٹل مردم شماری کے نتائج سے صوبے میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کا دوبارہ تعین لازم ہو گیا۔
- پولیس مقابلوں، جن کا بنیادی ہدف مشکوک ڈاکو رہے، میں کوئی وقفہ نہیں آیا۔
- سب سے خوف ناک حملہ اگست میں مسیحی اقلیت پر ہوا جس میں جڑانوالا میں مسیحیوں کے چرچوں اور گھروں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اس حملے کے نتیجے میں زندگیوں اور املاک کو کافی نقصان پہنچا۔ احمدی اقلیت کی عبادت گاہوں پر بھی حملے سارا سال بار بار ہوتے رہے۔
- لاہور ہائی کورٹ نے بچوں کی جبری مشقت کے خاتمے کا حکم صادر کیا۔ عدالت نے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کو قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف موزوں اقدامات لینے کی ہدایت بھی کی۔
- 2022 کے مقابلے میں 2023 میں عورتوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا۔
- بڑھتی مہنگائی نے کسانوں اور مزدوروں پر شدید معاشی بوجھ ڈالا جس پر احتجاج کے لیے وہ سڑکوں پر نکلے۔
- خسرے اور ڈینگی کی وبائیں پھوٹنے سے لوگوں کی بڑی تعداد متاثر ہوئی۔
- سرکاری ہسپتالوں میں معاون طبی عملے، نرسوں اور انیستھیٹسٹ کی کمی نے صحت کی سہولیات کی فراہمی میں مشکلات پیدا کیں۔
- آلودگی کی سطح خطرناک حد تک زیادہ ہونے کے باعث پنجاب کے مختلف اضلاع خصوصاً لاہور سموگ کی گرفت میں رہے۔

2022 میں صوبہ پنجاب میں نظر آنے والی سیاسی تقسیم اور عصبیت 2023 میں بھی برقرار رہی، جس کا سب سے واضح نتیجہ اس سال کے دوران عوام کے جمہوری حقوق کو زک پہنچنا تھا۔

سیاسی جماعتوں کی جانب سے اپنے تنازعات کو اسمبلی میں بحث کے ذریعے حل کرنے کی بجائے عدالتوں میں لے جانے کا نتیجہ اس وقت کے وزیراعلیٰ کے مشورے پر 12 جنوری کو پنجاب اسمبلی کی تحلیل کی صورت برآمد ہوا۔ اگلے انتخابات کے انعقاد کی تاریخ پر صدرِ پاکستان اور الیکشن کمیشن آف پاکستان سمیت مختلف اداروں کے درمیان اختیارات کی جنگ چھڑ گئی۔ غیر یقینی سیاسی صورتحال میں عدالتوں نے، خاص طور پر صوبائی انتخابات کے حوالے سے، فعال فیصلے کیے، جس کے نتیجے میں سپریم کورٹ نے 4 اپریل کو یہ فیصلہ سنایا کہ ای سی پی آئین کے آرٹیکل (2)224 کے تحت اسمبلی کی تحلیل کے 90 دنوں کے اندر انتخابات کرانے کا پابند ہے۔

9 مئی کو عمران خان کی گرفتاری نے پنجاب میں صورت حال مزید خراب کر دی۔ پی ٹی آئی کے حامیوں کی جانب سے بالخصوص لاہور اور ملتان میں جب کہ راولپنڈی، سرگودھا، فیصل آباد اور میانوالی میں بھی، فوجی اور ریاستی تنصیبات پر ہنگامہ آرائی اور آتش زنی پر پارٹی رہنماؤں اور سیاسی کارکنوں کی گرفتاریاں ہوئیں۔ ریاست کے ردعمل کو ضرورت سے زیادہ سمجھا گیا کیونکہ فسادیوں، جن میں بہت سی خواتین بھی شامل تھیں، پر انسداد دہشت گردی کی دفعات کے تحت فرد جرم عائد کی گئی اور انہیں انسداد دہشت گردی اور فوجی عدالتوں میں مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس اقدام نے صوبائی امن عامہ کو متاثر کیا اور نگران حکومت 8 فروری کو ہونے والے قومی انتخابات میں تمام سیاسی جماعتوں کو یکساں سازگار

9 مئی کو عمران خان کی گرفتاری کے بعد پنجاب میں حالات کشیدہ ہو گئے

ماحول فراہم کرنے میں ناکام رہی۔ پنجاب کی نگران حکومت کا دائرہ کار اور دورانیہ اس سے کہیں زیادہ تجاوز کر گیا، جو آئین کے اندر فراہم کیا گیا ہے۔

ریاستی ادارے عقیدے کی بنیاد پر ہونے والے جرائم کے تدارک میں ناکام رہے۔ سب سے خوف ناک حملہ مسیحی اقلیت پر اگست میں ہوا جس میں جڑانوالا میں مسیحیوں کے چرچوں اور گھروں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں زندگیوں اور املاک کو نقصان پہنچا۔ دیگر مثالوں میں، وزیرآباد میں احمدی اقلیت کی عبادت گاہوں کے میناروں کو، کبھی کبھار انتظامیہ کی ملی بھگت سے، نقصان پہنچانے اور ہجوم کی جانب سے ماورائے عدالت قتل کے واقعات شامل ہیں۔

یہ سال عورتوں، بچوں اور ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق میں زیادہ بہتری لائے بغیر ختم ہو گیا۔ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن کے اعداد و شمار کے مطابق 2022 کے مقابلے میں 2023 میں صنفی بنیادوں پر تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا؛ ٹرانس جینڈر افراد اپنے حقوق کے تحفظ کے ایکٹ 2018 کے لیے اپنی وکالت میں ڈٹے رہے؛ اور کم عمر گھریلو ملازمین کے خلاف تشدد میں بھی اضافہ ہوا۔

بے قابو مہنگائی سے ملازمین مصارفِ زندگی میں انتہائی اضافے سے نمٹنے کے لیے تنخواہوں پر نظر ثانی کا مطالبہ لیے، سڑکوں پر نکلنے پر مجبور ہوئے۔ علاوہ ازیں، ماحولیات کے بارے میں آگاہی مہموں کے باوجود، حکومتِ پنجاب کئی اضلاع، خاص طور پر لاہور میں، ہوا کے معیار میں تنزلی کو روکنے میں ناکام رہی۔

قوانین اور قانون سازی

قوانین جو منظور ہوئے: 10 جنوری کو جس وقت پی ایم ایل این اور پی پی پی اُس وقت کے وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی سے یہ مطالبہ کر رہی تھیں کہ وہ اسمبلی میں مزید کسی کارروائی سے پہلے اعتماد کا ووٹ لیں، پنجاب اسمبلی میں 21 کے قریب بل پاس ہوئے۔[1] یہ بلز زیادہ تر یونیورسٹیوں کے معاملات سے متعلق تھے۔

17 فروری کو حکومت پنجاب نے پنجاب میں گھریلو ملازمین کے ایکٹ 2023 کا نوٹیفیکیشن جاری کیا۔ یہ ایکٹ پنجاب میں گھریلو ملازمین کو لیبر مارکیٹ میں اہم شراکت دار تسلیم کرتا ہے، اور انھیں استحصال اور ناانصافی کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اگرچہ یہ ایکٹ ایک نمایاں قدم تھا، ایچ آر سی پی نے یہ بات اجاگر کی کہ 'گھریلو' اور 'معذوری' جیسی بعض اصطلاحات انسانی حقوق کے تناظر میں نظر ثانی کی متقاضی ہیں۔[2]

نگران حکومت: پنجاب اسمبلی کی تحلیل کے بعد ای سی پی نے سید محسن رضا نقوی کو نگران وزیر اعلیٰ مقرر کیا۔[3] تاہم نامزدگیوں پر پرویز الٰہی کی حکومت اور حمزہ شہباز کی قیادت میں اپوزیشن کے درمیان اختلاف رائے کے باعث یہ تقرر غیر معمولی تاخیر کا شکار رہا۔ معاملہ آئین کے مطابق ای سی پی کو بھیج دیا گیا۔ آرٹیکل 224-اے کے تحت ای سی پی نے 22 جنوری کو نقوی کو 90 دن کے لیے وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا۔[4] پنجاب میں انتخابات کے انعقاد میں تاخیر نے نقوی کی بطور وزیر اعلیٰ 90 روزہ مدت کو طوالت بخشی؛ پنجاب میں نگران حکومت قائم رہی، سو سارا سال کوئی قانون سازی نہ ہو سکی۔

انصاف کی فراہمی

زیر التوا مقدمات: قانون و انصاف کمیشن، پاکستان کے مطابق لاہور ہائی کورٹ نے 179425 زیر التوا مقدمات کے ساتھ سال کا آغاز کیا۔ 2023 میں اس نے 154118 مقدمات کی سماعت کی اور 139869 مقدمات نمٹا دیے۔ سال کے اختتام تک، لاہور ہائی کورٹ کے پاس 193674 مقدمات زیر التوا تھے۔ سال کے آخری چھ ماہ میں لاہور ہائی کورٹ میں زیر التوا مقدمات میں اضافے کی شرح 5.7 فی صد رہی، جو ملک کی دیگر ہائی کورٹس میں زیر التوا مقدمات کی شرح کی نسبت زیادہ تھی۔

پنجاب کی ضلعی عدالتوں کے پاس سال کے آغاز میں 1317770 مقدمات زیر التوا تھے؛ 2023 میں 3337353 مقدمات کو سنا گیا اور 3287237 کو نمٹا دیا گیا۔ سال کے اختتام تک پنجاب کی ضلعی عدالتوں میں 1386615 مقدمات زیر التوا تھے۔ لاہور ہائی کورٹ کے زیر التوا مقدمات کی طرح، دیگر صوبوں کے مقابلے میں پنجاب کی ضلعی عدالتوں میں بھی 2023 کے آخری چھ ماہ میں زیر التوا مقدمات میں 4.4 فی صد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

نمایاں فیصلے: یکم اپریل کو مفادِ عامہ کی غرض سے قانونی چارہ جوئی کرنے والی ایک تنظیم کی پٹیشن پر لاہور ہائی کورٹ نے بھکر، خوشاب اور ساہیوال میں کارپوریٹ کاشتکاری کے لیے 45267 ایکڑ اراضی پاک فوج کو 20 سالہ پٹے پر دینے کا فیصلہ معطل کر دیا۔[5] اس فیصلے میں کہا گیا کہ ایک نگران حکومت کے پاس الیکشن ایکٹ 2017 کے تحت مستقل نوعیت کے پالیسی ساز فیصلوں کا اختیار نہیں۔ بعدازاں، جولائی میں لاہور ہائی کورٹ نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے بین العدالتی اپیلوں پر یہ فیصلہ معطل کر دیا۔[6]

ایک اور مقدمے میں، لاہور ہائی کورٹ نے، اگست میں یہ فیصلہ سنایا کہ احمدیہ عبادت گاہوں کی رکھوالی کرنے والے ان مقامات پر مینار تعمیر کرنے کے ذمہ دار نہیں ٹھہرائے جا سکتے، جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے سے موجود ہیں۔[7] قرار دیا گیا کہ 1984 کے آرڈیننس کے ذریعے پاکستان پینل کوڈ میں شامل، سیکشن 298 بی اور سی کے تحت اس سے پہلے کی تعمیر شدہ عمارتوں کی مسماری یا ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ مذکورہ عمارت 1922 میں وزیر آباد میں قائم کی گئی تھی۔ ایچ آر سی پی نے اپنی فیکٹ فائنڈنگ مشن رپورٹ میں بتایا کہ 'اس فیصلے کے تحت، پولیس کو بھی احمدیوں کی عبادت گاہوں کے مینار گرانے سے روکا جائے، جو گذشتہ چھ ماہ سے اس کا وتیرہ ہے۔

سزائے موت: 2023 میں قتل اور توہینِ مذہب کے الزامات میں متعدد افراد کو سزائے موت دی گئی۔ مثال کے طور پر مئی میں، بہاولپور میں ایک 22 سالہ مسیحی لڑکے کو سیکشن 295 سی کے تحت ڈسٹرکٹ اور سیشن کورٹ میں توہینِ مذہب کے الزامات میں سزائے موت سنائی گئی۔[8] متعدد دیگر مقدمات میں، جبری عصمت دری کے الزام میں کئی افراد کو سزائے موت دی گئی۔ ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشنز جج نے مظفر گڑھ میں، جون کے مہینے میں جبری عصمت دری کے مقدمے میں ایک مجرم کو سزائے موت کے ساتھ ساتھ پچاس لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔[9] ایک اور واقعے میں ایک جج نے ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص کو اپنی بیٹی کی جبری عصمت دری کے جرم میں سزائے موت سنائی۔[10]

امنِ عامہ

جرائم: پولیس کے اعداد و شمار کے مطابق جبری عصمت دری اور اجتماعی زیادتی (ٹیبل 1) کے درج شدہ مقدمات کی تعداد میں اضافے کی صورت میں 2023 میں جرائم کی شرح میں 2022 کے مقابلے میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ میڈیا کی خبروں پر مبنی، ایچ آر سی پی کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق، کم از کم 296 پولیس مقابلے ہوئے اور ہجوم کے تشدد سے 8 افراد ہلاک ہوئے۔

ٹیبل 1: 2023 میں پنجاب میں جرائم کے اعداد و شمار

جرم	درج شدہ مقدمات کی تعداد
قتل	4,847
اقدام قتل	8,829
غیرت کے نام پر قتل	120
جنسی زیادتی	8,565
زخمی	18,611
اغوا/حراست	24,746
اجتماعی جنسی زیادتی	774
تیزاب گردی	62
ڈکیتی	1,708
رہزنی	101,032
نقب زنی	1,708
تعزیرات پاکستان کی دفعہ 382 (مزاحمت، ایذا رسانی یا جان سے مار دینے کی تیاری کرنا، چوری کی غرض سے) کے تحت چوری	3,840
گاڑی چوری	116,917
گاڑی چھیننا	19,011
مویشی چوری	21,751

ذرائع: ایچ آر سی پی کی درخواست پر پنجاب پولیس نے فراہم کیے۔

ہجوم کے تشدد کے بعد پی ٹی آئی کے خلاف کارروائیاں: 9 مئی کو عدالت کے احاطے سے عمران خان کی گرفتاری کے بعد پی ٹی آئی کے ہجوم نے لاہور، سرگودھا، فیصل آباد، میانوالی اور راولپنڈی میں سرکاری عمارتوں پر حملے کیے، انھیں نقصان پہنچایا اور ریاستی املاک تباہ کیں۔ اس کے بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں نے پی ٹی آئی کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف سخت کارروائی کا آغاز کیا۔ سیکڑوں گرفتاریاں کی گئیں اور گھروں پر چھاپے مارے گئے۔ گرفتار، اور اپنے خلاف الزامات کی طویل فہرست کے باعث کئی مقدمات میں دوبارہ گرفتار، افراد کو انسداد دہشت گردی (اے ٹی سی) اور فوجی عدالتوں میں عدالتی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا۔ پی ٹی آئی کے کارکنوں کو سارا سال اسی طرح کی کارروائیوں کا سامنا رہا۔ 23 اکتوبر کو، مبینہ طور پر لاہور میں پارٹی کے ایک کنونشن کا انعقاد روکنے کے لیے ایک چھاپے کے دوران کم از کم 80 کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔[11] 9 مئی کے فسادات کے بعد پی ٹی آئی کے رہنما اور حمایتی مجموعی طور پر، پنجاب میں دہشت گردی، آتش زدگی اور عوامی بدامنی کو ہوا دینے کے الزامات میں گرفتار کیے گئے۔

پی ٹی آئی کے گرفتار (اور اکثر بار بار گرفتار) سینئر رہنماؤں میں پنجاب کے سابق وزیرِاعلیٰ چودھری پرویز الٰہی شامل ہیں، جنھیں اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ اور پولیس نے جون میں لاہور سے گرفتار کیا۔ ستمبر تک وہ گیارہ مرتبہ گرفتار کیے جا چکے تھے۔[12] پی ٹی آئی پنجاب کے صدر سینیٹر اعجاز چودھری اور سابق گورنر عمر سرفراز چیمہ سمیت پی ٹی آئی کے دیگر اہم رہنما مئی میں گرفتار ہوئے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی من مانی کا ایک نمایاں معاملہ پی ٹی آئی کی حمایتی اور فیشن ڈیزائنر خدیجہ شاہ کی گرفتاری تھی۔ شاہ کو 9 مئی کو لاہور کنٹونمنٹ میں لاہور کے کور کمانڈر ہاؤس اور عسکری ٹاور پر حملے اور راحت بیکری کے نزدیک پولیس کی گاڑیاں جلانے کے الزامات میں گرفتار کیا گیا۔ اس کے بعد اگلے چند ماہ میں ان پر انسداد دہشت گردی کی عدالت میں کم از کم چار مزید مقدمات درج ہوئے۔ عدالت نے انھیں 15 نومبر کو ضمانت پر رہا کر دیا لیکن 17 نومبر کو مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس (ایم پی او) کے تحت دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ انھوں نے لاہور ہائی کورٹ میں اپنی گرفتاری کو 'غیر قانونی اور غیر آئینی' قرار دیتے ہوئے چیلنج کیا۔[13]

11 دسمبر کو حکومتِ پنجاب نے یہ کہتے ہوئے، لاہور ہائی کورٹ میں ایک نوٹیفکیشن جمع کرایا کہ ان کی حراست کے احکامات فوری طور پر واپس لیے جا رہے ہیں۔ لیکن اس سے قبل کہ وہ رہا ہوتیں، کوئٹہ پولیس نے اے ٹی سی میں ان کے ٹرانزٹ ریمانڈ کی درخواست دائر کر دی۔ عدالت نے درخواست قبول کر لی اور انھیں دو دن کے لیے تفتیشی افسر کی تحویل میں دے دیا، جس کے بعد 16 دسمبر کو شاہ کو عدالت کے سامنے پیش کیا اور سات دن کے لیے پولیس ریمانڈ حاصل کر لیا گیا۔ بالآخر انھیں 28 دسمبر کو کوئٹہ میں اے ٹی سی کی جانب سے ناکافی ثبوتوں کی بنیاد پر رہا کیا گیا۔[14]

پولیس مقابلے: 2023 میں پولیس مقابلوں میں کوئی کمی نہ آئی۔ قصور میں پولیس نے 15 مارچ کو ایک مقابلے کے بعد دو مبینہ ڈاکو زخمی حالت میں گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا۔ پولیس انھی ملزمان کے ساتھ 6 مارچ کو ایک اور موقع پر مختلف حالات میں فائرنگ کے تبادلے کا دعویٰ کر چکی تھی۔[15] پولیس کی خراب کارکردگی سے پردہ اٹھاتا ایک اور مقدمہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سامنے آیا، جہاں ڈاکے میں ملوث دو مشکوک افراد کے مبینہ طور پر ڈولفن پولیس کے ساتھ مقابلے

میں مارے جانے والوں کے رشتے داروں نے 28 مئی کو ایک احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ ملزمان غیر مسلح تھے اور انھوں نے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا تھا، اس کے باوجود فورس نے ان پر فائرنگ کر دی۔[16]

جیلیں اور قیدی

قیدیوں کی گنجائش: پنجاب کے محکمہ جیل خانہ جات کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ 37127 افراد کی مقررہ گنجائش کے مقابلے میں، صوبے کی 43 جیلوں میں 60668 قیدی موجود ہیں، جو 63 فیصد اضافی آبادی کا اشارہ کرتے ہیں۔ زیر سماعت قیدیوں نے بھی مجرم قیدیوں کو تین کے مقابلے میں ایک کی نسبت سے پیچھے چھوڑ دیا۔ ٹیبل 2 پنجاب میں قیدیوں کی تعداد کے بارے میں اضافی معلومات فراہم کرتا ہے۔

ٹیبل 2؛ پنجاب میں 2023 کے دوران جیلوں کے اعداد و شمار

مرد قیدی	59,652
خواتین قیدی	1,016
نابالغ قیدی	791
زیر سماعت قیدی	44,113
سزا یافتہ قیدی	14,862
سزائے موت کے قیدی	275

ذرائع: ایچ آر سی پی کی درخواست پر محکمہ جیل خانہ جات پنجاب نے فراہم کیے

سزائے موت کے 275 قیدیوں میں سے 210 قتل اور 6 توہینِ مذہب کے الزامات میں سزا یافتہ ہیں۔

نابالغ مجرمان: جسٹس پروجیکٹ پاکستان کا نومبر 2023 کے اعداد و شمار کے حوالے سے کہنا تھا کہ نابالغ قیدیوں میں سے صرف 19 فیصد کو بچوں کے لیے مخصوص جیلوں یا اصلاحی مراکز میں رکھا گیا تھا۔ یہ اعداد و شمار جوینائل جسٹس سسٹم ایکٹ 2018 کے نفاذ میں کوتاہی کی جانب اشارہ کرتے ہیں جس کا منشا ہے کہ نابالغ ملزمان کے لیے غیر حراستی اقدامات لیے جائیں۔

قیدیوں کے حقوق: 23 جنوری کو ایچ آر سی پی نے گجرات کی مرکزی جیل میں صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا، جہاں قیدیوں نے اپنے حقوق کے لیے احتجاج کیا۔ کمیشن نے قیدیوں کی جانب سے آتش زنی اور تشدد کے واقعات کو نظر انداز نہیں کیا، لیکن وہ قیدیوں کے حقوق کا مکمل ادراک رکھتے ہوئے بتاتا ہے کہ 'یہ پاکستان بھر میں جیلوں کی غیر انسانی صورت حال کے بارے میں ایک واضح یاد دہانی ہے۔'

جبری گمشدگیاں

جبری گمشدگیوں کے انکوائری کمیشن کے سرکاری اعداد وشمار یہ بتاتے ہیں کہ 2011 میں سی او آئی ای ڈی کے آغاز کے بعد سے دسمبر 2023 تک 1625 مقدمات سامنے آئے، ان میں سے 820 افراد گھروں کو واپس آ گئے، 94 نظر بندی مراکز اور 183 جیلوں میں پائے گئے، جبکہ گیارہ برسوں کے دوران 72 افراد کی لاشیں ملیں۔ کمیشن نے اس دورانیے میں 1365 مقدمات نمٹا دیے گئے جن میں سے 1169 گمشدہ افراد کے بارے میں معلومات مل گئیں۔ سال کے اختتام پر سی او آئی ای ڈی کے پاس صوبے میں جبری گمشدگیوں کے 260 مقدمات باقی ہیں۔

سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی

جڑانوالا میں ہجوم کا تشدد: 2023، پاکستان میں اقلیتوں کے حوالے سے ایک تاریخ ساز لمحے کا حامل تھا۔ ایک واقعہ جس نے دنیا بھر کی توجہ حاصل کی، 16 اگست کو ضلع فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالا میں مسیحی اقلیت پر ہونے والا حملہ تھا، جہاں قصبے کے 11 مختلف مقامات پر کم از کم 24 چرچ، درجن بھر چھوٹے کلیسا اور بے شمار گھر جلائے اور لوٹے گئے۔ ایک مسیحی شخص کے خلاف توہینِ مذہب کی افواہوں اور الزامات پر یقین کرتے ہوئے، مساجد کے لاؤڈ سپیکروں سے اعلانات کے ذریعے اکسائے جانے کے بعد ہزاروں افراد جمع ہو گئے اور انھوں نے مختلف مقامات پر مسیحی چرچوں اور گھروں پر حملے کیے۔

ایچ آر سی پی کے ایک فیکٹ فائنڈنگ مشن کے علم میں یہ بات آئی کہ مذکورہ واقعہ قانون کی عمل داری، انتظام اور سماجی تحفظ کے نظاموں کے کمزور ہونے کے نتیجے میں پیش آیا۔ مشن کے مطابق مذہبی اقلیتوں کے خلاف ہجوم کو تشدد پر اکسانے کے لیے توہینِ مذہب کے الزامات کا استعمال 'بار بار دہرایا جانے والا عمل ہے جو نہ صرف زندگی اور املاک کو نقصان سے بچاؤ میں ریاست کی صلاحیت کی کمزوری سے پردہ اٹھاتا ہے بلکہ مذہبی بنیاد پر جرائم کے تدارک کے لیے مناسب حکمت عملی کی عدم موجودگی کا ثبوت بھی ہے'۔[17]

فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالا کے 11 مختلف علاقوں میں مسیحی برادری پر حملوں میں
کم از کم 24 گرجا گھروں، درجنوں چھوٹے چیپلز اور بیسیوں مکانات کو نذرِ آتش کر دیا گیا

احمدیوں کی عبادت گاہیں : اس سے قبل اپریل میں سرگودھا میں احمدیوں کی عبادت گاہ پر حملہ ہوا۔[18] تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی) کی درخواست پر عمل درآمد کرتے ہوئے، پولیس نے بورے والا میں اس کمیونٹی کی عبادت گاہ کے مینار گرا دیے۔[19] اور پھر ستمبر میں گجرات اور شیخوپورہ کے اضلاع میں پولیس نے اس اقلیتی کمیونٹی کی دو مزید عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی۔ٹی ایل پی نے ان عبادت گاہوں سے اسلامی الفاظ ہٹانے کے لیے شکایت کی تھی۔[20] ایک مرتبہ پھر ستمبر میں ضلع شیخوپورہ میں مزید تین عبادت گاہوں کے مینار مسمار کر دیے گئے۔[21] ایک خوش آئند کام یہ ہوا کہ لاہور ہائی کورٹ نے اگست میں ایک حکم نامے کے ذریعے حکام کو عبادت گاہوں کے ڈھانچے میں تبدیلی سے روک دیا۔(انصاف کی فراہمی دیکھیے)[22]

عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانور قربان کرنے پر ٹوبہ ٹیک سنگھ، ننکانہ صاحب، فیصل آباد اور لاہور میں احمدیوں کے خلاف کم از کم پانچ ایف آئی آرز درج ہوئیں۔[23] یہ شکایات پاکستان پینل کوڈ سیکشن 298 سی کے تحت درج ہوئیں، جو احمدی گروہ کو خود کو مسلم کہلوانے، یا تبلیغ کرنے یا اپنے عقیدے کو پھیلانے پر سزاؤں کی تفصیل بیان کرتی ہے۔

ہندو اقلیت کے حقوق: پنجاب یونیورسٹی میں، مارچ میں، کم از کم 15 ہندو طلبہ کو اس وقت زخمی کر دیا گیا جب وہ انتظامیہ کی اجازت سے ہولی کا تہوار منا رہے تھے۔[24] یہ تقریب سندھ کونسل اور ہندو طلبہ کے اراکین نے منعقد کی تھی۔تقریب اس وقت پرتشدد رخ اختیار کر گئی جب اسلامی جمیعت طلبہ (جماعت اسلامی کی طلبہ تنظیم) کے مسلح افراد نے مبینہ طور پر تفریح کرنے والوں پر حملہ کر دیا۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں میں رواج پا جانے والی بے تکی ترجیحات تب مزید عیاں ہوگئیں جب ہائر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی جانب سے تمام وائس چانسلرز، ریکٹرز اور یونیورسٹیوں کے سربراہان کو ایک خط لکھا گیا۔20 جون کو لکھا گیا یہ خط، پنجاب یونیورسٹی کا نام لیے بغیر انھی ہولی کے واقعات کے حوالے سے تھا اور اس تقریب کو 'باعثِ تشویش اور ملک کے امیج کو نقصان دہ حد تک متاثر کرنے والا قرار دیا گیا، کیونکہ پاکستان کی ایک اسلامی شناخت ہے'۔[25] ایچ ای سی نے ملک بھر میں کی جانے والی تنقید کے بعد 22 جون کو یہ خط واپس لے لیا۔[26]

سرگودھا میں مسیحی: ایچ آر سی پی کے ایک فیکٹ فائنڈنگ مشن نے جولائی میں ضلع سرگودھا میں مسیحی کمیونٹی کے خلاف ہجوم کی جانب سے تشدد کی دھمکیوں میں اضافے، اقلیت کی سماجی معاشی بندشوں، کچھ رہائشیوں کی نقل مکانی اور عدم تحفظ اور خوف کے عمومی احساس کی نشاندہی کی۔ٹیم کے علم میں یہ بات بھی آئی کہ مقامی مسیحیوں کے خلاف یکے بعد دیگرے ایف آئی آرز درج ہوئیں: پہلی دو ایف آئی آرز، دو مختلف مواقع پر آن لائن توہین مذہب کا حامل متن پوسٹ کرنے پر یکم جولائی 8 جولائی 2023 کو درج کرائی گئیں۔[27]

بعدازاں 16 جولائی کو مریم ٹاؤن کا واقعہ پیش آیا جس میں مسیحیوں کی جانب سے مبینہ طور پر دیواروں پر توہین آمیز نعرے درج کرنے پر بپھرا ہوا ہجوم متحرک ہو گیا اور ہجوم کے متشدد ہونے کا خوف پیدا ہو گیا۔سرگودھا ہی میں 20

اور 25 اگست 2023 کو قرآن کی بے حرمتی کے الزام میں نامعلوم افراد کے خلاف مزید دو ایف آئی آر درج ہوئیں۔ مخصوص افراد کی جانب سے کیے گئے مبینہ جرائم کا ذمہ دار پوری کمیونٹی کو ٹھہرایا گیا اور ہجومی 'انصاف' کی دھمکیاں موصول ہوئیں۔

مذہب کے خلاف جرائم کے مقدمات: سینٹر فار سوشل جسٹس کی ایک رپورٹ کے مطابق سال 2023 کے دوران پنجاب میں توہینِ مذہب کے 179 مقدمات درج ہوئے۔[28] مذہب اور عقیدے کی آزادی کی دیگر خلاف ورزیوں کے حوالے سے، رپورٹ یہ بتاتی ہے کہ صوبے میں 29 احمدی اور 113 مسیحی برادریوں کے ساتھ ساتھ احمدیوں کے 6، اور مسیحیوں کے 91 گھروں پر اور احمدیوں کی 23 عبادت گاہوں اور 22 چرچوں پر حملے ہوئے۔ 2023 میں مبینہ طور پر جبری تبدیلی مذہب کے 28 واقعات پیش آئے۔ ساحل کی 'کرول نمبرز' (ظالمانہ اعداد و شمار) رپورٹ کے مطابق جنوری سے اکتوبر کے دوران توہینِ مذہب کے الزامات میں پنجاب میں گرفتار ہونے والے افراد میں 19 بچے بھی شامل تھے۔[29] ان 19 میں سے 6 کو قید کیا گیا جبکہ باقی کو چھوڑ دیا گیا۔[30]

جیل میں توہینِ مذہب کے الزامات میں قید افراد: مختلف اداروں کے مطابق پاکستان میں توہینِ مذہب کے مقدمات میں پنجاب سب سے آگے رہا۔[31] ٹیبل نمبر 3 دسمبر 2023 تک کے اعداد و شمار ظاہر کر رہا ہے۔ اس کے مطابق توہینِ مذہب کے الزامات میں 552 قیدی جیل میں تھے، ان میں سے 485 کے مقدمات زیرِ سماعت تھے، 44 کو سزا سنائی جا چکی تھی اور 23 کے بارے میں ابھی کچھ طے نہیں پایا تھا کہ وہ مجرم ہیں یا سزائے موت پر عمل درآمد کے انتظار میں ہیں۔ دسمبر سے قبل، پنجاب کی جیلوں سے متعلق 'کرائم وائز' کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اگست 2023 میں توہینِ مذہب کے الزامات میں قید افراد کی کل تعداد 431 تھی۔[32] یہ سال کی ایک چوتھائی کے دوران 121 یعنی 28 فیصد اضافے کا اشارہ ہے۔

ٹیبل 3: پی پی سی کے سیکشن 295 اے تا سی کے تحت 2023 کے دوران پنجاب میں توہینِ مذہب کے جرائم سے متعلق قیدیوں کی تعداد

مرد (بالغ)	مرد (نابالغ)	عورتیں	کل تعداد
534	5	13	552
زیرِ سماعت (مرد)	زیرِ سماعت (نابالغ)	زیرِ سماعت (عورتیں)	
470	5	10	485
سزا یافتہ (مرد)	سزا یافتہ (عورتیں)		
43	1		44
غیر طے شدہ سزا یافتہ (مرد)	غیر طے شدہ سزا یافتہ (عورتیں)	سزائے موت کے قیدی (مرد)	
17	2	4	23

ذرائع: حکومتِ پنجاب، محکمہ جیل خانہ جات

مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی: اس سے قبل جنوری میں سنٹر فار سوشل جسٹس نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی

جس میں یہ دلیل دی گئی کہ پاکستان کی حالیہ مردم شماری میں مسلمانوں، مسیحیوں، ہندوؤں، احمدیوں، شیڈولڈ کاسٹ، بدھ مت، پارسیوں اور سکھوں کو تو شناخت کیا جاتا ہے لیکن بہائیوں، یہودیوں، کلاشا، لادین، جین اور دیگر اقلیتوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔[33] اگرچہ 18 جنوری کو عدالت نے ذمہ داروں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب جمع کرانے کے لیے 9 فروری کی حد مقرر کی، لیکن یہ مقدمہ فہرست سے نکال دیا گیا اور تب سے اب تک اس کی سماعت نہیں ہو پائی۔

پہلی ہندو اسسٹنٹ کمشنر خاتون: مثبت پیش رفت یہ ہوئی کہ فروری میں ہندو اقلیت سے تعلق رکھنے والی خاتون 27 سالہ ثنا رام چند گلوانی، حسن ابدال میں اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر متمکن ہوئیں۔ ہندو کمیونٹی کی کسی خاتون کی اس طرح کے منصب پر براجمان ہونے کی یہ اولین مثال ہے۔[34]

آزادیِ اظہارِ رائے

قوانینِ بغاوت: مارچ میں لاہور ہائی کورٹ نے، بغاوت کے جرم سے متعلق پی پی سی کے سیکشن 124اے کو بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ سے متصادم قرار دیتے ہوئے معطل کر دیا۔[35] ایچ آر سی پی نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جابرانہ نوآبادیاتی نظام کی باقیات میں سے یہ شق جو وفاقی اور صوبائی حکومتوں پر تنقید کو عدم اطمینان اور بغاوت پر اکسانے والا جرم بنا دیتی ہے۔ بظاہر لاہور ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ دیگر صوبوں میں موثر نہیں سمجھا گیا اور اپریل میں ڈیرہ اسماعیل خان میں پی ٹی آئی کے رہنما علی امین گنڈاپور کو اسی قانون کے تحت گرفتار کیا گیا۔ 124اے سے قطع نظر، قانون کی کتاب میں، تقریر سے متعلق انسداد دہشت گردی ایکٹ، نیشنل سیکیورٹی ایکٹ، مینٹیننس آف پبلک آرڈر اور پریوینشن آف الیکٹرک کرائمز ایکٹ جیسے کئی دیگر قوانین ابھی تک موجود ہیں جنھیں ریاست پنجاب اور دیگر صوبوں میں شہریوں کے خلاف استعمال کرتی ہے۔

جبری گمشدگیاں: مئی میں ٹیلی ویژن کے سابق میزبان اور یوٹیوبر عمران ریاض خان کو سیالکوٹ ائرپورٹ سے گرفتار کر لیا گیا۔[36] پولیس اور نہ ہی خفیہ اداروں میں سے کسی نے اس گمشدگی کی ذمہ داری قبول کی۔ بالآخر خان کا خاندان ان کی تلاش کی درخواست لے کر لاہور ہائی کورٹ میں حاضر ہوا۔ 20 ستمبر کو عدالت نے پولیس کو خبردار کرتے ہوئے گمشدہ صحافی کو 26 ستمبر تک پیش کرنے کا حکم جاری کیا۔ خان چار ماہ غائب رہنے کے بعد 25 ستمبر کو گھر واپس آ گئے۔ پنجاب میں پی ٹی آئی کے فوکل پرسن اظہر مشوانی بھی مبینہ طور پر پنجاب پولیس اور صوبائی حکومت پر تنقید کرنے کی وجہ سے 23 مارچ کو اپنے گھر سے غائب ہوئے۔

اجتماع کی آزادی

عوامی اجتماعات پر پابندی کا ناجائز استعمال: نگران حکومت نے سارا سال پنجاب میں دفعہ 144 کے نفاذ میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی، جو حکام کو عوامی مفاد کے خلاف خیال کی جانے والی سرگرمیوں پر پابندی کا اختیار عطا کرتی ہے۔ اس اختیار کے اکثر استعمال سے، عوام کے لیے امن اور تحفظ کو یقینی بنانے کی بجائے، حکام کی سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے کی بری نیت کا اظہار ہوتا ہے۔

21 فروری کو حکومتِ پنجاب نے پی ٹی آئی کی جیل بھرو تحریک کے اعلان کے بعد لاہور میں مال، گلبرگ مین بلیوارڈ، اور پنجاب سول سیکرٹریٹ کے باہر تمام اجتماعات، دھرنوں اور جلوسوں پر پابندی عائد کر دی۔ یہ پابندی 10 مارچ کو اٹھا لی گئی۔[37] 9 مئی کو اسلام آباد میں عمران خان کی گرفتاری کے بعد، ایک مرتبہ پھر پنجاب بھر میں دو دن کے لیے دفعہ 144 کا نفاذ کیا گیا۔[38] اسے بعد ازاں چار دن کے لیے بڑھا دیا گیا۔ یہ دفعہ ایک مرتبہ پھر محرم کے دس دنوں کے لیے (20 سے 29 جولائی تک) اور نومبر میں ہوا کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے نافذ ہوئی۔

بلا جواز حراستیں اور گرفتاریاں: عمران خان کی گرفتاری کے بعد بدامنی، صوبے میں سرکاری عمارتوں اور فوجی تنصیبات کو نقصان پہنچانے کے الزامات میں پی ٹی آئی کے متعدد کارکنوں کو حراست میں لیے جانے کا سبب بنی۔[39] سوشل میڈیا پر گردش کرتی ویڈیوز میں پولیس کی جانب سے پی ٹی آئی کے مرد اور خواتین کارکنوں کو گرفتار کرتے دکھایا گیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد، حکومت نے عام شہریوں پر پاکستان آرمی ایکٹ 1952 کے تحت مقدمات چلانے کا اعلان کیا، جس کی ایچ آر سی پی اور انسانی حقوق کی دیگر مختلف تنظیموں نے سخت مخالفت کی۔

31 مئی کو اپنے بیان میں ایچ آر سی پی نے زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ شہریوں کے حقوق کی بالادستی کو ٹھیس پہنچائے گا: 'اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ جنھوں نے سرکاری یا نجی املاک کو نقصان پہنچایا ہے انھیں بلاشبہ سزا ملنی چاہیے، جس کے لیے سویلین قوانین میں شقیں موجود ہیں'۔[40] بعد ازاں تمام گرفتار شہریوں کو ایم پی او قوانین کے تحت فوجی تحویل میں رکھا گیا اور ان کے خاندانوں سے نہیں ملنے دیا گیا، جب تک کہ عدالتوں نے مداخلت نہ کی۔ اس کے بعد پنجاب میں بڑے پیمانے پر کی جانے والی گرفتاریوں اور چھاپوں کی صورت میں پی ٹی آئی کے کارکنوں اور رہنماؤں کے خلاف

سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیوز میں لاہور اور ملتان میں پولیس کو پی ٹی آئی کے مرد اور خواتین کارکنوں کو 20 گرفتار کرتے دیکھا گیا

کارروائیوں نے جماعت کے پرامن اجتماع کے حق آزادی کو مزید محدود کیا۔ (دیکھیے امن عامہ)

دیگر جماعتوں کے سیاسی کارکنوں کو بھی اجتماع کی آزادی کے حق پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثال کے طور پر حقوق خلق پارٹی کے ایک کارکن احسن بھٹی کو، جو آسمان کو چھوتی مہنگائی کے خلاف احتجاج کر رہے تھے، پولیس نے کسی باقاعدہ قانونی کارروائی کے بغیر تین دن کے لیے گرفتار کیا۔[41]

جلوس نکالنے کی اجازت سے انکار: عورتوں کے عالمی دن (8 مارچ) سے پہلے لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے، جماعت اسلامی کے ویمن ونگ کی جانب سے منعقد ہونے والے حیا مارچ کے ساتھ ممکنہ تصادم کے خدشے کے پیش نظر اس اجتماع کے منتظمین کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے جواب میں عورت مارچ کے منتظمین نے ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر کے فیصلے کو چیلنج کر دیا۔ تاہم، مارچ سے صرف دو دن قبل، پنجاب کی نگران حکومت کے وزیر اطلاعات نے اعلان کیا کہ حکومت 8 مارچ کے شرکا کو تحفظ فراہم کرے گی۔[42] ملتان میں بھی پہلے عورت مارچ کے لیے اجازت نہیں دی گئی لیکن 7 مارچ کو یعنی ایک دن قبل این او سی جاری کر دیا گیا۔

سرکاری ملازمین کے احتجاج: 2023 میں پنجاب میں سرکاری ملازم اکثر قیمتوں میں اضافوں اور پنشن کے قوانین میں تبدیلیوں کے خلاف احتجاج کرتے رہے۔ ستمبر میں ساہیوال میں اساتذہ نے کلرکوں کے ساتھ مل کر اپنی چھٹیوں کے بدلے میں معاوضے، گریجویٹی اور پنشن کے متعلق سرکاری ملازمین کے قوانین کو تبدیل نہ کرنے کا مطالبہ کیا۔[43] لاہور میں اکتوبر میں پولیس نے آل گورنمنٹ ایمپلائز گرینڈ الائنس پنجاب کے 230 احتجاجی ملازمین کو گرفتار کر لیا، جن کی اکثریت اساتذہ پر مشتمل تھی اور وہ سول سیکرٹریٹ کے باہر سرکاری سکولوں کو نجی تحویل میں دیے جانے، پنشن کے قوانین میں تبدیلی اور چھٹیوں کے بدلے معاوضے کے خاتمے کے خلاف دھرنا دے رہے تھے۔[44]

نقل و حرکت کی آزادی

9 مئی کے بعد پنجاب میں پی ٹی آئی کے حمایتیوں کو اس وقت بیرون ملک سفر پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا جب ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کر دیا گیا۔ 24 مئی کو لاہور پولیس نے ایف آئی اے کو پی ٹی آئی کے 746 رہنماؤں اور کارکنوں کا نام پی این آئی ایل فہرست میں ڈالنے کی درخواست کی جس سے ان کے بین الاقوامی سفر پر پابندی لگ گئی۔[45] یہ افراد مبینہ طور پر انسداد دہشت گردی اور دیگر الزامات کے تحت لاہور پولیس کی جانب سے درج کیے گئے 14 مقدمات میں مطلوب تھے۔ 27 مئی تک پی ٹی آئی کے مزید 164 رہنماؤں اور کارکنوں کے نام ای سی ایل میں شامل کر دیے گئے۔[46]

اسی طرح 25 مئی کو راولپنڈی میں، راولپنڈی ڈسٹرکٹ پولیس نے پی ٹی آئی کے 245 کارکنوں اور 74 دیگر لوگوں کے نام غیر ملکی سفر پر پابندی کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے ایف آئی اے کو بھیجے۔[47]

سیاسی شمولیت

2023 کی مردم شماری کے نتائج کی منظوری کے بعد، ای سی پی نے نئی انتخابی حلقہ بندیوں کا کام مکمل کرنے کے لیے، عام انتخابات کو 90 دن کی مقررہ حد سے تجاوز کرتے ہوئے موخر کرنے کا اعلان کر دیا۔ آبادی کے نئے اعداد و شمار نے قومی مقنّنہ میں صوبائی حصے میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی لیکن ہر صوبے میں آبادی میں اضافے کی شرح میں فرق کی وجہ سے ہر صوبے کے اضلاع میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں میں ردو بدل کی ضرورت پیش آئی۔

ای سی پی نے یکم دسمبر کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی حلقہ بندیوں کی حتمی فہرست جاری کی۔ متعلقہ لوگوں نے حلقہ بندیوں کو ای سی پی میں چیلنج کر دیا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی حلقہ بندیوں سے متعلق ان 1327 درخواستوں کی اکثریت (675) پنجاب سے تھی۔ ای سی پی نے ان مقدمات کا 30 دن کے اندر فوری فیصلہ سنا دیا۔ کئی جماعتیں ای سی پی کے فیصلوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں میں گئیں لیکن سپریم کورٹ نے درخواست گزاروں کو بتایا کہ ان درخواستوں کو قبول کرنا انتخابات کے انعقاد میں محض مزید تاخیر کا سبب بنے گا۔

پنجاب میں انتخابات کے انعقاد کی تاریخ کے بارے میں اس الجھن کے بیچ میں، سال کے بیشتر وقت میں، پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے لیے کاغذات نامزدگی داخل کرانے کے لیے ریٹرننگ افسران کے پاس بھاگ دوڑ جاری رہی۔ 8 فروری انتخابات کی تاریخ مقرر ہوئی اور انتخابی شیڈول 15 دسمبر کو جاری ہوا۔

بعد ازاں کمیشن نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کے لیے کاغذات نامزدگی وصول کرنے کے عمل کا آغاز کیا۔ ابتدا میں کاغذات نامزدگی داخل کرانے کی تاریخ 20 دسمبر رکھی گئی جو بعد ازاں 24 دسمبر تک بڑھا دی گئی۔ اس کے بعد 24 اور 30 دسمبر کے درمیان کاغذات نامزدگی کی سخت جانچ پڑتال کی گئی۔

مقامی حکومتیں

یکم جنوری 2022 کو، سابق مقامی حکومت کی مدت کے خاتمے کے بعد، سال نو کا آغاز مقامی حکومتوں کے انتخابات کے اپریل 2023 میں انعقاد کی امید کے ساتھ ہوا۔ تاہم سیاسی بحران کے بیچ میں مقامی حکومتوں کے انتخابات کا انعقاد ایک خواب ہی رہا۔

لاہور ہائی کورٹ نے 3 جنوری کو پنجاب میں مقامی حکومتوں کے حکام کے تقرر، ان کی جانب سے شروع کیے گئے تمام نئے ترقیاتی منصوبوں اور قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کو جاری کیے فنڈز کو معطل کر دیا۔[48] 20 صفحات پر مشتمل فیصلے میں عدالت نے لکھا کہ ایک نگران حکومت کے دور میں، جب تک ایک نئی مقامی حکومت تشکیل نہیں پاتی، خاص طور پر شناخت، ترجیحات طے کرنے اور ترقیاتی فنڈز خرچ کرنے کے حوالے سے، منتخب نمائندوں کے لیے مخصوص اختیارات کو عوامی خدمات جاری رکھنے کے ضمن میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

ای سی پی نے 28 مئی کو پنجاب میں مقامی حکومتوں کے انتخابات کی غرض سے انتخابی گروپوں اور پینلوں کے اندراج کا شیڈول جاری کیا۔ ای سی پی نے آزاد امیدوار بننے کے خواہش مند افراد پر خود کو انتخابی گروپ اور پینل تشکیل دینے کی ہدایات جاری کرتے ہوئے زور دیا کہ کوئی آزاد امیدوار مقامی حکومتوں کے انتخابات میں شرکت نہیں کر سکے گا۔[49]

سکڑتی آزادیاں اور اسمبلیوں کا کردار: 12 جنوری کو اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی نے اس وقت کے صوبائی گورنر بلیغ الرحمان کو آئین کے آرٹیکل 112(1) کے تحت صوبائی اسمبلی کی مقررہ مدت پانچ سال کی بجائے صرف چار سال اور پانچ ماہ تک محدود کرتے ہوئے، صوبائی اسمبلی تحلیل کرنے کی تجویز دی۔ (واقعات کی ترتیب دیکھیے)[50] صوبہ اگلے انتخابات کی تاریخ کے معاملے پر الیکشن کمیشن، صدر عارف علوی، اور لاہور ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ دونوں کے درمیان طویل لڑائی میں جکڑ کر رہ گیا۔

پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے حوالے سے واقعات کی ترتیب

- 27 جنوری: پی ٹی آئی نے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا کہ گورنر پنجاب کو حکم جاری کیا جائے کہ وہ پنجاب میں قبل از وقت انتخابات کی تاریخ کا فوری اعلان کریں۔
- 10 فروری: لاہور ہائی کورٹ نے حکم جاری کیا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان اسمبلیوں کی تحلیل کے نوے دن کے اندر انتخابات کرانے کا پابند ہے اور اسے جلد از جلد شیڈول جاری کرنا چاہیے۔[51]
- 18 فروری: لاہور ہائی کورٹ کے حکم کو ای سی پی نے چیلنج کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ عدالت کا 'آئینی دفعات کو نظریہ مضمرات (پینمبرا) لاگو کرتے ہوئے پڑھنا آئین کی واضح دفعات کی خلاف ورزی ہے'[52] اس کا مطلب یہ تھا کہ پنجاب میں انتخابات کے انعقاد کی تاریخ 14 اپریل ہوگی۔ لیکن گورنر پنجاب نے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کرنے کی بجائے ای سی پی کو مشورہ دیا کہ وہ سٹیک ہولڈرز کے ساتھ اس ضمن میں مشاورت کرے کہ کیا ملک کے اندر امن وامان کی اور معاشی صورت حال انتخابات کے انعقاد کے لیے سازگار ہے۔[53]
- 20 فروری: انتخابات کی تاریخ طے کرنے کے حوالے سے الیکشن کمشنر کی جانب سے کوئی کردار ادا کرنے سے معذوری کے اظہار کے بعد، صدر علوی نے یک طرفہ طور پر پنجاب اور خیبر پختونخوا اسمبلیوں کے عام انتخابات کے انعقاد کے لیے 9 اپریل کی تاریخ کا اعلان کر دیا۔[54] سپریم کورٹ نے یہ طے کرنے کے لیے کہ انتخابات کا شیڈول طے کرنے کی آئینی ذمہ داری کس حکومتی ادارے کی ہے، صدر کے اعلان پر سوموٹو لے لیا۔
- یکم مارچ: سپریم کورٹ نے تین دو سے یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ گورنر پنجاب نے اسمبلی کی تحلیل کے فیصلے پر دستخط نہیں کیے، اس لیے صوبے میں انتخابات کی تاریخ مقرر کرنے کے اعلان کی آئینی ذمہ داری صدر کے پاس ہے۔[55]
- 3 مارچ: ای سی پی نے صدر کو خط لکھا جس میں انتخابات کے لیے 30 اپریل سے 7 مئی کے درمیان تاریخ مقرر کرنے کی تجویز دی۔ صدر نے اسی دن، ای سی پی کی تجویز کو نظر انداز کرتے ہوئے، پنجاب اور خیبر پختونخوا میں

(جاری)

30 اپریل کو اگلے انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیا۔

- 14 مارچ: افواج پاکستان نے بیان دیا کہ وہ پنجاب اسمبلی کے عام انتخابات کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لیے دستیاب نہیں ہوں گی، کیونکہ فوجی دستے سرحدوں پر حفاظت کے لیے پہلے سے مصروف ہیں۔[56]
- 22 مارچ: ای سی پی نے انتخابات کی تاریخ کو 30 اپریل سے بڑھا کر 8 اکتوبر کر دیا۔[57]
- 4 اپریل۔ پی ٹی آئی نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی، جس کے نتیجے میں پنجاب میں 14 مئی کو انتخابات کرانے کا حکم جاری ہوا اور یہ کہا گیا کہ ای سی پی نے پنجاب میں انتخابات کے انعقاد میں تاخیر کر کے اپنی آئینی حدود سے تجاوز کیا ہے۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے نئے انتخابات کے لیے 14 مئی کی تاریخ مقرر کی اور حکومت کو یہ ہدایات بھی جاری کیں کہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں انتخابات کے انعقاد کے لیے اور انتخابات کے دوران امن و امان کے لیے الیکشن کمیشن کو فوری طور پر 21 ارب روپے جاری کیے جائیں۔ بعد میں سپریم کورٹ میں جمع کرائی گئی رپورٹس میں ای سی پی نے بتایا کہ حکومت اس مشق کے ایک ہی دن انعقاد کے لیے فزیبلیٹی کی کمی کی وجہ سے فنڈز جاری کرنے میں متامل ہے۔[58]
- 10 اپریل: پورے ملک میں ایک ہی دن انتخابات کے انعقاد کے مطالبے کی حامل قراردادیں پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاسوں، سینٹ، اور سندھ اور بلوچستان کی اسمبلیوں میں پیش کی گئیں۔ ان قراردادوں میں آئین کے مطابق 90 دن کے اندر پنجاب اور خیبر پختونخوا میں انتخابات کرانے کے فیصلے کو مسترد کر دیا گیا۔[59]
- 8 مئی: لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی کی بحالی کی ایک درخواست کو ناقابل سماعت قرار دے کر خارج کر دیا۔
- 9 اگست: صدر عارف علوی نے وزیر اعظم شہباز شریف کی تجویز پر پانچ سالہ مدت، جسے 12 اگست کو مکمل ہونا تھا، کے ختم ہونے سے تین دن قبل وفاقی پارلیمنٹ تحلیل کر دی۔
- 17 اگست: ای سی پی نے 5 اگست کو سی سی آئی سے منظور شدہ نئی مردم شماری کے مطابق حلقہ بندیوں کا شیڈول جاری کیا۔ ای سی پی شیڈول کے مطابق اس عمل میں تقریباً چار ماہ لگنا تھے، یوں صوبائی اور قومی اسمبلیوں کی تحلیل کے 90 دن کے اندر عام انتخابات کا انعقاد ناممکن تھا۔ یہ اس کے گذشتہ موقف کے خلاف تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ عام انتخابات 5 اگست 2022 کو شائع ہونے والے، نئی حلقہ بندیوں کے نتائج ہی کی بنیاد پر ہی منعقد ہوں گے۔ حلقہ بندیوں کے بعد مردم شماری کے نئے اضافہ شدہ بلاکس کے ساتھ انتخابی فہرستوں کی مطابقت سے متعلق تشویش برقرار رہی۔
- 3 نومبر: ای سی پی نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں، 2 نومبر کو ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا کہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے انتخابات 8 فروری کو منعقد ہوں گے۔[60]

عورتیں

عورتوں کے خلاف تشدد میں تیزی آئی، وہ گھروں، عوامی مقامات اور کام کی جگہوں پر غیر محفوظ رہیں۔ 13 فروری 2023 کو فیصل آباد میں ایک عورت اور اس کی آٹھ سالہ بیٹی کی لاشیں ملیں، جنھیں مبینہ طور پر 'غیرت کے نام پر' قتل کیا گیا تھا۔ 2 اکتوبر کو بہاولنگر میں ایک شادی شدہ عورت کے اغوا، جنسی زیادتی اور قتل کے الزام میں چار مردوں کو گرفتار کیا گیا۔

صنفی بنیادوں پر تشدد: پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن کی ہیلپ لائن کے اعداد وشمار کے مطابق صنفی بنیادوں پر ہونے والے تشدد کے واقعات کی تعداد 1043 ہے جس میں 2023 میں اضافہ ہوا ہے (دیکھیے ٹیبل 4)۔

ٹیبل 4: پنجاب وومن ہیلپ لائن کے مطابق 2023 میں صنفی بنیادوں پر تشدد

دورانیہ	خاندانی مسائل	مجرمانہ خلاف ورزیاں	جائیداد بشمول وراثت کے مسائل	ہراسگی	دیگر عام معاملات	گھریلو تشدد سمیت تشدد اور ایذا رسانی	کل کالیں
یکم جنوری تا 30 نومبر 2023	1,324	713	1,289	5,230	8,257	5,655	24,909

ذرائع: پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن

ایچ آر سی پی کے میڈیا جائزے کے مطابق پنجاب میں 2023 کے دوران غیرت کے نام پر 649 جرائم کا ارتکاب ہوا، جن میں سے 100 عورتیں اس کا نشانہ بنیں اور 284 بچ گئیں۔ ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن نے بھی سال کے دوران صنفی بنیادوں پر تشدد اور سائبر ہراسگی سے متعلق ان کی ہیلپ لائن پر 1724 شکایات وصول ہونے کا بتایا، جن میں سے اکثر عورتوں کی جانب سے کی گئیں۔

حفاظت اور ازالے کے طریقے: نگران وزیر اعلیٰ نے 9 مارچ کو ہراسگی کی شکار عورتوں کو فوری اور تیز تر مدد فراہم کرنے کی غرض سے 'میری آواز' نامی سیفٹی ایپ کا اجرا کیا۔[61] 2019 میں گجرات میں عورتوں اور نابالغوں کے لیے سہولت مرکز (ڈبلیو جے ایف سی) کے قیام کے بعد اقوام متحدہ کے منشیات اور جرائم کے دفتر نے، پنجاب پولیس اور ناروے کی حکومت کی مالی معاونت کے اشتراک سے جنوری 2023 میں گوجرانوالا میں ایک سہولت مرکز کا افتتاح کیا۔ ڈبلیو جے ایف سی تشدد کی شکار عورتوں اور نابالغوں کو جرائم کی رپورٹ درج کرانے، ریکارڈ کرنے اور تفتیش میں مدد فراہم کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔[62]

صنفی نمائندگی کے لیے تاریخی کامیابیاں: 26 فروری کو لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے صباحت رضوی کو

سیکرٹری منتخب کر کے تاریخ رقم کر دی، جو ایسوسی ایشن کے 1983 میں قیام سے لے کر اب تک، اس کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے۔ رضوی کو اپنے دونوں مرد حریفوں پر برتری پاتے ہوئے بار کے 2023/24 کے انتخابات میں 4310 ووٹ ملے۔ ربیعہ باجوہ نائب صدر کے طور پر فتح یاب ٹھہریں اور انھوں نے پانچ مخالف مرد امیدواروں پر برتری حاصل کرتے ہوئے 3590 ووٹ حاصل کیے۔[63]

ٹرانس جینڈر افراد

پولیس نے رَوات میں ایک گاؤں کی مسجد میں اپنی جنسی شناخت چھپا کر 18 ماہ تک نماز کی امامت کرانے کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کیا۔ یہ مقدمہ پی پی سی کے سیکشن 419 اور پنجاب ویگرینسی آرڈیننس 1958/59 کے تحت مارچ میں درج کیا گیا۔[64]

ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق کی قانون سازی سے پسپائی: مئی میں وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ سنایا کہ ٹرانس جینڈر پرسنز (حقوق کے تحفظ) ایکٹ 2018، جو صنف کی بنیاد پر شناخت، اپنی مرضی سے صنفی شناخت اپنانے کے حق اور ٹرانس جینڈر افراد کے حقِ وراثت سے متعلق ہے، کے سیکشن 2 (ایف)، 3 اور 7 اسلامی اصولوں کی تشریحات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ عدالت ان سیکشنز کو غیر اسلامی سمجھتی ہے۔ 13 جولائی کو لاہور میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کمیونٹی کے ارکان نے بتایا کہ عدالت کا فیصلہ اس پس ماندہ اقلیت کے خلاف ایک غیر سنجیدہ اقدام ہے۔[65] پنجاب پروٹیکشن آف رائٹس آف ٹرانس جینڈر ایکٹ 2022، جسے اس کمیونٹی کے حقوق سے متعلق وفاقی قانون سازی کے فریم ورک کو صوبے تک وسعت دینا تھی، ابھی منظور ہونا باقی ہے۔ اس کی غیر موجودگی میں صوبائی ادارے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ٹرانس حقوق کی خلاف ورزیوں کی نشاندہی اور ازالہ کرنے سے قاصر رہیں گے۔

ٹرانس افراد کے لیے ٹرانسپورٹ لائسنس: ایک خوش آئند بات یہ ہوئی کہ مظفر گڑھ سے ٹرانس جینڈر فرد شاہانہ عباس شانی کو ستمبر میں بڑی گاڑی چلانے کا لائسنس جاری کیا گیا۔[66] اگلے ماہ نومبر میں، کام کے لیے آمد و رفت کی سہولت دینے کی خاطر دو ٹرانس جینڈر افراد کو اٹک میں موٹر سائیکل اور کار کے اور راجن پور میں رکشے کے لائسنس جاری کیے گئے۔

بچے

سکولوں میں داخلے کے غیر حقیقت پسندانہ اہداف: سال کا آغاز امید کی ایک کرن سے ہوا جب حکومتِ پنجاب نے 2023 کے تعلیمی سال کے دوران ایک کروڑ بچوں کے سکولوں میں داخلے کا ہدف مقرر کیا۔ تاہم، پنجاب ٹیچرز یونین نے کمرہ جماعت، سائنس لیبارٹریوں، کمپیوٹرز، پینے کا صاف پانی، بجلی کی سہولت اور اساتذہ کی کمی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس اعلان کو غیر حقیقت پسندانہ قرار دیا۔[67] یہ خدشات اس وقت درست ثابت ہوئے جب دو ماہ بعد 18 مارچ 2023 کو پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایک سینئر اہلکار نے ایکسپریس ٹریبیون کو بتایا کہ صوبے

کے 36 اضلاع میں کیے جانے والے سروے کے مطابق، ان کے پاس گنجائش محدود ہونے کے باعث، اس سال صرف پانچ لاکھ بچوں کو داخلہ دیا جا سکتا ہے۔[68]

بچوں کے حقوق کے لیے اقدام: زندگی کا حق (آرٹیکل 9) استحصال کا خاتمہ) آرٹیکل 3)، وقار (آرٹیکل 14)، قانون کا مساوی تحفظ (آرٹیکل 25) اور تعلیم (آرٹیکل 25 اے) سمیت بچوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک پٹیشن پر لاہور ہائی کورٹ نے فروری میں وزارتِ نیشنل ہیلتھ سروسز ریگولیشنز اینڈ کوارڈینیشن کو ہدایات جاری کرتے ہوئے ملک میں بچوں کے حقوق کے لیے اقدامات کی تفصیلات فراہم کرنے کا کہا۔[69]

پنجاب پولیس نے سماجی بہبود کے ادارے، چائلڈ پروٹیکشن بیورو، سرچ فار جسٹس اینڈ کیئر فاؤنڈیشن کی مشاورت سے ایک یادداشت پر دستخط کیے جس کے مطابق بے گھر بچوں کو بچوں کے تحفظ کے اداروں اور سکولوں تک لایا جائے گا۔ اس پروگرام کا ہدف وہ بچے ہیں جو جنسی زیادتی اور نشے اور تشدد کے خطرات سے دوچار ہیں۔[70]

فروری میں، پنجاب میں گھریلو ملازم بچوں کے موضوع پر ایک کانفرنس میں، جسے سرچ فار جسٹس نامی این جی او نے منعقد کیا، انسانی حقوق کے قومی کمیشن، پنجاب چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو اور دیگر شرکا نے اس بات کو اجاگر کیا کہ 2019 میں منظور ہونے والا پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ بچوں سے گھروں میں مشقت کے تدارک میں ناکام رہا ہے اور مذکورہ قانون کے سیکشن 3 کے تحت 15 سال سے کم عمر بچوں سے گھریلو ملازم کے طور پر کام کرانے والوں کے خلاف ایک بھی مقدمہ درج نہیں ہوا۔ گھروں میں کم عمر بچوں سے کام کرانے والوں کے خلاف مقدمات صرف اسی صورت میں قائم ہوتے ہیں جب ان بچوں پر تشدد کا کوئی ثبوت سامنے آئے۔[71]

گھریلو ملازم بچوں کی ایذارسانی: جنوری میں، لاہور میں دو پولیس افسران سمیت تین مشکوک افراد کے خلاف ایک تیرہ سالہ لڑکی پر تشدد کا مقدمہ درج کیا گیا۔ متاثرہ لڑکی کا جسم 40 فیصد جل گیا۔[72] گھر میں کام کرنے والی ایک تیرہ سالہ ملازمہ لڑکی پر ایک خاتون ڈاکٹر نے تشدد کیا اور اسے غیر قانونی طور پر محبوس رکھا۔ وہ میو ہسپتال لاہور کے رہائشی مکانات سے بھاگ نکلی۔[73] مئی 2023 میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو اور پولیس کے مشترکہ چھاپے میں فیصل آباد میں ایک گھر سے دو کم عمر ملازم بچیاں بازیاب کرائی گئیں۔[74]

جون میں لاہور ہائی کورٹ نے بچوں سے جبری مشقت کے خاتمے کا حکم جاری کیا۔ عدالت نے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کو قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مناسب کارروائی کا حکم دیا۔[75]

جیلوں میں ڈے کیئر سینٹرز: جنوری میں انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات نے، جیل کے حکام کو، پورے پنجاب کی جیلوں میں ان بچوں کے لیے ڈے کیئر سینٹر فراہم کرنے کا کہا جو اپنی قیدی ماؤں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہ یہ سہولت عورتوں کی وارڈوں میں کام کرنے والی اہلکاروں کے بچوں کے لیے بھی دستیاب ہوگی۔[76]

بچوں پر جنسی تشدد: پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ایک رپورٹ میں، پنجاب میں بچوں پر ہونے والے جنسی تشدد کے

واقعات سے متعلق خوفناک حقائق سے پردہ اٹھایا گیا۔ مذکورہ تحقیق کے مطابق، اس جرم میں مقدمات کا سامنا کرنے والے کل مجرموں میں سے 55 فیصد ان بچوں کے ہمسائے، جبکہ 32 فیصد اجنبی تھے۔ 2023 کے پہلے ساڑھے پانچ ماہ میں، پنجاب میں تقریباً 1400 بچوں پر تشدد ہوا، جن میں سے 69 فیصد لڑکے تھے۔ رپورٹ میں یہ بات تسلیم کی گئی کہ بے شمار واقعات شاید رپورٹ ہی نہیں ہوئے کیونکہ ہمارے 'ثقافتی ٹیبوز جرم کے بارے میں اظہار مشکل بنا دیتے ہیں'۔ گوجرانوالا 220 مقدمات کے ساتھ سب سے آگے رہا، اس کے بعد ڈیرہ غازی خان اور فیصل آباد رہے۔ ساحل کروئل نمبرز رپورٹ بھی بتاتی ہے کہ سال 2023 کے دوران بچوں پر جنسی تشدد کے کل 4213 مقدمات میں سے 75 فیصد پنجاب کے ہیں۔ علاوہ ازیں بچوں کے اغوا کے کل 1938 مقدمات میں سے 83 فی صد پنجاب کے دس شہروں سے سامنے آئے ہیں، جن میں فیصل آباد 426 کے ساتھ پہلے اور راولپنڈی 356 کی تعداد کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

محنت کش

صفائی ملازمین کی اموات: جنوری میں علی پور میں ایک گٹر کی صفائی کے دوران، زہریلی گیس کے باعث ایک صفائی کرنے والا ملازم وفات پا گیا جب کہ دیگر دو بے ہوش ہوگئے، یہ سب باقاعدہ حفاظتی سامان سے لیس نہیں تھے۔ ایسے واقعات 2023 کے دوران معمول بنے رہے۔ اکتوبر میں رحیم یار خان میں سیوج لائن کی صفائی کے دوران تین ملازم اس کے اندر گر گئے۔[77]

معاوضوں کی ادائیگی میں تاخیر: ملازمین کو سارا سال معاوضوں کی ادائیگی میں تاخیر کا سامنا رہا۔ جنوری میں پاکستان کاٹن کمیٹی کے 1100 ملازمین نے گذشتہ سات ماہ سے واجب الادا تنخواہوں کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔[78] اسی مہینے، ریلوے ملازمین نے آٹھ ماہ سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے خلاف پاکستان ریلوے لوکوموٹو شیڈ میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔[79] محکمہ صحت کے سیکڑوں دہاڑی ملازمین نے راولپنڈی میں مارچ میں چار ماہ سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے خلاف احتجاج کیا۔[80]

معاوضوں میں اضافے کا بڑھتا ہوا مطالبہ: 2023 میں، مہنگائی کے 25 سے 45 فیصد تک اضافے کے بعد، ملازمین نے ضروریات زندگی پورا کرنے کے لیے تنخواہوں میں اضافے کا بار بار مطالبہ کیا۔ آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین مارچ میں اپنے مطالبات کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئی۔[81] مقامی سٹون کرشنگ صنعت کے سیکڑوں ملازمین نے مارچ ہی میں سرگودھا میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے باہر احتجاج کرتے ہوئے معاوضوں میں اضافے کا مطالبہ کیا۔[82] بھٹوں پر کام کرنے والوں نے اسی ماہ کے دوران کمالیہ میں یہی مطالبات دہراتے ہوئے احتجاج کیا۔[83] مہنگائی سے نمٹنے کے لیے، مارچ میں پنجاب کے نگران وزیراعلیٰ نے ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے ماہانہ اجرت میں 7000 روپے کا اضافہ کرتے ہوئے کم ازکم اجرت 32000 ماہانہ کرنے کا اعلان کیا۔[84]

ملازمین نے تقسیم کار کمپنیوں کی نج کاری کے خلاف احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ توانائی ڈویژن لائن سٹاف کی بھرتی کی اجازت دے کیونکہ 6 سال سے کوئی بھرتی نہیں کی گئی تھی

آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین کے ملازمین نے 26 جنوری کو، لیسکو ہیڈ کوارٹرز لاہور کے سامنے ایک احتجاجی جلوس میں بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کی نجکاری کے خلاف مظاہرہ کیا۔ انھوں نے انرجی ڈویژن میں لائن سٹاف کی بھرتی کا مطالبہ بھی کیا، جہاں گذشتہ چھ سال سے کوئی نئی بھرتی نہیں کی گئی۔[85]

کسان عورتیں: پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیراہتمام فوڈ اینڈ ایگری کلچر آرگنائزیشن کے تعاون سے کی جانے والی ایک تحقیق بعنوان 'جینڈر ررولز ریلیٹڈ ٹو ورک بر ڈن اینڈ چائلڈ لیبر ان ایگری کلچر ان پنجاب' میں یہ بات سامنے آئی کہ حکومتِ پنجاب نے ابھی تک عورتوں کے زراعت میں کردار کو باقاعدہ طور پر شناخت نہیں دی۔[86] ملتان، بہاولپور اور وہاڑی کے اضلاع میں جن کمیونٹیز کا جائزہ لیا گیا ان میں سے 69.1 فیصد عورتوں کا بنیادی پیشہ گھر کا کام کاج تھا اور 24.3 فی صد اپنے ثانوی کام کے طور پر زراعت کے شعبے سے وابستہ تھیں۔[87] جائزے میں یہ تجویز دی گئی کہ زرعی پالیسیوں، مشاورتی خدمات، تربیتی سرگرمیوں اور تعلیمی حکمت عملیوں میں چھوٹے پیمانے پر سب کی شمولیت کو فروغ دینے کی خاطر زراعت میں عورتوں کے کردار کا اعتراف کرنا چاہیے۔

مقامی رہائشیوں کے حقوقِ اراضی: لاہور ہائی کورٹ، بہاولپور بینچ نے جولائی میں چولستان میں مقامی کسانوں کو 344000 ایکڑ اراضی دینے کی اجازت دی۔ پنجاب کی نگران حکومت نے 7 دسمبر کو، لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کراتے ہوئے یہ اراضی قرعہ اندازی کی مدد سے 12.5 ایکڑ فی کس کے حساب سے، 27000 بے زمین کسانوں کو پانچ سالہ مدت کے لیے دے دی۔[88] یہ کام 2014 سے تاخیر کا شکار تھا۔[89]

پیشہ ورانہ تحفظ: ایچ آر سی پی کی رپورٹ بہ عنوان 'فائنٹنگ ٹو بریدـ: پنجاب کی سٹون کرشنگ صنعت میں پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت' نے ڈیرہ غازی خان، گوجرانوالا، حافظ آباد اور شیخوپورہ میں سٹون کرشنگ فیکٹریوں میں مزدوروں میں سلیکوسس کی موجودگی کا اندازہ لگایا۔ اس رپورٹ میں یہ بھی سامنے آیا کہ فیکٹریز ایکٹ 1934، ہیزیرڈس اکوپیشن رولز 1963 اور بعد ازاں اٹھارہویں ترمیم کے نتیجے میں وزارت محنت کو صوبوں کے حوالے کرنے کے بعد صوبائی سطح پر کی گئی قانون سازی کے باوجود، مزدوروں کے پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کی دیکھ بھال کے لیے کوئی آزاد قانون سازی موجود نہیں۔[90]

مہاجرین

پنجاب کی نگران حکومت نے، یکم نومبر کو، رضا کارانہ طور پر ملک سے نکل جانے کی مقررہ ایک ماہ سے بھی کم مدت ختم ہونے کے بعد، بلکہ اس سے بھی قبل، غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں، جن میں سے بیشتر افغان تھے، کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا۔ اس باعث کمیونٹی میں پریشانی پھیل گئی، خاص طور پر راولپنڈی ڈویژن میں، جہاں ابتدا میں انتظامیہ کو افغانوں کی بلاامتیاز گرفتاری کے احکامات جاری کیے گئے۔ بعدازاں 3 نومبر کو راولپنڈی کے سٹی پولیس افسر نے حکمت عملی تبدیل کرتے ہوئے پولیس کو محض 'کاغذات کے بغیر، یا غیر درج شدہ' غیر ملکیوں یا جن کے ویزے زائد المیعاد ہو چکے ہیں، پر توجہ مرکوز کرنے کا حکم دیا۔[91]

18 نومبر تک صوبے میں سے 15553 افراد کو وطن واپس بھیجا گیا۔[92] نگران وزیر اعلیٰ محسن نقوی نے بار بار یہ دعویٰ کیا کہ دستاویزات کے بغیر کسی بھی غیر ملکی کو پنجاب میں سکونت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔[93]

معذوری کے ساتھ جیتے افراد

معذوری کے ساتھ جیتے افراد کے حقوق کی کونسل نے، جو پنجاب ایمپاورمنٹ آف پرسنز ود ڈس ابلیٹیز ایکٹ 2022 کے تحت تشکیل پائی، لیکن لگ بھگ ایک سال بعد فعال ہوئی، ستمبر میں ایسے افراد کی سہولت کے لیے مخصوص عدالتیں قائم کرنے کی خاطر پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے لیے تجاویز کی منظوری دی۔ اسی اجلاس میں کونسل نے ضلعی سطح پر فلاح و بہبود کے یونٹ، معذوروں کے جائزہ بورڈز اور ڈس ایبلڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے ضابطے تشکیل دینے کی منظوری بھی دی۔[94] تاہم اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ یہ ایکٹ مناسب نفاذ کی کمی کے باعث ایک اور بے کار قانون بن کر نہ رہ جائے، معذوری کے ساتھ جیتے افراد کے حقوق کے لیے کام کرنے والے کارکنوں نے کونسل کو اپنے کام میں زیادہ شفافیت لانے کا کہا۔[95]

ایک اور خوش آئند کام یہ ہوا کہ نگران وزیر اعلیٰ محسن نقوی نے 4 دسمبر کو معذوری کے ساتھ جیتے افراد کے عالمی دن کے موقع پر پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی جانب سے تیار کردہ، ڈجیٹل ایکوسسٹم انیبلڈ آن لائن پورٹل کا افتتاح کیا۔ یہ ادارہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی نگرانی میں معذوری کے ساتھ جیتے افراد کو مخصوص مدد فراہم کرنے کے مقصد سے بنایا گیا ہے۔[96]

پنجاب

تعلیم

سکولوں کی بندش: پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے سابق وزیر اعظم عمران خان کی القادر ٹرسٹ کیس میں گرفتاری کے ردعمل میں پی ٹی آئی کے ملک گیر احتجاج کے پیش نظر تمام تعلیمی اداروں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹوں کو گیارہ اور بارہ مئی کو بند رکھنے کا اعلان کیا۔ ایچ ای ڈی نے ان تاریخوں میں منعقد ہونے والے تمام سیکنڈری سکول سالانہ امتحانات بھی موخر کر دیے۔[97] اس سے ہٹ کر 74 سرکاری سکولوں کو ضلع پاکپتن میں دریائے ستلج میں اونچے درجے کے سیلاب کے باعث بند کرنا پڑا۔[98] صوبے بھر میں سیکڑوں سکول اپنے داخلوں کے اہداف کے حصول میں ناکام رہے۔ لاہور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی نے 2022 / 23 کے تعلیمی سال کے لیے داخلے کے اہداف حاصل کرنے میں ناکامی پر 30 ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو شوکاز نوٹس جاری کیے۔[99]

لازمی دینی تعلیم: یکم جنوری کو پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے قرآن کی تعلیم کو اعلیٰ ثانوی سطح تک لازمی مضمون قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ سرکاری اور نجی سکولوں میں پرائمری کی سطح تک پہلے ہی یہ لازمی مضمون ہے۔[100]

وائس چانسلرز کے تقرر میں تاخیر: پنجاب کی نگران حکومت کے اختیارات کے معاملے پر تنازع اور قانونی چارجوئی، 25 سرکاری شعبے کی یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کے تقرر میں غیر معمولی تاخیر کا سبب بنے۔ پرو وائس چانسلرز یا وائس چانسلرز اضافی ذمہ داریوں کے طور پر یا عارضی بنیادوں پر یونیورسٹیاں چلاتے رہے۔[101]

صحت

بیماریاں پھوٹ پڑنا: جون میں محکمہ صحت کے اہلکاروں نے بہاولپور میں خسرے کے باعث تین بچوں کی ہلاکت کی خبر دی۔ اس بیماری کے ضلع راولپنڈی میں بھی پھیلنے کی خبر ملی کہ جہاں جنوری سے اپریل کے دوران 256 بچے اس سے متاثر ہوئے۔ راولپنڈی میں، ستمبر میں ڈینگی کے 562 مریض مختلف ہسپتالوں میں داخل ہوئے۔[102]

وسائل کی کمی کا شکار نظام صحت: ڈان نے خبر دی کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے مطابق ای سی پی کی نگران حکومت کے دور میں بھرتیوں پر پابندی کے باعث بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کو معاون طبی عملے میں 300 ملازمین کی کمی کا سامنا ہے۔[103] پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی مجموعی غفلت کے نتیجے میں کئی برسوں سے پنجاب کے 20 اضلاع کی 37 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں اینستھیزیا سپیشلسٹ کی 64 آسامیاں خالی چلی آ رہی تھیں۔[104] اینستھیزیا سپیشلسٹ کے بغیر کام کرنے والے ان مراکزِ صحت میں چھ ٹراما سینٹرز بھی شامل تھے۔

اعضا کی غیر قانونی تجارت: پولیس اور پنجاب ہیومن آرگن ٹرانس پلانٹ اتھارٹی نے مارچ میں مورگاہ، راولپنڈی میں ایک نجی ہسپتال پر اچانک چھاپا مار کر تین ڈاکٹروں سمیت دس افراد کو گرفتار کر لیا اور ان سے دو کروڑ روپے برآمد

کر لیے۔فروری میں ایک اور واقعے میں راولپنڈی میں اعضا کی خرید وفروخت میں ملوث ایک گروہ کا کھوج لگایا گیا۔[105] پاکستان میں اس جرم کے تدارک میں ملزمان کو سخت سے سخت سزائیں دینے کی غرض سے، انسانی اعضا لگوانے کے قوانین میں، ایسے مقدمات میں خاص طور پر ریاست کو خود مدعی بننے یا چودہ سال تک کی قید کی سزا جیسی فوری قانونی ترامیم کی ضرورت ہے۔[106]

رہائش

ترقیاتی اداروں نے 2023 میں پنجاب میں کھمبیوں کی طرح اگنے والی غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز پر نظر رکھنے کی کوشش کی۔ پولیس نے گوجرانوالا میں، پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان کی بیوی بشریٰ بی بی کی دوست فرحت شہزادی اوران کے شوہر احسن جمیل گجر کی ہاؤسنگ سوسائٹی پر چھاپا مارا اور سوسائٹی کے 15 ملازمین کو گرفتار کرلیا۔[107]

راولپنڈی میں غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے کئی بکنگ آفس گرادیے گئے۔اس کے باوجود راولپنڈی میں راولپنڈی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے اجازت نامے کے بغیر 318 سے زیادہ سوسائٹیاں شہری سہولیات کو نقصان پہنچا اور ماحول کے لیے خطرات پیدا کررہی ہیں۔[108]

ماحولیات

موسمیاتی آگاہی کی متعدد مہمات، واکس، اور سائیکل رائیڈ ز کے ساتھ ساتھ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں، اینٹوں کے بھٹوں، فیکٹریوں کے خلاف کارروائیوں اور فصلوں کی باقیات جلانے والے کسانوں کی گرفتاریوں کے باوجود، ماحولیاتی اداروں کو لاہور اور اس کے گردونواح میں ائر کوالٹی انڈیکس کے انتہائی خراب ہونے پر موثر طریقے سے قابو پانے میں مشکلات کا سامنا رہا۔

ہوا کے خراب معیار سے نمٹنے کے لیے اقدامات: شہر میں آلودگی سے نمٹنے کے لیے ایک پیش قدمی کرتے ہوئے اینوائرمینٹل پروٹیکشن ایجنسی نے یکم مارچ کو اینٹی سموگ سکواڈز کو دوبارہ تشکیل دیا۔[109] ان سکواڈز کا کام جی پی ایس کیمروں کے ذریعے ویڈیو اور تصاویر کی صورت میں ثبوت اکٹھے کرنا اور ان کو پیش آنے والے کسی بھی مسئلے کو اجاگر کرتے ہوئے روزانہ کی بنیاد پر کارکردگی رپورٹ حکام کو پیش کرنا تھا۔

جون میں ضلعی انتظامیہ نے لاہور ڈویژن میں دفعہ 144 نافذ کی جس کا مرکزی مدعا کسانوں کے فصلوں کی باقیات جلانے کی حوصلہ شکنی کرنا تھا۔[110] لاہور میں بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کی بہ یک وقت تعمیر نہ صرف آلودگی میں اضافے کا سبب بنتی رہی بلکہ عوام کی نقل وحرکت میں بھی رکاوٹ ڈالتی رہی۔[111]

سموگ کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے، 18 اکتوبر سے لاہور کی ڈویژنل انتظامیہ نے دوماہ کے لیے صوبائی دارالحکومت اور ملحقہ اضلاع کے تمام کاروباری بازاروں کو ہر بدھ کے روز بند رکھنے کا اعلان کیا۔[112] چند ہی دن بعد 2 نومبر کو لاہور ہائی کورٹ نے شہر میں ہوا کی مسلسل انتہائی خراب سطح کے باعث پنجاب کی نگران حکومت کو سموگ ایمرجنسی لگانے کا حکم

دیا۔[113] 17 نومبر کو پنجاب کے دس اضلاع لاہور، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، قصور، گوجرانوالا، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، حافظ آباد اور منڈی بہاالدین میں ایک سمارٹ لاک ڈاؤن لگا دیا گیا، جس کا بنیادی مقصد سموگ پر قابو پانا تھا۔ اس فیصلے کے تحت ان خاص اضلاع میں تمام سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں کو 18 نومبر کو بھی بند رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔[114]

یہ کوششیں علامتی رہیں کیونکہ 27 دسمبر کو لاہور میں ہوا کا معیار شہریوں کو صحت کے شدید خطرات سے دوچار کرتے ہوئے (اے کیو آئی) 512 کی خطرناک حد تک گر گیا۔[115] لوگوں نے خشک کھانسی، خراب گلے، آشوب چشم اور سانس لینے میں مشکلات کی شکایت کی۔[116] 27 دسمبر کو شہر میں ہوا کا معیار 512 کی خطرناک حد کو چھوتے ہوئے دنیا کا آلودہ ترین شہر قرار پایا۔[117]

ایک منفرد کوشش کرتے ہوئے، 16 دسمبر کو حکومت پنجاب نے لاہور میں آلودگی کی سطح کم کرنے کی غرض سے مصنوعی بارش برسانے کی کوشش کی۔[118] کلاؤڈ وکلا سیڈنگ کہلاتے اس عمل سے ایک چھوٹے جہاز کے ذریعے شہر کے دس مختلف علاقوں میں بارش ہوئی۔ اس کوشش سے چند ملی میٹر بارش ہوئی جس سے ہوا میں آلودگی کی سطح 300 سے کم ہو کر 189 ہوگئی۔ لیکن اس کے فوائد محض دو تین دن تک ہی برقرار رہے اور آلودگی دوبارہ پرانی حالت میں واپس آ گئی۔

ماہرین موسمیات نے خبردار کیا کہ کلاؤڈ سیڈنگ کے اثرات غیر متوقع ہو سکتے ہیں۔ گارڈین سے بات کرتے ہوئے ایک ماہر موسمیات ڈاکٹر غلام رسول نے بتایا کہ کلاؤڈ سیڈنگ سے سموگ سے عارضی چھٹکارا مل جائے گا، لیکن یہ کوئی پائیدار حل نہیں ہے اور یہ بہت خشک ماحول پیدا کرنے کا سبب بھی بن سکتا ہے، جس سے دھند اور سموگ مزید مستقل بھی ہو سکتے ہیں۔

دریائے ستلج کے سیلاب: اگست میں دریائے ستلج میں پانی کی سطح کافی بلند ہوگئی، جس سے قصور، اوکاڑہ، پاکپتن، وہاڑی، لودھراں، ملتان، بہاولنگر اور بہاولپور کے کئی دیہات سے سیکڑوں خاندانوں کی نقل مکانی کے باعث ایک لاکھ افراد بے گھر ہوگئے۔[119] پانی کی سطح بلند ہونے سے نہ صرف انسانی زندگیاں متاثر ہوئیں اور مویشیوں کو بے ٹھکانا کیا بلکہ متاثرہ علاقوں میں چاول کی تیار فصلوں کو بھی نقصان پہنچایا۔[120]

سیلاب کے خطرے سے خبردار کیے جانے کے باوجود امدادی کوششیں ناکافی بتائی گئیں۔ ایک رہائشی اور ائرفورس کے ریٹائرڈ افسر نے تھرڈ پول کو بتایا کہ پی ڈی ایم اے کے اہلکار آتے ہیں اور گھر بار چھوڑنے کا کہتے ہیں، انھیں نہیں معلوم کہ انھیں کہاں جانا ہے۔[121]

ثقافتی حقوق

تھیٹروں پر چھاپے: ستمبر میں پولیس نے لاہور میں تھیٹروں پر چھاپے مارتے ہوئے ایک درجن اداکاراؤں کو مبینہ طور پر بے ہودگی پھیلانے اور فحش رقص کرنے کے الزام میں نوٹس جاری کیے۔ لاہور کے کمشنر نے دعویٰ کیا کہ 'ہم

تھیٹروں میں بے ہودہ مکالموں اور مجروں کی اجازت نہیں دیں گے؛ یہ ہمارے مذہب اور ثقافت کے خلاف ہیں۔'

نتیجتاً لاہور ڈویژن میں تقریباً چودہ کمرشل تھیٹروں کو مبینہ طور پر نامناسب مواد کو فروغ دینے کے باعث بند کر دیا گیا۔ تھیٹر کے مالکان نے لاہور ہائی کورٹ میں 8 ستمبر کو مقدمہ لڑا، عدالت نے تھیٹروں کو کھولنے کا حکم دیتے ہوئے حکومت سے کہا کہ مزید کسی کارروائی سے پہلے یہ یقینی بنایا جائے کہ مالکان کو جواب دہی کے لیے کافی وقت دیا گیا ہو۔[122]

فلم سینسرشپ

دائیں بازو کی مذہبی لابی کی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے، پنجاب فلم سینسر بورڈ نے جولائی میں 'قابل اعتراض مواد' کے باعث فلم 'باربی' کی نمائش موخر کر دی۔[123] بعدازاں، اگست میں بہت زیادہ تنقید اور سخت ردعمل کے بعد فلم کی ایک تبدیل شدہ صورت کی نمائش کی اجازت دے دی گئی۔[124]

حوالہ جات

1 Provincial Assembly of the Punjab. (n.d.). Bills. https://www.pap.gov.pk/bills/show/en
2 Human Rights Commission of Pakistan (2023). Punjab home-based workers act 2023. https://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-LWC05-Punjab-Home-Based-Workers-Act-2023.pdf
3 Mohsin Raza Naqvi sworn in as caretaker Punjab CM. (2023, January 22). Geo News. https://www.geo.tv/latest/466647-mohsin-raza-naqvi-sworn-in-as-caretaker-punjab-cm
4 S. Raza. (2023, January 23). Mohsin Naqvi takes up Punjab reins as caretaker CM. Dawn. https://www.dawn.com/news/1733161/mohsin-naqvi-takes-up-punjab-reins-as-caretaker-cm
5 W. Sheikh. (2023, April 1). LHC stops transfer of land to army for corporate farming. Dawn. https://www.dawn.com/news/1745298/lhc-stops-transfer-of-land-to-army-for-corporate-farming
6 W. Sheikh. (2023, July 18). LHC suspends order to stop Punjab land transfer to army. Dawn. https://www.dawn.com/news/1765365
7 W. Sheikh. (2023, September 14). Ahmadi structures built before 1984 Ord not mandatory to be razed. Dawn.
8 Youth sentenced to death over blasphemy charges. (2023, May 31). Voicepk. https://voicepk.net/2023/05/youth-sentenced-to-death-over-alleged-blasphemy-five-years-after-arrest/
9 Man gets death, fine for raping girl. (2023, June 14). Dawn. https://www.dawn.com/news/1759632/man-gets-death-fine-for-raping-girl
10 Rights watch. (2023, June 24). Voicepk. https://voicepk.net/2023/06/rights-watch-24- june-2023/
11 M. Malik. (2023, October 23). PTI convention derailed in Lahore as 80 held in police raids. Dawn. https://www.dawn.com/news/1783000
12 High-profile PTI politicians facing legal action since May 9 riots. (2023, September 9). Dawn. https://www.dawn.com/news/1774736
13 R. Bilal. (2023, November 18). PTI supporter Khadija Shah challenges 30-day detention in LHC.
14 A. Zehri. (2023, December 28). Khadija Shah released by Quetta ATC in May 9 case for want of evidence: lawyer. Dawn. https://www.dawn.com/news/1801415
15 A. Ansari. (2023, March 15). The curious case of two encounters in Kasur and arrest of same suspects.Dawn. https://www.dawn.com/news/1742172/the-curious-case-of-two-encounters-in-kasur-and-arrest-of-same-suspects
16 'Fake encounter': Families protest against police. (2023, May 28). https://www.dawn.com/news/1756294/fake-encounter-families-protest-against-police
17 Human Rights Commission of Pakistan. (2023). Mob led destruction of churches in Jaranwala. http://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Mob-led-destruction-of-churches-in-Jaranwala.pdf
18 Five held for desecrating worship place. (2023, April 18). Dawn. https://www.dawn.com/news/1748205/five-held-for-desecrating-worship-place
19 'Minarets of Ahmadiyya worship place dismantled'. (2023, August 10). Dawn. https://www.dawn.com/news/1769283/minarets-of-ahmadiyya-worship-place-dismantled
20 Ahmadiyya worship places 'desecrated'. (2023, September 1). Dawn. https://www.dawn.com/news/1773293/ahmadiyya-worship-places-desecrated
21 I. Gabol. (2023, September 26). Ahmadiyya worship places 'desecrated' in Lahore. Dawn. https://www.dawn.com/news/1777874
22 Structure of Ahmadi worship places built before 1984 cannot be demolished: LHC. (2023, September 1). Voicepk. https://voicepk.net/2023/09/20995/
23 I. Gabol. (2023, July 3). Cases filed against Ahmadis for sacrificing animals on Eid. Dawn. https://www.dawn.com/news/1762677/cases-filed-against-ahmadis-for-sacrificing-animals- on-eid
24 I. Gabol. (2023, March 7). 15 injured in IJT attack on Holi event at Punjab University. Dawn. https://www.dawn.com/news/1740781
25 I. Junaidi. (2023, June 22). HEC's letter condemning Holi celebration triggers criticism. Dawn. https://www.dawn.com/news/1761050

26 HEC withdraws letter criticizing Holi celebrations in universities after facing backlash. (2023, June 22). Pakistan Today. https://www.pakistantoday.com.pk/2023/06/22/hec-withdraws-letter-criticizing-holi-celebrations-in-universities-after-facing-backlash/

27 Human Rights Commission of Pakistan. (2023). Mob violence and the social ostracization of the Christian community in Sargodha. https://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Mob-violence-and-the-social-ostracisation-of-the-Christian-community-in-Sargodha.pdf

28 Centre for Social Justice. (2024). Human rights observer 2024. https://csjpak.org/pdf/report_hro_final.pdf

29 Sahil. (2023). Cruel numbers 2023. https://sahil.org/wp-content/uploads/2024/03/Curel-Numbers-2023-Finalll.pdf

30 S. Khalti. (2023, December 1). 19 children arrested for blasphemy in Punjab from Jan-Oct. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=259900

31 The data on blasphemy cases is not exhaustive and/or collected through primary research. The report gives figures from different sources, including the government, to reflect the landscape and scale of blasphemy cases.

32 https://prisons.punjab.gov.pk/system/files/Crime%20Wise_0.pdf (13 December) and https://prisons.punjab.gov.pk/crime_wise_population. The previous data was updated on 28 August 2023. The URL cannot be accessed any longer but was originally available here: https://prisons.punjab.gov.pk/system/files/Crime%20Wise28.08.2023.pdf

33 Minorities' identification: Replies sought from Centre, PBS, Nadra. (2023, January 19). Dawn. https://www.dawn.com/news/1732358

34 A. Iqbal. (2023, February 13). First female Hindu officer posted as AC Hassanabdal, Dawn. https://www.dawn.com/news/1736774

35 Basic rights: LHC strikes down Section 124-A of PPC. (2023, March 31). Business Recorder. https://www.brecorder.com/news/40234661/basic-rights-lhc-strikes-down-section-124-a-of- ppc

36 A. Hussain. (2023, September 25). Missing Pakistani journalist Imran Riaz Khan returns home after four months. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/9/25/missing-pakistani-journalist-imran-riaz-khan-returns-home-after-four-months

37 M. Malik. (2023, February 21). PTI's court arrest drive: Gatherings banned on the Mall, Gulberg's Main Boulevard. Dawn. https://www.dawn.com/news/1738239/ptis-court-arrest-drive-gatherings-banned-on-the-mall-gulbergs-main-boulevard

38 Section 144 imposed across Punjab amid rising unrest. (2023, May 9). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2415857/section-144-imposed-across-punjab-amid-rising-unrest

39 I. Gabol. (2023, May 10). Violent clashes erupt in Punjab following arrest of Imran. Dawn. https://www.dawn.com/news/1751887/violent-clashes-erupt-in-punjab-following-arrest-of- imran

40 Human Rights Commission of Pakistan. (2023, May 31). HRCP insists on civilian supremacy in ongoing political crisis [Press release]. https://hrcp-web.org/hrcpweb/hrcp-insists-on-civilian-supremacy-in-ongoing-political-crisis/

41 HKM workers set free (2023, March 26). Dawn. https://www.dawn.com/news/1744216/hkm-worker-set-free

42 W. Sheikh. (2023, March 8). Organizers allowed to hold Aurat March today. Dawn. https://www.dawn.com/news/1740999/organisers-allowed-to-hold-aurat-march-today

43 Protest against changes to leave, pension rules. (2023, September 27). Dawn. https://www.dawn.com/news/1778042

44 Teachers hold rallies against 'curtailing' benefits. (2023, September 20). Dawn. https://www.dawn.com/news/1776770/teachers-hold-rallies-against-curtailing-benefits

45 A. Chaudhry. (2023, May 24). Travel ban sought on 746 PTI leaders. Dawn. https://www.dawn.com/news/1755335/travel-ban-sought-on-746-pti-leaders

46 164 more PTI leaders on no-fly list. (2023, May 27). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=205849

47 M. Asghar & M. Azeem. (2023, May 25). Police seek travel ban on another 245 PTI men. Dawn. https://www.dawn.com/news/1755620/police-seek-travel-ban-on-another-245-pti-men

48 W. Sheikh. (2023, January 3). ECP told to hold elections in Punjab: LHC sets aside posting of LG heads, allocation of funds to MPs. Dawn. https://www.dawn.com/news/1729602/ecp-told-to-hold-elections-in-punjab-lhc-sets-aside-posting-of-lg-heads-allocation-of-funds-to-mps
49 A. Yasin. (2023, May 28). ECP starts process for LG polls in Punjab. Dawn. https://www.dawn.com/news/1756247/ecp-starts-process-for-lg-polls-in-punjab
50 M. Bukhari. (2023, January 13). Pakistan province calls for local assembly to be dissolved in win for former PM Khan. Reuters. https://www.reuters.com/world/asia-pacific/pakistan-province-calls-local-assembly-be-dissolved-win-former-pm-khan-2023-01-13/
51 R. Bilal. (2023, February 10). LHC orders ECP to immediately announce Punjab election date.
52 W. Sheikh. (2023, February 18). ECP challenges LHC order for Punjab election date. Dawn. https://www.dawn.com/news/1737780/ecp-challenges-lhc-order-for-punjab-election-date
53 I. Khan. (2023, February 2). Punjab, KP governors 'decline' to fix election dates. Dawn. https://www.dawn.com/news/1734888
54 N. Siddiqui & N. Guramani. (2023, February 20). President Alvi unilaterally announces April 9 as Punjab, KP election date. Dawn. https://www.dawn.com/news/1738185
55 A. Hussain. (2023, March 1). Pakistan top court orders polls in two provinces within 90 days. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/3/1/pakistan-top-court-orders-polls-in-two-provinces-within-90-days
56 U. Iqbal. (2023, March 14). Army 'not available' for election duty, ECP told. The Express Tribute. https://tribune.com.pk/story/2406060/army-not-available-for-election-duty-ecp-told
57 I. Sadozai. (2023, March 22). ECP postpones Punjab elections to October 8. Dawn. https://www.dawn.com/news/1743591
58 A. Hussain. (2023, April 4). Pakistan's Supreme Court orders Punjab election on May 14. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/4/4/pakistan-top-court-says-punjab-election-delay-unconstitutional
59 House resolutions demand same day polls. (2023, April 10). The Express Tribune. https://60 tribune.com.pk/story/2411148/house-resolutions-demand-same-day-polls
60 Election Commission of Pakistan. (2023, November 3). ECP announces 8th February 2024 as poll date for the general elections to the National Assembly of Pakistan and Provincial assemblies of Punjab, Sindh, Khyber Pakhtunkhwa and Balochistan [Notification]. https://ecp.gov.pk/notifications/ecp-announces-8th-february2024-as-poll-date-for-the-general-elections-to-the-national-assembly-of-pakistan-and-provincial-assemblies-of-punjab-sindh-khyber-pakhtunkhwa-and-balochistan
61 Safety app for women launched. (2023, March 10). Dawn. https://www.dawn.com/news/1741319/safety-app-for-women-launched
62 Women, juvenile facilitation centre in Gujranwala. (2023, January 12)/ Dawn. https://www.dawn.com/news/1731128/women-juvenile-facilitation-centre-in-gujranwala
63 W. Sheikh. (2023, February 26). LHCBA elects first-ever woman secretary. Dawn. https://www. dawn.com/news/1739131
64 I. Ahmad. (2023, March 4). Police book transgender person for leading prayers in mosque. The Nation. https://www.nation.com.pk/E-Paper/lahore/2023-03-04/page-10/detail-0
65 Transpersons vow to challenge FSC verdict on rights law. (2023, July 13). Dawn. https://www.dawn.com/news/1764420/transpersons-vow-to-challenge-fsc-verdict-on-rights-law
66 Transperson gets HTV license. (2023, September 3). Dawn. https://www.dawn.com/news/1773671/transperson-gets-htv-licence
67 Govt sets target to enrol 10m children. (2023, January 2). The Express Tribune. https://tribune. com.pk/story/2393743/govt-sets-target-to-enrol-10m-children
68 A. Lodhi. (2023, March 18). Govt leaves 9.5m kids in the lurch. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2406677/govt-leaves-95m-kids-in-the-lurch
69 LHC wants to know steps taken to protect children's rights. (2022, February 25). Dawn. https://www.dawn.com/news/1676946
70 A. Chaudhry. (2023, March 2). Punjab police to rehabilitate homeless children. Dawn. https://www.dawn.com/news/1739805/punjab-police-to-rehabilitate-homeless-children
71 Reforms stressed to protect domestic child labour. (2023, February 24). The News. https://www.thenews.com.pk/print/1043620-reforms-stressed-to-protect-domestic-child-labour

72 M. Shahzad. (2023, January 27). Teenage maid tortured, burnt. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2397904/teenage-maid-tortured-burnt

73 M. Shahzad. (2023, March 21). Child help with torture marks rescued. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2407196/child-help-with-torture-marks-rescued

74 Five of a family held for torture of two maids. (2023, May 2). Dawn. https://www.dawn.com/news/1750374/five-of-a-family-held-for-torture-of-two-maids

75 LHC orders elimination of forced child labour (2023, June 5). The Nation. https://www.nation.com.pk/05-Jun-2023/lhc-orders-elimination-of-forced-child-labour#:~:text=The%20LHC's%20landmark%20decision%20states,those%20who%20violate%20the%20law.

76 M. Asghar. (2023, January 28). Punjab jails to have daycare centres. Dawn. https://www.dawn.com/news/1733930/punjab-jails-to-have-daycare-centres

77 Three sanitation workers dead while cleaning sewage line. (2023, October 26). ARY News. https://arynews.tv/three-sanitation-workers-dead-while-cleaning-sewage-line/

78 Non-release of salaries: PCCC employees continue protest in Multan. (2023, January 27). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=170409

79 Railway workers protest against delays in salaries. (2023, January 31). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2398573/railway-workers-protest-against-delay-in-salaries

80 Health department's wagers protest for non-payment of salaries. (2023, March 28). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=188324

81 Call for raising wages of workers. (2023, March 2). Dawn. https://www.dawn.com/news/1739796/call-for-raising-wages-of-workers

82 Stone-crushing workers demand fair wages. (2023, March 15). Dawn. https://www.dawn.com/news/1742165/stone-crushing-workers-demand-fair-wages

83 Brick kiln workers protest against low wages. (2023, March 24). Dawn. https://www.dawn.com/news/1743836/brick-kiln-workers-protest-against-low-wages

84 Minimum wage set at Rs32,000. (2023, March 31). Dawn. https://www.dawn.com/news/1745033/minimum-wage-set-at-rs32000

85 Rally against privatization. (2023, January 26). Dawn. https://www.dawn.com/news/1733553/rally-against-privatisation

86 Food and Agriculture Organization of the United Nations. (n.d.). Gender roles related to work burden and child labour in agriculture in Punjab. https://www.fao.org/3/cc3791en/cc3791en.pdf

87 Food and Agriculture Organization of the United Nations. (n.d.). Gender roles related to work burden and child labour in agriculture in Punjab. https://www.fao.org/3/cc3791en/cc3791en.pdf

88 27,000 Cholistan farmers get land. (2023, December 7). Dawn. https://www.dawn.com/ news/1795649

89 Note that this demand was articulated in HRCP's fact-finding mission conducted in 2022 and HRCP had continuously advocated for the peasants' rights with the state at various levels.

90 Human Rights Commission of Pakistan. (2023). Fighting to breath. https://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Fighting-to-breathe.pdf

91 A. Yasin, M. Asghar & A. Iqbal. (2023, November 3). Authorities to deport 86 more 'undocumented Afghans' today. Dawn. https://www.dawn.com/news/1785911/authorities-to-deport-86-more-undocumented-afghans-today

92 15,000 illegal foreign immigrants deported. (2023, November 18). Dawn. https://www.dawn.com/news/1790209/15000-illegal-foreign-immigrants-deported

93 No undocumented alien to be allowed to stay in Punjab, says CM Mohsin. (2023, October 7). The Nation. https://www.nation.com.pk/07-Oct-2023/no-undocumented-alien-to-be-allowed-to-stay-in-punjab-says-cm-mohsin

94 'Special courts' planned for special people. (2023, September 29). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2438294/special-courts-planned-for-special-people

95 Z. Abdullah. (2023, December 24). Acts and inaction. The News on Sunday. https://www.thenews.com.pk/tns/detail/1141124-acts-and-inaction

96 Punjab Information Technology Board. (2023, December 4). Punjab CM Mohsin Naqvi launches PITB developed 'enabled' online portal. https://pitb.gov.pk/node/9648

97 Educational institutes to remain closed for two days across Punjab. (2023, May 11). Dawn. https://www.dawn.com/news/1752204/educational-institutes-to-remain-closed-for-two-days-across-punjab

98 Schools closed in flood-hit areas. (2023, August 23). Dawn. https://www.dawn.com/news/1771620/schools-closed-in-flood-hit-areas
99 30 school heads get notices for failing to meet admission targets. (2023, December 28). Dawn. https://www.dawn.com/news/1801187
100 I. Gabol. (2023, January 1). Quran teaching as a compulsory subject extended up to higher secondary level in Punjab. Dawn. https://www.dawn.com/news/1729236/quran-teaching-as-a-compulsory-subject-extended-up-to-higher-secondary-level-in-punjab
101 I. Gabol. (2023, August 27). Litigation over Punjab caretakers' domain delays VCs posting in 25 varsities. Dawn. https://www.dawn.com/news/1772362/litigation-over-punjab-caretakers-domain-delays-vcs-posting-in-25-varsities
102 Dengue patients continue to surface. (2023, September 17). Dawn. https://www.dawn.com/news/1776250/dengue-patients-continue-to-surface
103 M. Gill. (2023, March 24). BVH faces shortage of paramedics, nurses. Dawn. https://www.dawn.com/news/1743832
104 A. Chaudhry. (2023, March 30). 37 THQ hospitals, six highway trauma centres without anesthetists in Punjab. Dawn. https://www.dawn.com/news/1744885/37-thq-hospitals-six-highway-trauma-centres-without-anaesthetists-in-punjab
105 M. Asghar. (2023, February 13). Punjab police unearth 'organ transplant gang', one arrested. Dawn. https://www.dawn.com/news/1736772/punjab-police-unearth-organ-transplant-gang- one-arrested
106 A. Naveed. (2023, December 13). Organ trafficking ring busted. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2449839/organ-trafficking-ring-busted
107 Farhat, husband booked for violating housing society map in Gujranwala. (2023, May 28). Dawn. https://www.dawn.com/news/1756304/farhat-husband-booked-for-violating-housing-society-map-in-gujranwala
108 A. Yasin. (2023, July 23). RDA fails to stem growth of illegal housing schemes. Dawn. https://www.dawn.com/news/1766277
109 A. Raza. (2023, March 1). EPA squads constituted to control pollution. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=180270
110 Section 144 imposed on stubble burning to control smog. (2023, June 7). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=208974
111 K. Hasnain. (2023, October 10). Amid ongoing mega projects, Lahore tops cities with worst air quality. Dawn. https://www.dawn.com/news/1780299/amid-ongoing-mega-projects-lahore-tops-cities-with-worst-air-quality
112 K. Hasnain. (2023, October 11). Markets in Lahore to shut on Wednesdays to counter smog. Dawn. https://www.dawn.com/news/1780457/markets-in-lahore-to-shut-on-wednesdays-to- counter-smog
113 W. Sheikh. (2023, November 2). Punjab govt imposes 'smog emergency' after LHC order. Dawn. https://www.dawn.com/news/1785717/punjab-govt-imposes-smog-emergency-after-lhc- order
114 'Smart lockdown' in 10 dists today to curb smog. (2023, November 18). Dawn. https://www.dawn.com/news/1790211/smart-lockdown-in-10-dists-today-to-curb-smog
115 Lahore again assumes most polluted city slot. (2023, December 28). Dawn. https://www.dawn.com/news/1801183
116 Lahore ranks first in air pollution again. (2023, November 25). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=258150
117 Lahore again assumes most polluted city slot. (2023, December 28). Dawn. https://www.dawn.com/news/1801183#:~:text=LAHORE%3A%20The%20provincial%20metropolis%20continued,health%20risks%20to%20its%20residents.
118 Z. Ebrahim. (2023, December 21). Pakistan uses artificial rain in attempt to cut pollution levels. The Guardian. https://www.theguardian.com/environment/2023/dec/21/pakistan-uses-artificial-rain-in-attempt-to-cut-pollution-levels
119 Floods force evacuation of almost 100,000 in Pakistan. (2023, August 23). Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/8/23/floods-force-evacuation-of-almost-100000-in-pakistan
120 A. Khan. (2023, September 3). Footprints: Sutlej's fury threatens the breadbasket. Dawn. https://www.dawn.com/news/1773680/footprints-sutlejs-fury-threatens-the-breadbasket

121 A. Ghani. (2023, November 1). Sutlej river floods in Pakistan worsened by catalogue of issues. The Third Pole. https://www.thethirdpole.net/en/climate/sutlej-river-floods-in-pakistan-worsened-by-catalogue-of-issues/

122 https://www.geo.tv/latest/510781-dirty-dancing-in-punjab-theatres-men-return-to-work-but-women-face-government-ban

123 'Barbie' neither banned, nor playing in cinemas across Punjab. (2023, July 21). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2427264/barbie-neither-banned-nor-playing-in- cinemas-across-punjab

124 S. Mujtaba. (2023, August 2). Punjab allows screening of edited version of Hollywood movie 'Barbie'. The Nation. https://www.nation.com.pk/02-Aug-2023/punjab-allows-screening-of-edited-version-of-hollywood-movie-barbie

سندھ

اہم نکات

- 9 مئی کے ہنگاموں کے دوران کراچی میں کم از کم دو سرکاری بسوں کو نذرِ آتش کیا گیا، دو حفاظتی چیک پوسٹوں کو آگ لگائی گئی اور کئی سرکاری اور نجی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ علی زیدی، فردوس شمیم نقوی، عدیل احمد اور سندھ کے سابق گورنر عمران اسماعیل سمیت پی ٹی آئی کے 25 سے زائد رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔
- سندھ اسمبلی میں سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں ترمیم متفقہ طور پر منظور ہوئی جس نے کسی غیر منتخب شخص کے سٹی/ ڈسٹرکٹ کونسل میں اکثریتی ووٹ لینے کی صورت میں کم از کم چھ ماہ کے لیے ڈسٹرکٹ میونسپل کارپوریشن یا ڈسٹرکٹ کونسل کے میئر/ ڈپٹی میئر اور چیئر پرسن/ وائس چیئر پرسن بننے کی راہ ہموار کی۔
- سکرنڈ کے نزدیک ایک گاؤں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے آپریشن میں چار معصوم جانیں ضائع ہوئیں اور رینجرز کے 4 ملازمین سمیت 9 افراد زخمی ہوئے۔
- گزشتہ برس کی نسبت کراچی میں سٹریٹ کرائم میں گیارہ فی صد اضافہ ہوا۔
- سول سوسائٹی، افغان مہاجرین اور پناہ گزینوں کی ملک بدری کے معاملے پر واضح طور پر دو دھڑوں میں تقسیم تھی۔ سول سوسائٹی کے ایک بڑے حصے نے حکومت کی ملک بدری کی حکمت عملی کی حمایت کی، جبکہ شہری حقوق کے کارکنوں کے ایک گروہ نے انسانی بنیادوں پر اس عمل کی مخالفت کی۔
- اغوا کے بڑھتے واقعات کے پیشِ نظر سندھ کی نگران کابینہ نے کچے کے (دریا کے ساحلی) علاقے میں فوج، پولیس اور رینجرز کی مدد سے ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن کا فیصلہ کیا۔
- سیاسی کارکنوں، قوم پرستوں، وکلا اور صحافیوں کی جبری گمشدگیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ سندھ ہیومن رائٹس ڈیفینڈرز نیٹ ورک کے مطابق سال کے دوران سندھ کے مختلف اضلاع سے سامنے آنے والے واقعات کی کل تعداد 175 تھی۔
- سندھ کابینہ نے لوکل کونسلوں میں ٹرانس جینڈر افراد کے لیے نشستیں مخصوص کرنے کی منظوری دی۔
- سندھ میں بے ہنر ملازمین کی کم از کم ماہانہ اجرت 32000 روپے مقرر کی گئی۔
- غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کو ملک بدر کرنے کی وفاقی حکومت کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، صوبائی نگران حکومت نے بھی ان افغانوں کو ان کے ملک واپس بھیجا جو شناختی دستاویزات کے حامل نہیں تھے۔
- سندھ پولیس سارا سال احتجاج کرنے والوں کے خلاف طاقت کا استعمال کرتی رہی۔
- ستمبر میں، کراچی شہر لگاتار دو دن تک ہوا کے معیار کے حساب سے دنیا کا آلودہ ترین شہر شمار ہوا۔

گھوٹکی، شکارپور اور کشمور کے اضلاع میں (پنجاب سے ملحقہ) کچے کے علاقے میں اغوا برائے تاوان کے واقعات میں اضافے کے سبب سندھ میں امن وامان کی صورت حال بدستور تشویش کا باعث رہی۔ کئی پولیس آپریشنوں کے باوجود ڈاکو روک ٹوک کے بغیر اپنی کارروائیاں کرتے رہے۔ کچھ ڈاکو گرفتار ہوئے اور کچھ مارے گئے، اسی طرح ان مقابلوں میں پولیس کے ملازمین بھی ہلاک ہوئے۔ کراچی سمیت بڑے شہروں میں امن وامان کی صورت حال پریشان کن حد تک خراب رہی، کیونکہ سٹریٹ کرائمز مسلسل جاری رہے۔ سرکاری اعدادوشمار کے مطابق کراچی میں، سٹریٹ کرائم میں 11 فی صد اضافہ ہوا۔

کافی تاخیر کے باوجود بالآخر سندھ میں مقامی حکومتوں کا نظام بحال ہو گیا، تمام مقامی حکومتوں کے انتخابات منعقد ہوئے اور تمام اضلاع سے میئرز اور چیئرمین منتخب ہو گئے۔ سندھ اسمبلی نے مقامی حکومت کے قانون میں ایک قابلِ ذکر ترمیم کے ذریعے پہلی بار ٹرانس جینڈر افراد کے لیے نشستیں مخصوص کیں۔

کئی اضلاع سے انسانی حقوق کے کارکنوں، صحافیوں اور سیاسی کارکنوں کی جبری گمشدگیوں کی اطلاعات ملیں، جس کی وجہ سے سندھ میں انسانی حقوق کی مجموعی صورت حال کو زک پہنچی۔ صوبے کے کچھ علاقوں سے، مبینہ طور پر کئی گم شدہ افراد کی لاشیں ملیں۔ اگرچہ سندھ میں احمدیوں کی آبادی پنجاب میں احمدیوں کی آبادی سے کم ہے، لیکن کراچی میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر متعدد حملوں اور انھیں تباہ کرنے کی خبریں سامنے آئیں۔ ہندوؤں کے مذہبی مقامات پر بھی کئی حملے ہوئے۔ شہری اور دیہی علاقوں میں سرکاری ٹرانسپورٹ کی سہولیات کے ناکافی ہونے کے پیشِ نظر، سندھ حکومت نے کراچی میں 'پنک' بس سروس کے نام سے خواتین کے لیے مخصوص ایک کارآمد عوامی بس سروس کا آغاز کر دیا۔ یہ 57 بسیں خاص طور پر خواتین کے لیے سندھ کے بڑے راستوں پر گامزن ہیں۔

محکمہ صحت سندھ نے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں پولیو کے پھیلاؤ پر بہتر قابو پانے کا دعویٰ کیا لیکن کراچی میں پولیو کی موجودگی کے کم از کم دو واقعات سامنے آئے۔

قوانین اور قانون سازی

اسمبلی کی قراردادیں: مارچ میں، سندھ اسمبلی نے بجٹ برائے مالی سال 24-2023 کے لیے حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی کی تجاویز پر غور کے لیے ایک قرارداد منظور کی۔[1] مئی میں سندھ اسمبلی نے متفقہ طور پر سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں ترمیم منظور کرتے ہوئے سٹی/ ڈسٹرکٹ کونسل میں اکثریتی ووٹوں سے چنے گئے کسی غیر منتخب شخص کے کم از کم چھ ماہ کے لیے ڈسٹرکٹ میونسپل کارپوریشن یا ڈسٹرکٹ کونسل کے میئر/ ڈپٹی میئر اور چیئر پرسن/ وائس چیئر پرسن بننے کی راہ ہموار کی۔[2]

اس ترمیم سے پی پی پی کو مرتضیٰ وہاب کو کراچی کا میئر بنانے کا اختیار ملا۔ پی ٹی آئی کے چیئرمین عمران خان کی گرفتاری کے نتیجے میں 9 مئی کو ہونے والے ہنگاموں کے بعد، جن میں پی ٹی آئی کی قیادت میں مشتعل ہجوم نے کئی شہروں میں سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا اور تباہ کیا، سندھ اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے اس تشدد کی مذمت کی۔[3] جولائی میں آخری اجلاس میں عجلت میں تجویز اور منظور کی جانے والی قانون سازی کی بوچھاڑ کی گئی۔ حزب اختلاف کے رہنما نے اس عمل پر تنقید کی۔

منظور ہونے والے بل: جولائی میں، عادی مجرموں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے لیے ای ٹیگنگ کا بل اسمبلی سے منظور ہوا۔ سندھ ہیبچوئل افینڈرز مونیٹرنگ بل 2022 حکام کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ ضمانت یا پیرول پر رہا ہونے والے مجرموں یا مشکوک مجرموں کے جسم پر، کلائی یا پاؤں کے کڑے کے طور پر ایک برقی آلہ لگا سکیں۔[4] سندھ اسمبلی نے جولائی میں دوسری بار، میئرز اور میونسپل کارپوریشنوں کے چیئرمینوں کو مزید اختیارات دیتے ہوئے سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں کئی اہم ترامیم کیں۔[5]

اسی ماہ سندھ کی صوبائی کابینہ نے ایک بل منظور کیا جس کا مقصد طب سے متعلق قانونی نظام کو جدید سائنسی اصولوں کی بنیاد پر مضبوط بنانا تھا۔[6] جولائی میں منظور ہونے والے سندھ امیونزائشین اینڈ اپی ڈیمک کنٹرول ایکٹ 2023 کا مقصد صوبے میں امیونیٹی اور ویکسینیشن کی جامع حکمت عملیاں بنانا تھا۔[7]

جولائی کے آخر میں سندھ اسمبلی نے سندھ فیکلٹی آف پیرا میڈیکل اینڈ الائیڈ ہیلتھ سائنسز بل، یونیورسٹی آف میرپورخاص بل، دی سندھ ہائیر ایجوکیشن ترمیمی بل، دی سندھ لینڈ ریوینیو ترمیمی بل اور سندھ میڈیکولیگل بل منظور کیے۔[8] اس جانب بھی وہاں موجود افراد کی توجہ دلائی گئی کہ سندھ اسمبلی کے پانچ سالہ دور میں منظور ہونے والا پرائیویٹ ممبر بل صرف ایک تھا۔

صوبائی اسمبلی نے سندھ موٹر وہیکلز (ترمیمی) بل منظور کیا جو حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ بسوں کے مقررہ راستوں پر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کرائے مقرر کرے اور تین سے پانچ سال کی عمر کے بچوں کو کرایوں سے استثنا دے۔[9]

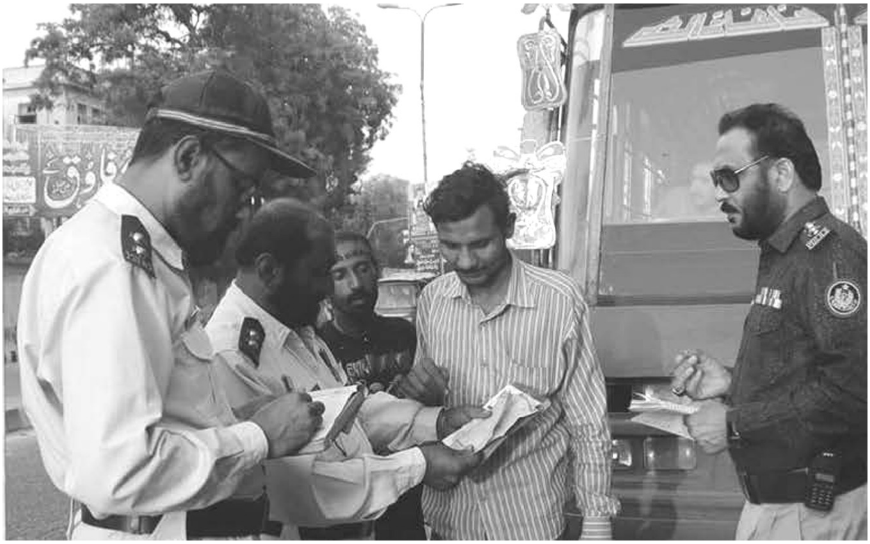

صوبائی اسمبلی نے سندھ موٹر وہیکلز (ترمیمی) بل کی منظوری دی

انصاف کی فراہمی

لا اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کے مطابق دسمبر کے آخر تک سندھ ہائی کورٹ میں کل 83941 مقدمات اور صوبے کی ضلعی عدالتوں میں 131923 مقدمات زیرِ التوا تھے۔

امن عامہ

جرائم کی بلند شرح: صوبائی حکومت اور اس کے محکمہ پولیس کے بلند بانگ دعووں کے باوجود، صوبے میں جرائم، خاص طور پر سٹریٹ کرائمز کی مجموعی شرح بے لگام رہی۔ کراچی پولیس کے اعداد و شمار کے مطابق کراچی میں سال کے دوران سٹریٹ کرائمز میں 11 فی صد اضافہ ہوا۔ 2022 میں کراچی شہر میں درج ہونے والے 80000 مقدمات کے مقابلے میں اس سال 90000 سے زائد مقدمات درج ہوئے۔ کل 134 شہری قتل ہوئے، ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر 100 زخمی ہوئے۔ اور 411 شہری مختلف واقعات میں جان کی بازی ہار گئے۔ علاوہ ازیں 59305 موٹر سائیکل، اور 2336 کاریں چوری ہوئیں یا چھینی گئیں اور 28000 افراد اپنے موبائل فون سے ہاتھ دھو بیٹھے۔[10] بڑھتے جرائم کے ساتھ ساتھ، ایچ آر سی پی نے کم از کم ایسے 16 واقعات کا اندراج کیا جن میں ہجوم نے قانون ہاتھ میں لیتے ہوئے مشکوک مجرموں کو تشدد سے مار ڈالا۔

ٹیبل 1 میں سندھ میں جرائم کے اعداد و شمار دیے گئے ہیں جن میں 2022 کے مقابلے میں پولیس مقابلوں کی بہت بڑی تعداد ان واقعات میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ پولیس کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق عسکریت پسندوں کے حملوں میں کم از کم 26 پولیس افسران مارے گئے۔

ٹیبل 1: سندھ میں 2023 میں ہونے والے جرائم کی تعداد

جرم	شکار ہونے والے افراد کی تعداد
زبر جنسی	202
اجتماعی زبر جنسی	19
غیرت کے نام پر قتل	168
پولیس مقابلے	3296

ذرائع: ایچ آر سی پی کی درخواست پر سندھ پولیس نے فراہم کیے

کچے کے علاقے میں لاقانونیت: سندھ کے دیہی علاقوں کو نمایاں لاقانونیت کا سامنا رہا۔ انسپکٹر جنرل، پولیس غلام نبی میمن نے مئی میں اعلان کیا کہ کشمور، شکارپور، سکھر اور گھوٹکی کے اضلاع میں دریائے سندھ کی ساحلی پٹی میں موجود مجرموں سے نبرد آزما ہونے کے لیے 5000 افراد پر مشتمل 'کچا پولیس فورس' مختص کی جائے گی۔[11]

ستمبر میں نگران کابینہ نے پاک فوج، پولیس اور رینجرز کے تعاون سے کچے کے علاقے میں ڈاکوؤں کے خلاف بھاری کارروائی شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے قبل اپریل میں سندھ اور پنجاب پولیس کے مشترکہ آپریشن کے تسلی بخش نتائج برآمد نہیں ہوئے۔

ماورائے عدالت قتل: ستمبر میں، سکرنڈ کے نزدیک ایک گاؤں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے کالعدم سندھودیش انقلابی آرمی سے وابستہ عسکریت پسندوں کی گرفتاری کی غرض سے کیے گئے آپریشن میں چار معصوم دیہاتیوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور رینجرز کے چار ملازمین سمیت نو افراد زخمی ہوگئے۔

رینجرز کے نمائندے نے اپنے بیان میں بتایا کہ خفیہ معلومات کی بنیاد پر 'انتہائی اہم اہداف' کے خلاف کارروائی کی گئی۔ شرپسندوں نے رینجرز اور پولیس کو دیکھتے ہی چھاپا مار ٹیم پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں رینجرز کے 4 ملازمین زخمی اور تین حملہ آور ہلاک ہوگئے۔' تاہم سندھ یونائیٹڈ پارٹی نے دعویٰ کیا کہ دیہاتی بے گناہ تھے اور یہ کہ رینجرز کی جانب سے یک طرفہ کارروائی کی گئی۔

نگران وزیر اعلیٰ نے اس واقعے کی انکوائری کا حکم دیا جس کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ واقعہ رینجرز کی جانب سے 'مہلک غلطی' تھا۔ سندھ حکومت نے ہلاک اور زخمی افراد کے خاندانوں کو معاوضے کی ادائیگی کا اعلان کیا۔ ایچ آر سی پی کے فیکٹ فائنڈنگ مشن کے مطابق قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افراد کی بدانتظامی، کمزور رابطہ کاری اور کارروائی کے غلط استعمال کے باعث معصوم انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔

قید خانے اور قیدی

2022 کے مقابلے میں کسی حد تک بہتری کے باوجود، جیلوں میں گنجائش سے زیادہ افراد کا موجود ہونا صوبے کے لیے ایک شدید مسئلہ رہا۔ صوبائی محکمہ جیل خانہ جات کے مطابق سندھ میں کل 22 جیلیں ہیں اور ان کی کل گنجائش 13938 کے مقابلے میں موجود قیدیوں کی تعداد 20031 (بشمول 197 خواتین قیدیوں کے) ہے۔ نابالغ قیدیوں کی تعداد 292 ہے جبکہ 49 بچے اپنی ماؤں کے ساتھ جیل میں رہ رہے ہیں۔ زیرِ سماعت مقدمات کے قیدیوں کی تعداد 16887 ہے جو سزا یافتہ مجرموں کی تعداد 4519 کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ 158 قیدی قتل کے جرم میں سزائے موت کے منتظر ہیں۔

جبری گمشدگیاں

اعداد و شمار: سیاسی کارکنوں، قوم پرستوں، وکلا اور صحافیوں کی جبری گمشدگیوں کا سلسلہ سال 2023 میں بھی جاری رہا۔ سندھ ہیومن رائٹس ڈیفینڈر ز نیٹ ورک کے اعداد و شمار کے مطابق سال کے دوران سندھ کے مختلف اضلاع سے کل 175 واقعات سامنے آئے، جن میں سے 135 کراچی سے تھے۔[12] سندھ ہائی کورٹ نے سال کے دوران متعدد مواقع پر گمشدہ افراد کی بازیابی میں سندھ پولیس کی ناکامی کا سنجیدگی سے نوٹس لیا۔

جبری گمشدگیوں کے انکوائری کمیشن کے سرکاری اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ 2011 میں اس ادارے کی تشکیل سے لے کر دسمبر 2023 کے خاتمے تک اسے 1787 کیس وصول ہوئے، جن میں سے 777 افراد گھر لوٹ آئے، 41 افراد نظر بندی مراکز اور 266 جیلوں میں پائے گئے، جبکہ گیارہ سال کے دوران 63 افراد کی لاشیں ملیں۔ سال

سندھ

کے اختتام تک کمیشن کے پاس صوبے میں جبری گمشدگیوں کے 163 کیس اب بھی حل طلب ہیں۔

مختصر مدتی جبری گمشدگیاں: جون میں ایک معروف واقعے میں، وکیل اور انسانی حقوق کے فعال رکن جبران ناصر کو 15 مسلح افراد نے رات گئے اغوا کرلیا؛ ان کی بیوی نے شک ظاہر کیا کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے اس گمشدگی کے پیچھے تھے۔ ناصر کو مبینہ طور پر پی ٹی آئی کے خلاف ریاست کی سخت کارروائیوں پر اعتراض کی پاداش میں اٹھایا گیا۔ انھیں ایک ہی دن کے اندر چھوڑ دیا گیا، کیونکہ حقوق کی تنظیمیں، وکلا کے گروہ، سول سوسائٹی کے ارکان اور حتیٰ کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ سندھ مراد علی شاہ نے ناصر کی گمشدگی پر سنجیدہ تحفظات کا اظہار کیا۔[13]

اس کے کچھ ہی دن بعد 6 جون کی صبح جیو نیوز کے پروڈیوسر زبیر انجم کو مبینہ طور پر پولیس کی معیت میں سادہ کپڑوں میں ملبوس افراد نے ماڈل کالونی میں، ان کے گھر سے گرفتار کرلیا۔ وہ میڈیا کی تنظیموں کے احتجاج کے بعد اگلے ہی دن گھر واپس آ گئے۔[14] کراچی میں ایک اور صحافی، روزنامہ جنگ کے سید محمد عسکری کو 10 جولائی کو نامعلوم افراد نے اٹھا لیا۔ وہ ایک شادی میں شرکت کے بعد واپس آتے ہوئے قیوم آباد انٹرچینج سے غائب ہوئے۔ ان کے ساتھیوں اور میڈیا کی تنظیموں نے الزام لگایا کہ انھیں پولیس اور سادہ کپڑوں میں ملبوس افراد نے حراست میں لیا تھا۔ واپس آنے پر انھوں نے میڈیا کو بتایا کہ ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی تھی اور حراست میں لینے والے ان کے پیشے کے بارے میں سوالات کرتے رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انھیں سہراب گوٹھ میں اتار دیا گیا، جہاں سے وہ نارتھ ناظم آباد اپنے گھر پہنچے۔[15]

پھینکی گئی لاشیں: اس سال کے دوران سندھ سے کئی گمشدہ سیاسی کارکنوں کی لاشیں ملیں۔ 6 فروری کو زیرو پوائنٹ کے قریب، دریائے سندھ کے ساتھ، قادر پور پولیس سٹیشن کی حدود میں، سندھ یونائیٹڈ پارٹی کے 35 سالہ کارکن حسین جونیجو کی لاش ملی۔ جونیجو، جو پارٹی کے سکھر ڈویژن کے سیکرٹری اطلاعات کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے، ایک دن قبل نیو پنڈ کے علاقے سے اپنے گھر سے نکلنے کے بعد سے غائب تھے۔ علاقے کی پولیس کا کہنا تھا کہ ان پر شدید تشدد کیا گیا اور انھیں ایک تیز دھار آلے سے قتل کیا گیا۔[16]

ایک اور واقعے میں 6 جون کو ایم کیو ایم کے ایک کارکن محمد اظہر حسین کی لاش ملی۔ دو دن قبل ملیر میں اپنے گھر سے غائب ہونے والے اظہر کی لاش پر تشدد کے نشان تھے۔ پارٹی نے ان کے قتل کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ پولیس اور ریسکیو اہلکاروں نے بتایا کہ ایک نامعلوم شخص لاش کو ایدھی کے مردہ خانے میں چھوڑ کر غائب ہوگیا۔[17]

سندھ

سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی

توہینِ مذہب کے مقدمات: ایچ آر سی پی کو پولیس کی جانب سے فراہم کیے گئے سرکاری اعدادوشمار کے مطابق 2023 میں صوبے میں توہین مذہب کے تقریباً 18 مقدمات درج ہوئے۔ محکمہ جیل خانہ جات، سندھ کے مطابق نومبر 2023 تک سندھ کی جیلوں میں توہینِ مذہب کے الزام میں 82 افراد قید تھے، جن میں سے 78 کے مقدمات زیرِ سماعت تھے اور 4 سزا یافتہ تھے۔ کراچی توہینِ مذہب کے مقدمات میں 47 کے عدد کے ساتھ سب سے آگے تھا۔ ان میں دو خواتین بھی شامل تھیں، اس ذیل میں حیدرآباد میں 14، لاڑکانہ میں 9، میرپور میں 5 اور نوشہرو فیروز، گھوٹکی اور دادو میں ایک ایک قیدی تھا۔[18]

عبادت گاہوں پر حملے: مذہبی اقلیتوں، خاص طور پر ہندوؤں اور احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کی خبریں مقامی اور قومی میڈیا میں شائع ہوتی رہیں۔ یہ خبریں بتاتی ہیں کہ کراچی میں ایک ہی ہفتے کے دوران احمدیوں کی دو عبادت گاہوں پر حملے ہوئے۔ پہلا حملہ جنوری میں مارٹن کوارٹرز کے علاقے میں ہوا، جب کہ دوسرا فروری میں صدر کے علاقے میں ہوا۔ ایف آئی آر کے مطابق کچھ پولیس والے موقع پر موجود تھے لیکن وہ حملہ آوروں پر قابو نہ پا سکے۔[19] مارٹن کوارٹرز کی اسی عبادت گاہ پر ستمبر میں دوبارہ حملہ ہوا۔ مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ جولائی میں ایک اور واقعے میں کراچی کے علاقے کورنگی میں، شاہ فیصل کالونی پولیس سٹیشن کی حدود میں ڈرِگ روڈ پر، چار افراد نے احمدیوں کی عبادت گاہ کے میناروں کو نقصان پہنچایا۔

جولائی میں کراچی سولجر بازار میں بظاہر ایک بلڈر نے 150 سالہ پرانا مری ماتا مندر گرا دیا۔ اس مندر کا انتظام کراچی کی مدراسی ہندو کمیونٹی کے پاس تھا۔ چونکہ یہ کہا جا رہا تھا کہ مذکورہ عمارت کافی پرانی اور خطرناک ہے اور کسی بھی وقت گر سکتی ہے، سو بہت زیادہ دباؤ کے بعد مندر کی انتظامیہ نے، بد دلی سے لیکن عارضی طور پر، مندر کی بیشتر مقدسات کو بارشی پانی کی نکاسی کے نالے کے قریب ایک چھوٹے سے کمرے میں منتقل کر دیا تھا تاکہ وہ وہاں مرمت کا کام کر سکیں۔[20] کراچی کے میئر مرتضیٰ وہاب کا کہنا تھا کہ یہ پلاٹ ایک ہندو پنچائیت کی ملکیت تھی جنھیں حقائق معلوم کرنے کے عمل میں شریک کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پی پی پی مذہبی ہم آہنگی اور آزادی پر یقین رکھتی ہے اور کسی اقلیت کی عبادت گاہ کی عمارت کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے یا اس پر کچھ اور تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔[21]

جولائی میں، ڈاکوؤں کے ایک جتھے نے، مبینہ طور پر راکٹ لانچروں کے ذریعے ایک ہندو مندر پر حملہ کر دیا،[22] جس کے بعد سندھ پولیس نے صوبے بھر میں اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی غرض سے سیکڑوں پولیس اہلکار تعینات کرنے کا اعلان کیا۔ سندھ اسمبلی میں ہندو کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے قانون سازوں نے اپنی عبادت گاہوں کی حفاظت سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار کیا، جبکہ دیگر ارکان اسمبلی نے بھی اس مسئلے پر بات کی۔

مذہبی تہواروں میں رکاوٹ: مارچ میں، اسلامی جمعیت طلبہ نے کراچی یونیورسٹی میں ہندو طلبہ کی جانب سے منائے جانے والے ہولی کے تہوار میں مبینہ طور پر رکاوٹ ڈالی اور اس دوران کچھ ہندو طلبہ کو مارا پیٹا۔ وائس چانسلر نے واقعے کی تحقیقات کے لیے کمیٹی تشکیل دی۔[23]

بین المذاہب شادیاں متنازع رہیں: پاکستان اور بھارت، دونوں ممالک کے میڈیا میں اس سال دو پاکستانی لڑکیوں کی بھارتی مردوں سے شادی کی دلچسپ خبروں کو کافی جگہ ملی جو سندھ سے سفر کر کے بھارت پہنچیں۔

جنوری میں، حیدرآباد کی 18 سالہ اقرا جیوانی کا معاملہ خبروں میں نمایاں ہوا۔ انھوں نے مبینہ طور پر ایک بھارتی شہری ملائم سنگھ یادو سے شادی کی تھی۔ بعدازاں بھارت میں بنگلور پولیس نے اس جوڑے کو گرفتار کر لیا۔ لڑکی کے والد سہیل جیوانی کا کہنا تھا کہ وہ چند ماہ قبل سے غائب تھی۔ ڈی ایس پی غلام شبیر سرکی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ پولیس اور وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے نے لڑکی کو ڈھونڈ نکالا ہے، جس کے سفر کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کراچی سے دبئی اور پھر دبئی سے کھٹمنڈو گئی۔ جوڑے کی گرفتاری کے بعد 19 فروری کو بھارتی حکام نے لڑکی کو واہگہ کے ذریعے واپس پاکستان بھیج دیا۔[24] لڑکی کو لاہور آمد پر پاکستانی حکام نے گرفتار کر لیا۔

سندھ سے ایک اور لڑکی کی خبر کافی عام ہوئی جس نے بھارتی میڈیا کے بقول ایک ہندو لڑکے سے شادی کے بعد مذہب تبدیل کر لیا تھا۔ بعدازاں بھارتی پولیس نے اس جوڑے کو گرفتار کر لیا لیکن وہ مقامی عدالت سے ضمانت پر رہا ہو گئے۔

جولائی میں، چار بچوں کی ماں ایک پاکستان شہری، سیما حیدر ایک بھارتی شہری سچن کے ہمراہ نیپال کے رستے غیر قانونی طور پر بھارت میں داخل ہوئیں۔ وہ مبینہ طور پر پب جی گیم کھیلنے کے دوران سچن کی محبت میں گرفتار ہوئی تھیں۔ سیما اب بھی بھارت میں مقیم ہیں اور ان کا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔[25]

جبری تبدیلی مذہب: مارچ میں، کراچی میں اس وقت ایک نادر مثال سامنے آئی جب ایک جوڈیشل مجسٹریٹ نے کم عمر ہندو لڑکی کو اس کے والدین کے حوالے کر دیا۔ اس لڑکی، رمیلا عرف سارہ، کو کم عمر ہونے کے باوجود، کراچی کے علاقے شیر شاہ سے ملزم محمد راشد نے اغوا کیا تھا اور اسے مبینہ طور پر شادی سے قبل مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا۔ لڑکی کے والد کی شکایت پر پاک کالونی پولیس سٹیشن میں اغوا کا مقدمہ درج کیا گیا۔[26]

مارچ کے اواخر میں، دلتوں کے ایک اتحاد نے، جس میں مختلف شیڈولڈ کاسٹ گروہوں کی سیکڑوں عورتیں اور بچے شامل تھے، جبری تبدیلی مذہب اور کراچی سے بھارت تک تھر ایکسپریس ریلوے سروس کی معطلی سمیت کئی مسائل کو اجاگر کرنے کے لیے کراچی پریس کلب سے سندھ اسمبلی کی عمارت تک ایک ریلی نکالی۔ انھوں نے جاری مردم شماری پر بھی اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ غریب تر شیڈولڈ کاسٹ ہندوؤں کو مردم شماری میں باقاعدہ طریقے سے شامل نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی ان کے تحفظات پر توجہ دی جا رہی ہے۔[27]

اپریل میں ضلع تھرپارکر کے ڈیپلو قصبے میں ایک ہندو عورت کی مبینہ تبدیلی مذہب کے معاملے پر کاروبار زندگی مفلوج ہو

گیا۔ یہ احتجاج ان خبروں کے بعد شروع ہوا کہ ایک ہندو عورت سمن لوہانا سے، سجاد مہر نامی مرد نے مسلمان کر کے، شادی کر لی۔ احتجاج کرنے والوں کا کہنا تھا کہ لوہانا کو مہر نے محبت کا جھانسا دیا اور پھر شادی کے لیے اس کا جبراً مذہب تبدیل کروالیا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ 'گھوٹکی کی کچھ متنازع مذہبی شخصیات' اس قسم کی تبدیلی مذہب اور شادیوں کو خوش

اپریل میں، ایک ہندو خاتون کی جبری تبدیلی مذہب کے خلاف ضلع تھرپارکر کے علاقے ڈیپلو کو بند کر دیا گیا

آمدید کہہ رہی ہیں۔[28]

ہندو میرج ایکٹ

2016 میں منظور ہونے والا سندھ ہندو میرج رجسٹریشن ایکٹ پاکستان میں ہندوؤں کی شادی کے اندراج کے پرانے مسئلے سے نمٹنے کی جانب ایک اہم قدم تھا۔ تاہم، 2019 میں اس کے نفاذ کے لیے قواعد وضوابط تشکیل پا جانے کے باوجود، اس قانون کا نفاذ ایک چیلنج بنا رہا۔ ایکٹ کا مقصد ہندو شادیوں کو قانونی شناخت فراہم کرنا تھا۔[29] جون میں سندھ کابینہ نے اس ایکٹ کو عدالتی ہدایات کے مطابق بنانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ کابینہ نے یہ نکتہ اٹھایا کہ عدالت نے شادی کے قانون کے لیے رہنما اصول دیے ہیں۔[30]

آزادی اظہار

میڈیا کے افراد پر تشدد: سندھ میں پریس کے ادارے آسان ہدف بنے رہے۔ مارچ میں گلستانِ جوہر میں تجاوزات کے خلاف ایک مہم کی کوریج کے دوران، شرپسندوں نے جیو نیوز کی ٹیم پر حملہ کر کے اس کے رپورٹر اور کیمرہ مین کو زخمی کر دیا۔[31]

جولائی میں جنگ کے ایک رپورٹر سید محمد عسکری کو سادہ کپڑوں میں ملبوس افراد اور باوردی پولیس والوں نے کراچی کی

بلوچ کالونی کے علاقے سے اٹھالیا۔ وہ ایک شادی میں شرکت کے بعد گھر واپس آ رہے تھے۔[32]

14 اگست کو سکھر میں ایک صحافی جان محمد مہر کو، جو سندھ کے ایک نجی اخبار اور ٹی وی چینل میں کام کرتے تھے، گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔[33] پولیس نے شک ظاہر کیا کہ یہ ذاتی دشمنی کا شاخسانہ بھی ہوسکتا ہے، صحافی تنظیموں نے قانون نافذ کرنے والے اداروں پر زور دیا کہ وہ مجرموں کو فوری گرفتار کریں۔ ایک ہفتے سے بھی کم وقت میں پولیس تین ملزمان کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئی۔[34] 15 اگست کو صحافی کے قتل کی مذمت میں ایک بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا۔[35]

ہنگامے اور پی ٹی آئی کے کارکنوں کے خلاف ریاستی کارروائی: مئی میں پاکستان میں سیاسی بدامنی اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ سابق وزیراعظم عمران خان کی گرفتاری سے شروع ہونے والے 9 مئی کے ہنگامے، ریاستی اداروں پر حملوں کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی پر منتج ہوئے۔ کراچی میں، اپنے لیڈر کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے پی ٹی آئی کے حمایتوں کا ایک چھوٹا سا گروہ، شاہراہ فیصل پر جمع ہوا۔

صورت حال اس وقت قابو سے باہر ہوگئی جب، بشمول کچھ بڑی عمر کے احتجاجیوں کے،[36] لوگوں نے رینجرز کی چیک پوسٹ اور دیگر اہم فوجی تنصیبات پر حملہ کر دیا۔ کراچی میں صورت حال کو جلد ہی قابو میں کر لیا گیا، اور صحافیوں سمیت احتجاج کرنے والوں کو بڑی تعداد میں گرفتار کر لیا گیا۔ گھوٹکی کے ایک صحافی کو مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس کے تحت، لوگوں کو تشدد پر اکسانے کے جرم میں تیس دن کے لیے گرفتار کر لیا گیا۔[37] کراچی پولیس نے 9 مئی کو ہونے والے تشدد کے دو مقدمات میں پی ٹی آئی کے رکن اسمبلی فردوس شمیم نقوی کو بھی گرفتار کر لیا۔[38]

آزادی اظہار رائے پر پابندیاں: سال 2023 میں الگ الگ واقعات میں، میڈیا کے کام سے متعلق مختلف ریاستی اداروں اور عوام کے تبصروں کا مشاہدہ کیا گیا۔ جنوری میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے نقیب اللہ محسود کے مقدمے میں میڈیا کو ہدایت کی کہ اظہار رائے کی آزادی کے حق کو احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جائے۔[39] عدالت کا کہنا تھا کہ منصفانہ سماعت کا حق 'آزادی اظہار رائے کے حق کے حد سے زیادہ پرجوش استعمال کے ذریعے پامال نہیں کرنا چاہیے اور اس کی خلاف ورزی نہیں کی جانی چاہیے۔'

فروری میں رپورٹرز ود آؤٹ بارڈرز کی ایک رپورٹ میں پاکستانی حکومت کو افواج پر تنقید کو جرم قرار دینے کے خلاف مشورہ دیا گیا۔ اس رپورٹ میں دلیل دی گئی کہ ایسے اقدامات ملک میں آزادی صحافت پر حملہ تصور ہوں گے۔[40]

پاکستان میں تفریح کی صنعت کو ہر طرف سے اعتراضات کا سامنا رہا۔ سپریم کورٹ میں ایک نجی ٹیلی ویژن، اے آر وائی سے نشر ہونے والے ڈرامے جلن میں فحش مواد کا حامل ہونے کا الزام لگایا گیا۔[41] لیکن عدالت نے پیمرا کے مطالبے کو تسلیم نہ کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ 'آزادی اظہار رائے کے بنیادی حقوق اور معلومات تک رسائی کا حق صرف پسندیدہ خیالات پر لاگو نہیں ہوتا بلکہ ان پر بھی ہوتا ہے جو ریاست یا آبادی کے کسی شعبے کے خلاف ہوں، اسے جھنجوڑیں یا پریشان کریں۔

اجتماع کی آزادی

سیاسی مظاہرے: 2023 کے دوران سارا سال کراچی کے مختلف علاقوں میں سیاسی جلوس نکلتے رہے، جہاں رہنما حکومت سے ان کی شکایات کی جانب توجہ دینے کا مطالبہ کرتے۔فروری میں تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی) نے آئی ایم ایف اوراس کی جانب سے لگائی گئی معاشی شرائط اوران کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مہنگائی کے خلاف سندھ بھرمیں ہڑتال کا اعلان کیا۔کراچی سمیت کئی شہروں میں جزوی ہڑتال دیکھنے میں آئی۔ٹی ایل پی کے کارکنوں نے ہڑتال پر زبردستی عمل کروانے کی کوشش کی، جس کے باعث کیماڑی میں افراتفری پھیلی لیکن صورت حال قابو میں رہی۔[42]

9 مئی کے ہنگاموں کے دوران کراچی میں شاہراہ فیصل پر دو بسوں کو نذرآتش کر دیا گیا جبکہ کئی دیگر گاڑیوں کو بھی آگ لگا دی گئی۔کراچی پولیس اور رینجرز کی دو دو چیک پوسٹوں کو بھی جلایا گیا اور متعدد سرکاری اور نجی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔علی زیدی، فردوس شمیم نقوی، عدیل احمد اور سندھ کے سابق گورنر عمران اسماعیل سمیت پی ٹی آئی کے 25 رہنما گرفتار کر لیے گئے۔ یہ ہنگامے اگلے دو دن تک جاری رہے اور پولیس نے پی ٹی آئی کے مزید رہنما اور کارکن گرفتار کر لیے۔سٹیڈیم روڈ پر لاٹھی چارج کیا گیا اور خواتین سمیت 300 کے قریب احتجاج کرنے والوں کو گھسیٹا گیا اور گرفتار کیا گیا۔[43]

قبل ازیں جنوری میں کراچی پولیس نے پشتون تحفظ موومنٹ کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف کراچی پریس کلب کے باہر رکن اسمبلی علی وزیر کی رہائی اور سندھ حکومت سے افغان مہاجرین کی ملک بدری روکنے کا مطالبہ کرتے مظاہرے کے بعد بغاوت پر اکسانے کے الزام میں مقدمات درج کیے۔ پولیس نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 153 اور 131 کے تحت ایف آئی آر درج کی۔[44]

عورتوں کا جلوس: عورت مارچ نے خواتین کے عالمی دن کے موقع پر کراچی، حیدرآباد اور گھوٹکی میں بڑے بڑے جلوسوں کا اہتمام کیا۔ان میں، صنعت اور زراعت کے شعبوں میں اور گھریلو مددگار کے طور پر کام کرنی والی عورتوں کی کم از کم اجرت طے کرنے کے ساتھ ساتھ غیر روایتی شعبے میں خواتین کارکنوں کی رجسٹریشن اور عورتوں کے لیے مساوات کا مطالبہ کیا گیا۔[45] کراچی میں عورت مارچ 12 مارچ کو منعقد ہوا (کام کرنے والے طبقے کی عورتوں کی حاضری کی حوصلہ افزائی کے لیے) جس میں برنس گارڈن میں عورتوں، ٹرانس جینڈر افراد، بلا شناخت افراد اور مرد حمایتیوں نے اکٹھے ہو کر اپنے مطالبات پیش کیے۔

مزدوروں اور کسانوں کے اجتماعات: مارچ میں کسانوں کے ایک احتجاج کو اس وقت سرخیوں میں جگہ ملی جب آزاد کیے گئے کسانوں کے خاندانوں کے ایک گروہ نے حیدرآباد میں مقامی پریس کلب کے سامنے قانونی تحفظ کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا۔اس سے قبل غائب ہونے والے متعدد کسان ایک جاگیردار کے قبضے میں پائے گئے تھے جو

سندھ

ان سے جبری مشقت کروا رہا تھا؛ انھیں بعدازاں اس کے قبضے سے آزاد کرالیا گیا۔[46] ان خاندانوں نے بقیہ چار قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

سیاسی ایسوسی ایشنوں اور ٹریڈ یونینوں کو پرامن اجتماع کی آزادی کے حق کے استعمال میں، بالخصوص کراچی میں، پولیس کے غیظ وغضب کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان سٹیل مل کے ملازمین، 2015 میں اس کی بندش کے بعد سے، تنخواہوں، پینشن اور دیگر الاؤنس کی عدم ادائیگی کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔ جنوری میں پاکستان سٹیل کے ریٹائر ملازمین کے ساتھ دیگر ٹریڈ یونینوں نے کراچی پریس کلب کے باہر ایک مظاہرہ کیا۔ ان کے رہنماؤں نے میڈیا کو بتایا کہ انھیں چھ ماہ سے ان کے پراویڈنٹ فنڈ پر ملنے والا منافع ادا نہیں کیا جارہا؛ ان میں سے زیادہ تر کو ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹس انسٹی ٹیوشن رولز کے تحت ملنے والی پینشن تک نہیں مل رہی۔

جولائی میں پولیس اور رینجرز نے کراچی میں وزیراعلیٰ ہاؤس کے باہر احتجاج کرنے والے سرکاری سکولوں کے اساتذہ کو روکنے کے لیے ان پر پانی اور آنسو گیس کے گولے پھینکے۔ پرائمری سکولوں کے احتجاج کرنے والے اساتذہ اپنی ملازمتوں کو باقاعدہ کرنے اور سکولوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کا مطالبہ کررہے تھے۔ پولیس کا کہنا تھا کہ احتجاج کرنے والے 19 اساتذہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔[47] ستمبر میں یونیورسٹی آف کراچی میں اساتذہ نے کئی ماہ سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور ترقیوں میں تاخیر کے خلاف احتجاج کیا۔

قوم پرستوں کے خلاف سخت کارروائی: قوم پرستوں نے 17 جنوری کو سندھی قوم پرست رہنما جی ایم سید کی سالگرہ منانے کے لیے جلوس اور دیگر تقریبات کا انعقاد کیا۔ جئے سندھ تحریک کے مختلف دھڑوں کی جانب سے جلوس، اجتماعات اور دیگر تقریبات کے لیے سن، جامشورو میں طلبہ اور قوم پرست رہنماؤں کی بڑی تعداد جمع ہوئی۔

اس سالگرہ سے پہلے اور بعد میں، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے جانب سے اُن کارکنوں اور رہنماؤں کی گرفتاری معمول کا عمل ہے جن کے، اسٹیبلشمنٹ کے بقول، ریاست مخالف تقاریر کرنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ 2023 میں یہی عمل دہرایا گیا۔ سن میں پولیس اور مختلف قوم پرست گروہوں کے درمیان مسلح لڑائی کی خبریں آئیں جہاں پولیس نے سالگرہ کے دوران اشتہاری مشتبہ افراد کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے 'ریاست مخالف' عناصر کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا۔ پولیس کے اہلکار اور دو کارکن زخمی ہوئے جبکہ تشدد کے دوران دو پولیس موبائلز نذرِ آتش کردی گئیں۔ مخصوص قوم پرست گروہوں کے کچھ رہنماؤں نے دعویٰ کیا کہ ان کا ایک زخمی ساتھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔[48]

سندھ

مقامی حکومت

سندھ میں مقامی حکومتوں کے انتخابات دو مرحلوں میں منعقد ہوئے۔ انتخابات کا پہلا مرحلہ جون 2022 میں ہوا۔ کراچی اور حیدر آباد جیسی دو بڑی ڈویژنوں سمیت بقیہ اضلاع میں انتخابات 15 جنوری 2023 کو منعقد ہوئے، جن کے بعد میئر کے انتخابات ہوئے۔ جماعت اسلامی اور ایم کیو ایم دونوں نے لوکل باڈیز الیکشن کی تاخیر اور حکومت سندھ کی جانب سے یونین کونسل کی حلقہ بندیوں کے اعلان پر اعتراضات کرتے ہوئے کراچی میں کئی احتجاجی مظاہرے کیے اور دھرنے دیے۔ انتخابات سے دو دن قبل حلقہ بندیوں کے معاملے پر ایم کیو ایم پی کے اتحاد نے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا۔[49] بعدازاں حکومت ایم کیو ایم پی کے مطالبات ماننے پر رضامند ہوگئی اور اس نے کراچی میں 53 یونین کونسلوں کے اضافے کی منظوری دے دی۔ اموات اور دیگر وجوہات کی بنیاد پر گیارہ یونین کونسلوں میں چیئر پرسنز کے انتخابات کو 7 مئی تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

کراچی اور حیدر آباد کے میئرز کے انتخابات 15 جون کو منعقد ہوئے، جن میں مرتضیٰ وہاب کراچی کے میئر اور سلمان عبداللہ مراد ڈپٹی میئر منتخب ہوئے۔ یہ دونوں یونین کونسل کے انتخابات میں منتخب نہیں ہوئے۔ سو سندھ لوکل گونمنٹ ایکٹ 2013 میں ترمیم کے مطابق، انھیں چھ ماہ کے اندر یونین کونسل کا انتخاب لڑنا اور جیتنا تھا۔ حیدر آباد میں کاشف شاہ شورو میئر اور صغیر احمد قریشی ڈپٹی میئر منتخب ہوئے۔ یہ سب کے سب پی پی پی سے تعلق رکھتے ہیں۔

عورتیں

عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے اقدامات: ماضی کی طرح 2023 بھی عورتوں کے حوالے سے کوئی نمایاں تبدیلیاں نہیں لایا۔ تاہم مثبت پیش رفت یہ تھی کہ سندھ کی وزیر برائے ترقیِ خواتین سیدہ شہلا رضا نے جنوری میں سندھ ہیومن رائٹس کمیشن کے تحت حکمت عملی کا تین سالہ منصوبہ شروع کیا۔[50] ایک اور اہم کام جنوری میں فیملی پلاننگ کانفرنس 2023 کا انعقاد تھا، جس میں فیملی پلاننگ کو فروغ دینے کے لیے موثر اقدامات پر زور دیا گیا۔ بتایا گیا کہ غیر ارادی حمل ماؤں اور بچوں دونوں کی زندگیوں کو خطرات سے دوچار کرتے ہیں، اور یہ کہ صرف عورتوں کو بااختیار بناتے ہوئے فیملی پلاننگ کے اہداف تک رسائی کے ذریعے ہی ملک کو مدد فراہم کی جاسکتی ہے۔[51]

حکومت سندھ نے خواتین مسافروں کے لیے کچھ بامعنی اقدامات اٹھائے۔ فروری میں صوبائی حکومت نے عورتوں کے لیے خصوصی طور پر 'پنک بسوں'[52] کا ایک بیڑا چلایا تا کہ وہ ہراسگی کے خطرے کے بغیر آزادانہ سفر کرسکیں۔

نیشنل کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن نے یونائیٹڈ نیشنل پروگرام (یو این ڈی پی) اور یو این ویمن کے اشتراک سے فروری میں کراچی میں ایک مشاورتی اجلاس منعقد کیا[53] اور خواتین سیاست دانوں اور ارکان پارلیمنٹ کے خلاف نفرت پر مبنی تقاریر کے تدارک کے لیے ضابطہ اخلاق بنانے کے طریقوں پر گفتگو کی۔

جس وقت صوبے میں لاتعداد سیمینار اور کانفرنسیں جاری تھیں، کئی مزدور اپنے حقوق سے محروم تھے۔ اکتوبر میں لیبر رہنماؤں اور حقوق کے کارکنوں نے لیڈی ہیلتھ ورکرز اور وفات پا جانے والے ملازموں کے قانونی ورثا کے حقوق کی

سندھ

فروری میں صوبائی حکومت نے خواتین کے لیے پنک بسیں متعارف کرائیں

مکمل فراہمی یقینی بنانے کے عدالتی احکامات کی بجا آوری کے لیے، صوبائی حکومت کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلانے کی غرض سے ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔[54]

عورت مارچ: مارچ کے مہینے میں خواتین کے عالمی دن سے ایک دن قبل، سندھ ہائی کورٹ نے صوبے کے مختلف حصوں میں عورتوں اور ان کے حمایتیوں کی جانب سے منعقد ہونے والے عورت مارچ پر پابندی لگانے کی درخواست مسترد کر دی۔[55] اس پٹیشن سے عورتوں کی جانب سے لیے گئے اقدامات کے لیے عوامی قبولیت کی عدم موجودگی بھی اجاگر ہوئی۔

عورتوں پر تشدد: کراچی کی گلیاں عورتوں کے لیے غیر محفوظ رہیں۔ جولائی میں گلستان جوہر کے قریب ایک عورت پر دن دہاڑے حملہ کیا گیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کے مطابق مجرم نے ایسے ہی ایک گھر کے سامنے اپنی بائیک کھڑی کی، نیکر اتاری اور حملے سے پہلے عورت کے سامنے آنے کا انتظار کیا۔ خوش قسمتی سے عورت بھاگ نکلی۔[56]

پولیس کے مطابق سال 2023 کے دوران، صرف کراچی میں 500 سے زائد عورتوں اور کم عمر لڑکیوں کو جنسی حملوں کا نشانہ بنایا گیا، جن میں 4042 واقعات عورتوں اور لڑکیوں کے خلاف باقاعدہ جسمانی طور پر حملوں کے تھے۔ [نوٹ: یہ تعداد سندھ پولیس کی جانب سے فراہم کیے گئے اعداد و شمار کے مقابلے میں زیادہ ہے، دیکھیے امن عامہ]۔[57]

سیاسی جگہوں پر عورتیں: اگست میں ایم کیو ایم پی کی رعنا انصر نے سندھ اسمبلی کی پہلی خاتون قائدِ حزب اختلاف بن کر تاریخ رقم کر دی۔[58] ان کی کامیابی کو حکومت میں موجود پی پی پی کے اراکین اسمبلی نے بھی سراہا۔

بچے

اکتوبر میں منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں یہ بات سامنے آئی کہ 2023 کے پہلے نصف حصے میں 2000 بچوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ سیمینار بچیوں کے عالمی دن کے حوالے سے ڈاؤ میڈیکل کالج اور ڈاکٹر رتھ فاؤ سول ہسپتال کراچی نے منعقد کیا تھا۔

ساحل کرول نمبرز کی سال 2023 کی رپورٹ کے مطابق، بچوں کے خلاف تشدد کے 4213 واقعات میں سے 13 فی صد سندھ کے تھے۔

اگست میں، ایک دس سالہ بچی فاطمہ فریرو، رانی پور، خیر پور میں ایک بااثر جاگیردار کی حویلی سے مردہ حالت میں ملی۔ ابتدائی خبروں کے مطابق لڑکی کو قتل کیا گیا تھا اور اس کے جسم پر تشدد کے نشانات تھے۔ وہ اس جاگیردار کے گھر میں کام کرتی تھی اور پوسٹ مارٹم کے بغیر دفن کر دی گئی تھی۔ بعد ازاں عدالتی احکامات پر اس کی قبر کشائی کی گئی؛ پولیس نے دعویٰ کیا کہ مرنے سے قبل اس سے جنسی زیادتی بھی کی گئی تھی۔

انسانی حقوق کے کارکنوں کی جانب سے احتجاج اور میڈیا کی جانب سے متواتر خبروں کے بعد پولیس نے کچھ مشکوک

سندھ

افراد کو گرفتار کرلیا۔ بعدازاں اس سلسلے میں ایک سرکردہ سیاسی شخصیت کے داماد اور رانی پور کے پیر، اسد شاہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کو اسی حویلی سے کام کرنے والے مزید چار کم عمر بچے بھی ملے جہاں فاطمہ کام کرتی تھی۔[59]

ٹرانس جینڈر افراد

مثبت پیش رفت: جنوری کے آغاز میں سندھ کابینہ نے لوکل کونسلوں میں عورتوں، نوجوانوں، مزدوروں یا کسانوں، غیر مسلم ارکان اور معذور افراد کے ساتھ ساتھ ٹرانس جینڈر افراد کے لیے مخصوص نشستوں کی منظوری دی۔[60] جنوری ہی میں وفاقی حکومت نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں ٹرانس جینڈر افراد کو شامل کیا۔[61] 31 مارچ کو سندھ میں ٹرانس وزیبیلٹی کا بین الاقوامی دن منایا گیا اور کراچی میں تقریبات منعقد ہوئیں۔ نومبر میں کراچی کی ٹرانس جینڈر کمیونٹی نے ملک کا پہلا ہیجڑا فیسٹیول منایا[62] جبکہ دوسرا سندھ مورت مارچ کراچی میں منعقد ہوا۔[63]

ٹرانس جینڈر کمیونٹی کی تشویش: وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کے بعد، جس میں کہا گیا ہے کہ ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ 2018 کی کچھ شقیں اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں، ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق کے کارکنوں نے اپنی تشویش سے آگاہ کرنے کے لیے، مئی میں ایک پریس کانفرنس کی۔[64]

ایڈز کے مرض میں مبتلا ٹرانس جینڈر افراد کے علاج سے انکار کے خلاف دائر کی گئی پٹیشن پر، 4 جون کو سندھ ہائی کورٹ نے صوبائی سیکرٹری صحت اور ڈاکٹر رتھ فاؤ سول ہسپتال کراچی کی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو نوٹس جاری کیے۔ دو ٹرانس جینڈر حقوق کے کارکنوں نے ایچ آئی وی (ایڈز) کے تین ٹرانس جینڈر افراد کے ساتھ مل کر عدالت میں پٹیشن داخل کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ متاثرہ مریضوں کو فوری طبی امداد کی ضرورت تھی، لیکن ان کے ایچ آئی وی سٹیٹس کے باعث انکار کر دیا گیا۔[65]

جولائی میں یہ خبر سامنے آئی کہ یو این ڈی پی پاکستان نے سندھ میں ایچ آئی وی کے تدارک اور علاج کے پروگرام کی موثر مہم معطل کر دی ہے، اور یوں ایچ آئی وی سے متاثر تقریباً 18000 ٹرانس جینڈر افراد کو اس مصیبت میں تنہا چھوڑ دیا گیا۔[66] کسی ادارے کا نام لیے بغیر یو این ڈی پی کا کہنا تھا کہ اس کے کچھ ذیلی وصول کنندگان نیو یارک میں انڈیپنڈنٹ آفس آف آڈٹ اینڈ انویسٹی گیشن کے سامنے زیر تفتیش ہیں۔

محنت کش

کم از کم اجرت: اگرچہ سندھ نے جولائی میں غیر ہنر مند افراد کے لیے کم از کم اجرت 32000 روپے ماہانہ مقرر کر دی تھی، لیکن کسی نجی کارخانے یا ادارے کی جانب سے اس تبدیلی کے نفاذ کی اطلاع نہیں ملی۔ اس سے قبل کم از کم اجرت کی حد 25000 روپے تھی؛ اس پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا۔[67]

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیبر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے مطابق تقریباً 80 فی صد غیر ہنر مند افراد کو اس سے قبل کی کم از کم

سندھ

طے شدہ اجرت 25000 روپے بھی نہیں مل رہی۔ علاوہ ازیں، ورلڈ بینک کی ایک حالیہ رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی کہ پاکستان میں 83 فی صد گھرانے زندگی کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درکار 2 ڈالر یومیہ بھی نہیں کما پا رہے۔ اس رپورٹ کے بعد، مہنگائی دوگنا بڑھ گئی ہے اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر نصف رہ گئی ہے۔[68]

مئی میں، انسانی حقوق کمیشن سندھ نے کم از کم اجرت کے عدم نفاذ کے خلاف درخواستوں پر غور کے لیے ایک مہم کا آغاز کیا۔[69] سندھ کے کم از کم اجرت کے ایکٹ کے نفاذ کے بارے میں صوبائی مشاورت سے خطاب کرتے ہوئے، چیئرپرسن اقبال ڈھو کا کہنا تھا کہ کمیشن لیبر ڈیپارٹمنٹ سندھ و تیج بورڈ کی مدد سے آن لائن شکایت فارم فراہم کرے گا۔

نج کاری کی مخالفت: سندھ میں ملازمین نے، پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز، واٹر اینڈ پاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (واپڈا)، پاکستان سٹیٹ آئل اور پاکستان ریلوے جیسے سرکاری اداروں کی نج کاری کی مخالفت جاری رکھی۔ سندھ میں آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین نے سرکاری اداروں کی نجکاری کے حکومتی منصوبے کو ملتوی نہ کیے جانے کی صورت میں ملک گیر احتجاج کی دھمکی دی۔ اسی وقت واپڈا یونین ورکرز نے حیدرآباد میں کچھ فیڈروں کی ریڈنگ اور بلنگ کے فرائض محکمے سے باہر کسی اور کو تفویض کرنے کے خلاف جنوری میں لیبر ہال سے مقامی پریس کلب تک ایک جلوس نکالا۔[70]

صنعتی حادثات: کراچی میں صنعتوں میں بھڑک اٹھنے والی آگ کے واقعات سارا سال جاری رہے۔ اپریل میں آگ بجھانے والے عملے کے چار افراد ہلاک اور ان کے پانچ ساتھی زخمی ہوئے، یہ واقعہ نیو کراچی میں واقع ایک کارخانے کی کثیر المنزلہ عمارت کے علی الصبح گر جانے کے باعث پیش آیا، جس کا ڈھانچا ایک دن قبل بھڑک اٹھنے والی آگ کے باعث بہت زیادہ کمزور ہو چکا تھا۔ اس انہدام میں چار دیگر افراد بھی زخمی ہوئے۔[71]

سینیٹیشن ملازمین: سینیٹیشن ملازمین سارا سال اپنی کم از کم اجرت کے حق کے لیے لڑتے رہے۔ سندھ ہائی کورٹ نے جنوری میں سندھ حکومت کو ہدایات دیں کہ صوبے بھر میں تمام مقامات پر تعینات سینیٹیشن ملازمین کو قانونی طور پر طے شدہ کم از کم اجرت 25000 روپے ماہانہ ادا کی جائے۔ یہ ہدایات، لوکل گورنمنٹ اور سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے تمام سینیٹیشن ملازمین کے لیے کم از کم اجرت کے قانون کے نفاذ کے مطالبے کی حامل پٹیشن کے جواب میں جاری کی گئیں۔[72]

سندھ میں کم از کم چھ سینیٹیشن ملازمین مہلک گیس کے باعث ہلاک ہوئے۔ 7 مئی کو کراچی میں 32 سالہ بابر مسیح کی لاش، اس کے ایک مین ہول میں ڈوبنے کے کئی دن بعد ملی۔[73]

کان کن: جنوری میں جھمپیر میں ایک کوئلے کی کان کے گرنے سے چار کان کن ہلاک ہو گئے۔ جھمپیر کے ایس ایچ او نے بتایا کہ اس کان کے اندر پانی گھسنے اور اس کے نتیجے میں کان کے گرنے کے سبب مزدور پھنس کر رہ گئے تھے۔ ایسے

سندھ

حادثات کے تدارک کے لیے یا قبل از وقت اقدامات نہیں ہوئے۔[74] ایک اور واقعے میں، لاڑکانہ، جامشورو کی کانوں میں، نومبر میں ہونے والے مختلف حادثات میں کم از کم 3 کان کن ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔[75] نومبر میں پیش آنے والے دوسرے واقعے میں، ایک کان میں نصب جنریٹر پھٹنے سے تین کان کن زخمی ہو گئے۔[76]

معذوری کے ساتھ جیتے افراد

فروری میں سندھ کے وزیر اعلی سید مراد علی شاہ نے کاروباری شعبے کو ہدایات جاری کرتے ہوئے بولنے اور سننے سے محروم نوجوانوں کو روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کر کے سب کی شمولیت پر مبنی پالیسی اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔[77] اسی ماہ تب صدر پاکستان ڈاکٹر عارف علوی نے شعبہ بینکاری اور سرکاری اداروں کو معذوری کے ساتھ جیتے افراد کو روزگار اور سہولتیں دینے کا کہا تاکہ پاکستان کو شمولیتی معاشرہ اور معذوری کے ساتھ جیتے افراد کو متحرک اور کارآمد شہری بنایا جا سکے۔[78]

مہاجرین: وفاقی حکومت کی غیر قانونی تارکین وطن کو ایک ماہ کے اندر ملک بدر کرنے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے، نگران صوبائی حکومت نے بھی ان افغان باشندوں کو ملک سے نکالنے کے لیے اقدامات لیے جن کے پاس شناختی دستاویزات نہیں تھیں۔ سندھ میں سول سوسائٹی افغانوں کی ملک بدری پر دو واضح دھڑوں میں تقسیم رہی۔ سول سوسائٹی کا بڑا حصہ حکومت کی پالیسی کے حق میں تھا، جبکہ شہری علاقوں میں کام کرنے والے حقوق کے نمائندوں کے ایک گروہ نے اس عمل کی مخالفت کرتے ہوئے اس خوف کا اظہار کیا کہ اس کی آڑ میں خدشہ ہے کہ قانونی دستاویزات کے حامل کچھ افراد کو بھی ملک سے نکال دیا جائے گا۔

سندھ میں، سول سوسائٹی افغان شہریوں کی ملک بدری کے معاملے پر منقسم دکھائی دی

ماہرین تعلیم، وکلا اور سول سوسائٹی کے کارکنوں نے ایک بیان میں حکومت سے گزارش کی کہ ملکی قوانین اور یو این کنونشنز کے مطابق، ملک بھر، خاص طور پر سندھ سے، تمام غیر قانونی طور پر مقیم مہاجرین کو نکال دیا جائے۔ یہ بیان حیدر آباد میں عرفانہ ملاح، امر سندھو، اور دیگر سمیت 86 افراد نے جاری کرتے ہوئے دلائل دیے کہ غیر قانونی مہاجرین سندھ حکومت کے وسائل، ملازمتوں، تعلیم، نظام صحت، زبان اور ثقافت پر بوجھ بن چکے ہیں۔[79]

اس کے برعکس، جب مبینہ طور پر امتیازی کارروائی جاری تھی، کراچی میں وکلا، حقوق کے کارکنوں، ماہرین تعلیم اور ترقی پسند حلقوں کے مشترکہ پلیٹ فارم، جوائنٹ ایکشن کمیٹی برائے مہاجرین نے انسانی حقوق کے بین الاقوامی نگرانوں اور نگران حکومت سے تمام افغان قیدیوں کو فوری طور پر قانونی مشاورت تک رسائی دینے کا مطالبہ کیا۔[80]

تعلیم

ستمبر میں کراچی یونیورسٹی کے اساتذہ کی جانب سے تنخواہوں کی ادائیگی کے مطالبات کے حامل احتجاج کے بعد، کراچی یونیورسٹی ٹیچرز سوسائٹی کی صدر ڈاکٹر صالحہ رحمان نے شام کی کلاسوں کے اساتذہ کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی پر وائس چانسلر کو تنقید کا نشانہ بنایا اور اس بات پر بھی زور دیا کہ ان اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ بھی مسترد کیا گیا ہے۔ تاہم وائس چانسلر ڈاکٹر خالد محمود عراقی نے ان مطالبات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا اور یہ نکتہ اٹھایا کہ گذشتہ تین برسوں میں 70 فی صد طلبہ نے فیسیں جمع نہیں کرائیں، اور یہ کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے 2018 کے بعد سے مہنگائی میں اضافے کے باوجود گرانٹ نہیں بڑھائی۔[81]

شہر میں 9 مئی کے ہنگاموں کے بعد، برٹش کونسل نے 9 اور 10 مئی کو ہونے والے اپنے او اور اے لیول کے امتحانات منسوخ کر دیے؛ تاہم صوبے کے ثانوی تعلیمی بورڈ نے ثانوی سکول سرٹیفیکیٹ امتحانات کو شیڈول کے مطابق منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔[82] اگرچہ سندھ، 2022 میں طلبہ یونین سے پابندی اٹھانے والا پہلا صوبہ تھا لیکن 2023 میں طلبہ کی کوئی سرگرمی باقاعدہ طور پر بحال نہ ہو سکی۔

صحت

ہوا کا خراب معیار: 2023 کا سال کراچی کے عوام کے لیے صحت کے حوالے سے کافی مشکل رہا۔ جنوری میں، کیماڑی کے علاقے میں مختلف کارخانوں سے نکلنے والے مضرِ صحت کیمیائی مادے سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہونے کے باعث کم از کم 18 افراد ہلاک ہوئے۔[83] یہ تمام اموات 10 اور 16 جنوری کے درمیان واقع ہوئیں۔ ان مرنے والوں میں تین بڑے اور باقی سب بچے تھے۔

فروری میں ماہرین صحت کے ایک گروہ نے حکومت سندھ کی توجہ سندھ میں ہوا کی خراب صورت حال کی طرف دلاتے ہوئے، اسے عوامی صحت کو درپیش سب سے بڑا خطرہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب تک کراچی میں ہوا میں آلودگی کا تناسب لاہور کے مقابلے میں زیادہ نہیں تھا، تو ہوا کے مضرِ صحت ہونے کا معاملہ نظر انداز کیا جاتا رہا۔ انھوں نے حکام سے مطالبہ کیا کہ سندھ اینوائرمینٹل پروٹیکشن ایجنسی کو فعال کیا جائے اور شہر میں خطرناک اخراج پر پابندی لگا کر ہوا کے معیار پر مسلسل نظر رکھنے کا نظام قائم کیا جائے۔[84]

بیماری کا پھیلاؤ: مئی میں پورا ملک اس وقت ہل کر رہ گیا جب کانگو وائرس کے باعث دو افراد کی موت کی خبر سامنے آئی۔[85] اس وائرس کا پہلا شکار کراچی میں فوت ہوا۔ بلوچستان میں زندگی بچانے والی ادویات کی عدم دستیابی نے بھی کانگو وائرس کے مریضوں کو علاج کی خاطر اس صوبے میں آنے اور کراچی کا سفر کرنے پر مجبور کیا۔ نومبر میں، کوئٹہ سے کراچی سفر کرنے والا ایک متاثرہ ڈاکٹر رستے میں دم توڑ گیا،[86] جس سے ملک میں عوامی صحت کے ڈھانچے کی

خرابیاں ایک بار پھر نمایاں ہوئیں۔

مجموعی صورت حال یہ اشارہ کرتی ہے کہ سندھ ہر طرح کے وائرس کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ اس صوبے میں، ستمبر میں، تھرپارکر میں ملیریا کے باعث پہلی موت واقع ہوئی۔ اسی ماہ، ایک خبر کے مطابق، سندھ میں 24 گھنٹوں کے اندر ملیریا کے 4608 مریض سامنے آئے۔[87] علاوہ ازیں ستمبر میں کراچی میں ڈینگی کے 900 واقعات رپورٹ ہوئے۔

کراچی کا پانی اس کے رہائشیوں کے لیے اس وقت مہلک قرار پایا، جب ماہرین کو پانی میں نگلیریا فولیری ایمیبا کی موجودگی کا پتا چلا، جس سے ایک موت بھی واقع ہوئی۔[88] صحت کے حوالے سے شہر کو سارا سال جس ایک اور خطرے کا سامنا رہا وہ مسلسل وقفوں سے اکٹھے کیے گئے گندے پانی کے نمونوں میں پولیو وائرس کی موجودگی تھی۔ 2023 کے دوران کراچی میں پولیو کی موجودگی کے کم از کم دو واقعات سامنے آئے،[89] جن میں ایک 31 ماہ کا بچہ بھی شامل تھا۔[90]

مارچ میں کووڈ 19 کی صوبے میں واپسی ہوئی۔ 19 مارچ تک کراچی میں مثبت شرح 35 فی صد تک پہنچ گئی۔[91] تاہم صورت حال قابو میں رہی۔

ستمبر میں آنکھوں کے ایک وبائی مرض، آشوبِ چشم نے کراچی میں کئی بڑوں اور بچوں کو متاثر کیا۔[92] ماہرین صحت نے بارشوں کی کمی اور ہوا کی خرابی کو وائرس کے پھیلاؤ کا باعث قرار دیا۔ صورت حال اس وقت خراب تر ہو گئی جب اس انفیکشن کے علاج کے لیے استعمال ہونے والے آنکھوں کے قطرے مارکیٹ سے غائب ہو کر، بلیک مارکیٹ میں مہنگے داموں بکنے لگے۔ اس بحران کے تناظر میں ڈرگز ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان نے آنکھوں کے ان قطروں کی قیمتوں میں بیس فی صد اضافے کی منظوری دے دی۔[93]

ویکسینیشن: کراچی شہر ویکسینیشن کے لیے مقررہ اہداف کے حصول میں بہت پیچھے رہا۔ اکتوبر میں حکام نے سندھ میں 10.3 ملین بچوں کو ویکسین لگانے کی غرض سے ایک ویکسینیشن مہم کا آغاز کیا۔[94] کراچی کے لیے اس پانچ روزہ مہم کا دورانیہ بڑھا کر ایک ہفتہ کر دیا گیا کہ جہاں کچھ 'انتہائی خطرے سے دوچار' یونین کمیٹیاں موجود ہیں۔ یہ کل 89000 بچوں پر مشتمل تھیں کہ جن کے والدین نے یا تو ویکسین لگوانے سے انکار کر دیا یا جب ویکسینیشن ٹیم پہنچی تو گھر پر موجود نہ تھے۔

خودکشی: ایدھی فاؤنڈیشن کے اعداد و شمار کے مطابق اس سال کراچی میں کم از کم 180 مردوں اور عورتوں نے خودکشی کی۔[95]

حفظانِ صحت کے نظام: صوبے میں حفظانِ صحت کے نظام میں بے قاعدگیاں عروج پر رہیں۔ حکومت سندھ کا صوبائی سطح پر چلنے والے بنیادی صحت کے مراکز کی خدمات کے انصرام کو سرکاری و نجی شعبے کے اشتراک کے سپرد کرنے کا ایک دہائی پرانا اقدام، درجنوں مریضوں کے لیے مشکلات کا باعث بنا رہا۔[96] ایسے پروگراموں کا غیر موثر ہونا

سندھ

مراکزِ صحت پر نہ صرف دواؤں کی کمی بلکہ سرجنز اور دیگر طبی ماہرین کی عدم دستیابی کا سبب بنا۔ صوبے کی جیلوں میں بھی صحت کی صورتِ حال خراب رہی۔ سندھ میں 2022 کے سیلاب کی وجہ سے کئی قیدی کھڑے پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا شکار رہے۔ سندھ میں 19 جیلیں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں قائم تھیں۔[97]

رہائش اور عوامی سہولیات

سیلاب متاثرین کے لیے گھر: سندھ حکومت نے سال کا آغاز 2022 کے سیلاب سے نقصان اٹھانے والے یا تباہ ہونے والے گھروں کی تعمیر کے چیلنج کے ساتھ کیا۔ یکم فروری کو سندھ کے چیف سیکرٹری نے اعلان کیا کہ سیلاب متاثرین 8 فروری سے 300000 فی گھر قسطوں کی صورت میں حاصل کریں گے۔[98] ایک جائزے میں یہ نتیجہ نکالا گیا کہ 2.058 ملین گھروں کو جزوی نقصان پہنچا یا مکمل تباہ ہوئے؛ 50000 روپے جزوی نقصان پہنچنے والے گھروں کو دینے کا اعلان کیا گیا۔ چیف سیکرٹری نے یہ بھی اعلان کیا کہ رہائشی منصوبے کے لیے ورلڈ بینک نے 500 ملین امریکی ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گھروں کی تعمیرِ نو کے لیے حکومت سندھ 250 ملین ڈالر دے رہی تھی جبکہ وفاقی حکومت نے 250 ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا تھا۔

حکومت سندھ نے اگست کے پہلے ہفتے میں اعلان کیا کہ وہ 2.1 ملین سیلاب متاثرین کے لیے صوبے بھر میں گھر تعمیر کر رہی ہے۔ یہ پروگرام سندھ پیپلز ہاؤسنگ فار فلڈ افیکٹیز کے تحت چلایا گیا اور سیلاب سے متاثرہ عورتوں کو ان گھروں کے ملکیتی حقوق دیے گئے۔[99] یہ اعلانات بہت خوش آئند تھے، لیکن ان پر عمل درآمد بہت سست تھا۔ کئی سیلاب متاثرین مہینوں تک حکومتی وعدوں کے ایفا ہونے کا انتظار کرتے رہے۔[100] وہ جن کے گھر سیلاب میں برباد ہو گئے تھے، کراچی کی کچی بستیوں میں گزارا کرنے پر مجبور رہے۔

کم آمدنی والوں کے لیے رہائش: وزیر برائے لوکل گورنمنٹ، ہاؤسنگ اور شہری منصوبہ بندی، سید ناصر حسین شاہ نے بتایا کہ کم آمدنی کے حامل گھرانوں کے افراد کے لیے کم لاگت رہائشی منصوبے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت 80، 100، 120، اور 200 مربع فٹ کے سنگل یونٹ بنگلے تعمیر کیے جانے کا ارادہ ہے۔ پروگرام کو ملیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے زیرِ انتظام کام کرنا تھا۔[101] اس پروگرام کے بارے میں مزید کوئی معلومات دستیاب نہیں۔

اگست میں صوبائی حکومت کا دورانیہ مکمل ہونے کا وقت آ گیا اور عنانِ اقتدار نگران حکومت کے سپرد کر دی گئی۔ اسی ماہ نگران حکومت نے سندھ بھر میں نئے رہائشی منصوبوں اور کثیر المنزلہ عمارتوں کی تعمیر پر غیر معینہ مدت کے لیے پابندی عائد کر دی۔ ذرائع نے معاملے کا کھوج لگایا کہ یہ فیصلہ 'پورشن' گھروں کی تعمیر کو روکنے کے لیے کیا گیا جو کئی حوالوں سے تعمیراتی قوانین کی خلاف ورزیوں پر منتج ہو رہا ہے۔[102]

ایک خوش آئند پیش رفت، نگران وزیرِ اعلیٰ مقبول باقر کی جانب سے کراچی کے مارٹن، کلیٹن اور پاکستان کوارٹرز کے رہائشیوں کے لیے منصوبے کا اعلان تھا۔ اس منصوبے کے تحت ان افراد کے لیے رہائشی ٹاورز کی صورت میں نئے

گھروں کی تعمیر ہوگی، جن کو شہر کی تعمیر نو کے منصوبے کے تحت بے گھر ہونا تھا۔[103]

گجر اور اورنگی نالوں کے ساتھ ساتھ رہنے والے ہزاروں خاندانوں کی حالت میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی۔ زیادہ تر خاندان حال ہی میں گرائے گئے گھروں کے ملبے میں گزارا کرتے رہے۔ جبکہ کچھ خاندانوں کو صوبائی حکومت کی جانب سے حسب وعدہ ازالے کی رقم ادا کی گئی، 2022 کے زیادہ تر متاثرین حکام کی جانب سے متبادل رہائش کے وعدے کی تکمیل کے انتظار میں پڑے رہے، وعدہ جو 2023 میں بھی پورا نہ ہوا۔[104]

عمارتوں کا معائنہ: 2022 کے سیلاب کے بعد، سندھ کے حکام نے مون سون میں بڑے پیمانے پر کسی ممکنہ تباہی سے بچنے کے لیے، متحرک انداز میں عمارتوں کی حالت کا معائنہ کیا۔ ای بی سی اے کی ٹیکنیکل کمیٹی آن ڈینجرس بلڈنگز کے مئی میں کیے گئے جائزے میں یہ بات سامنے آئی کہ کراچی میں 550 عمارتیں خستہ حال ہیں۔[105]

بنیادی ڈھانچا اور ٹرانسپورٹ کے مسائل: کراچی کے بنیادی ڈھانچے کے مسائل کے حل کے لیے صوبائی حکومت کی ناقص حکمت عملی نے شہر میں موجود کھلے نالوں کو کئی بے دھیان شہریوں کے لیے موت کا جال بنائے رکھا۔ مئی میں گلشن اقبال میں ایک لڑکے کی غم ناک کہانی نے قوم کو ہلا کر رکھ دیا۔[106] یہ لڑکا ایک کھلے نالے میں گر گیا اور اس کی لاش کئی ماہ تک باہر نہ نکالی جا سکی۔ تین ماہ بعد اگست میں ایک شیر خوار میمن گوٹھ کے علاقے میں ایک کھلے نالے میں گھر کر ہلاک ہو گیا۔[107] کراچی میں بڑے بڑے رہائشی علاقوں کی سڑکیں گڑھوں کا منظر پیش کرتی رہیں۔ سندھ حکومت کی جانب سے تعمیر نو کے کئی منصوبوں کے ایک ساتھ آغاز نے شہر کی حالت برباد کر کے رکھ دی، جس سے رہائشیوں کو سفر میں مشکلات پیش آئیں۔ صوبائی حکومت نے 10 ارب روپے کے منصوبے شروع کیے۔[108]

بس ریپڈ ٹرانزٹ پروجیکٹ کے بارے میں حکومت کی کارکردگی سارا سال مایوس کن رہی۔ نگران وزیر اعلیٰ نے بھی دو بڑی بس لائنوں، گرین اور اورنج کو یکجا کرنے کے کام کے سست رفتار ہونے پر ناراضی کا اظہار کیا۔ اس تاخیر کی وجہ سے لاکھوں شہری، شہر میں ایک سستی بس سروس کے استعمال سے محروم رہے۔[109]

2022 کے شاہراہ فیصل کے حادثے سے بھی حکومت سندھ نے کوئی سبق نہ سیکھا کہ جس میں ایک شخص اور اس کی دو بیٹیاں اس وقت وفات پا گئیں جب ایک ڈمپر نے ان کی موٹر سائیکل کو کچل دیا۔ انتہائی بھیڑ کے اوقات میں بڑی گاڑیاں سڑکوں پر دندناتی رہیں، جس سے کئی اموات واقع ہوئیں۔ مئی میں دی نیوز کے ایک صحافی کی موت اس وقت واقع ہوئی جب وہ اختر کالونی سگنل کے قریب ایک تیز رفتار ٹرک کے نیچے آ کر کچلا گیا۔[110] نومبر میں ایک اور تیز رفتار واٹر ٹینکر ایک موٹر سائیکل سے ٹکرایا جس سے اس پر سوار ایک عورت اور اس کا شیر خوار بچہ ہلاک ہو گئے۔[111]

ماحولیات

اگرچہ ہوا کے خراب معیار کے حوالے سے لاہور بدنام ہے لیکن 2023 کے دوران کراچی اس کا مقابلہ کرتا نظر آیا۔ ستمبر میں ہوا کے معیار کے حوالے سے کراچی دو دن تک لگاتار دنیا کا آلودہ ترین شہر قرار پایا۔ اے کیو آئی

سندھ

151 سے 200 تک غیر صحت مندانہ سمجھا جاتا ہے جبکہ 201 سے 300 صحت کے لیے زیادہ خطرناک سمجھا جاتا ہے۔[صحت بھی دیکھیے]۔[112]

سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے موسمیاتی تبدیلی کو دی گئی ایک بریفنگ میں یہ بتایا گیا کہ مجموعی طور دریائے سندھ کے ساحلی جنگلات میں گذشتہ برسوں میں اضافہ ہوا ہے لیکن بورڈ آف ریوینیو اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی جانب سے زمینوں کی الاٹمنٹ کے باعث کراچی شہر اس حفاظتی جنگل سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔[113]

سندھ ہائی کورٹ نے ایک تاریخی فیصلے میں ننگر پارکر، تھرپارکر ضلع میں کارونجھر کی پہاڑیوں پر کان کنی اور کھدائی کے کام پر پابندی عائد کر دی۔ دو ججوں پر مشتمل بینچ نے فیصلہ دیا کہ سندھ کی مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ کو اس پہاڑی سلسلے پر قانونی دسترس حاصل نہیں کیونکہ یہ محفوظ قومی ورثے کے زمرے میں آتا ہے۔[114]

ثقافت

ہر سال دسمبر کے پہلے اتوار کو سندھ بھر میں سندھ کلچر ڈے منایا جاتا ہے۔ سندھی اجرک اور ٹوپی دن، صوبے کی شاندار ثقافت کی نمائندگی کرتا ہے۔ 2023 میں اس دن کے حوالے سے سرگرمیاں صبح سے رات گئے تک جاری رہیں۔[115]

حوالہ جات

1 H. Tunio. (2023, March 18). Opposition's proposals to be incorporated in budget. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2406720/oppositions-proposals-to-be-incorporated-in- budget

2 A. Ashfaque & T. Siddiqui. (2023, May 12). Unelected person can become mayor after LG law amendment. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1752467/unelected-person-can-become-mayor-after-lg-law-amendement

3 Murad asks PTI MPAs to declare Imran a traitor as PA resolution seeks strict action against arsonists. (2023, May 12). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=201268

4 T. Siddiqui. (2023, July 15). Sindh passes law to put anklets on criminals. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764842/sindh-passes-law-to-put-anklets-on-criminals

5 T. Siddiqui. (2023, July 21). Sindh Assembly amends law to give more powers to local govt heads. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1765888

6 H. Tunio. (2023, July 23). Bill to strengthen medico-legal system. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2427540/bill-to-strengthen-medico-legal-system

7 H. Tunio. (2023, July 23). Bill to strengthen medico-legal system. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2427540/bill-to-strengthen-medico-legal-system

8 Sindh Assembly passes a bevy of crucial legislations. (2023, July 27). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2428112/sindh-assembly-passes-a-bevy-of-crucial-legislations

9 T. Siddiqui. (2023, August 5). BRT users beware! PA passes laws against spitting, fare dodging. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1768442/brt-users-beware-pa-passes-laws-against-spitting-fare-dodging

10 Street crimes in Karachi: 90,000 cases reported in 2023. (2024, January 9). Business Recorder. https://www.brecorder.com/news/40282702/street-crimes-in-karachi-90000-cases-reported- in-2023

11 M. Kalhoro. (2023, May 2). Sindh to raise 5,000-strong 'katcha force' exclusively to eliminate dacoit gangs, says IGP. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1750391

12 Sindh human rights defenders network shares list of total missing persons of Sindh with media. (2023, December 8). The Pakistan Daily. https://thepakistandaily.com/sindh-human-rights-defenders-network-shares-list-of-total-missing-persons-of-sindh-with-media/

13 H. Fazal & W. Irfan. (2023, June 2). Lawyer Jibran Nasir returns home almost 24 hours after being picked up. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1757493

14 I. Ali. (2023, June 7). Television producer returns home 24 hours after being 'picked up'. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758370/television-producer-returns-home-24-hours-after-being-picked-up

15 'Missing' Jang reporter returns home. (2023, July 11). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764061/missing-jang-reporter-returns-home

16 SUP activist found tortured, murdered in Sukkur. (2023, February 7). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1735703/sup-activist-found-tortured-murdered-in-sukkur

17 I. Ali. (2023, June 7). 'Missing' worker of MQM-P in Karachi found dead. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758351

18 This data is from the Sindh government's Prisons Department and Correctional Facility.

19 'Another Ahmadiyya worship place vandalized.' (2023, February 3). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1735012/another-ahmadiyya-worship-place-vandalised

20 S. Hasan. (2023, July 16). 'Over 150-year-old' Hindu temple demolished in Karachi's soldier bazaar. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764986/over-150-year-old-hindu-temple-demolished-in-karachis-soldier-bazaar

21 I. Ayub. (2023, July 17). Wahab says construction of building on plot of century-old temple won't be allowed. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1765204/wahab-says-construction-of-building-on-plot-of-century-old-temple-wont-be-allowed

22 Q. Khushik & I. Ali. (2023, July 16). Dacoits attack place of worship belonging to members of Hindu community in Kashmore. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1765062

23 R. Javaid. (2023, March 7). KU students 'beaten up, barred' from celebrating Holi. The News. https://www.thenews.com.pk/latest/1047563-karachi-university-students-tortured-for- celebrating-holi

24 A. Mehmood. (2023, February 28). Parents vow not to let deported girl return to India. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2403629/parents-vow-not-to-let-deported-girl- return-to-india

25 Pakistani woman who crossed border for love set for Bollywood debut: reports. (2023, August 4). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2429250/pakistani-woman-who-crossed-indian-border-for-love-set-for-bollywood-debut-reports

26 N. Sahoutara. (2023, March 9). Karachi court hands over custody of teenage Hindu girl to her parents. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1741142

27 I. Ali. (2023, March 31). Dalits hold rally over 'forced conversion', other woes. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1745073/dalits-hold-rally-over-forced-conversion-other-woes

28 Diplo town of Tharparkar shut over conversion of Hindu woman. (2023, April 17). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1748014/diplo-town-of-tharparkar-shut-over-conversion-of- hindu-woman

29 H. Tunio. (2023, April 25). Painstaking wait for Hindu couples continues. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2413415/painstaking-wait-for-hindu-couples-continues

30 Body formed to make draft Hindu marriage law. (2023, June 6). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758176

31 Rights watch. (2023, March 15). Voicepk. https://voicepk.net/2023/03/rights-watch-15- march-2023/

32 I. Ali. (2023, July 10). Reporter goes missing. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1763922/reporter-goes-missing

33 Senior journalist Jan Mohammad Mahar shot dead in Sukkur. (2023, August 14). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1769990

34 Three suspects remanded in Sukkur journalist's murder case. (2023, August 19). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1770839/three-suspects-remanded-in-sukkur-journalists-murder-case

35 Rallies held to condemn journalist's murder in Sukkur. (2023, August 15). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1770162/

36 Septuagenarian, son arrested for torching Rangers' check post in Karachi. (2023, May 15). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1753311

37 I. Soomro. (2023, May 18). Ghotki journalist detained for 30 days under MPO. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=203125

38 I. Tanoli. (2023, May 16). PTI lawmaker Firdous Shamim Naqvi remanded in police custody for two days. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1753493

39 N. Butt. (2023, January 25). Freedom of expression cannot erode right to free trial: ATC. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2397544/freedom-of-expression-cannot-erode-right-to-free-trial-atc-1

40 RSF asks govt not to criminalize criticizing army. (2023, February 14). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1737026/rsf-asks-govt-not-to-criminalise-criticising-army

41 H. Zaidi. (2023, April 13). Art, literature can't be termed 'obscene' sans holistic review: SC. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1747396/art-literature-cant-be-termed-obscene-sans- holistic-review-sc

42 Partial strike observed in Sindh on TLP's call. (2023, February 28) Dawn. https://www.Dawn.com/news/1739513

43 I. Ali & I. Ayub. (2023, May 11). Police break up PTI protests as tense calm prevails in Karachi.Dawn. https://www.Dawn.com/news/1752177

44 I. Ali. (2023, January 23). Mutiny case lodged against PTM after protest. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1733160/mutiny-case-lodged-against-ptm-after-protest

45 Peasant women urged to stand up for their rights in Aurat March. (2023, March 9). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1741136/peasant-women-urged-to-stand-up-for-their-rights-in-aurat-march

46 Peasants protest 'kidnapping' of four fellows after being freed on court's order. (2023, March 5). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1740395/peasants-protest-kidnapping-of-four-fellows-after-being-freed-on-courts-order

47 A. Ansari. (2023, July 14). More primary teachers detained. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2426117/more-primary-teachers-detained

48 Q. Khushik & M. Khan. (2023, January 18). Programmed to mark G.M. Syed's birth anniversary hit by violence. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1732218/programmes-to-mark-gm-syeds-birth-anniversary-hit-by-violence

49 I. Ayub. (2023, January 15). 'Bitter' MQM-P announces electoral boycott. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1731716/bitter-mqm-p-announces-electoral-boycott
50 S. Hasan. (2023, January 6). SHRC unveils three-year strategic plan to protect weak, marginalized segments. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1730093/shrc-unveils-three-year-strategic-plan-to-protect-weak-marginalised-segments
51 F. Ilyas. (2023, January 25). Women's empowerment key to success in family planning, say doctors at conference. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1733472/womens-empowerment-key-to-success-in-family-planning-say-doctors-at-conference
52 H. Fazal. (2023, February 15). Will Karachi's pink bus finally break the glass ceiling or crash into it yet again? Dawn. https://www.Dawn.com/news/1736560/will-karachis-pink-bus-finally-break-the-glass-ceiling-or-crash-into-it-yet-again
53 S. Hasan. (2023, February 21). Code of conduct needed to safeguard women politicians against hate speech. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1738262
54 Sindh's failure to enforce LHW's service structure contempt of court: rights activists. (2023, October 3). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1778969/sindhs-failure-to-enforce-lhws-service-structure-contempt-of-court-rights-activists
55 I. Tanoli. (2023, March 7). SHC throws out petition against Aurat March. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1740809
56 Manhunt on for predator who groped woman in Karachi's Gulistan-i-Jauhar street. (2023, July 6). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1763234/manhunt-on-for-predator-who-groped-woman-in-gulistan-i-jauhar-street
57 I. Ali. (2024, January 1). 522 women, underage girls sexually assaulted in Karachi last year.Dawn. https://www.Dawn.com/news/1802215
58 Lawmakers greet first woman opposition leader in PA. (2023, August 3). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1768123
59 I. Hussain. (2023, August 18). Khairpur judge orders exhumation of maid's body. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=229385
60 Rights watch. (2023, January 7). Voicepk. https://voicepk.net/2023/01/rights-watch-7- january-2023/
61 Transgender persons to get Rs7,000 quarterly under BISP. (2023, January 30). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=171363
62 S. Hasan. (2023, November 11). Bold and colourful trans people celebrate their proud identity. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1788299/bold-and-colourful-trans-people-celebrate- their-proud-identity
63 Sindh Moorat March tomorrow. (2023, November 18). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1790309/sindh-moorat-march-tomorrow
64 S. Hasan. (2023, May 21). 'People only want to see us begging and dancing, not earning a decent living'. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1754687/people-only-want-to-see-us-begging-and-dancing-not-earning-a-decent-living
65 I. Tanoli. (2023, June 5). SHC irked by denial of treatment to HIV-positive transgenders. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758017/shc-irked-by-denial-of-treatment-to-hiv-positive- transgenders
66 O. Azam. (2023, July 27). UNDP suspends transgender HIV programme with GIA. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=223432
67 T. Siddiqui. (2023, September 29). Labour dept told to take steps for implementation of minimum wage. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1778405/labour-dept-told-to-take-steps-for-implementation-of-minimum-wage
68 S. Siddiqui. (2023, April 22). 80% workers denied minimum wage. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2413278/80-workers-denied-minimum-wage
69 SHRC vows action to address complaints of workers not being paid minimum wage. (2023, May 27). The News. https://www.thenews.com.pk/print/1074219-shrc-vows-action-to-address-complaints-of-workers-not-being-paid-minimum-wage
70 Wapda union threatens countrywide drive if privatization plan not shelved. (2023, January 20).
71 I. Ali. (2023, April 14). Four firefighters die, five hurt as burnt out factory in New Karachi collapses. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1747532/four-firefighters-die-five-hurt-as-burnt-out-factory-in-new-karachi-collapses
72 J. Khurshid. (2023, January 26). SHC directs Sindh govt to pay minimum wage to sanitary workers in all departments. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=170156

73 S. Rufus. (2023, October 30). Unheard and unseen: the unspoken plight of sanitation workers. The Friday Times. https://thefridaytimes.com/30-Oct-2023/unheard-and-unseen-the-unspoken-plight-of-sanitation-workers
74 G. Khawaja. (2023, January 26). Four labourers die, one survives as coal mine caves in. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1733596/four-labourers-die-one-survives-as-coal-mine-caves-in
75 Heavy machines fall on miners, kills three at Lakhra. (2023, November 18). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1790299
76 Heavy machines fall on miners, kills three at Lakhra. (2023, November 18). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1790299
77 Corporate sector urged to provide jobs to differently abled persons. (2023, February 8). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1735933/corporate-sector-urged-to-provide-jobs-to-differently-abled-persons
78 Alvi urges banks to employ differently abled persons. (2023, February 16). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=176399
79 Early repatriation of illegal aliens demanded. (2023, November 9). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2445593/early-repatriation-of-illegal-aliens-demanded
80 Civil society calls for access to legal counsel for detainees. (2023, November 6). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=252828
81 A. Ansari. (2023, September 21). VC-teachers row jeopardizes KU students' future. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2436931/vc-teachers-row-jeopardises-ku-students- future
82 I. Ali & I. Ayub. (2023, May 10). Pitched battles on Sharea Faisal as Imran's arrest sparks protests. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1751899/pitched-battles-on-sharea-faisal-as-imrans-arrest-sparks-protests
83 A. Hussain. (2023, January 27). Toxic chemicals allegedly kill 18 people in Pakistan's Karachi. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/1/27/toxic-chemicals-allegedly-kill-18-people-in-pakistans-karachi
84 City's toxic air quality termed biggest public health threat. (2023, February 7). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1735707.
85 A. Hussain. (2023, May 8). Two Congo virus-related deaths cause alarm in Pakistan. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/5/8/two-congo-virus-related-deaths-cause-alarm-in- pakistan
86 T. Ahmed. (2023, November 6). Quetta doctor dies of Congo virus in Karachi. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2445059/quetta-doctor-dies-of-congo-fever-in-karachi
87 H. Rehman (2023, September 12). Sindh reports first death from malaria of 2023, 4608 cases in 24 hours. Samaa TV. https://www.samaa.tv/20873500-sindh-reports-first-death-from-malaria-of-2023-4-608-cases-in-24-hours
88 T. Ahmed & S. Ali. (2023, November 20). Brain-eating amoeba rears its ugly head again. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2447246/brain-eating-amoeba-rears-its-ugly- head-again.
89 Pakistan Polio Eradication Programme. (n.d.). Polio cases district-wise. https://www.endpolio.com.pk/polioin-pakistan/district-wise-polio-cases
90 Fifth polio case of the year reported in Karachi. (2023, November 12). The Express Tribune.https://tribune.com.pk/story/2446047/fifth-polio-case-of-year-reported-in-karachi
91 I. Ali. (2023, March 21). Sindh health department dismisses report on alarming jump in Karachi's Covid-19 cases. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1743401
92 F. Ilyas. (2023, September 2). Weather condition, poor sanitation leading to rise in eye infection cases across Karachi. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1773584/weather-condition-poor-sanitation-leading-to-rise-in-eye-infection-cases-across-karachi
93 D. Abbas. (2023, September 7). Pink eye drugs disappear. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2434513/pink-eye-drugs-disappear
94 F. Ilyas. (2023, October 3). Drive to vaccinate 10.3m children against polio begins in Sindh. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1778981/drive-to-vaccinate-103m-children-against- polio-begins-in-sindh
95 I. Ali. (2024, January 1). 522 women, underage girls sexually assaulted in Karachi last year.
96 T. Ahmed. (2023, September 9). Patients deprived of medical, surgical treatment. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2434891/patients-deprived-of-medicinal-surgical- treatment'
97 Human Rights Watch. (2023, March 29). A nightmare for everyone: The health crisis in Pakistan's prisons.

98 Flood victims to get money to build houses. (2023, February 1). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2398757/flood-victims-to-get-money-to-build-houses
99 S. Chandio. (2023, August 6). 2.1 million houses to be built in flood-ravaged areas of Sindh. The News. https://www.thenews.com.pk/print/1097619-2-1-million-houses-to-be-built-in-flood-ravaged-areas-of-sindh
100 H. Fazal. (2023, August 25). A year on, Sindh's flood victims remain stranded and forgotten.
101 F. Qureshi. (2023, August 9). 4,000 housing units for low-income households: Sindh minister unveils housing project. Pro Property. https://propakistani.pk/proproperty/4000-housing-units-for-low-income-households-sindh-minister-unveils-housing-project/
102 M. Ali. (2023, August 26). Sindh govt bans new housing project. Business Recorder. https://www.brecorder.com/news/40259926
103 Baqar announces residential towers for people living in federal housing quarters. (2023, November 23). The News. https://www.thenews.com.pk/print/1131569-baqar-announces-residential-towers-for-people-living-in-federal-housing-quarters
104 Z. Ebrahim. (2023, October 1). Displacement and despair: two years on, drain demolition job washes away housing dream. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1778561
105 550 Karachi buildings in dilapidated conditions: SBCA. (2023, May 30). Business Recorder. https://www.brecorder.com/news/40244952/550-karachi-buildings-in-dilapidated- conditions-sbca
106 Karachi boy falls into open manhole, search operation underway. (2023, May 7). The Nation. https://www.nation.com.pk/07-May-2023/karachi-boy-falls-into-open-manhole-search-operation-underway
107 Toddler dies after falling into open manhole in Karachi. (2023, August 15). Geo News. https://www.geo.tv/latest/505097-toddler-dies-after-falling-inside-open-manhole-in-karachi
108 H. Fazal & M. Amin. (2023, June 12). Why is Karachi dug up - District central's festival of roadworks. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1756981
109 I. Ayub. (2023, October 6). Sindh CM Baqar unhappy over delay in merger of BRT orange, green lines. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779589
110 The News staff member killed in road accident. (2023, May 3). The News. https://www.thenews.com.pk/print/1066441-the-news-staff-member-killed-in-road-accident
111 Woman, infant die as tanker crushes family on bike in Karachi. (2023, November 4). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2444691/woman-infant-die-as-tanker-crushes-family-on-bike-in-karachi
112 W. Khan. (2023, September 27). Karachi 'most polluted city' for second day. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1778021/karachi-most-polluted-city-for-second-day
113 F. Ilyas. (2023, October 12). Karachi losing mangrove cover due to land allotment, Senate panel told. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1780530/karachi-losing-mangrove-cover-due-to-land-allotment-senate-panel-told
114 SHC bars mining on Karoonjhar hills. (2023, October 20). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2441987/shc-bars-mining-on-karoonjhar-hills
115 Z. Ali & S. Jhandir. (2023, December 4). People celebrate cultural identity. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2448852/people-celebrate-cultural-identity

خیبر پختونخوا

اہم نکات

- جنوری میں خیبر پختونخوا اسمبلی کی قبل از وقت تحلیل اور صوبائی انتخابات کے بروقت منعقد نہ ہونے سے صوبے کے عوام اپنی نمائندگی سے محروم رہے اور سارا سال کوئی قانون سازی نہیں ہوئی۔
- مئی میں، پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان کی گرفتاری کے بعد پارٹی کے ہزاروں رہنما اور کارکن گرفتار کر لیے گئے اور بعد ازاں انھیں انتخابی مہم چلانے سے بھی روک دیا گیا۔
- 2023 کے دوران، خیبر پختونخوا میں، درجنوں ہدفی عسکریت پسند حملوں اور سیکیورٹی آپریشن میں 160 سے زائد پولیس اہلکار، 70 سے زائد فوجی، 60 سے زائد عام سویلین اور 170 سے زائد مبینہ عسکریت پسند ہلاک ہوئے۔
- 2023 میں خیبر پختونخوا میں سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد 4.7 ملین رہی، جن میں 66 فیصد لڑکیاں تھیں۔ اس کی بڑی وجہ سکولوں کی کمی ہے۔
- 2023 میں خیبر پختونخوا میں خصوصی افراد کی درج شدہ تعداد تقریباً 150000 تھی، لیکن عدالتی احکامات کے باوجود، زیادہ تر سرکاری اور نجی عمارتوں سے ان کی سمت نمائی کے لیے ریمپ اور بریل کے مارکر غائب تھے۔
- 2023 کے دوران صوبے میں اساتذہ، ڈاکٹروں، ہیلتھ ورکروں اور سینیٹیشن کے ملازمین نے تنخواہوں اور دیگر سرکاری واجبات کی ادائیگی میں تاخیر کے خلاف الگ الگ احتجاجی مظاہرے کیے۔
- 2023 کے اختتام تک، پاکستان 1.5 ملین قانونی اور 0.7 ملین غیر قانونی افغان مہاجرین کا مسکن تھا، جن میں سے 0.7 ملین قانونی اور 0.3 ملین غیر قانونی مہاجرین خیبر پختونخوا میں موجود تھے۔ 212000 مہاجرین کو طورخم سرحد کے ذریعے افغانستان واپس بھیجا گیا۔
- حکومت کے مطابق خیبر پختونخوا کی 11 فی صد آبادی نشے کی عادی ہے اور میتھ کے نشئیوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔
- 2023 میں خیبر پختونخوا کو متاثر کرنے والی بارشوں، سیلابی ریلوں اور آندھیوں کے نتیجے میں، گھروں کی چھتیں اڑنے اور کئی اضلاع میں سیلاب میں بہہ جانے کے باعث کم از کم 40 افراد ہلاک ہوئے۔
- مئی کے مہینے میں مسرت ہلالی پشاور ہائی کورٹ کی پہلی خاتون چیف جسٹس بنیں۔ وہ جولائی میں ترقی پا کر سپریم کورٹ میں تعینات ہونے پر ملک کی سب سے بڑی عدالت کی دوسری خاتون جج قرار پائیں۔
- پشاور ہائی کورٹ میں، مقامی حکومتوں کے انتخابات کے انعقاد میں تاخیر کے مقدمہ میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ہار جانے کے بعد، اگست میں، 21 اضلاع کی اہم نشستوں پر مقامی حکومتوں کے انتخابات منعقد ہوئے۔
- جنوری میں خیبر پختونخوا کابینہ نے عورتوں پر گھریلو تشدد (تدارک اور تحفظ) کے قوانین 2022 کی منظوری

دیتے ہوئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو عورتوں کے خلاف جسمانی، نفسیاتی اور معاشی خلاف ورزیوں پر مبنی گھریلو تشدد کے مقدمات چلانے کی اجازت دی۔

- صوبائی حکومت نے گریڈ 16 تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں 35 فیصد اضافے کی منظوری دی۔ پنشن میں 17.5 فیصد اضافہ کیا گیا۔
- نفسیاتی علاج، مشاورت اور بحالی کی خدمات فراہم کرنے کی غرض سے، پشاور میں خیبر پختونخوا کا ذہنی صحت سے مخصوص اولین ادارہ قائم کیا گیا۔

عمومی جائزہ

جنوری میں خیبر پختونخوا اسمبلی کی قبل از وقت تحلیل اور انتخابات میں سال بھر تاخیر کے باعث، 2023 میں صوبے کے دیگر معاملات کی طرح انسانی حقوق کی مجموعی صورتِ حال خراب رہی۔

اس خرابی نے سیاسی نمائندگی کا حق پامال کیا جس کے نتیجے میں سال کے دوران قانون سازی کی ایک بھی کارروائی نہ ہو پائی۔ مئی میں پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان کی گرفتاری پر کارکنوں کی جانب سے صوبے بھر میں احتجاج پر پی ٹی آئی کے خلاف بڑی اور مسلسل کارروائیاں بھی سال کے دوران نمایاں رہیں؛ درجنوں رہنما اور کارکن گرفتار کر لیے گئے اور انھیں فوجی عدالتوں سمیت قانونی مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ عدالتیں انھیں مدد فراہم کرنے کے لیے بار بار مداخلت کرتی رہیں لیکن ان کے خلاف سخت کارروائیوں میں کوئی کمی نہ آئی۔

صوبے کو دہشت گردی سے متعلق تشدد میں اضافے کا سامنا بھی رہا۔ صوبے کے اندر عسکریت پسندوں کے درجنوں حملوں میں عام شہریوں اور حفاظتی اہلکاروں سمیت سیکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ سال کے دوران عورتوں، بچوں اور دیگر کمزور طبقات کے ساتھ ساتھ زیرِ ساعت قیدیوں کے حقوق واضح طور پر نظر انداز کیے گئے۔ ان میں، 2023 کے اختتام تک پشاور ہائی کورٹ میں 41000 مقدمات کا زیرِ التوا ہونا اور ضلعی عدالتوں میں 280000 سے زائد مقدمات کا بوجھ، شامل تھے۔ 4.7 ملین کے قریب بچے سکول نہیں جا رہے اور صنفی بنیادوں پر ووٹ کے تناسب میں تفاوت برقرار رہا، الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تازہ ترین صوبائی انتخابی فہرستوں کے مطابق، مرد ووٹروں کے مقابلے میں خواتین ووٹروں کی تعداد تقریباً بیس لاکھ کم ہے۔

2023 کے آخری چوتھائی حصے میں ریاست کی جانب سے ایک اور بڑی پریشانی، قانونی دستاویزات کے ناکافی ہونے کی صورت میں افغان مہاجرین کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انھیں اپنی مرضی سے افغانستان واپس جانے یا دوسری صورت میں زبردستی ملک بدری کا سامنا کرنے کا فیصلہ تھا۔ خیبر پختونخوا سے ہزاروں افغانوں کو، اسی خراب سماجی، سیاسی اور معاشی مستقبل کا سامنا کرنے کے لیے زبردستی افغانستان واپس بھیجا گیا، جس سے جان چھڑا کر وہ پاکستان آئے تھے۔

قانون اور قانون سازی

18 جنوری 2023 کو، پانچ سالہ آئینی مدت مکمل ہونے سے سات ماہ قبل، وزیر اعلیٰ کی تجویز کی صوبائی گورنر کی جانب سے توثیق کے بعد، خیبر پختونخوا اسمبلی تحلیل کر دی گئی۔ دسمبر 2022 میں پی ٹی آئی کے چیئرمین عمران خان نے اعلان کیا کہ خیبر پختونخوا اور پنجاب میں صوبائی اسمبلیوں کی تحلیل سے متعلق ان کی پارٹی کا فیصلہ، قومی اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد کے ذریعے انھیں وزارت عظمیٰ سے محروم کرنے کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا گیا۔[1]

خیبر پختونخوا اسمبلی کی تحلیل نے اس کے منتخب نمائندوں کو ان کے حلقہ انتخاب کی نمائندگی اور قانون سازی سے محروم کر دیا۔ ایک طویل سیاسی تعطل نے، خیبر پختونخوا کی نئی اسمبلی کے لیے، مقررہ 90 دنوں میں انتخابات کے انعقاد کی راہ میں رکاوٹ پیدا کیے رکھی۔

سال کے اختتام کے قریب ای سی پی نے عام انتخابات 8 فروری 2024 کو منعقد کرنے کا اعلان کر دیا، جن میں خیبر پختونخوا اسمبلی کے انتخابات بھی شامل تھے۔ معمول سے ہٹ کر سیاسی سرگرمیوں کے باعث 2023 کے دوران خیبر پختونخوا میں کوئی قانون سازی نہ ہو سکی۔

تاہم 2023 میں حکمت عملی کی سطح پر قانون سازی کے دو کام ہوئے۔ جنوری میں لینڈ یوز اینڈ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی جانب سے خیبر پختونخوا اربن پالیسی 2030 اور اس کا عملی منصوبہ منظور کر لیے گئے، جس سے خیبر پختونخوا سرکاری شہری پالیسی کو اپنانے والا پاکستان کا پہلا صوبہ بن گیا۔[2] اگست میں یو این ڈی پی نے پشاور میں جیلوں کی اصلاحات سے متعلق ایک مشاورتی اجلاس منعقد کیا، جس میں پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے شرکت کی اور جیلوں میں زیر سماعت قیدیوں کی گنجائش سے بڑھ کر موجودگی جیسے مسائل سے نمٹنے کے لیے خیبر پختونخوا پریزنز ایکٹ کے موثر نفاذ کی حمایت پر اتفاق کیا گیا۔[3]

انصاف کی فراہمی

حالیہ برسوں میں زیر التوا مقدمات کی تعداد زیادہ رہی، سو 2023 کے دوران پشاور ہائی کورٹ، ضلعی، سیشنز، مقامی، انسداد دہشت گردی اور فیملی کورٹس سمیت خیبر پختونخوا کی عدالتیں مدعیان کو انصاف فراہم کرنے میں مشکلات سے دوچار رہیں۔ تاہم عدالتوں نے سیاسی کارکنوں کو مدد فراہم کرتے ہوئے، بچوں اور خواتین کی غیر قانونی گرفتاریوں سے متعلق مقدمات میں انصاف کی فراہمی کے طریق کار کو بہتر بنانے کی غرض سے متعدد فیصلے اور ہدایت نامے جاری کیے۔

سزائے موت: ایچ آر سی پی کی میڈیا مانٹرنگ کے مطابق خیبر پختونخوا میں اس سال کے دوران 19 مقدمات میں مجرموں کو سزائے موت سنائی گئی۔

زیر التوا مقدمات: لا اینڈ جسٹس کمیشن پاکستان کے مطابق، سال کے آغاز میں پشاور ہائی کورٹ میں 41911

خیبر پختونخوا

مقدمات زیرِ التوا تھے اور 2023 کے دوران 26297 نئے مقدمات شامل ہوئے اور 25926 مقدمات نمٹا دئے گئے۔ دسمبر 2023 تک کل 42409 مقدمات پشاور ہائی کورٹ میں زیرِ التوا تھے۔ ضلعی عدالتوں میں سال کے آغاز میں 261212 مقدمات زیرِ التوا تھے۔ سال 2023 کے دوران ضلعی عدالتوں میں کل 515877 نئے مقدمات درج ہوئے اور اس دوران 510069 مقدمات کا فیصلہ سنایا گیا۔ سال کے اختتام تک 273762 مقدمات ضلعی سطح پر زیرِ التوا تھے۔[4]

خالی عدالتی آسامیاں: خیبر پختونخوا کو عدالتی آسامیاں پر کرنے میں مشکلات کا سامنا رہا، سال 2023 کے اختتام تک پشاور ہائی کورٹ کی مقررہ 20 نشستوں میں سے صرف 15 پر جج تعینات تھے۔ جنوری میں جوڈیشل کمیشن آف پاکستان نے پشاور ہائی کورٹ میں تین اضافی ججوں کی تجاویز کی توثیق کر دی۔[5] فروری میں پشاور ہائی کورٹ نے خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کو صوبے کی ضلعی عدالتوں میں سول ججوں کی 84 خالی آسامیاں پر کرنے کی ہدایات جاری کیں۔[6]

ترقی میں حائل رکاوٹ عبور: مئی میں جسٹس مسرت ہلالی پشاور ہائی کورٹ کی پہلی خاتون چیف جسٹس مقرر ہوئیں۔ اس سے قبل وہ پشاور ہائی کورٹ کے ججز پینل کے واحد خاتون رکن کے طور پر خدمات سرانجام دے چکی تھیں۔ جولائی میں وہ ترقی پا کر سپریم کورٹ میں چلی گئیں اور اس اعلیٰ ترین عدالت کی دوسری خاتون جج بننے کا اعزاز حاصل کیا۔[7]

سوموٹو عدالتی مقدمہ: جنوری میں سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ سنایا کہ پاکستان کی ہائی کورٹس سوموٹو اختیارات استعمال

جسٹس مسرت ہلالی پشاور ہائی کورٹ کی پہلی خاتون چیف جسٹس مقرر ہوئیں

نہیں کرسکتیں۔ یہ فیصلہ پشاور ہائی کورٹ کی جانب سے پرائس میکنزم کمیٹیوں کو دی جانے والی ہدایات کے خلاف ایک عام شہری کی پٹیشن پر آیا۔ سپریم کورٹ نے حکم دیا کہ صوبائی ہائی کورٹس کی جانب سے اس طرح کے فیصلے طاقت کی ثلاثی تقسیم کے اصول کے خلاف جاتے ہیں۔[8]

مقامی حکومتوں کی بحالی: مارچ کے مہینے میں، پی ایچ سی نے مقامی حکومتوں کو مدد فراہم کرتے ہوئے، ای سی پی کی جانب سے خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کے انتخابات کو صوبائی انتخابات کے انعقاد تک التوا کو مسترد کرتے ہوئے، ان کی خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) ایکٹ 2019 کے تحت قانونی حیثیت بحال کرنے کا حکم دیا۔[9] اس طرح منتخب مقامی نمائندوں کو اپنے انتخابی حلقوں کے لیے خدمات سرانجام دینے کا سلسلہ جاری رکھنے کی اجازت مل گئی۔

نابالغوں کا تحفظ: اپریل میں پشاور ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ خیبر پختونخوا میں انسدادِ دہشت گردی کے مقدمات میں ملوث نابالغ ملزمان پر انسدادِ دہشت گردی عدالت کی بجائے جووینائل جسٹس سسٹم ایکٹ 2018 کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔[10] عدالت نے یہ رائے دی کہ اس فیصلے سے انھیں نجی زندگی اور ذہنی صحت کی حفاظت جیسے تحفظ حاصل ہوں گے۔

تیز تر انصاف اور بڑی مدد: مئی میں پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے مقدمات، خاص طور پر خاندانی جھگڑوں سے متعلق، کو تیزی سے نمٹانے کا حکم جاری کیا۔[11] انھوں نے جون کے مہینے میں پولیس سٹیشنز پر تشدد کے خاتمے کی ہدایات جاری کیں۔[12] جون میں چارسدہ میں ایک عدالت نے امن عامہ میں خلل ڈالنے کے الزام میں قید پی ٹی آئی کے پچاس کارکنوں کی رہائی کا حکم جاری کیا۔[13]

نومبر میں پی ایچ سی نے صوبائی حکومت اور ای سی پی کو پی ٹی آئی کے کارکنوں کو انتخابات کے لیے ووٹرز کو متحرک کرنے کی غرض سے کام کرنے سے روکنے پر خبردار کیا۔[14] اس نے شمالی وزیرستان میں پی ٹی آئی کے رہنماؤں کے خلاف درج مبینہ بغاوت کے مقدمات خارج کرنے کا حکم بھی دیا۔ مئی سے دسمبر کے درمیان پی ایچ سی نے کئی الگ الگ فیصلوں میں، ضمانتیں دیتے ہوئے پی ٹی آئی کے رہنماؤں کی رہائی کی ہدایات جاری کیں۔

نومبر میں پی ایچ سی نے وفاقی حکومت کو، ڈاکٹر شکیل آفریدی، جن پر اسامہ بن لادن کو تلاش کرنے میں امریکیوں کی مدد کرنے کا الزام ہے، کے خاندان کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ سے نکالنے کا حکم دیا۔[15]

اگست میں پی ایچ سی نے پختونخوا کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کو یہ بات یقینی بنانے کی ہدایت کی کہ کسی فرد کو عدالت کی جانب سے عبوری ضمانت دیے جانے کے بعد پولیس یا دیگر ادارے اسے گرفتار نہ کریں۔ اسی عدالت نے ایک سابقہ فیصلے میں حکام کو ہدایات جاری کی تھیں کہ کسی ایک مقدمے میں ضمانت پر رہا ہونے والے فرد کو کسی دوسری ایف آئی آر کے تحت گرفتار کرنے سے پہلے عدالت سے اجازت لی جائے۔ ایک اور الگ مقدمے میں پی ایچ سی نے حکم جاری کیا کہ یہ عدالت فیملی کورٹ کے ریکارڈز کو ثبوتوں پر مبنی جائزہ نہیں بنا سکتی حتیٰ کہ اگر عدالت میں ریکارڈ کیے گئے حقائق کے نتائج میں غلطیاں بھی ہوں۔

امن عامہ

صوبے میں 2023 میں صنفی تشدد اور دیگر جرائم کا سلسلہ جاری رہا (دیکھیے ٹیبل 1)

مقدمات کی تعداد	جرم
عصمت دری	293
اجتماعی عصمت دری	4
'غیرت' کے نام پر قتل	127
توہینِ مذہب کے مقدمات	41
پولیس مقابلے	153

ذرائع: ایچ آر سی پی کی درخواست پر خیبر پختونخوا پولیس نے فراہم کیے

2023 کے لیے ایچ آر سی پی کے میڈیا معائنے میں صوبے میں گھریلو تشدد کے 20، جنسی تشدد کے 72، 'غیرت' کے نام پر قتل کے 49 اور عورتوں سے متعلق قتل کے 286 واقعات کا پتا لگایا گیا۔

2023 میں خیبر پختونخوا میں شدید تشدد میں بڑے اضافے کے ساتھ سیکڑوں شہری، پولیس اہلکار، فوجی اور عسکریت پسند ہلاک ہوئے اور کئی دیگر زخمی ہوئے۔ فوجی اور سویلین، دونوں طرح کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو ہدف بنا کر قتل کرنے، دھماکوں، اغوا، فائرنگ اور سرحدی جھڑپوں کے واقعات صوبے بھر میں سامنے آتے رہے۔ درحقیقت 2023 میں عسکریت پسندوں کے حملوں سمیت دہشت گردی کے واقعات اور افواج کے آپریشنز کا 84 فی صد اور ان کے نتیجے میں ہلاکتوں کا 90 فی صد حصہ مشترکہ طور پر دو صوبوں خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں پیش آیا۔[16]

ہلاک ہونے والے پولیس اہلکار: 2022 میں خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں ہونے والی 105 ہلاکتوں کے مقابلے میں، 2023 کے دوران انسداد دہشت گردی کے ادارے کے 18 افسروں سمیت کم از کم 164 پولیس اہلکار خدمات سرانجام دیتے ہوئے ہلاک ہوئے۔ کم از کم 31 افراد کو حملہ آوروں نے ہلاک کیا، جن میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مردم شماری ٹیم کی حفاظت پر مامور ایک پولیس اہلکار سمیت 8، ضلع خیبر میں 6، لکی مروت اور پشاور کے اضلاع میں پانچ پانچ، ٹانک میں 2 اور بنیر، ہنگو، مردان، شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان کے اضلاع میں ایک ایک ہلاکت شامل ہے۔

خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں نامعلوم حملہ آوروں کی جانب سے پیٹرولنگ کرنے والوں اور گاڑیوں پر کیے جانے والے حملوں میں کم از کم 61 پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ درجنوں مذہبی مقامات، سیکیورٹی اور دیگر حکومتی تنصیبات پر

فرائض سرانجام دینے کے دوران ہلاک ہوئے، ان میں پشاور میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے اندر واقع مسجد میں ہونے والے بم دھماکے میں 50 ہلاکتیں ہوئیں ہیں، نامعلوم افراد کی جانب سے سوات میں انسداد دہشت گردی کے ادارے کے ایک مقام کو نشانہ بنایا گیا،[17] ضلع لکی مروت اور ضلع خیبر میں چیک پوسٹوں پر حملے میں حفاظت پر مامور تین اہلکاروں کی ہلاکتیں ہوئیں اور ایک کو ضلع لکی مروت میں اغوا کے بعد نامعلوم عسکریت پسندوں نے تشدد کا نشانہ بنایا۔

فوجی: 2023 میں خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں کم از کم 72 جوانوں کی جان چلی گئی جن میں 63 فوجی اور 9 ایف سی کے جوان شامل تھے۔ان میں شمالی اور جنوبی وزیرستان کے اضلاع میں مختلف حملوں میں 42، خیبر میں 5، بنوں اور ٹانک میں دو دو، اور لکی مروت، اورکزئی اور پشاور کے اضلاع میں ایک ایک فوجی جوانوں کی شہادت ہوئی۔

ہلاک، زخمی ہونے والے یا دھمکی کا نشانہ بننے والے سیاست دان اور سیاسی کارکن: جولائی میں ضلع باجوڑ میں جمعیت علمائے اسلام ف (جے یو آئی ایف) کے زیر اہتمام منعقدہ سیاسی اجتماع میں بم دھماکے کے نتیجے میں 29 بچوں سمیت کم از کم 64 افراد ہلاک اور 150 سے زائد زخمی ہو گئے، کالعدم اسلامک سٹیٹ خراسان نے اس کی ذمہ داری قبول کی۔[18] جون میں ضلع شانگلہ میں پاکستان مسلم لیگ نواز کے سربراہ امیر مقام کے قافلے پر مسلح افراد نے حملہ کر دیا۔[19]

عسکریت پسند: 2023 میں خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں 41 چھاپوں اور حملوں کے نتیجے میں کم از کم 177 افراد ایسے ہلاک ہوئے جنھیں حکام کی جانب سے 'عسکریت پسند' یا 'دہشت گرد' قرار دیا گیا۔ان حملوں میں 29 افراد کو معلومات کی بنیاد پر کی گئی کارروائیوں، اور 12 کو دفاعی فائرنگ یا سرحدی جھڑپوں کا نام دیا گیا۔ہلاک ہونے والوں میں 84 تحریک طالبان پاکستان کے عسکریت پسند اور 2 لشکرِ اسلام کے رکن بتائے گئے۔

سرکاری اہلکاروں اور شہریوں کے خلاف تشدد: خیبر پختونخوا میں ٹارگٹ کلنگ اور دھماکوں میں 132 پیشہ ورانہ ماہرین اور شہری ہلاک ہوئے۔ان میں 64 افراد، بشمول 29 بچوں کے، باجوڑ میں جے یو آئی ایف کے جلسے کے شرکا تھے، فرقہ ورانہ اور قبائل تشدد میں ضلع کرم میں 20، خیبر اور کرم کے اضلاع میں 8 سکول اساتذہ، ضلع لکی مروت میں ایک نوعمر، شمالی اور جنوبی وزیرستان کے اضلاع میں چار قبائلی عمائدین، خیبر ضلع میں پولیس سٹیشن پر کام کرنے والا ایک باورچی، موٹر سائیکل کے ساتھ لگے بم کے پھٹنے کے نتیجے میں ضلع بنوں میں ایک شخص، ضلع پشاور میں ایک سکھ دکاندار اور ایک مسیحی سینیٹیشن ملازم اور مارٹر گولوں کے دھماکوں میں ہلاک ہونے والے تین بچے شامل تھے۔شمالی وزیرستان میں دو اور ضلع بنوں میں ایک سکول کو دھماکے سے اڑا دیا گیا لیکن کوئی طالب علم زخمی نہ ہوا۔16 جنوری کو سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر اور نیشنل ڈیموکریٹک مومنٹ کے بانی رکن لطیف آفریدی کو پی ایچ سی کے احاطے میں کسی نے گولی مار دی۔مئی میں ایک بپھرے ہوئے ہجوم نے مردان میں پی ٹی آئی کے حمایتی ایک مقامی مذہبی رہنما کو توہینِ مذہب کے الزام میں تشدد کا نشانہ بنایا۔

ایچ آر سی پی نے خیبر پختونخوا میں کئی پرتشدد واقعات پر الگ الگ مذمتی بیانات جاری کیے۔ علاوہ ازیں، خیبر پختونخوا پولیس کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، سال کے دوران عسکریت پسندوں کے حملوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے 279 اہلکار ہلاک ہوئے۔

اغوا: جنوری میں، میران شاہ میں تیل تلاش کرنے والی کمپنیوں کے چار غیر مقامی ملازموں کو اغوا کر لیا گیا۔ انھیں حکام نے بعدازاں شمالی وزیرستان سے بازیاب کرالیا۔ مبینہ اغوا کاروں میں سے چار ہلاک ہو گئے۔[20] اپریل میں میڈیا کے افراد اور سوشل میڈیا کے فعال کارکنوں نے بنوں میں، مبینہ طور پر 'حکومت دوست' عسکریت پسندوں کی جانب سے ایک صحافی گوہر وزیر کے اغوا اور اس پر تشدد کی شکایت کی بار بار درخواست کے باوجود، ایف آئی آر درج کرنے سے پولیس کے انکار پر ایک احتجاجی مظاہرہ ترتیب دیا۔[21]

قید خانے اور قیدی

جیل خانہ جات کے لیے ایک آن لائن مینجمنٹ نظام بنانے میں مثبت پیش رفت کے باوجود، 2023 کا سال خیبر پختونخوا میں قیدیوں کے لیے مجموعی طور پر مشکل رہا۔ اپریل میں قیدیوں کی پولیس کو پشاور سینٹرل جیل میں احتجاج کرنے والوں کو روکنے کے لیے آنسو گیس کے گولے برسانا پڑے۔

گنجائش سے زیادہ بھرے قید خانے: محکمہ جیل خانہ جات خیبر پختونخوا کے مطابق خیبر پختونخوا میں سال 2023 کے دوران کل 39 جیلیں فعال تھیں۔ ان جیلوں میں 13375 کی گنجائش کے مقابلے میں زیرِ سماعت مقدمات کے 11326 قیدی، 2447 سزا یافتہ اور 375 نابالغ قیدی موجود تھے۔ سزائے موت کے قیدیوں میں 143 قتل،

خیبر پختونخوا کے قیدیوں کے لیے 2023 عمومی طور پر ایک مشکل سال رہا

4 توہینِ مذہب اور چھ دیگر جرائم کے الزامات میں قید تھے۔ جیلوں میں موجود مجموعی تعداد میں 13625 مرد، 139 عورتیں اور ماؤں کے ساتھ رہنے والے 28 بچے شامل تھے۔ نومبر میں محتسب اعلیٰ کے دفتر کی جانب سے خیبر پختونخوا کے حکام سے کہا گیا کہ وہ عورتوں اور نابالغ قیدیوں کے لیے بالخصوص اضافی رہائشیں بنا کر جیلوں کے اندر گنجائش سے زیادہ افراد کی موجودگی کا حل نکالیں۔

غیر صحت بخش حالات: اپریل میں پی ایچ سی کے چیف جسٹس نے پشاور میں نابالغوں کو تنگ کوٹھڑیوں میں قید کرنے پر جیل حکام کی ایک بار پھر سرزنش کرتے ہوئے حکم دیا کہ انھیں بہتر صاف مقام پر منتقل کرنے کی سہولت دی جائے۔[22] مئی میں چیف جسٹس نے جیل حکام کو نوشہرہ میں قیدیوں کے لیے صحت کی مناسب سہولیات یقینی بنانے کی ہدایات دیں۔ ایک خبر کے مطابق خیبر پختونخوا کی جیلوں میں 196 قیدی ٹی بی، ہیپا ٹائٹس بی اور سی اور دفاعی نظام میں کمزوری سمیت مختلف بیماریوں کا شکار ہیں۔[23]

اپیل کے حق سے محروم کرنا: فیصلوں پر اپیلوں کے حق سے انکار کے صریح واقعات میں، خیبر پختونخوا حکومت نے، فوجی عدالتوں کی جانب سے سزائے موت پانے والے پانچ قیدیوں کی پھانسی کی سزا برقرار رکھتے ہوئے انھیں سپریم کورٹ تک رسائی دینے سے انکار کر دیا۔[24]

قید خانوں کا ڈجیٹل نظام: نومبر میں خیبر پختونخوا حکومت نے پشاور میں مقدمات کی سماعت اور قید خانے کے انتظام کے آن لائن نظام کا افتتاح کیا۔[25] نیا نظام قیدیوں کو عدالت کے سامنے آن لائن پیشی اور ضمانت لینے کی اجازت دے گا، جس کے ساتھ محتسب اعلیٰ کے دفتر نے صوبے کی سطح پر ڈجیٹل نظام نافذ کرتے ہوئے جیل کے ریکارڈ کو نیشنل ڈیٹا بیس رجسٹریشن اتھارٹی کے ریکارڈز کے ساتھ ملانے کا تقاضا کیا۔

جبری گمشدگیاں: 2023 میں خیبر پختونخوا میں لوگ جبری طور پر غائب کیے جاتے رہے۔ کمیشن آف انکوائری آن انفورسڈ ڈس اپیئر ینسز کے مطابق 2011 سے اب تک کل 3485 مقدمات سامنے آئے، جن میں سے 635 کے معاملات گھر واپسی کے بعد نمٹا دیے گئے، 832 نظر بند تھے، 126 جیلوں میں ملے اور 77 کی لاشیں ملنے کے بعد کیس ختم کر دیے گئے۔ 2023 کے خاتمے تک جبری گمشدیوں کے 1336 مقدمات حل طلب تھے۔

جنوری میں، باڑہ میں ایک خاندان نے انسداد دہشت گردی کے افسران پر الزام لگایا کہ انھوں نے خواتین پولیس اہلکاروں کے بغیر غیر قانونی چھاپا مارا اور خاندان کے ایک مرد کو اٹھا کر لے گئے۔[26]

مارچ میں سوات میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیئر پرسن حنا جیلانی کی قیادت میں ایچ آر سی پی کے ایک مشن نے ضلع کے رہائشیوں کی جبری گمشدگیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور اور حکام سے مطالبہ کیا کہ اس طرح کے گمشدہ افراد اگر کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں تو انھیں عدالت میں پیش کیا جائے۔ مشن نے سیکورٹی فورسز سے تقاضا کیا کہ سوات میں ان بند سکولوں کی عمارتیں خالی کرائی جائیں جنھیں کالعدم تنظیمیں غیر قانونی قید خانوں کے طور پر

استعمال کر رہی ہیں۔

احتجاج: گمشدہ یا ہری پور، کوہاٹ، مردان اور پشاور کے اضلاع میں بغیر کسی قانونی کارروائی کے جیلوں میں محبوس 500 افراد کے خاندانوں نے ان کی جبری قید کے خلاف مئی کے مہینے میں سوات میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ان خاندانوں نے الزام لگایا کہ پشاور ہائی کورٹ کی جانب سے گمشدہ افراد کے مقدمے کا فیصلہ ان کے حق میں کیے جانے کے باوجود، حکام نے ان کے رشتہ داروں کو رہا کرنے یا عدالت میں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔[27]

آزادی اظہارِ رائے

صحافیوں کے خلاف کارروائیاں: مارچ کے مہینے میں، کوہاٹ میں، جیو ٹی وی کے رپورٹر یاسر شاہ کے گھر پر نامعلوم افراد نے حملہ کرکے گرینیڈ پھینکے اور گولیاں چلائیں۔ وہ محفوظ رہے۔[28] ان پر، اکتوبر میں گھر واپس آتے ہوئے سڑک پر دوبارہ حملہ ہوا اور گولی لگنے سے زخمی ہو گئے۔ اپریل میں بنوں کے صحافی گوہر وزیر کو نامعلوم افراد نے اغوا کر لیا اور چھوڑنے سے قبل تشدد کا نشانہ بنایا۔ ایچ آر سی پی نے انھیں اور ہراسگی کے شکار دیگر صحافیوں کو انصاف دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک بیان جاری کیا۔ پولیس نے جون کے مہینے میں، ٹانک کے ایک رہائشی کی شکایت پر، صحافیوں شاہین صہبائی، وجاہت خان اور دیگر سوشل میڈیا کارکنوں کے خلاف 'بغاوت کے مرتکب ہونے اور پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کرنے' کا مقدمہ درج کیا۔[29]

اظہار پر نشانہ بنانا: مارچ میں ضلع مردان میں حکام نے نفرت پر مبنی تقریر اور 'لوگوں کو حکومت کے خلاف اکسانے' کے جرم میں پی ٹی آئی کے بیس کارکنوں کے خلاف مقدمہ قائم کیا۔ جون میں پشتون تحفظ موومنٹ کے رہنما اور رکن قومی اسمبلی علی وزیر کو جبری گمشدگیوں کے خلاف آواز اٹھانے پر شمالی وزیرستان سے گرفتار کر لیا گیا۔[30] اگست میں خیبر پختونخوا حکومت نے اپنے ملازمین کو سرکاری معاملات سے متعلق مواد کو ذاتی سوشل میڈیا ہینڈلز پر استعمال کرنے سے روک دیا۔[31] جولائی میں ضلع خیبر میں مذہبی رہنماؤں نے شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی پر پابندی لگا دی۔[32]

اجتماع کی آزادی

2023 میں، عورتوں، والدین، سیاست دانوں، سیاسی کارکنوں، قبائلی افراد اور حکومتی ملازمین نے مختلف حقوق کے حصول کی خاطر کئی عوامی اجتماعات اور احتجاجی مظاہرے کیے۔ مئی کے آغاز میں پی ٹی آئی کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف حکام کی کارروائی کا واضح نمونہ سامنے آیا۔ اِنھیں 9 مئی کو جماعت کے سربراہ کی گرفتاری پر احتجاج کرنے سے، خیبر پختونخوا اسمبلی میں جلد انتخابات کے انعقاد سے اور پھر انتخابی جلوسوں کے انعقاد سے روکا گیا۔

جماعتوں کے احتجاج اور گرفتاریاں: فروری میں پی ٹی آئی نے، خیبر پختونخوا میں صوبائی انتخابات کے اعلان کے لیے دباؤ ڈالنے کی حکمت عملی کے طور پر پشاور میں جیل بھرو تحریک کا اعلان کیا۔ مئی میں عمران خان کی گرفتاری پر ملک کے دوسرے حصوں کی طرح خیبر پختونخوا میں بھی بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ پی ٹی آئی کے احتجاجی ہجوموں نے کئی شہروں میں سرکاری املاک کو تباہ کیا، خاص طور پر پشاور میں ریڈیو پاکستان کی عمارت کو آگ لگا دی۔[33] بعد ازاں ایک بہت غیر متناسب ردعمل میں پولیس حکام نے پی ٹی آئی کے ہزاروں رہنماؤں اور کارکنوں کو ایبٹ آباد، باجوڑ، چارسدہ، کرم، لوئر دیر، مالاکنڈ، مردان، پشاور، اورکزئی، شمالی وزیرستان، شانگلہ، جنوبی وزیرستان اور صوابی کے اضلاع سے، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے، لوگوں کو تشدد پر اکسانے اور عوامی اجتماعات پر پابندی کی خلاف ورزی

کے جرم میں گرفتار کر لیا۔

دسمبر میں ای سی پی کی جانب سے 2024 کے انتخابات کے شیڈول کے اعلان کے بعد، پی ٹی آئی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے اپنے حمایتیوں کو متحرک کرنے کے لیے عوامی جلسوں کے انعقاد کی بار بار کوشش کی لیکن انھیں ہر بار روکا گیا۔ ستمبر میں پشاور میں پولیس نے مہنگائی کے خلاف احتجاج کرنے والے جماعت اسلامی کے درجنوں رہنماؤں اور کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔[34] اکتوبر میں قبائلی عمائدین نے ای سی پی کی حلقہ بندیوں کے نتیجے میں ہنگو اور اورکزئی اضلاع سے قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشستیں کم ہونے پر احتجاج کیا۔[35]

سیاسی اجتماعات پر پابندی: اگست میں پشاور کی ضلعی انتظامیہ نے دفعہ 144 نافذ کرتے ہوئے بلا اجازت اجتماعات، احتجاجی مظاہروں اور جلوسوں پر پابندی عائد کر دی۔

معاشی مسائل پر احتجاج: جنوری میں جماعت اسلامی کے کارکنوں نے ضلع لوئر دیر میں مہنگائی اور بے روزگاری کے خلاف احتجاج کیا۔ احتجاج کرنے والی خواتین نے گندم کے آٹے کی قیمت میں کمی کا مطالبہ کرتے ہوئے ضلع خیبر میں پاک افغان ہائی وے بلاک کر دی۔ حد سے بڑھی لوڈشیڈنگ اور گیس سٹیشنوں کی بندش کے خلاف عوامی نیشنل پارٹی کے کارکنوں نے ضلع مردان میں جمع ہو کر حکومت کے سامنے اپنے مطالبات رکھے۔[36] اپریل میں مسیحی سینیٹیشن ملازمین پشاور میں جمع ہوئے اور انھوں نے اپنی تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بروقت ادائیگی کا مطالبہ کیا تاکہ وہ ایسٹر منا سکیں۔[37] اگست میں مانسہرہ، مردان، پشاور اور سوات کے اضلاع کے رہائشی بجلی کے بھاری بلوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔[38] ستمبر میں تاجروں، کمرشل ٹرانسپورٹروں اور مزدوروں نے طورخم سرحد پر جمود کی شکار معاشی سرگرمیوں کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔[39]

نقل و حرکت پر آزادی

سرحدی پابندیاں: 2023 میں خیبر پختونخوا میں سرحدوں کی بندش اور احتجاجی مظاہروں نے ہزاروں لوگوں کی نقل و حرکت کی آزادی کے حق کو محدود کیے رکھا۔ جنوری میں، سرحد دو ہفتوں کے لیے بند ہونے کے باعث، جلدی خراب ہو جانے والے سامان سے بھرے 7000 ٹرکوں کو طورخم سرحد پر روک کر رکھا گیا۔[40] ستمبر میں، سرحدی فوجی دستوں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے کے بعد یہ سرحد ایک ہفتے کے لیے دوبارہ بند کر دی گئی۔[41]

مارچ میں، موسمی رسائی کی اجازت کے طے شدہ عمل کے برعکس، خانہ بدوش گھرانوں کو انگور اڈا سرحد پر، تصدیق کے بغیر جنوبی وزیرستان میں داخلے سے روکتے ہوئے، شدید سردی میں بغیر مدد کے چھوڑ دیا گیا۔[42] سرحد کی بندش کے باعث کاروباری سرگرمیوں کو 10 ملین ڈالر کا نقصان ہوا اور عام افغان مسافروں کو مساجد اور مقامی گھروں میں پناہ لیتے ہوئے زندہ رہنے کے لیے خیرات پر گزارا کرنا پڑا۔

انگور اڈا پر خانہ بدوش خاندانوں کو بغیر تصدیق شمالی وزیرستان میں داخل ہونے سے روک دیا گیا

مسدود رسائی: مئی میں عمران خان کی گرفتاری کے بعد، پی ٹی آئی کے حمایتی صوبہ بھر میں سڑکیں، ہائے ویز اور موٹر ویز بلاک کرتے، زبردستی بازار بند کرتے، سرکاری املاک کو آگ لگاتے اور بڑے پیمانے پر عوامی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالتے پائے گئے۔[43]

یہ احتجاج کرنے والے ایبٹ آباد، باجوڑ، چارسدہ، ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر، لکی مروت، لوئر دیر، مالاکنڈ، مانسہرہ، مردان، مہمند، پشاور، شانگلہ، اور صوابی اضلاع میں نمایاں تھے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے خیبر اور مہمند کے اضلاع میں احتجاج پر پابندی کے لیے دفعہ 144 نافذ کی۔ قومی شاہراہوں کو بلاک کرنے سے شہروں اور صوبوں کے مابین نقل و حرکت کو محدود کرتے ہوئے لوگوں اور اشیا کی صوبے کے بڑے حصوں تک رسائی مشکل بنا دی گئی۔

داخلہ کی ممانعت: جولائی میں مقامی انتظامیہ نے، محرم میں، دفعہ 144 کے تحت 24 علما کے ایبٹ آباد میں داخلے پر پابندی لگا دی۔

سیاسی شرکت

پی ٹی آئی کو خاموش کرانا: پی ٹی آئی کے منتخب نمائندے اور کارکن، اپنے سربراہ عمران خان کی، بدعنوانی کے الزامات میں مئی کے مہینے میں اسلام آباد میں کی جانے والی گرفتاری کے ردعمل میں پرتشدد احتجاجی مظاہرے کرنے پر سیاسی دشمنی، حکومتی بالا دستی اور اندھا دھند گرفتاریوں کا نشانہ بنے رہے۔ دسمبر میں ای سی پی نے غیر درج شدہ پاکستان تحریک اصلاحات پاکستان کو نام بدلنے کی اجازت دیتے ہوئے، اسے پاکستان تحریک انصاف پارلیمینٹیرین کے نام سے رجسٹر کرلیا، خیبر پختونخوا کے سابق وزیر اعلیٰ پرویز خٹک اور محمود خان اس کے بالترتیب چیئرمین اور وائس چیئرمین مقرر ہوئے۔

مقامی انتخابات: پشاور ہائی کورٹ میں، مقامی حکومتوں کے انتخابات کے انعقاد میں تاخیر کے ایک مقدمہ میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ہار جانے کے بعد، اگست میں، صوبے کے 21 اضلاع میں 72 نشستوں کے لیے مقامی حکومتوں کے انتخابات منعقد ہوئے۔ آزاد امیدواروں کی اکثریت (40) نے میدان مار لیا، پی ٹی آئی 14، جے یو آئی ایف 6، جماعت اسلامی 5 اور تحریک لبیک پاکستان 1 نشست حاصل کرسکیں۔

زیادہ ووٹر: فروری میں خیبر پختونخوا الیکشن کمشنر نے جینڈر اینڈ ڈس ایبلٹی الیکٹورل ورکنگ گروپ کے ایک اجلاس کی صدارت کی اور سول سوسائٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ 2023 کے مقامی حکومتوں کے انتخابات میں اور بعد میں 2024 میں خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کی نشستوں کے انتخابات میں عورتوں کے نام کے اندراج اور ووٹ ڈالنے کے عمل کی حوصلہ افزائی کے لیے الیکشن کمیشن کی مدد کرے۔[44] دسمبر میں ای سی پی نے فروری 2024 میں ہونے والے قومی اور صوبائی انتخابات سے قبل قومی انتخابی فہرستوں کے تازہ ترین اعداد و شمار سامنے رکھتے ہوئے بتایا کہ ووٹرز کی کل تعداد 126 ملین سے تجاوز کر چکی ہے، جن میں خیبر پختونخوا کے 21.26 ملین افراد شامل ہیں۔ ان میں 11.79 ملین مرد اور 9.82 خواتین ہیں۔

انتخابی حلقے اور نشستیں: 2018 میں قبائلی اضلاع کے انضمام کے بعد خیبر پختونخوا میں پہلی بار، تازہ ترین مردم شماری کی بنیاد پر اس سال اکتوبر میں صوبائی اور قومی اسمبلیوں کی نئی حلقہ بندیوں کا اعلان کرتے ہوئے، الیکشن کمیشن آف پاکستان کا کہنا تھا کہ 25 ویں آئینی ترمیم کی روشنی میں قبائلی علاقوں کے لیے قومی اسمبلی کی نشستیں 12 سے کم کر کے 6 کردی گئی ہیں۔ اب قومی اسمبلی میں خیبر پختونخوا کی کل 55 نشستیں ہوں گی، جن میں 45 عام اور 10 خواتین کے لیے مخصوص ہوں گی۔[45] خیبر پختونخوا اسمبلی کی 115 عام نشستوں اور 26 عورتوں اور 4 غیر مسلموں کے لیے مخصوص نشستوں سمیت کل 145 نشستیں ہوں گی۔

36 اضلاع آبادی کے لحاظ سے قومی اسمبلی کی الگ نشست کے حق دار نہ ٹھہرے اور ان کے حلقے کو کسی ہمسایہ ضلع کے ساتھ ضم کردیا گیا۔ پشاور ضلع میں بھی ایک نشست کم ہوگئی لہٰذا صوبائی اسمبلی کی نشستیں 14 سے کم ہو کر 13 رہ گئیں۔

مقامی حکومت

مقامی حکومتوں کی معطّلی: فروری میں، ای سی پی نے، یک طرفہ طور پر یہ تصور کرتے ہوئے کہ بہار 2023 میں ہونے والے صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں، جو بعد ازاں فروری 2024 تک معطل ہو گئے، مقامی حکومتیں انتخابی عمل پر 'ناجائز طور پر اثر انداز' ہو سکتی ہیں، پورے خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کا نظام معطل کر دیا۔[46] اس کے ردعمل میں خیبر پختونخوا کے گورنر نے تحصیل، گاؤں اور ہمسایہ کونسلوں کی بحالی کے آرڈیننس کے باقاعدہ اعلان کا وعدہ کیا۔ مارچ میں پی ایچ سی نے ای سی پی کے فیصلے کے خلاف پٹیشنوں کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے ایک سٹے آرڈر کے ذریعے 2021 اور 2022 میں منتخب ہونے والی خیبر پختونخوا کی مقامی حکومتیں بحال کر دیں۔[47]

ضمنی انتخابات: اگست میں، خیبر پختونخوا کے 21 اضلاع کی 72 نشستوں پر ضمنی انتخابات منعقد ہوئے۔ آزاد امیدواروں نے 40 جبکہ پی ٹی آئی نے 14، جے یو آئی نے 6، پی پی پی نے 2 اور تحریک لبیک پاکستان نے 1 نشست پر کامیابی حاصل کی۔[48]

معاشی مشکلات: جنوری میں خیبر پختونخوا کابینہ نے میئرز اور چیئر پرسنز کے لیے ماہانہ معاوضوں اور فیول کی مد میں رقم میں اضافہ کرتے ہوئے، گاؤں اور ہمسایہ کونسلوں کے انتظامی قوانین میں ترامیم منظور کر لیں۔[49] ضلع خیبر کی خواتین کونسلروں نے اپنے علاقوں کے حلقوں کی امداد کی خاطر مخصوص ترقیاتی فنڈز جاری کرنے سے حکام کے انکار کے خلاف احتجاج کیا۔ خیبر پختونخوا کی مقامی حکومت کے ملازمین کی ایسوسی ایشن نے ضلع چارسدہ میں دسمبر 2022 سے رکی اپنی تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے مظاہرہ کیا۔

فروری میں خیبر پختونخوا کے گورنر نے، مقامی حکومتوں کے لیے نیشنل فنانشل ایوارڈ کے تحت مختص 35 ارب روپے کی رقم جاری کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ مقامی حکومتوں کے ملازمین کی یونین نے، ضلع مانسہرہ میں، اپنی تنخواہوں اور ان کے ارکان کی پینشنوں کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ ستمبر میں خیبر پختونخوا کی مقامی حکومت کے ملازمین نے ذاتی اکاؤنٹس کی عدم بحالی کی صورت میں ہڑتال کی دھمکی دی۔[50] اکتوبر میں، یونین اور ہمسایہ کونسلوں کے چیئر پرسنز نے، میران شاہ میں خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ (ترامیم) 2019 کے عملی نفاذ کا مطالبہ کیا، جو خدمات کے لیے مختص فنڈز اور دفتری وسائل کی فراہمی یقینی بناتا ہے۔[51]

خیبر پختونخوا

عورتیں

2023 میں خیبر پختونخوا میں عورتوں کے حقوق سے متعلق کچھ معاملات میں مثبت پیش رفت ہوئی، جبکہ دیگر میں معمول کی خلاف ورزیاں جاری وساری رہیں۔ جنوری میں خیبر پختونخوا کابینہ نے عورتوں کے خلاف گھریلو تشدد (تدارک اور تحفظ) کے قوانین 2022 کی منظوری دی۔ یہ قوانین قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ عورتوں کے خلاف جسمانی، نفسیاتی اور معاشی خلاف ورزیوں سمیت کسی قسم کے گھریلو تشدد کے معاملے پر مقدمہ چلا سکیں۔

صنفی تشدد: ایچ آر سی پی کے 2023 کے میڈیا جائزے کے مطابق، صوبے میں گھریلو تشدد کے کم از کم 20، جنسی تشدد کے 72، 'غیرت' کے نام پر قتل کے 49 اور عورتوں کے قتل کے 286 مقدمات سامنے آئے [دیکھیے امن عامہ] ڈجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا سے ان کی ہیلپ لائن کو سائبر ہراسگی اور صنفی بنیادوں پر تشدد کی 112 شکایات موصول ہوئیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے جنسی تشدد کے واقعات بھی درج کیے۔

ترقی میں رکاوٹ عبور: پی ایچ سی کی پہلی خاتون چیف جسٹس بننے کے بعد، جسٹس مسرت ہلالی نے، مئی میں، ہائی کورٹ کے احاطے میں عورتوں کے لیے خاص سہولت ڈیسک اور انتظار گاہ قائم کیے جہاں خواتین مدعیان کو مفت قانونی مشاورت اور مقدمات کے لیے وسائل فراہم کیے جائیں گے۔ ستمبر میں ضلع کرم میں ایک مسیحی خاتون ایس ایچ او سمرین عامر کی تعیناتی ہوئی جو خیبر پختونخوا کے قبائلی اضلاع میں اس عہدے پر متمکن ہونے والی پہلی خاتون ہیں۔

بے اختیار اور مسترد کیے گئے

2021 کے مقامی حکومتوں کے انتخابات میں ضلع خیبر سے منتخب خواتین کونسلروں نے اپنے علاقوں کی خواتین ووٹروں کی مدد کے لیے فعالیت پر مبنی اختیار اور ترقیاتی فنڈز دیے جانے سے انکار پر جنوری میں احتجاج کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 100 سے زائد خواتین نے انتخابات میں حصہ لیا اور ان میں سے کئی کامیاب ٹھہریں، لیکن انھیں ان کے مرد اراکین کی طرح نہ تو دفاتر فراہم کیے گئے نہ وسائل، اور یوں لوگوں کی نظر میں ان کے مرتبے کو کم کیا گیا۔[52]

مارچ میں ضلع خیبر میں ایک جرگے نے، عورتوں کے آزادی سے نقل وحرکت کو محدود کر کے، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت مفت آٹے کی تقسیم کے مراکز میں جانے پر پابندی لگاتے ہوئے، ان کی جانب سے ان کے خاندانوں کے صرف مردوں کو آٹے کے تھیلے لینے کی اجازت دی۔[53] اکتوبر میں ضلع سوات میں، مذہبی پیشواؤں کی جانب سے احتجاج کے باعث خواتین کا کرکٹ میچ کے دوران کھیل روک کر متبادل مقام پر منتقل کرنا پڑا۔ نومبر میں شانگلہ ضلع میں ایک مذہبی پیشوا نے ایک این جی او کی خواتین کارکنوں کو مرد کارکنوں کے ساتھ روابط اور کام کرنے پر خبردار کیا۔

بجٹ، سکول اور طالبات: مئی میں، خیبر پختونخوا کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن کے زیر اہتمام تعلیم کے موضوع

پر منعقدہ ایک سیمینار میں ماہرین نے عورتوں کی شرح خواندگی میں بہتری لانے کا مطالبہ کیا،ان کا کہنا تھا کہ خیبر پختونخوا میں لڑکیوں کے لیے 20447 تعلیمی ادارے مخصوص ہونے کے باوجود 14 سال سے کم عمر کی تیس لاکھ بچیاں سکول نہیں جاتیں۔ سیمینار میں بتایا گیا کہ خیبر پختونخوا میں 4.7 ملین بچے سکولوں سے باہر ہیں، جن میں 66 فی صد لڑکیاں ہیں۔ اس کی بڑی وجہ سکولوں کا ناکافی ہونا ہے، اگرچہ 2019 کے بعد تعمیر کیے گئے ہر 10 سکولوں میں سے 7 لڑکیوں کے لیے ہیں، اور 2022/23 میں 17 فیصد صوبائی بجٹ تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے، جس میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے 14 ارب روپے مختص ہیں۔[54]

رجسٹرڈ خواتین ووٹرز کی کم تر تعداد: ای سی پی کی جانب سے دسمبر میں تیار کیے گئے قومی انتخابی اعداد و شمار کے مطابق 127 ملین ووٹر درج ہوئے، جن میں 21.69 ملین (قومی تعداد میں سے 17.1 فیصد) خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم خیبر پختونخوا کے ووٹروں میں صنفی تفاوت پایا جاتا ہے۔ خیبر پختونخوا میں کل 11.83 ملین مرد ووٹر

جون میں، ضلع خیبر میں حکام نے 70,431 نئی خواتین ووٹروں کے اندراج کا اعلان کیا

اور 9.86 ملین عورتیں ہیں، یوں یہ فرق 1.97 ملین کا ہے۔ جون میں ضلع خیبر میں ضلعی حکام نے 70431 نئی خواتین ووٹرز کا اندراج کیا۔

وراثت کے حقوق: نئے ضم ہونے والے اضلاع کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ عورتوں نے قانونی حق وراثت کے حصول کے لیے قانونی طریقے اپنانا شروع کر دیے ہیں۔ خواتین کی جانب سے، خیبر پختونخوا اینڈ ورسمنٹ آف ویمن پراپرٹی رائٹس 2019 اور خیبر پختونخوا لیٹر آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسیشن ایکٹ 2021 کے تحت صوبائی عدالتوں اور محتسب کے دفتر میں کم از کم 69 مقدمات درج کرائے گئے۔ یہ مقدمات وراثت میں حصے کے حصول، خاندانی وسائل

کی تقسیم اور مشترکہ زمینوں کی خریداری کے لیے حکومت کی جانب سے رعایت میں ان کے جائز حصے سے متعلق ہیں۔[55]

ٹرانس جینڈر افراد

ٹرانس جینڈر افراد پر حملے: 2023 میں خیبر پختونخوا میں، کوہاٹ اور مینگورہ میں تین مختلف حملوں میں ایک ایک ٹرانس جینڈر فرد ہلاک ہوا اور دیگر دو، جن میں ایک پشاور سے تھا، زخمی ہوئے۔[56] حملے کے وقت یہ ٹرانس جینڈر افراد ایک نجی محفل میں پرفارم کرنے کے بعد گھر واپس آ رہے تھے۔[57]

رکے ہوئے اندراج: جنوری میں خیبر پختونخوا ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اور ای سی پی نے ٹرانس جینڈر افراد کے اندراج کے لیے پشاور میں ایک مشترکہ مہم کا آغاز کیا۔[58] مئی میں پی ایچ سی نے، ایک سیشن جج کے حکم پر نادرا کی جانب سے ان کے قومی شناختی کارڈ غیر قانونی طور پر بلاک کرنے کے فیصلے کو، ایک ٹرانس جینڈر فرد کی پٹیشن کو قبول کرتے ہوئے، معطل کر دیا۔ پی ایچ سی جج نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ خیبر پختونخوا میں ٹرانس جینڈر افراد کو ان کے آئینی حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے، جبکہ عمومی صنف کے لوگوں کو ایسی خلاف ورزیوں کا سامنا نہیں۔[59]

بچے

2023 میں، خیبر پختونخوا میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور قتل سمیت متعدد جرائم کا ارتکاب کیا گیا۔ ساحل کی کرُوئل نمبرز رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سال کے دوران بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے 4213 مقدمات سامنے آئے جن میں سے تین فیصد (126) خیبر پختونخوا کے تھے۔

جنسی زیادتی: مئی میں ایک لڑکی پر حملہ آور جنسی زیادتی کے مجرم کا معاملہ رفع دفع کرنے پر ایک جرگے کے پانچ ارکان کو گرفتار کر لیا گیا؛[60] ستمبر میں ایک چھ سالہ لڑکی کے ساتھ اجتماعی عصمت دری اور اس کے قتل کے جرم میں ملوث چھ افراد پشاور سے گرفتار ہوئے؛ ستمبر میں ایک دس سالہ گونگے اور بہرے لڑکے کے ساتھ جنسی زیادتی کے جرم میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا؛[61] ستمبر میں ایک بارہ سالہ لڑکے پر جنسی حملے کے جرم میں چارسدہ سے ایک سکول کے پرنسپل کو گرفتار کیا گیا؛[62] اور نومبر میں ڈیرہ اسماعیل خان میں سکول کے استاد پر چار سالہ بچی پر جنسی حملے کا الزام لگا۔[63]

قتل: ستمبر میں، اپنی کم عمر بیٹی کو مار مار کر قتل کرنے کے جرم میں ایک شخص کو مردان میں گرفتار کیا گیا،[64] جبکہ سوات میں ہمسایوں کے ساتھ اختلافات کے نتیجے میں چار سالہ بچی کے قتل کا اعتراف کرنے پر ایک خاندان کے چار افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اکتوبر میں ہنگو میں ایک ذہنی مریضہ کو اپنے دو بچوں کے گلے کاٹنے پر گرفتار کیا گیا۔[65] اپریل میں، پشاور میں ایک آٹھ سالہ لڑکی پر جنسی تشدد، اسے قتل کرنے اور اس کی لاش جلانے کے جرم میں، ایک شخص کو چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کی جانب سے تین بار سزائے موت سنائی گئی۔ اکتوبر میں پی ایچ سی نے نوشہرہ میں آٹھ سالہ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی اور اس کے قتل کے جرم میں دو مردوں کو سنائی گئی سزا روک دی۔

جیلوں میں موجود بچے: اپریل میں چیف جسٹس پی ایچ سی نے پشاور میں نابالغ قیدیوں کو تنگ کوٹھڑیوں میں قید رکھنے پر جیل حکام کی سرزنش کرتے ہوئے، انھیں حفظانِ صحت کے لحاظ سے بہتر حالات میں منتقل کرنے کا حکم دیا۔[66] اس کے علاوہ پی ایچ سی نے یہ فیصلہ دیا کہ ان کی نجی زندگی کی حفاظت کے لیے، انسدادِ دہشت گردی میں ملوث نابالغوں پر مقدمات، کسی انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کی بجائے، نظامِ انصاف برائے نابالغاں ایکٹ 2018 کے تحت عدالتِ نابالغاں میں چلائے جائیں۔ ستمبر میں خیبر پختونخوا ہوم اینڈ ٹرائبل افیئرز ڈیپارٹمنٹ نے نظامِ انصاف برائے نابالغاں رولز 2023 کا نوٹس جاری کرتے ہوئے مجرم بچوں کے لیے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں بحالی مراکز قائم کرنے کا وعدہ کیا۔[67] جون میں، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن نے خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا، یہ سہولیات اس وقت صرف 12 اضلاع میں دستیاب ہیں۔

محنت کش

کانوں میں ہونے والے حادثات: ایچ آر سی پی کے میڈیا جائزے کے مطابق (دیکھیے ٹیبل 2) سال 2023 میں خیبر پختونخوا میں کوئلے اور فاسفیٹ کی کانوں میں کام کرنے والے کم از کم 44 مزدور ہلاک اور 23 زخمی ہوئے۔

ٹیبل 2: سال 2023 میں خیبر پختونخوا میں کانوں کے حادثات

تاریخ	شہر	ہلاک	زخمی
یکم جنوری	کوہاٹ	2	1
31 مارچ	ایبٹ آباد	2	-
6 جون	کوہاٹ	2	-
26 جولائی	درہ آدم خیل	3	5
26 جولائی	شانگلہ	1	-
31 جولائی	شانگلہ	1	-
17 اگست	شانگلہ	2	-
18 اگست	شانگلہ	3	-
24 اگست	شانگلہ	1	-
27 اگست	شانگلہ	2	-
29 اگست	کوہاٹ	3	-
30 اگست	شانگلہ	1	-
11 ستمبر	کوہاٹ	3	-
11 اکتوبر	ہنگو	-	11

16اکتوبر	خیبر	3	1
18اکتوبر	شانگلہ	1	1
19اکتوبر	درہ آدم خیل	1	1
25اکتوبر	ہنگو	1	1
17نومبر	شانگلہ	1	1
18نومبر	شانگلہ	2	1
18نومبر	شانگلہ	3	1
25نومبر	کوہاٹ	1	1
یکم دسمبر	درہ آدم خیل	2	1
14دسمبر	نوشہرہ	1	4
20دسمبر	سوات	2	2

ذرائع: ایچ آر سی پی میڈیا مانیٹرنگ

معاوضوں میں اضافہ: جون میں خیبر پختونخوا حکومت نے درجہ 16 تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں 35 فی صد اضافے کی منظوری دی۔ پینشن میں بھی 17.5 فیصد اضافہ کیا گیا۔

مالی معاملات: جنوری میں، پی ایچ سی نے خیبر ٹیچنگ ہسپتال کو ملازمین کے معاوضوں اور الاؤنسوں میں کمی کرنے سے روک دیا۔ ضلع چارسدہ میں مقامی حکومتوں کے سٹاف نے دسمبر 2022 کے بعد سے تنخواہیں نہ ملنے کے خلاف احتجاج کیا۔[68]

مارچ میں ضلع لوئر دیر میں تیمر گرہ ٹیچنگ ہسپتال کے ملازمین نے چار ماہ سے تنخواہیں ادا نہ کیے جانے پر ایک نجی کمپنی کے خلاف احتجاج کیا۔[69] اپریل میں واٹر اینڈ سینیٹیشن سروسز پشاور کے مسیحی ملازمین نے تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر کے خلاف احتجاج کیا۔[70] جون میں خیبر پختونخوا ایکسپینڈڈ پروگرام آن امیونائزیشن کے ایک ملازم نے ضلع ہنگو میں خودکشی کرلی، اسے ایک سال سے زائد عرصہ سے تنخواہ ادا نہیں کی گئی تھی۔[71]

جولائی میں شانگلہ ٹیچرز ایسوسی ایشن کے دفتر کے کارکنوں نے احتجاج کرتے ہوئے اپنے مطالبات پیش کیے جن میں ان کی واجب الادا تنخواہوں کی ادائیگی اور ملازمین کے سروس سٹرکچر کی بہتری شامل تھے۔[72] اگست میں، پشاور یونیورسٹی کی انتظامیہ نے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کو لکھے گئے خط میں اپنے ملازمین کو تنخواہیں ادا کرنے کے قابل نہ ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اضافی فنڈز جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔[73] اکتوبر میں واٹر اینڈ سینیٹیشن سروسز پشاور نے ضلعی حکومت سے درخواست کرتے ہوئے اپنے ملازمین کو تنخواہ دینے کے لیے درکار 2.1 ارب واجب الادا رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔[74] ضلع صوابی میں تین طبی تربیتی مراکز کے 1300 سے زائد ڈاکٹروں اور دفتری ملازمین نے

تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر کے خلاف احتجاج کیا۔[75]

کانوں کا دوبارہ فعال ہونا: جون میں وفاقی حکومت نے ضلع کرم میں کوئلے کی 62 بند کانوں کو دوبارہ کھولنے کا اعلان کیا جہاں ممکنہ طور پر 5000 سے زائد ملازمین کے لیے کام کے مواقع ہیں۔[76]

معذوری کے ساتھ جیتے افراد ۔خصوصی افراد (پی ایل ڈبلیو ڈیز)

خیبر پختونخوا میں کے حقوق کی فراہمی میں 2023 میں بہت کم بہتری دیکھی گئی۔ایک خبر کے مطابق خیبر پختونخوا جو جنوری میں 149917 ایسے رجسٹرڈ افراد کا مسکن تھا، عدالتی احکامات کے باوجود، زیادہ تر سرکاری اور نجی عمارتوں سے، نقل و حرکت میں رہنمائی کرنے والے ریمپس اور بریل مارکر غائب تھے۔[77] خیبر پختونخوا ماڈل بلڈنگ بائی لا 2017 جو ایسے افراد کو ریمپس کی سہولت دیتا ہے، اس کا بیشتر حصہ نافذ نہیں ہوا، جبکہ ایک ڈرافٹ بل، خیبر پختونخوا ایمپاورمنٹ آف پی ایل ڈبلیو ڈیز، جو 2021 میں خیبر پختونخوا اسمبلی میں پیش ہوا، 2022 اور 2023 میں غیر منظور شدہ ہی رہا۔

مئی میں خیبر پختونخوا کے نگران وزیر اعلیٰ نے معذوری کے ساتھ جیتے افراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صوبے میں ان کے لیے سہولیات کی کمی کا اعتراف کیا اور زور دیا کہ ان بچوں کی خصوصی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، سرکاری و نجی شعبے کے اشتراک سے ایک شمولیتی ماحول پیدا کیا جائے۔اسی ماہ خیبر پختونخوا کے گورنر نے خیبر میڈیکل یونیورسٹی میں داخل 60 معذوری کے ساتھ جیتے افراد میں، مختلف خصوصی پروگراموں میں ترقی کو مدد فراہم کرنے کی غرض سے، فیس معاف کرنے کے سرٹیفکیٹ تقسیم کیے۔[78]

مہاجرین اور اندرون ملک نقل مکانی پر مجبور افراد

افغان مہاجرین کی ملک بدری: اکتوبر میں، غیر قانونی مقیم غیر ملکیوں کی ملک بدری کے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے، اپنی مرضی سے ملک نہ چھوڑنے کی صورت میں زبردستی ملک بدری کے لیے یکم نومبر 2023 کی حتمی حد مقرر کی گئی۔[79] اس ہدایت نامے کا مقصد غیر قانونی افغان مہاجرین کو نکالنا تھا جنھیں پاکستان کی بگڑتی ہوئی سیکیورٹی کی صورت حال کا ذمہ دار سمجھا جاتا تھا۔اس عمل نے خیبر پختونخوا میں مہاجرین کے حقوق، سیکیورٹی اور ہجرت کے حقوق کے متعلق بحرانی صورت حال کو جنم دیا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2023 کی آخری چوتھائی میں، پاکستان 1.5 ملین قانونی اور 0.7 ملین غیر قانونی مہاجرین کا مسکن ہے۔ خیبر پختونخوا صوبے کے 29 اضلاع اور 43 مہاجر کیمپوں میں رہتے مہاجرین کی تعداد 0.7 ملین سے زائد ہے، جن میں 0.3 ملین غیر قانونی ہیں۔[80] افغان مہاجرین کے کمشنریٹ نے بتایا کہ 2021 میں طالبان کے عنان اقتدار سنبھالنے کے بعد 1.5 ملین مہاجرین افغانستان سے پاکستان میں داخل ہوئے، ان میں عارضی قیام کی اجازت لینے والے مسافر اور سیاسی پناہ لینے والے افراد شامل ہیں۔

نومبر کی ایک خبر کے مطابق، اس پالیسی کے تحت چار ہفتوں کے اندر 317000 سے زائد غیر قانونی افغان مہاجرین کو ملک بدر کیا گیا۔ ان میں سے 212000 کو خیبر پختونخوا میں طورخم سرحد سے اور 105000 کو بلوچستان میں چمن کے راستے واپس بھیجا گیا۔[81] خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے حکومتی اہلکاروں نے بتایا کہ یہ عمل 2024 میں جاری رہے گا۔

پولیس حکام نے خیبر پختونخوا میں بڑی افغان آبادیوں کے حامل علاقوں پر چھاپے مار کر ناحق گرفتاریاں کیں اور ان کا استحصال کیا۔[82] پشاور میں فنکاروں اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے جمع ہو کر حکام سے مطالبہ کیا کہ موسیقی سے تعلق رکھنے والے افراد کو غیر معینہ مدت تک کے قیام کی اجازت دی جائے کیونکہ طالبان کی حکمرانی میں ان کی اظہار اور فن کے مظاہرے کی آزادی بری طرح محدود ہو جائے گی۔ نومبر میں طورخم سرحد کی غیر اعلانیہ بندش نے سیکڑوں مہاجرین کو، جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے، سردی میں پناہ ڈھونڈنے کے لیے بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ سرحدوں کے قریب رہنے والے مہاجرین نے اشیائے ضرورت اور ادویہ کی قیمتوں میں بے مثال اضافے پر حکومت سے انھیں قابل خرید بنائے جانے کا مطالبہ کیا۔[83] جیل حکام نے پشاور میں 50 سے زائد افغانوں کی، کسی قانونی سہولت کے حق سے انکار کرتے ہوئے، رہائی اور ملک بدری کی خبر دی۔

نومبر میں جے یو آئی ایف کے سربراہ فضل الرحمان نے خیبر پختونخوا حکومت پر مبینہ طور پر یہ الزام لگایا کہ وہ قانونی طور پر مقیم افغان مہاجرین کی جائیدادیں ضبط کر کے انھیں بلیک میل کر رہی ہے۔[84] ضلع پشاور میں مقامی حکام نے پراپرٹی ایجنٹوں کو سختی سے ہدایات جاری کرتے ہوئے غیر قانونی مہاجرین کو گھر اور دکانیں کرائے پر دینے پر خبردار کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے مہاجرین کی واپسی یقینی بنانے کے لیے مساجد میں اعلانات کرانے کا کہا۔ انھیں گھیرے میں لانے کے لیے ضلع پشاور کے حکام نے 9000 سے زائد غیر قانونی مہاجرین کا پتا لگانے کے لیے جیو میپنگ کے آلات استعمال کیے۔

افغان مہاجرین کے انخلا اور مالی مشکلات کے درمیان گھری ہوئی خیبر پختونخوا حکومت نے، ان کی وطن واپسی کے عمل کی فعالیت کو یقینی بنانے کی غرض سے، وزیر اعظم سے ایک ارب روپے جاری کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے، ان کا یہ وعدہ یاد دلایا کہ اس عمل پر اٹھنے والے تمام اخراجات تمام صوبے برابر برداشت کریں گے۔[85]

اندرون ملک نقل مکانی پر مجبور افراد

فروری میں خیبر پختونخوا صوبائی ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے شمالی وزیرستان میں ضرب عضب آپریشن کے نتیجے میں نقل مکانی کرنے والے اور متاثر ہونے والے 18000 افراد میں نقد مالی امداد تقسیم کرنے کے لیے 352 ملین روپے جاری کیے۔

تعلیم

قدرتی آفات کے نتیجے میں سرکاری سکولوں کی متاثر ہونے والی فنڈنگ اور تعلیمی اداروں کے بنیادی ڈھانچوں کو پہنچنے والے نقصان نے 2023 میں خیبر پختونخوا کے طلبہ کی قابلِ رسائی تعلیم کی معقول فراہمی کو متاثر کیا۔

ناکافی بنیادی ڈھانچا اور سہولیات

ضلع باجوڑ میں لڑکیوں کے لیے محض ایک کالج کی موجودگی اعلیٰ تعلیم تک رسائی کے لیے ایک چیلنج بنی رہی، کچھ خبروں کے مطابق ہر سال 500 سے زائد لڑکیوں کو اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع کرنا پڑتا ہے۔ فاٹا یونیورسٹی، جو نئے ضم شدہ اضلاع میں اعلیٰ تعلیم کا واحد ادارہ ہے، اس سال مئی میں 2016 سے داخل 800 طلبہ کو ایک سرکاری کالج کے صرف 10 کمروں میں تعلیم دے رہی ہے۔ اسی ماہ تیز ہواؤں نے باڑا میں 20000 طلبہ کے لیے قائم عارضی خیمے اکھاڑ دیے، جو لشکر اسلام کی کارروائیوں میں سکول کی عمارت تباہ ہونے کے بعد، عارضی بندوبست کے طور پر نصب کیے گئے تھے۔

ضلع خیبر کی وادی تِراہ میں 47 عارضی سکولوں کے قیام کی حکمت عملی ترتیب دینے کے لیے، خیبر پختونخوا ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے مئی میں پشاور میں این جی اوز کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کیا۔ جون میں، اپر باڑہ ضلع خیبر میں، عسکریت پسندی کے باعث نقل مکانی کر جانے کے بعد واپس آتے خاندانوں کے بچوں کے لیے، نو سال بعد کچھ سکول دوبارہ کھل گئے۔ اگست میں، خیبر پختونخوا میں ایک تحقیق میں افغان لڑکیوں کے لیے تعلیمی اداروں کی کمی کی نشاندہی کی گئی۔ ایک تحقیق بتاتی ہے کہ ہری پور میں مہاجرین کی آبادی ایک لاکھ سے زائد ہونے کے باوجود لڑکیوں کی ثانوی تعلیم کے

تیز ہواؤں نے باڑا میں 20,000 طلبہ کی عارضی کلاسز کے لیے قائم کیے گئے خیموں کو اکھاڑ دیا

لیے کوئی مخصوص سکول نہیں ہے۔اسی ماہ بٹگرام میں سات بچے، ایک کیبل کار میں سولہ گھنٹے پھنسے رہنے کے بعد بحفاظت اتار لیے گئے ۔خراب ہو جانے والی کیبل کار 180 میٹر بلند تھی جو ان بچوں کو روزانہ سکول لے جانے کے لیے استعمال ہوتی تھی۔

نصابی کتب کی کمی: 2023 میں درپیش معاشی مشکلات نے خیبر پختونخوا میں سرکاری شعبے کے سکولوں میں تعلیم کی فراہمی کو متاثر کیا۔جنوری میں پرنٹنگ کمپنیوں نے 10 ارب روپے واجب الادا رقم میں سے 7 ارب سے زائد رقم کی عدم ادائیگی کے باعث 60 ملین نصابی کتب چھاپنے سے انکار کر دیا۔[86] اپریل میں ضلع خیبر کے سرکاری سکولوں کو حکومت کی جانب سے فراہم کی گئی نصابی کتب میں سے 30 فی صد کتابیں واپس کرنے کا کہا گیا جو بعدازاں خیبر پختونخوا کے دیگر سکولوں میں تقسیم کی گئیں۔ جولائی میں پشاور میں ایک اجلاس میں، جس میں وزیراعظم بھی موجود تھے، خیبر پختونخوا کے طلبہ کے لیے لیپ ٹاپ سکیم کا آغاز ہوا۔

شمولیت میں کمی: فروری میں گومل یونیورسٹی کی انتظامیہ نے طلبا و طالبات کے اختلاط اور مشترکہ اجتماعات پر پابندی لگانے کا ہدایت نامہ جاری کیا۔اس ہدایت نامے میں طلبہ کو سیاسی تقاریب کے انعقاد سے بھی منع کر دیا۔ایچ آر سی پی نے ایک بیان میں اس پابندی کو استثنائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسی تقسیم پسماندگی اور عدم مساوات کی ثقافت کو فروغ دے گی۔اپریل میں ضلع اپر دیر میں، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی کی طالبات کو یونیورسٹی کے احاطے کے اندر جینز اور تنگ لباس پہننے سے منع کرتے ہوئے خلاف ورزی کرنے کی صورت میں ایک ہزار روپے جرمانے سے خبردار کیا گیا۔

تنخواہوں کی عدم ادائیگی: 2023 میں خیبر پختونخوا کے سرکاری سکولوں کے اساتذہ نے کئی عوامی احتجاج اور جلوس نکالے۔جنوری میں، باجوڑ میں دوہری شفٹ میں کام کرنے والے 234 مرد اور 108 خواتین اساتذہ نے اگست 2022 سے واجب الادا تنخواہوں کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔مئی میں خیبر پختونخوا میں کمیونٹی سکولوں کے 1447 اساتذہ نے احتجاج کیا اور مالی معاملات حل نہ ہونے کی صورت میں ہڑتال کی دھمکی دی[87] جس سے 55000 طلبا کی تعلیم خطرے سے دوچار ہوسکتی تھی۔[88] ان سکولوں کے 1500 سے زیادہ اساتذہ کو 2021 سے تنخواہیں ادا نہیں کی گئیں۔جولائی میں خیبر پختونخوا کے 34 اضلاع کی نمائندہ خیبر پختونخوا آل پرائمری ٹیچرز ایسوسی ایشن نے، پرائمری تعلیم کی سہولیات اور اساتذہ کی فلاح و بہبود کو ترجیح بنانے کی خاطر حکومت اور سیاسی جماعتوں کے ساتھ مذاکرات کے لیے ایک جرگہ منعقد کیا۔

صحت

وائرس: کووڈ 19 کے پھیلاؤ اور اس کے نئے ویریئنٹس کے آنے کے بعد خیبر پختونخوا حکومت نے پشاور ائرپورٹ اور افغانستان کی سرحدی گزرگاہوں پر سکریننگ کو جنوری میں بحال کر دیا۔[89] سال کے باقی وقت میں کووڈ 19 کے درجنوں مثبت کیس سامنے آئے لیکن ہلاکت کی کوئی خبر نہیں آئی۔فروری میں خیبر پختونخوا حکومت نے بیماری کی نگرانی

اور ردعمل کے مرکز کے قیام کے ساتھ ساتھ 900 ملین روپے اضافی فنڈ مختص کیا تاکہ صوبے کا تشخیصی ڈھانچا بہتر بنایا جاسکے، جو وائرل بیماریوں پر قابو پانے کے لیے ایک اہم ضرورت ہے۔

خیبر پختونخوا کے محکمہ صحت کے مطابق، 2022 کے دوران 22960 مریضوں کے مقابلے میں 747 مریضوں کے ساتھ، 2023 میں ڈینگی میں 97 فی صد کمی آئی۔[90] بدقسمتی سے پاکستان میں پولیو کے متاثرین میں اضافہ دیکھنے میں آیا، اور چھ میں سے چار افراد خیبر پختونخوا کے بنوں اور لکی مروت اضلاع میں سامنے آئے۔[91]

صحت کارڈ: خیبر پختونخوا کی حکومت کے 2.5 ارب ماہانہ اخراجات کے حامل صحت کارڈ کی مد میں، محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے سٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کو صحت کارڈ کے تحت علاج معالجے کی سہولیات کے لیے، فروری میں 4 ارب روپے جاری کیے۔[92] اپریل میں غیر معیاری سہولیات کی شکایات پر حکومت نے صحت کارڈ پلس پروگرام کے تحت علاج کے اہل ہسپتالوں کی فہرست کے جائزے کا فیصلہ کیا۔[93] سرکاری ہسپتالوں نے، خیبر پختونخوا کے شہریوں کے لیے صحت کے بنیادی انشورنس پروگرام صحت کارڈ پلس سے علاج کے ذریعے مالی وسائل میں اضافے کا بتایا۔[94]

اگست میں، سٹیٹ لائف نے حکومت کی جانب سے واجبات کی عدم ادائیگی کے باعث خیبر پختونخوا کے سرکاری ہسپتالوں کو رقوم کی فراہمی معطل کر دی۔[95] ستمبر میں، خیبر پختونخوا کے محکمہ صحت نے وضاحت جاری کی کہ صحت کارڈ پلس کی خدمات ان افراد کو دی جائیں گی جو ماہانہ 37000 سے کم آمدن رکھتے ہیں، یوں اس پالیسی کے تحت صوبے کے 35 فیصد شہری صحت کے اخراجات کی مد میں امداد کے مستحق ہوں گے۔ اکتوبر میں خیبر پختونخوا حکومت نے 71 نجی ہسپتالوں کو صحت کارڈ پلس پروگرام کی فہرست سے خارج کر دیا، خارج ہونے والے ہسپتال معیار پر پورا نہیں اترتے تھے۔[96]

ہسپتالوں کو آؤٹ سورس کرنا: جنوری میں محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے، پہلے سے معاہدوں میں شامل سہولیات کی ادائیگیوں کو ترجیح دیتے ہوئے، ورلڈ بینک کی جانب سے 'خراب کارکردگی' کے حامل قرار دیے جانے والے 58 سرکاری ہسپتالوں کو چلانے کے لیے نجی شعبے کی خدمات لینے کا عمل معطل کر دیا۔[97] محکمہ صحت نے مارچ میں خیبر پختونخوا کابینہ کو ان 58 ہسپتالوں کو نجی شعبے کے حوالے کرنے کے عمل کی منظوری کی درخواست کی۔ فروری میں، 11 سرکاری ہسپتالوں کی نجی انتظامیہ نے واجب الادا رقوم کی عدم ادائیگی پر صحت کی سہولیات معطل کرنے کی دھمکی دی۔[98]

مئی میں ضلع کوہستان میں، ایک نجی شعبے کے حوالے کیے گئے ہسپتال نے فنڈز کی کمی کے باعث اپنی خدمات معطل کر دیں۔ نومبر میں محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے قبائلی اضلاع اور ضلع چترال میں 8 سرکاری ہسپتالوں کا انتظام نجی شعبے کے حوالے کرنے کے لیے ٹینڈر جاری کیے۔

جعلی ادویہ: جنوری میں محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے ضلع پشاور میں ایک نجی کمپنی کے ویئر ہاؤس سے 300000 سے زائد

جعلی کینولا زا اور ان کی پیکنگ کا سامان قبضے میں لے لیا۔[99] اکتوبر میں، خیبر پختونخوا ڈرگ کنٹرول سیل نے ضلع پشاور میں موبائل لیبارٹریوں کے ذریعے 1500 سے زائد دواؤں کا معائنہ کر کے 60 سے زائد کو غیر محفوظ قرار دے دیا۔[100] خیبر پختونخوا کے محکمہ صحت نے سرکاری ہسپتالوں کو فراہم کی جانے والی 5 ارب روپے مالیت کی دواؤں کی فراہمی میں بے ضابطگیاں پائیں، جس سے غیر محفوظ دواؤں اور طبی آلات کی بڑے پیمانے پر تقسیم کے خوف میں اضافہ ہوا۔

ذہنی صحت: نومبر میں پشاور میں، خیبر پختونخوا میں ذہنی صحت کے لیے مخصوص اولین ادارے انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ سائنسز کا افتتاح ہوا۔ یہ ادارہ ذہنی صحت کے مسائل سے دوچار شہریوں کو مخصوص بیرونی مریضوں، انتہائی نگہداشت، نفسیاتی علاج، مشاورت اور بحالی کی خدمات فراہم کرے گا۔

نشہ: حکومتی اعداد و شمار کے مطابق 2023 میں خیبر پختونخوا کی 11 فیصد آبادی نشے کی عادی تھی۔[101] ستمبر میں سامنے آنے والی دی نیوز کی ایک خبر کے مطابق خیبر پختونخوا میں میتھ استعمال کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ پولیس نے 2023 میں نشے کا کاروبار کرنے والے سیکڑوں افراد کو گرفتار کیا۔ نومبر میں ضلع مانسہرہ میں ایک سیمینار میں خیبر پختونخوا کے نوجوانوں میں نشے کے پھیلاؤ سے نمٹنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

رہائش اور عوامی سہولیات

غیر قانونی رہائشی سکیمیں: 2023 میں خیبر پختونخوا میں غیر قانونی رہائشی سکیموں کا مسئلہ برقرار رہا۔ دسمبر میں خیبر پختونخوا رورل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے 442 میں سے 297 ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو جعلی قرار دیا۔ اس کے بعد پی ایچ سی میں سیکڑوں شہریوں کی جانب سے درخواستیں داخل کی گئیں جن میں دعویٰ کیا گیا کہ انھیں غلط معلومات فراہم کی گئیں اور زمینوں کی خریداری کی غیر قانونی سکیموں کی جانب سے دھوکے میں رکھا گیا۔

تجاوزات مخالف مہم: سرکاری زمینوں پر تجاوزات کے خلاف کارروائی سارا سال جاری رہی۔ جنوری میں پشاور کے میئر نے قبضہ شدہ زمین اور عملی مشکلات سے متعلق عوامی شکایات سننے کے لیے 40 کھلی کچہریاں قائم کرنے کا اعلان کیا۔[102] پشاور، رشاکئی اور مردان کے اضلاع میں تجاوزات مخالف کارروائیوں میں محکمہ ریلوے نے خیبر پختونخوا میں 151 ایکڑ سرکاری زمین واگزار کروائی۔[103] اکتوبر کے مہینے میں پشاور میں بورڑ بازار کے علاقے میں سڑک کنارے لگائی گئی چھابڑیوں کے خلاف آپریشن پر احتجاج شروع ہو گیا، جس میں انسانی حقوق کے کارکنوں نے افغان مہاجرین کو ہدف بنانے کا دعویٰ کیا، جو یہاں 1980 سے کام کر رہے تھے۔

ماحولیات

بارشیں اور سیلاب: خیبر پختونخوا میں 2023 میں ہونے والی بارشوں، سیلابی ریلوں اور آندھیوں نے کم از کم 40 افراد کی جان لے لی۔ سوات، باجوڑ، کالام، مردان اور مالاکنڈ کے اضلاع میں گھروں کی چھتیں اڑنے یا سیلاب

میں بہہ جانے کے نتیجے میں 16 بچے، 2 خواتین اور 22 مرد ہلاک ہوئے۔ بھاری بارشیں طوفان سیلابی ریلوں اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ بنیں، جن سے املاک کو، بشمول ہوٹل، گاڑیاں، مویشی اور فصلوں کے، نقصان پہنچا۔

حکومت کی ناکافی امداد کی بہت سی شکایات آئیں۔ خوبصورت سیاحتی مقام کالام کو بہت زیادہ نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ باجوڑ، مالاکنڈ اور سوات کے رہائشیوں کی جانب سے تباہ شدہ املاک اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو کے لیے درج شکایات کے ردعمل میں، خیبر پختونخوا حکومت نے جولائی میں اس مظہر کے اثرات سے نمٹنے کے لیے اور بعد از سیلاب تعمیر نو کی مہمات پر عمل کے لیے بین الاقوامی ڈونرز کے تعاون سے ایک خصوصی کلائمیٹ چینج سیل قائم کیا۔[104]

جون میں، موسمیاتی تبدیلی کی وفاقی وزیر شیری رحمان نے خبردار کیا کہ آنے والے برسوں میں گلیشیئرز کے پگھلنے اور غائب ہونے سے خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان کے متاثر ہونے کا بہت خطرہ ہے، اور ان خطوں سے تقاضا کیا کہ وہ انتہائی خراب موسمی حالات کا سامنا کرنے اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں۔

فضائی آلودگی: نومبر میں پشاور کلین ایئر الائنس نے پشاور میں فضائی آلودگی کو 'بہت خطرناک' قرار دیا۔[105] بس ٹرانزٹ کوریڈور کی تعمیر اور فصلوں کے فضلات جلانے کے نتیجے میں خام اخراج، گاڑیوں اور اینٹوں کے بھٹوں کو سانس کی نالیوں میں بڑھتی ہوئی بیماریوں کی بڑی وجوہات قرار دیا گیا۔

زلزلے: کچھ زلزلوں نے خیبر پختونخوا میں رہائشیوں اور املاک کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان میں دو بہت شدید تھے، ایک جنوری میں آیا جس کی ریکٹر سکیل پر شدت 5.5 تھی اور دوسرا مارچ میں آیا جس کی شدت 6.8 تھی۔[106] ان زلزلوں نے کم از کم 10 افراد کی جان لے لی اور 150 سے زائد زخمی ہوئے، اور درجنوں عمارتوں کو کافی نقصان پہنچا۔ متاثرہ علاقوں میں پشاور، چترال، دیر، ایبٹ آباد، مردان، بونیر، خیبر، اورکزئی اور کرم تھے۔

حوالہ جات

1 U. Farooq. (2023, January 19). Governor dissolves Khyber Pakhtunkhwa Assembly. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1732430/governor-dissolves-khyber-pakhtunkhwa-assembly

2 Meeting approves Khyber Pakhtunkhwa urban policy 2023, action plan. (2023, January 19). The Nation. https://www.nation.com.pk/19-Jan-2023/meeting-approves-khyber-pakhtunkhwa-urban-policy-2030-action-plan

3 UNDP. (2023, August 8). The European Union, Khyber Pakhtunkhwa prison inspectorate and UNDP Pakistan hold a consultative workshop to improve prisons conditions in Khyber Pakhtunkhwa. https://www.undp.org/pakistan/press-releases/european-union-khyber-pakhtunkhwa-prison-inspectorate-and-undp-pakistan-hold-consultative-workshop-improve-prisons-conditions

4 Law and Justice Commission of Pakistan. (2023). Judicial statistics. http://www.ljcp.gov.pk/reports/bar1.pdf; Law and Justice Commission of Pakistan. (2023). Judicial statistics: 2nd bi-annual report. http://www.ljcp.gov.pk/reports/bar.pdf

5 JCP confirms three addl PHC judges. (2023, January 19). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=167835

6 K-P faces dearth of civil judges, qazis. (2023, February 14). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2401008/k-p-faces-dearth-of-civil-judges-qazis

7 Justice Hilali sworn in as PHC's first regular woman CJ. (2023, May 13). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1752714/justice-hilali-sworn-in-as-phcs-first-regular-woman-cj

8 H. Malik. (2023, January 31). High coirts have 'no suo motu jurisdiction'. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2398463/hcs-have-no-suo-motu-jurisdiction

9 PHC strikes down ECP order, reinstates local bodies. (2023, March 9). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1741120

10 W. Shah. (2023, April 17). Minors charged with terrorism be tried in juvenile court, order PHC. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1748065/minors-charged-with-terrorism-be-tried-in-juvenile-court-orders-phc

11 PHC chief justice orders speedy disposal of family cases. (2023, May 29). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1756517/phc-chief-justice-orders-speedy-disposal-of-family-cases

12 S. Khankhel. (2023, June 4). PHC CJ wants end to torture culture at police stations. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=208142

13 50 suspected violent protesters get bail. (2023, June 7). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758335/50-suspected-violent-protesters-get-bail

14 A. Safi. (2023, November 17). PHC seeks reply from govt for not allowing PTI convention. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=256042

15 A. Safi. (2023, November 17). PHC orders removal of names of Dr Shakil Afridi's family members from ECL. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=256044

16 Terrorism surge. (2024, January 3). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1802820/terrorism- surge

17 S. Shahabuddin. (2023, April 26). Death toll from blasts in Swat rises to 17. Pakistan Today. https://www.pakistantoday.com.pk/2023/04/26/death-toll-from-blasts-in-swat-rises-to-17/

18 J. Hussain & A. Hayat. (2023, July 31). Death toll from Bajaur blast rises to 54; FIR registered against unidentified culprits. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1767664

19 U. Bacha. (2023, June 24). PM aide Amir Muqam says he evaded potential attack in Shangla.Dawn. https://www.Dawn.com/news/1761526

20 Four gas company workers abducted. (2023, January 21). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1732803/four-gas-company-workers-abducted

21 Journalists rally against abduction, torture of colleague in Bannu. (2023, April 28). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1749670/journalists-rally-against-abduction-torture-of-colleague-in-bannu

22 Juvenile prisoners lodged in cramped barracks. (2023, April 11). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2411292/juvenile-prisoners-lodged-in-cramped-barracks

23 A. Khan. (2023, November 4). K-P's prisons a breeding ground for diseases. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2444696/k-ps-prisons-a-breeding-ground-for-diseases

24 R. Piracha. (2023, March 14). KP prison authorities deny right of appeal to military courts death-row convicts: Counsel. Voice pk. https://voicepk.net/2023/03/kp-prison-authorities-deny-right-of-appeal-to-military-courts-death-row-convicts-counsel/

25 Minister opens online case hearing system. (2023, November 25). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1792251/minister-opens-online-case-hearing-system

26 Bara family accuses CTD of conducting illegal raid. (2023, January 30). The News. https://www.thenews.com.pk/print/1035678-bara-family-accuses-ctd-of-conducting-illegal-raid

27 Families of missing persons take to streets in Swat. (2023, May 10). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1751866/families-of-missing-persons-take-to-streets-in-swat

28 Journalists protest attack on reporter's house in Kohat. (2023, March 24). Voice pk. https://voicepk.net/2023/03/journalists-protest-attack-on-reporters-house-in-kohat/

29 Journalists booked for 'incitement'. (2023, June 16). Dawn. https://www.Dawn.com/ news/1759999

30 Ali Wazir taken into custody in North Waziristan. (2023, June 19). Voice pk. https://voicepk.net/2023/06/ali-wazir-taken-into-custody-in-north-waziristan/

31 KP govt employees prohibited from using social media platforms. (2023, August 16). Business Recorder. https://www.brecorder.com/news/40258123

32 J. Afridi. (2023, July 16). 'Music is life'- Khyber musicians denounce ulema's ban on music at weddings. Voice pk. https://voicepk.net/2023/07/music-is-life-khyber-musicians-denounce-ulemas-ban-on-music-at-weddings/

33 Radio Pakistan attack: Rare handwritten scripts, music records burnt to ashes. (2023, May 16). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2417082/radio-pakistan-attack-rare-handwritten-scripts-music-records-burnt-to-ashes

34 JI activists booked in Peshawar for protesting inflated power bills. (2023, September 4). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1773962

35 Abolition of Hangu PA and NA seats protested. (2023, October 2). The News. https://www.thenews.com.pk/print/1115230-abolition-of-hangu-pa-and-na-seats-protested

36 People rally against price hike in several cities of KP. (2023, January 9). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1730622

37 M. Ashfaq. (2023, April 9). Sanitation workers observe strike against non-payment of salary on Easter Eve. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1746680/sanitation-workers-observe-strike-against-non-payment-of-salary-on-easter-eve

38 Widespread protests in KP against exorbitant power bills. (2023, August 26). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1772188/widespread-protests-in-kp-against-exorbitant-power-bills

39 Protestors demand reopening of Torkham border. (2023, September 14). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1775811/protesters-demand-reopening-of-torkham-border

40 Rights watch. (2023, February 25). Voice pk. https://voicepk.net/2023/02/rights-watch-25-february-2023/

41 Afghan-Pakistan Torkham border crossing reopens after 10 days. (2024, January 23). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1808050

42 Dozens of nomad families stranded. (2023, March 13). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2405783/dozens-of-nomad-families-stranded

43 Anti-government protests sweep Khyber Pakhtunkhwa after Imran's arrest. (2023, May 10). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1751872/anti-government-protests-sweep-khyber-pakhtunkhwa-after-imrans-arrest

44 Participation of women in elections urged. (2023, February 1). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2398672/participation-of-women-in-elections-urged

45 KP has 55 National Assembly seats after delimitation. (2023, October 1). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1778645

46 ECP suspends local governments till announcement of results to ensure 'fair' elections. (2023, February 3). APP. https://www.app.com.pk/national/ecp-suspends-local-governments-till-announcement-of-results-to-ensure-fair-elections/#google_vignette

47 Peshawar High Court temporarily restores local bodies in province. (2023, March 1). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1739648/peshawar-high-court-temporarily-restores-local-bodies-in-province

48 J. Khan. (2023, August 7). JUIF defeated in Mathra LG by-polls. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=226314

49 Increase in payment to LG heads planned as KP cabinet approves rule changes. (2023, January 4). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1729753/increase-in-payment-to-lg-heads-planned-as-kp-cabinet-approves-rule-changes

50 K-P LG employees to go on strike tomorrow. (2023, September 19). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2436573/k-p-lg-employees-to-go-on-strike-tomorrow

51 LG reps seeks funds, powers to serve masses. (2023, October 17). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=247089

52 I. Shinwari. (2023, January 14). Khyber women councillors in midst of hopelessness. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1731523/khyber-women-councillors-in-midst-of-hopelessness

53 Jirga bans women from flour distribution points. (2023, March 28). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2408502/jirga-bans-women-from-flour-distribution-points

54 Focus on girls' education stressed. (2023, May 28). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2418944/focus-on-girls-education-stressed'

55 I. Shinwari. (2023, June 19). Tribal women becoming conscious about share in inheritance. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1760530/tribal-women-becoming-conscious-about-share-in-inheritance

56 Transgender killed in Swat. (2023, February 20). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=177591

57 Transgender person killed in Kohat ambush. (2023, February 13). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1736788/transgender-person-killed-in-kohat-ambush

58 Transgenders' registration soon. (2023, January 6). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/epaper/news/Lahore/2023-01-06/2IxMTMxYmFlZGYyNmIzMWEwNDBjYTU3MzAyOWU2YjQucG5n#google_vignette

59 PHC orders Nadra to unblock identity card of transgender person. (2023, May 14). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1752994/phc-orders-nadra-to-unblock-identity-card-of-transgender-person

60 Five arrested for holding jirga to settle assault case. (2023, May 5). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1750907

61 10-year-old raped in Peshawar. (2023, September 10). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/epaper/news/Lahore/2023-09-10/4OGI1MzJmYQyZDRiMjA4YmM3ODg1OTQxYWM4ZmUuanBlZw%3D%3D#google_vignette

62 School principal arrested on sexual assault charges. (2023, September 4). The Nation. https://www.nation.com.pk/04-Sep-2023/school-principal-arrested-on-sexual-assault-charges

63 R. Semab. (2023, November 6). Schoolteacher accused of child abuse. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2444923/schoolteacher-accused-of-child-abuse

64 Man arrested for killing daughter. (2023, September 7). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/epaper/news/Lahore/2023-09-07/FlNGE0OTQxMzczNjRmYjQ3MjM4MDIxNjAuanBlZw%3D%3D#google_vignette

65 Woman slaughters two kids. (2023, October 13). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/epaper/news/Lahore/2023-10-13/ZGYyZDliZTY2NmJiYjM3ZjM5MjRkNDg5M2FhYzM1YTEucG5n

66 W. Shah. (2023, April 17). Minors charged with terrorism be tried in juvenile court, orders PHC. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1748065/minors-charged-with-terrorism-be-tried-in-juvenile-court-orders-phc

67 Juvenile justice rules promise rehab centres for child offenders. (2023, September 9). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1774811/juvenile-justice-rules-promise-rehab-centres-for-child-offenders

68 High court asks KTH not to slash salary, allowances of employees. (2023, January 5). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1729946/high-court-asks-kth-not-to-slash-salary-allowances-of-employees

69 Dir hospital staffers protest salary non-payment. (2023, March 3). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1739979/dir-hospital-staffers-protest-salary-non-payment

70 Sanitation workers observe strike against non-payment of salary on Easter Eve. (2023, April 9). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1746680/sanitation-workers-observe-strike-against-non-payment-of-salary-on-easter-eve
71 Rights watch. (2023, June 9). Voice pk. https://voicepk.net/2023/06/rights-watch-9-june-2023/
72 Teachers seek release of salaries. (2023, July 17). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=220452
73 University of Peshawar has no funds to pay salaries to employees. (2023, August 22). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1771595/university-of-peshawar-has-no-funds-to-pay-salary-to-employees
74 WSSP seeks Rs2.2b for salaries. (2023, October 19). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2441796/wssp-seeks-rs22b-for-salaries
75 M. Shoaib. (2023, October 15). Swabi MTI hospitals unable to pay employees. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2441197/swabi-mti-hospitals-unable-to-pay-employees
76 62 coal mines to reopen after 16 years. (2023, June 26). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2423612/62-coal-mines-to-reopen-after-16-years
77 W. Yousafzai. (2023, January 4). Facilities for differently-abled missing across K-P. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2423612/62-coal-mines-to-reopen-after-16-years
78 60 differently-abled students get fee waiver. (2023, May 21). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/epaper/news/Lahore/2023-05-21/2NTjOGJiYmM2YjkyNTUxNTQ5OThiMGU5NTMuanBlZw%3D%3D#google_vignette
79 A. Saeed & S. Shabbir. (2023, October 3). Pakistan sets Nov.1 deadline for 'illegal immigrants' to leave. Arab News. https://www.arabnews.pk/node/2384731/pakistan
80 U. Farooq. (2023, October 5). Over 0.3m illegal Afghans living in KP. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779334/over-03m-illegal-afghans-living-in-kp
81 More than 317,000 Afghans repatriated. (2023, November 17). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2446805/more-than-317000-afghans-repatriated
82 U. Farooq, I. Khan & S. Shahid. (2023, November 2). Crackdown on 'illegal' migrants gets underway. https://www.Dawn.com/news/1785721/crackdown-on-illegal-migrants-gets-underway
83 U. Farooq. (2023, November 7). 'Premature' border closure leaves immigrants under open sky. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1787078/premature-border-closure-leaves-immigrants-under-open-sky
84 Afghans living legally are being 'blackmailed'. (2023, November 1). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2444059/afghans-living-legally-are-being-blackmailed
85 Cash-strapped KP seeks Rs1bn for Afghans' repatriation. (2023, November 4). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1786189/cash-strapped-kp-seeks-rs1bn-for-afghans-repatriation
86 M. Ashfaq. (2023, January 16). Private firms stop printing schoolbooks in KP over payment delays. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1731831/private-firms-stop-printing-schoolbooks-in-kp-over-payment-delays
87 Teachers of community schools unpaid for two years. (2023, June 11). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1759075/teachers-of-community-schools-unpaid-for-two-years
88 M. Ashfaq. (2023, June 1). Over 55,000 students of community schools in KP likely to drop out. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1757125/over-55000-students-of-community-schools-in-kp-likely-to-drop-out
89 A. Yusufzai. (2023, January 1). Random Covid screening begins at airport, border points in KP amid new variant fears. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1729258/random-covid-screening-begins-at-airport-border-points-in-kp-amid-new-variant-fears
90 KP reports lowest number of dengue cases in 2023: Secy health. (2023, December 27). The Nation. https://www.nation.com.pk/27-Dec-2023/kp-reports-lowest-number-of-dengue-cases-in-2023-secy-health
91 Pakistan Polio Eradication Programme. (n.d.). Polio cases district-wise. https://www.endpolio.com.pk/polioin-pakistan/district-wise-polio-cases
92 A. Yusufzai. (2023, February 7). No threat to Sehat Card programme as KP caretakers release Rs4bn. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1735698/no-threat-to-sehat-card-programme-as-kp-caretakers-release-rs4bn

93 A. Yusufzai. (2023, April 3). Govt to assess hospitals empanelled for free treatment scheme. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1745642/govt-to-assess-hospitals-empanelled-for-free-treatment-scheme
94 A. Yusufzai. (2023, April 25). Govt hospitals' earnings from health insurance programme go up. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1749121/govt-hospitals-earnings-from-health-insurance-programme-go-up
95 A. Yusufzai. (2023, August 23). Lack of funds suspension free treatment again in KP. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1771596/lack-of-funds-forces-suspension-of-free-treatment-again-in-kp
96 A. Yusufzai. (2023, October 28). Over 70 private hospitals removed from health card panel. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1784253/over-70-private-hospitals-removed-from-health-card-panel
97 A. Yusufzai. (2023, March 6). 58 more govt hospitals to be outsourced. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1744236/58-more-govt-hospitals-to-be-outsourced
98 A. Yusufzai. (2023, May 21). Cash crunch threatens patient care at outsourced govt hospitals. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1754680/cash-crunch-threatens-patient-care-at-outsourced-govt-hospitals'
99 Health officials seize big quality of fake cannulas. (2023, January 6). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1730175/health-officials-seize-big-quantity-of-fake-cannulas
100 Crackdown on unsafe medicines begins. (2023, October 21). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2442193/crackdown-on-unsafe-medicines-begins
101 11% K-P population uses 'hard drugs'. (2023, March 12). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2405647/11-k-p-population-uses-hard-drugs
102 Mayor vows to remove all Peshawar encroachments. (2023, January 30). The Express Tribune.https://tribune.com.pk/story/2398318/mayor-vows-to-remove-all-peshawar-encroachments
103 Railways land worth Rs85m vacated from encroachers. (2023, February 17). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1737496/railways-land-worth-rs85m-vacated-from-encroachers
104 Dedicated climate change cell set up. (2023, July 20). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1765657/dedicated-climate-change-cell-set-up
105 Air pollution chokes Peshawar. (2023, May 5). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/epaper/news/Lahore/2023-05-05/0ZmU3NDBhMGFmYWE0NzY4YTY4MzlmODU0YjM2MjgucG5n#google_vignette
106 5.5 magnitude quake strikes KP. (2023, January 20). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1732586/55-magnitude-quake-strikes-kphttps://www.Dawn.com/news/1743530/powerful-quake-rattles-parts-of-kp-afghanistan

بلوچستان

اہم نکات

- اختلاف رائے دبانے کے لیے شہریوں کی مختصر مدتی جبری گمشدگیوں کے باعث، صوبہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا سب سے شدید مسئلہ شہریوں کی جبری گمشدگی ہی رہا جو ایسا کرنے والوں کو مکمل چھوٹ کی وجہ سے گھمبیر ہو گیا۔
- بلوچ عسکریت پسندوں نے سیکیورٹی فورسز پر حملے جاری رکھے۔ بعض اوقات اس شک کی بنیاد پر کہ وہ ریاست کے مخبر ہیں یا عمومی خوف پھیلانے کے لیے انھوں نے عام شہریوں کو بھی ہلاک کیا۔
- باغیوں اور مذہبی محرکات پر قائم تنظیموں نے صوبہ میں **110** حملے کیے جن میں 229 افراد ہلاک اور 228 افراد زخمی ہوئے۔
- نومبر میں تربت میں نامعلوم آدمیوں نے چھ پنجابی مزدوروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔
- خواتین تشدد کا بدستور غیر محفوظ اور آسان ہدف بنی رہیں۔ گھریلو تشدد کی شرح خطرناک حد تک سب سے زیادہ تھی یعنی مجموعی پُرتشدد واقعات کا 48 فیصد۔
- تربت میں جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت ہلاکتوں یا گوادار میں حق دو تحریک کے سربراہ مولانا ہدایت الرحمٰن کی گرفتاری پر احتجاج کے لیے مقامی آبادی کو متحرک کرنے میں بلوچ خواتین نے کلیدی کردار ادا کیا۔
- جمیعت علمائے اسلام (ف) کے حافظ حمداللہ اور جماعت اسلامی کے سربراہ سراج الحق سمیت کئی سیاسی رہنما ژوب اور مستونگ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں قاتلانہ حملوں میں بال بال بچے۔
- سردار اختر مینگل اور شفیق الرحمٰن مینگل کے تحت مخالف گروہوں کے درمیان خضدار میں وڈھ کے علاقہ میں ایک طویل مسلح لڑائی ہوئی۔ ان کے درمیان بھاری فائرنگ کے تبادلہ اور مارٹر گولوں کے حملوں میں کم سے کم 10 افراد ہلاک ہوئے۔ شفیق مینگل ایک سیاستدان اور مقتدرہ کی پشت پناہی رکھنے والے قبائلی سردار ہیں۔ ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ صوبہ میں ایک 'قاتل گروہ' (ڈیتھ اسکواڈ) کی سربراہی کرتے ہیں۔
- ستمبر میں نامعلوم مسلح حملہ آوروں نے فٹ بال کے چھ کھلاڑیوں کو اس وقت اغوا کر لیا جب وہ ڈیرہ بگٹی سے سّبی جا رہے تھے۔ بعد میں ان سب کو رہا کر دیا گیا۔
- جولائی میں چمن میں 13 قیدی جن کے مقدمے زیر سماعت تھے، جیل کو توڑ کر فرار ہو گئے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جیلوں کی سیکیورٹی بدستور کتنی مخدوش تھی۔
- صوبہ کی نگران کابینہ میں ایک وزیر جمال رئیسانی بھی تھے جن کے پاس وزارت کا حلف اٹھاتے ہوئے پاکستانی شناختی کارڈ نہیں تھا۔
- مقامی حکومت کا نظام سارا سال غیر فعال رہا کیونکہ یہ درکار مالی وسائل سے محروم تھا۔

- ایک مثبت پیش رفت یہ ہوئی کہ تربت میں خواتین کے لیے ایک پولیس اسٹیشن قائم کیا گیا۔
- سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی کمی ایک سنگین مسئلہ بنی رہی جس کے باعث 3500 سکول تعلیم کی سہولیات مہیّا نہیں کر پائے۔
- بلوچستان میں اینٹوں کے بھٹوں پر 81000 بچے مزدوری کرتے ہیں۔

صوبہ بلوچستان میں گزشتہ برسوں کی طرح جبری گمشدگیاں اور ماورائے عدالت ہلاکتیں خاص طور سے ایک سنجیدہ مسئلہ رہیں جبکہ ان کا ارتکاب کرنے والوں کو کھلی چھوٹ حاصل رہی اور حکومت لاتعلقی برتتی رہی۔ تاہم، نومبر میں ایک بلوچ نوجوان کے محکمہ انسداد دہشت گردی (سی ٹی ڈی) کے ہاتھوں ماورائے عدالت قتل ہوا تو سال کے آخر میں انسانی حقوق کے لیے سرگرم نوجوان بلوچ متحرک ہوگئے۔ ان کی قیادت وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز اور بلوچ یکجہتی کونسل سے تعلق رکھنے والی بلوچ خواتین کررہی تھیں۔ انہوں نے تربت سے اسلام آباد تک ایک لانگ مارچ منظّم کیا۔ دسمبر میں اسلام آباد میں سینکڑوں کارکنوں نے ایک کیمپ لگالیا۔ انہیں ہراساں کیا گیا اور ان کے خلاف پُرتشدد پولیس ایکشن کرکے ان کے پُرامن اجتماع کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کی گئی۔

ریاست کے کریک ڈاؤن کے باوجود بلوچستان کے باسی احتجاج کرنے کا حق استعمال کرتے رہے۔ مثلاً وڈھ میں مینگل قبیلہ کے متحارب دھڑوں میں خوفناک تصادم کے خلاف بلوچستان نیشنل پارٹی (مینگل گروپ) نے احتجاجی مظاہروں کا ایک سلسلہ شروع کردیا۔ گوادار میں حق دو تحریک، ریاست کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر کارروائی کا مطالبہ کرتی رہی۔ ان خلاف ورزیوں کی فہرست میں جبری گمشدگیاں، علاقہ میں ضرورت سے زیادہ سیکیورٹی کے

وڈھ میں دو مینگل قبائل کے درمیان جھڑپوں کے خلاف بی این پی۔ مینگل نے کئی احتجاجی مظاہرے کیے

اقدامات اور مقامی باشندوں کو روزگار، سکول، علاج معالجہ اور بجلی کی سہولتوں کی عدم دستیابی جیسے امور شامل تھے۔

ملک کی سیاسی صورتحال کے اثرات بلوچستان پر بھی پڑے۔ مئی میں جب سابق وزیراعظم عمران خان کو گرفتار کرنے پر ملک بھر میں احتجاج بھڑک اٹھا تو تحریک انصاف کے کارکنوں نے صوبہ بھر میں کئی سڑکیں بلاک کردیں۔ احتجاج کی پہلی

لہر میں تحریک انصاف کے 44 کارکنوں کو گرفتار کیا گیا جبکہ پولیس نے سابق گورنر ظہور آغا اور سابق ڈپٹی اسپیکر قاسم خان سوری[1] کے گھروں پر چھاپے مارے۔ کوئٹہ میں پی ٹی آئی کے احتجاج کرنے والے کارکنوں پر پولیس کی فائرنگ سے کم سے کم ایک پارٹی کارکن ہلاک ہو گیا۔[2]

صوبہ میں امن وامان کی صورت حال خراب رہی۔ ایک واقعہ پر تو پورے ملک میں شور مچ گیا۔ صوبائی رکن اسمبلی عبدالرحمان کھیتران پر الزام لگا کہ وہ لوگوں کو نجی جیلوں میں قید رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنے ایک ملازم کے ان اہل خانہ پر جنسی حملہ کیا اور انہیں جان سے مار دیا جنہوں نے ان کی خواہش کی تکمیل نہیں کی تھی۔[3] علاوہ ازیں، علیحدگی پسند تنظیمیں خوف پھیلانے میں سرگرم رہیں۔ رپورٹس کے مطابق بڑے حملے ہرنائی، چمن، بولان، کوئٹہ اور مکران ڈویژن کے بعض علاقوں میں سیکیورٹی چیک پوسٹس پر کیے گئے۔ بولان میں ایک پولیس قافلہ پر خودکش حملہ میں 9 پولیس اہلکار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مستونگ میں ایک مسجد کے نزدیک خودکش حملہ میں 50 افراد بشمول عام شہری ہلاک ہو گئے۔ ژوب اور مستونگ میں ہونے والے حملے مبینہ طور پر انتہائی دائیں بازو سے تعلق رکھنے والی تنظیموں نے کیے تھے جس کے باعث خوف کی فضا مزید بڑھ گئی۔

اگست میں انوار الحق کاکڑ کو نگران وزیر اعظم مقرر کیا گیا جس سے مقتدرہ (اسٹیبلشمنٹ) کی گرفت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کئی سیاسی تجزیہ کاروں اور سیاستدانوں کی رائے تھی کہ انوار الحق کاکڑ کا اس عہدہ پر تقرر مقتدرہ کی حمایت یافتہ بلوچستان عوامی پارٹی (باپ) سے ان کی وابستگی کی بنا پر کیا گیا۔[4]

بلوچستان

قوانین اور قانون سازی

قوانین کی منظوری۔ 2023 میں بلوچستان اسمبلی نے سات قوانین منظور کیے۔ ان میں بلوچستان دانش اسکولز اینڈ سینٹرز آف ایکسی لینس اتھارٹی ایکٹ، جس سے صوبہ[5] بھر میں دانش اسکولوں کے قیام کی منظوری دی گئی، اور بلوچستان مقامی حکومت (ترمیمی) ایکٹ شامل تھے۔

قراردادیں۔ بلوچستان اسمبلی نے متعدد قراردادیں منظور کیں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ صوبہ میں غیر مقامی افراد سے امتیازی سلوک ختم کیا جائے۔ غیر مقامی افراد سے مراد وہ لوگ تھے جو بلوچ نسل سے تعلق نہیں رکھتے لیکن کئی دہائیوں سے صوبہ میں مقیم ہیں۔[6]

کئی ارکان اسمبلی صوبہ کے مالیاتی بحران پر تشویش میں مبتلا رہے۔ قراردادوں میں 2022 کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی صورت حال بہتر بنانے کے لیے مالی امداد کی اپیل کی گئی۔ صوبائی اسمبلی نے وفاق سے صوبہ کا قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے ایوارڈ میں حصہ پچاس ارب[7] روپے تک بڑھانے کی متعدد درخواستیں کیں لیکن وفاقی حکومت نے ان سے بے اعتنائی برتی۔

بعد میں دو قراردادوں میں صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مساجد، سرکاری سکولوں اور مدرسوں کو بجلی اور گیس کے بلوں[8] کی ادائیگی سے چھوٹ دے (یعنی مفت فراہم کرے) اور یہ کہ سرکاری محکموں میں خواتین کا کوٹہ پانچ فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کیا جائے۔[9]

صوبائی اسمبلی نے عام انتخابات کروانے کی حمایت میں بھی ایک قرارداد پاس کی۔[10] جولائی میں اسمبلی کی ایک ہاؤس کمیٹی بنائی گئی کہ وہ بولان میڈیکل کالج کے احتجاج کرنے والے اساتذہ کے عارضی کنٹریکٹ کو مستقل ملازمت میں تبدیل کرنے کے مطالبات کا جائزہ لے۔[11]

انصاف کی فراہمی

زیر التوا مقدمات۔ پاکستان کے قانون و انصاف کے کمیشن (لا اینڈ جسٹس کمیشن) کے مطابق سال کے شروع میں بلوچستان ہائی کورٹ میں 4471 مقدمے زیر التوا تھے اور سال 2023 میں 6659 نئے مقدمے دائر کیے گئے اور 6177 مقدمات نپٹائے گئے۔ یوُں دسمبر 2023 میں ہائی کورٹ میں 5021 مقدمات زیر التوا تھے۔ اسی طرح ضلعی عدلیہ میں سال کے شروع میں 16020 مقدمات زیر التوا تھے۔ سال 2023 میں صوبہ کی ضلعی عدالتوں میں مجموعی طور پر 64804 مقدمات دائر ہوئے۔ ان عدالتوں نے اس عرصہ میں 63957 مقدمات نپٹائے۔ سال کے آخر میں ضلعی عدالتوں میں 17818 مقدمات زیر التوا تھے۔

درخواستیں اور پٹیشنیں ۔سال کی ابتدا ہی میں سپریم کورٹ نے وزیراعلیٰ کے معاون خصوصی کے تقرر سے متعلق بلوچستان حکومت کی ایک درخواست باقاعدہ سماعت کے لیے منظور کر لی۔[12] سنہ 2018 میں بلوچستان حکومت نے معاون خصوصی کے تقرر کو قانونی بنیاد فراہم کرنے کے لیے ایک قانون منظور کرایا تھا جسے 'معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ بلوچستان ایکٹ' کہا جاتا ہے۔سال 2020 میں بلوچستان ہائی کورٹ نے اس ایکٹ کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔اس فیصلہ کے خلاف بلوچستان حکومت نے سپریم کورٹ میں اپیل کی تھی۔

مارچ میں بلوچستان ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو قومی اسمبلی کے حلقہ 265 میں ضمنی الیکشن کرانے سے روک دیا کیونکہ تحریک انصاف کے صوبائی صدر قاسم خان سوری نے الیکشن کمیشن کے اس حکم نامہ کو چیلنج کر دیا تھا جس کے تحت انہیں اس نشست سے ڈی نوٹیفائی کیا گیا تھا۔[13]

بلوچستان ہائی کورٹ کے ایک ڈویژنل بینچ نے حب ضلع میں ونڈر کے علاقہ میں پندرہ ہزار ایکڑ اراضی کی الاٹمنٹ روک دی۔اس الاٹمنٹ کے خلاف قومی اسمبلی رکن محمد اسلم بھوتانی نے ایک پٹیشن دائر کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ یہ الاٹمنٹ حقوق اراضی کی خلاف ورزی ہے۔[14]

مئی میں بلوچستان ہائی کورٹ نے سابق وزیراعظم عمران خان کے خلاف ایک درخواست کی سماعت شروع کی جس میں ان پر آئین کے آرٹیکل چھ کے تحت[15] غداری کا الزام لگایا گیا تھا۔ بعد میں عدالت نے مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی۔ جون میں عمران خان پر ایک سینیئر وکیل[16] کے قتل کے مقدمہ میں فرد جرم عائد کی گئی۔عدالت نے عمران خان کے وارنٹ گرفتاری[17] کو برقرار رکھا۔بعد میں عدالت عالیہ نے عمران خان کو اس بنیاد پر بغاوت کے نوٹس بھجوائے کہ انہوں نے سپریم کورٹ کے سات اپریل 2022 کے حکم نامہ کی تعمیل نہیں کی تھی۔ یہ حکم نامہ قومی اسمبلی کی تحلیل سے متعلق تھا۔[18]

بلوچستان

امن عامہ

جرائم کے اعداد و شمار: صوبہ میں صنفی بنیادوں پر تشدد اور دیگر جرائم ہوتے رہے (جدول دیکھیے)۔ صوبائی پولیس کے مطابق 2023 میں قانون نافذ کرنے والے 137 اہلکار مسلح جنگجوؤں کے حملوں میں مارے گئے۔ ایچ آر سی پی کے میڈیا مانیٹرنگ سے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق صوبہ میں گھریلو تشدد کے کم سے کم دو اور جنسی تشدد کے 14 واقعات ہوئے۔ غیرت کے نام پر 22 اور عورتوں سے متعلق 43 قتل ہوئے۔

جدول 1 : بلوچستان میں 2023 میں جرائم کے اعداد و شمار

نمبر	جرائم
24	زنا بالجبر، متاثرہ خواتین
28	غیرت کے نام پر قتل
4	توہین مذہب کے مقدمات
9	پولیس مقابلے

(حوالہ: یہ اعداد و شمار بلوچستان پولیس نے انسانی حقوق کمیشن کی درخواست پر فراہم کیے)

صنفی مساوات کے لحاظ سے، پولیس نے بتایا کہ ان کے اہل کاروں میں 37920 مرد، 889 خواتین اور ایک ٹرانس جینڈر رہے۔

ارکان اسمبلی کی نجی جیلیں: ایک دہلا دینے والا واقعہ 21 فروری کو ہوا۔ صوبائی وزیر برائے مواصلات وتعمیرات سردار عبدالرحمٰن کھیتران کے گھر کے قریب ایک کنویں سے ایک عورت اور تین بچوں کی لاشیں برآمد ہوئیں۔ مری قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے کوئٹہ کے ریڈ زون میں داخل ہوکر اس معاملہ پر احتجاج کیا۔ اس پر پولیس نے وزیر کے گھر پر چھاپا مارا۔ کنویں سے ملنے والی لاشوں کا تعلق کھیتران کے سابق نجی گارڈ محمد خان مری کے خاندان سے بتایا گیا۔ محمد خان مری نے الزام لگایا کہ کھیتران نے ان کے خاندان کے افراد کو قتل کیا تھا اور ان کے پانچ بہن بھائیوں کو نجی جیلوں میں رکھا ہوا تھا۔[19]

جون میں قلات کے علاقہ گازا میں پانی کی پائپ لائن کی تنصیب پر کام کرنے والے پانچ افراد کو نامعلوم مسلح افراد نے اغوا کرلیا۔[20]

عسکریت پسندی میں شدت: خیبر پختونخوا کے بعد بلوچستان امن وامان کی صورت حال کے اعتبار سے ملک کا دوسرا سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ رہا۔ باغیوں اور مذہبی بنیاد پر سرگرم تنظیموں نے صوبہ میں 110 حملے کیے جن میں 229 افراد ہلاک اور 282 افراد زخمی ہوئے۔[21] صوبہ خودکش حملوں کی زد میں بھی رہا۔ باغیوں نے سیکیورٹی فورسز پر براہ راست حملے کیے۔ جنوری اور مارچ میں کیچ میں واقع نادرا کے دفتر پر حملے کیے گئے۔[22] بعد میں کیچ ہی میں ایک اور حملہ

میں تحریک انصاف کے رکن صوبائی اسمبلی سردار یار محمد خان رند کے ایک بیٹے میر سردار خان رند کو نشانہ بنایا گیا۔ میر سردار رند تو بچ گئے لیکن ان کے دو نجی گارڈز ہلاک اور ایک شدید زخمی ہو گیا۔ حملہ ریموٹ کنٹرول کے ذریعے دھماکا کرنے والے مواد (آئی ای ڈی) سے کیا گیا۔[23]

کوئٹہ میں بارہ ستمبر کو تسلسل سے دو دھماکوں میں چار افراد ہلاک اور 21 زخمی ہو گئے۔ پہلا حملہ ممنوعہ تنظیم بلوچستان لبریشن آرمی نے کیا جس کا ہدف پولیس افسر نصیر احمد شاہ تھے۔

مئی میں ژوب میں جماعت اسلامی کے امیر سراج الحق پر ایک خودکش حملہ کیا گیا لیکن وہ بچ گئے۔ جولائی میں عسکریت پسندوں نے ژوب[24] اور سوئی میں دو حملے کیے گئے جن میں بارہ فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔[25] اسی مہینے میں ژوب میں دہشت گردوں کے حملہ کو سیکیورٹی فورسز نے ناکام بنا دیا۔[26] اس سے پہلے مارچ میں بولان میں ایک خودکش حملہ آور نے بارود سے بھری موٹر سائیکل[27] کانسٹیبلری کے قافلہ سے جا ٹکرائی جس سے نو اہلکار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ کچلاک میں سیکیورٹی فورسز نے بولان کے حملہ میں مشتبہ مسلح عسکریت پسندوں کو گھیرے میں لیا تو انہوں نے بلا امتیاز فائرنگ شروع کر دی جس میں انسداد دہشت گردی (سی ٹی ڈی) کے چار اہلکار ہلاک ہو گئے۔[28]

اگست میں پنجگور میں ایک بارودی سرنگ کے دھماکے میں سات افراد ہلاک ہو گئے جن میں ایک یونین کونسل کا چیئرمین بھی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ بارودی سرنگ عسکریت پسندوں نے بچھائی تھی۔[29]

28 ستمبر کو مستونگ میں عید میلاد النبی کے جلوس میں شرکت کے لیے جاتے سنی العقیدہ افراد کے ایک اجتماع میں ایک دھماکا ہوا۔ شبہ ہے کہ یہ خودکش حملہ تھا۔ 53 افراد ہلاک ہو گئے۔ سینکڑوں زخمی ہوئے۔ ممنوعہ تنظیم اسلامک اسٹیٹ (داعش) نے دعویٰ کیا کہ اس نے یہ حملہ کیا تھا۔ بلوچستان میں ڈیرہ مراد جمالی کے کچھی کے علاقہ میں ابڑو اور لہری قبائل میں شدید مسلح لڑائی بھی ہوئی۔[30]

نومبر میں تربت میں چھ پنجابی مزدوروں کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔[34] ایک اور واقعہ گوادر میں پیش آیا جہاں سیکیورٹی فورسز کی دو گاڑیوں پر شدید فائرنگ کی گئی جس میں 24 فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔[35] بعد ازاں، عسکریت پسندوں نے سیکیورٹی چیک پوسٹ پر ایک اور حملہ کیا جس میں تین پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنا لیا۔[36]

قبائلی تصادم: عسکریت پسندوں کے حملوں کے ساتھ ساتھ صوبہ میں قبائلی تصادموں میں بھی اضافہ ہوا۔ خضدار میں وڈھ کے علاقہ میں مینگل قبیلہ کے دو متحارب دھڑوں نے ایک دوسرے پر بھاری فائرنگ کی اور مارٹر گولے برسائے۔ تصادم کا یہ سلسلہ اگست سے لے کر اکتوبر تک کئی ماہ چلتا رہا۔ اس طویل مسلح تصادم میں کم سے کم دس افراد ہلاک ہوئے جن میں کوئٹہ سے کراچی جانے والی شاہراہ پر سفر کرنے والے عام مسافر بھی شامل تھے۔ اس لڑائی کی وجہ سے شہر کا بڑا حصہ طویل عرصہ تک بند رہا۔[37] سال کے آخر میں جا کر یہ پُرتشدد سلسلہ ختم ہوا۔

بلوچستان

قید خانے اور قیدی

بلوچستان کے محکمہ جیل خانہ جات کے مطابق سنہ 2023 میں صوبہ میں کُل بارہ جیلیں تھیں جن میں کُل منظور شدہ گنجائش 2764 قیدیوں کی تھی۔ جیلوں میں 1631 ایسے قیدی تھے جن کے مقدمے زیرِ سماعت تھے۔ 964 سزا یافتہ قیدی اور سات نابالغ قیدی تھے۔ سزائے موت کے قیدیوں کی تعداد 74 تھی۔ مجموعی طور پر جیلوں میں 2716 مرد، 41 عورتیں تھیں اور 11 بچے اپنی ماؤں کے ساتھ رہ رہے تھے۔

بلوچستان کی جیلوں میں محفوظ اور صحت مند ماحول قائم کرنے کے لیے کچھ نئے اقدامات کیے گئے۔ ان میں جیلوں کو فنی تربیت کے مراکز[38] میں تبدیل کرنا اور ہر جیل میں کم سے کم ایک مرد اور ایک خاتون ڈاکٹر تعینات کرنا شامل تھے۔ اس وقت تک صوبہ کی گیارہ جیلوں میں صرف ایک ڈاکٹر تھا۔[39]

جولائی میں چمن میں ایک جیل توڑ کر 13 ایسے قیدی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے جن کے مقدمات زیرِ سماعت تھے۔ اس واقعہ سے صوبہ کی جیلوں کی سیکیورٹی کی مخدوش صورتِ حال ظاہر ہوتی ہے۔[40]

جبری گمشدگیاں

2023 میں بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا جاری رہنا تشویش ناک مسئلہ بنا رہا۔ ان میں مختصر مدت کی گمشدگیاں بھی شامل تھیں۔ اس حربے کا مقصد مخالفین، سیاسی کارکنوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں میں خوف بٹھانا تھا۔ صوبہ کے مختلف علاقوں سے گمشدگیوں کے درجنوں نئے واقعات رپورٹ ہوئے۔ کچھ گمشدہ افراد گھروں کو واپس بھی آئے۔ جبری گمشدہ افراد کے ماورائے عدالت قتل کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے۔ خاص طور سے بلوچ عسکریت پسندوں کی جانب سے بڑے حملوں کے بعد۔ گزشتہ برسوں کی طرح بلوچ عسکریت پسند جبری گمشدگوں کے خاتمہ اور اس عمل میں ملوث افراد کے احتساب کا مطالبہ کرتے رہے۔ ان کا موقف تھا کہ جو افراد کسی جرم میں ملوث ہیں انہیں کسی عدالت میں پیش کیا جائے اور انہیں حسب قانون کارروائی کا حق فراہم کیا جائے۔

واقعات کی تعداد: جبری گمشدگیوں پر انکوائری کمیشن کے مطابق صوبہ میں 2011 سے اب تک 2752 ایسے کیس ہوئے۔ ان میں سے 1990 کیسز کو حل کر لیا گیا جن میں گمشدہ افراد گھروں کو لوٹ آئے۔ ان میں سے دو حراستی مراکز میں تھے۔ بیس جیلوں میں پائے گئے اور 37 کیس ان افراد کی لاشیں ملنے پر نپٹا دیے گئے۔ 2023 کے آخر تک کمیشن کے پاس جبری گمشدگیوں کے زیرِ التوا قابلِ حل کیسوں کی تعداد 468 تھی۔

ڈیفنس آف ہیومن رائٹس نامی تنظیم کے مطابق دسمبر کے آخر تک جبری گمشدگیوں کے 82 کیس رپورٹ ہوئے جن میں سے 67 کا کچھ اتا پتا نہیں چلا جبکہ بارہ افراد رہا ہو گئے، دو افراد کا پتا چل گیا اور ایک شخص ماورائے عدالت مارا گیا۔[41]

بلوچستان

صوبائی کمیشن۔ جنوری میں بلوچستان ہائی کورٹ کے حکم پر صوبائی حکومت نے جبری گمشدگیوں سے نپٹنے کی غرض سے پہلی بار ایک کمیشن قائم کیا۔ اس کے پہلے اجلاس میں کمیشن نے فیصلہ کیا کہ وہ صوبہ میں گمشدہ افراد کے خاندانوں کو مدد فراہم کرے گا۔[42]۔ تاہم اس بات کا کوئی ذکر نہیں تھا کہ آیا متاثرہ فرد یا ان کے خاندانوں کو کوئی مالی امداد بھی دی جائے گی۔ مایوس کن بات یہ تھی کہ باقی سارا سال کمیشن غیر فعال رہا۔

جبری گمشدگیوں کے واقعات: جبری گمشدگیوں پر صوبائی کمیشن کے قیام کے باجود بلوچ شہریوں کا اغوا جاری رہا۔ جنوری میں دو گمشدہ بلوچ نوجوانوں سارنگ مری اور وحید زہری کی لاشیں ملیں۔ یہ دونوں ایک ماہ سے زیادہ عرصہ سے گمشدہ تھے۔[43] تین فروری کو راشدہ بی بی، ان کے شوہر، بچوں اور ان کی والدہ کو ان کے کوئٹہ میں واقع گھر سے اغوا کرلیا گیا۔ بعد میں انہیں رہا کر دیا گیا لیکن ان کا شوہر گمشدہ رہا۔[44] جولائی میں سلیم بلوچ (جو پنجاب یونیورسٹی سے تاریخ کے مضمون میں گریجویٹ تھے) اور اس کے دوست اکرام ندیم کو تربت میں ان کے گھروں سے اغوا کرلیا گیا۔ اغوا کرنے کا الزام سیکیورٹی اہلکاروں پر لگایا گیا۔ اسی طرح اگست میں شمس بلوچ (جو سرگودھا یونیورسٹی کا طالبعلم تھا) خضدار سے لاپتا ہوگئے۔ دو دن بعد نامعلوم افراد ان کے چچا فضل یعقوب بلوچ کے گھر داخل ہوئے، ان کے اہل خانہ کو دھمکیاں دیں اور اس کے بعد فضل بلوچ لاپتا ہوگئے۔ کئی دنوں بعد دونوں کو رہا کر دیا گیا۔

فروری میں بی این پی (مینگل) نے جبری گمشدگیوں کے کیس حل نہ ہونے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا اور انتباہ کیا کہ اگر اس مسئلہ کو حل نہ کیا گیا تو وہ وفاقی حکومت سے علیحدہ ہوجائے گی۔[45] اپریل میں ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے کوئٹہ میں احتجاج کیا جس میں دو ڈاکٹروں نبی داد بگٹی اور فیاض لشاری کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ ان دونوں کو مسلح افراد نے زیارت سے اغوا کرلیا تھا۔[46] جولائی میں تربت[47] سے ایچ آر سی پی کے رکن سلیم بلوچ کو اغوا کرلیا گیا۔ اسی ماہ ایک بلوچ نوجوان شاہان قلات سے لاپتا ہوگیا۔

اپریل میں، ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے کوئٹہ میں احتجاج کرتے ہوئے ان دو ڈاکٹروں کی بازیابی کا مطالبہ کیا جنھیں مسلح افراد نے زیارت سے اغوا کیا تھا

بلوچستان

اجتماع کی آزادی

بلوچستان میں طویل احتجاج اور دھرنے ہوتے رہے۔ گوادار میں حق دو تحریک کے سربراہ مولانا ہدایت الرحمٰن کی گرفتاری کے خلاف سیکڑوں خواتین نے جلوس نکالا۔ مولانا ہدایت الرحمٰن کو جنوری میں اقدام قتل کے الزام میں حراست میں لیا گیا تھا۔[48] ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ یہ جھوٹا الزام تھا۔ ایک اور واقعہ دالبندین، چاغی کا ہے جہاں مظاہرین نے کراچی کو کوئٹہ سے ملانے والی شاہراہ کو بند کر دیا۔ وہ ایک بلوچ نوجوان ثنااللہ نوتیزئی کے مبینہ طور پر ایک فرقہ وارانہ تنظیم جیش العدل کے ہاتھوں قتل پر احتجاج کر رہے تھے۔[49]

اسی ماہ میں وڈھ، خضدار میں احتجاجی مظاہرین نے کراچی جانے والی شاہراہ کو 20 گھنٹوں کے لیے بند کر دیا۔ وہ بی این پی (مینگل) پارٹی سے وابستہ دو افراد کہور خان اور علی احمد کے قتل پر احتجاج کر رہے تھے۔[50] جب وڈھ میں تناؤ بڑھ گیا تو بی این پی (مینگل) کے سربراہ سردار اختر مینگل نے اعلان کیا کہ وہ کوئٹہ تک احتجاجی لانگ مارچ کریں گے۔ صوبائی حکومت نے بڑھتی ہوئی سیکیورٹی وجوہ کا حوالہ دیتے ہوئے دفعہ 144 نافذ کر دی جس کے تحت اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی۔[51]

مئی میں سابق وزیراعظم عمران خان کی گرفتاری کے بعد ملک بھر میں احتجاج بھڑک اٹھا تو کوئٹہ میں بھی تحریک انصاف کے مشتعل کارکنوں کی قیادت میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔[52] مظاہرین نے پولیس کی دو گاڑیاں جلا دیں جبکہ پولیس ایکشن میں تحریک انصاف کا کم سے کم ایک کارکن ہلاک ہو گیا اور چھ زخمی ہوئے۔ پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی۔ جولائی میں وڈھ، خضدار میں بدامنی کے خلاف بی این پی (مینگل) کے حامیوں نے این 70 شاہراہ پر احتجاج کیا جس میں انہوں نے لاقانونیت اور بھتے کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔[53] جولائی ہی میں قلات سے ایک بلوچ نوجوان کے مبینہ اغوا کے خلاف بھی ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ یہ نوجوان 2022 سے گمشدہ تھا۔[54]

بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمت پر بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ کوئٹہ کے تاجروں نے احتجاج کرتے ہوئے بجلی کے بلوں میں کمی کا مطالبہ کیا۔[55] نومبر میں بجلی کی طویل بندش کے خلاف زمینداروں نے کوئٹہ کے متعدد مقامات پر سڑکیں بند کر دیں۔[56]

ماورائے عدالت ہلاکتوں کے خلاف احتجاج: ایک 24 سالہ بلوچ نوجوان بالاچ مولابخش کے مبینہ ماورائے عدالت قتل پر خاص طور سے نومبر کے آخر میں تربت میں وسیع احتجاج کیا گیا۔ الزام لگایا جاتا ہے کہ بالاچ محکمہ انسدادِ دہشت گردی (سی ٹی ڈی) کی حراست میں مارا گیا۔ یہ احتجاج جلد ہی زور پکڑ گیا اور بلوچ یکجہتی کونسل کی قیادت میں اسلام آباد کی[57] جانب لانگ مارچ میں تبدیل ہو گیا۔ سیکڑوں نوجوان مرد اور خواتین اس میں شریک ہو گئے جن کا مطالبہ تھا کہ جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت ہلاکتوں کا سلسلہ ختم کیا جائے۔ انسانی حقوق کی سرگرم رکن ماہ رنگ

بلوچ کا اس احتجاجی مارچ میں کلیدی کردار تھا۔

ریاستی مشینری نے ان مظاہرین کو دارالحکومت جانے سے روکنے کے لیے مسلسل جابرانہ کوششیں کیں۔ گرفتاریاں کی گئیں، جلوس پر راستے میں لاٹھی چارج کیا گیا جس سے کئی شرکا زخمی ہوئے۔ اس کے باوجود مظاہرین بیس دسمبر کو اسلام آباد پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ جو مظاہرین اسلام آباد شہر میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے یا نیشنل پریس کلب کے باہر دھرنا دیے بیٹھے تھے ان کے خلاف پولیس نے شدید طاقت کا استعمال کیا۔ آنسو گیس، واٹر کینن استعمال کی گئی اور لاٹھی چارج کیا گیا۔ کوششیں کی گئیں کہ مظاہرین کو کوئٹہ جانے والی بسوں میں زبردستی بٹھا دیا جائے۔[58] تین سو لوگوں کو مستبدانہ طور پر حراست میں لے لیا گیا۔ ان میں عورتیں، طلبا اور بزرگ شامل تھے۔

اظہار رائے کی آزادی

گزشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی صوبہ میں اظہار رائے کی آزادی کی صورت حال خاصی خراب رہی۔ ایک تحقیقاتی رپورٹ سے پتا چلا کہ زیادہ تر میڈیا کارکن (صحافی) میڈیا پر پابندیوں پر آن ریکارڈ بات کرنے کے لیے بھی تیار نہیں تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ مختلف گروہ ہیں جو اگر کسی خبر سے ناراض ہو جائیں تو اسے رکوانے کی خاطر تشدد پر اُتر آئیں گے۔ ان میں سیکیورٹی فورسز، علیحدگی پسند تنظیمیں، اور قبائلی سردار شامل تھے۔ حقائق کی رپورٹنگ، خاص طور سے سیکیورٹی ایجنسیوں کی کارروائیوں سے متعلق، عملاً ناممکن تھی۔ جبری گمشدگیوں کے واقعات بھی کبھی کبھار ہی رپورٹ کیے گئے۔ براڈکاسٹ میڈیا (ٹیلی ویژن چینلز) نے تو ان کیسز کی بالکل ہی کوئی کوریج نہیں کی۔ میڈیا کی صورت حال اس لیے بھی پیچیدہ تھی کہ کارکنوں کی تنخواہیں بہت کم تھیں اور جب وہ شورش زدہ علاقہ میں کام کرتے ہیں تو انھیں کوئی تحفظ میسر نہیں ہوتا۔ بلوچستان یونین آف جرنلسٹس کے صرف 145 ارکان ہیں۔ ان میں محض چار خواتین ہیں۔[59]

دسمبر میں پولیس نے پشتون تحفظ موومنٹ کے سربراہ منظور پشتین کو چمن میں اس وقت گرفتار کر لیا جب وہ جبری گمشدگیوں کے خلاف بلوچ یکجہتی کمیٹی کے احتجاجی مارچ میں شرکت کے لیے کوئٹہ جا رہے تھے۔ گرفتاری سے پہلے انہوں نے 'گُل جماعتی تاجر محنت کش، تنظیم کے دھرنے سے خطاب کیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق پولیس اور منظور پشتین کے سیکیورٹی گارڈز کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ بھی ہُوا۔[60]

سندھ کے برعکس بلوچستان میں میڈیا کے کارکنوں کے تحفظ کے لیے کوئی قانون نافذ نہیں ہو سکا۔ طریق کار (پروسیجر) میں تاخیر کو اس کی وجہ بتایا گیا۔ بارہ ستمبر کو بلوچستان یونین آف جرنلسٹس نے صحافیوں کے تحفظ کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا۔[61]

مذہبی اقلیتوں کی صورت حال

مذہبی اقلیتوں کی صورت حال بدستور ویسی ہی رہی جیسی پہلے تھی۔ تاہم، حکومت نے صوبہ میں اقلیتی برادریوں کو قدرے ریلیف دینے کے لیے کچھ سرگرمی دکھائی۔ اگست میں صوبائی حکومت نے مذہبی اقلیتوں کے لیے سرکاری ملازمتوں میں

کوٹا 2 فیصد سے بڑھا کر 5 فیصد کر دیا۔[62] اپریل میں صوبائی حکومت نے لسبیلہ میں صدیوں پرانے ہنگلاج ماتا مندر کی بحالی اور مرمت کے لیے تیس کروڑ روپے جاری کیے۔[63]

کوئٹہ کے شانتی نگر کے علاقہ میں نچلی ذات کی لچی ہندو برادری عارضی ٹھکانوں میں رہنے پر مجبور تھی۔ انہیں روزگار، بجلی، پانی، صفائی اور نکاسئی آب کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر دستیاب تھیں۔ یہ ہندو برادری مقامی مندر کی تعمیر مکمل ہونے کا برسوں سے انتظار کر رہی ہے لیکن ناکافی مالی وسائل، افسر شاہی کے رخنے اور مقامی انتظامیہ کی ترجیح نہ ہونا سمیت اس کام کی راہ میں کئی رکاوٹیں تھیں۔[64]

سیاسی شرکت

ضمنی انتخابات۔ فروری سے سیاسی سرگرمی میں تیزی آنے لگی جب قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 265 میں ضمنی الیکشن ہوا۔ یہ نشست اس لیے خالی ہوگئی تھی کہ الیکشن کمیشن نے یہاں سے پی ٹی آئی کے رکن قومی اسمبلی قاسم خان سوری کو ڈی نوٹیفائی کر دیا تھا۔ بتیس امیدواروں نے یہاں سے کاغذات نامزدگی جمع کرائے۔ ان میں پی کے ایم اے پی کے سربراہ محمود خان اچکزئی، پی ٹی آئی کے قاسم خان سوری مسلم لیگ ن کی، راحیلہ حمید درانی، پی پی پی کے محمد جاتک اور بی این پی کے محمد جمال شامل تھے۔[65]

پیپلز پارٹی میں شمولیت: بلوچستان میں ایک بڑی سیاسی تبدیلی جنوری میں اس وقت دیکھنے میں آئی جب پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین آصف علی زرداری کی دعوت پر کئی بڑی سیاسی شخصیات نے ان کی پارٹی میں شامل ہونا شروع کر دیا۔ جنوری کے شروع میں نوابزادہ گزین مری اور طاہر محمود اور بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نوابزادہ جمال رئیسانی کے کوآرڈینیٹر میر فرید رئیسانی سمیت سابق صوبائی وزرا پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے۔ اس سے پہلے گزشتہ سال کے آخر میں بی اے پی پارٹی کے کئی رہنما پیپلز پارٹی میں شامل ہو چکے تھے۔[66]

پی ٹی آئی کی قیادت میں پُرتشدد احتجاج اور ریاست کا غیر متناسب ردعمل: سابق وزیر اعظم عمران خان کی مئی میں گرفتاری کے بعد پورے ملک کی طرح کوئٹہ میں بھی احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوا جن میں کم سے کم ایک شخص ہلاک ہوا۔ اس کے بعد پولیس نے قومی اسمبلی سابق اسپیکر قاسم خان سوری، سابق صوبائی وزیر مبین خلجی اور دیگر پی ٹی آئی رہنماؤں کے خلاف صوبہ میں لوگوں کو تشدد پر ابھارنے کے الزام میں مقدمے درج کر لیے۔ پولیس کے مطابق کوئٹہ اور صوبہ کے دیگر مقامات پر پی ٹی آئی کے 70 کارکنوں اور رہنماؤں کو پُرتشدد مظاہروں میں شریک ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔[67] پی ٹی آئی کے دیگر کئی رہنماؤں کی طرح رکن صوبائی اسمبلی سردار یار محمد رند نے مئی کے ہنگاموں کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور ذمہ داروں کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کیا۔[68]

نگران حکومت: اگست میں جب ملک کے سیاسی منظر نامہ میں تناؤ تھا مرکز، سندھ اور بلوچستان میں نگران حکومتیں قائم کی گئیں۔ بلوچستان عوامی پارٹی بی اے پی کے ایک رکن انوار الحق کاکڑ کی نگران وزیر اعظم کے طور پر نامزدگی باعث تشویش تھی کیونکہ باپ کو مبینہ طور پر مقتدرہ (اسٹیبلشمنٹ)[69] کی پشت پناہی حاصل رہی تھی۔ طویل تاخیر کے بعد اگست میں علی مردان ڈومکی کو بلوچستان کا نگران وزیر اعلیٰ بنایا گیا۔[70]

سال کے آخر میں جب عام انتخابات کا اعلان کیا گیا تو سیاستدانوں نے بڑی سیاسی جماعتوں کے پلڑے میں اپنا وزن ڈالنا شرع کر دیا۔[71] تیس کے قریب سیاستدانوں نے پی ایم ایل۔ن[72] میں شمولیت اختیار کر لی۔ ان میں بی اے پی کے سابق سربراہ جام کمال خان الیانی بھی شامل تھے۔ دوسری طرف، نگران وزیر داخلہ سرفراز بگٹی وزارت سے مستعفی ہو

کر پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے۔[73]

مقامی حکومت

فروری میں چاغی میں مقامی حکومت کے انتخابات ہوئے۔ یہ ان انتخابات کا تیسرا مرحلہ تھا جس کے بعد صوبہ میں مقامی حکومت کے انتخابات پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ صوبہ کے چونتیس میں سے بتیس اضلاع[74] میں میونسپل کارپوریشنوں کے میئر، میونسپل کمیٹیوں اور یونین کونسلز کے چیئرمینوں اور ڈپٹی چیئرمینوں کے انتخابات مکمل ہو گئے۔ کوئٹہ ضلع میں مقامی حکومت کے حلقوں کی متنازع حد بندیوں کے باعث انتخابات نہیں ہو سکے۔[75] تاہم مقامی حکومتوں کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور عملی طور پر غیر فعال رہیں۔

خواتین

صنفی بنیاد پر تشدد۔ سارا سال خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات رپورٹ ہوتے رہے۔ فروری میں ڈیرہ مراد جمالی میں ایک آدمی نے اپنی نوجوان بیٹی کو اس لیے قتل کر دیا کہ اس نے ایک رشتہ سے انکار کر دیا تھا۔[76] ایک اور واقعہ مارچ میں بارکھان میں ہُوا جہاں ایک پینتیس سالہ عورت کو مبینہ طور پر غیرت کے نام پر قتل کر دیا گیا۔[77] سال بھر غیرت کے نام پر جرائم اور خواتین کے قتل کے واقعات ہوتے رہے۔ اپریل میں سوئی کے علاقہ میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو پھانسی دے دی۔ اس نے الزام لگایا کہ اس کی بیوی کے کسی دوسرے آدمی سے ناجائز تعلقات تھے۔[78] مئی میں ایک آدمی نے اپنی بیوی اور ایک مرد دوست کو یہ الزام لگا کر قتل کر دیا[79] کہ ان کا جنسی تعلق تھا۔ جون میں ڈیرہ مراد جمالی میں ایک واقعہ ہوا جب مسلح افراد ایک گھر میں زبردستی داخل ہو گئے اور انہوں نے دو عورتوں کو قتل اور دو کو زخمی کر دیا۔[80]

اس سے پہلے جون میں ایک دہلا دینے والا واقعہ چاغی میں ہُوا جہاں مقامی جرگہ نے ایک لڑکی کو ایک آدمی سے 'ناجائز' تعلقات کے الزام میں موت کی سزا دے دی جبکہ آدمی کو بری کر دیا۔[81] اگست میں مستونگ میں بیس سالہ لڑکی رخسانہ کو اس کے باپ نے غیرت کے نام پر قتل کر دیا۔[82] اسی ماہ میں ڈیرہ مراد جمالی کے پچھی کے علاقہ میں نامعلوم حملہ آوروں نے دو کم سن لڑکیوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ گھریلو تشدد کے اعتبار سے ملک میں خیبر پختونخوا کے بعد بلوچستان کا دوسرا نمبر تھا جہاں یہ شرح مجموعی تشدد کے واقعات کا 48 فیصد تھی۔[83]

بلوچستان حکومت نے صوبہ میں عورتوں کے خلاف تشدد میں کمی لانے کے لیے کچھ کوششیں کیں۔ فروری میں تربت میں صوبہ کا دوسرا پولیس اسٹیشن برائے خواتین قائم کیا گیا۔ ایسا پہلا مارچ 2022 میں کوئٹہ میں قائم کیا گیا تھا۔[84]

خواتین کی سیاسی شرکت: مارچ میں صوبائی اسمبلی نے حکومتی محکموں میں خواتین کا کوٹا بڑھانے کی ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ اس کوٹے کو پانچ فیصد سے بڑھا کر 33 فیصد کیا جائے اور خواتین کے لیے ڈویژن کی سطح پر ایک الگ ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے جو خواتین کے ان مسائل کو حل کرے جو انہیں اپنے فرائض ادا کرنے کے دوران پیش آتے ہیں۔[85] لیکن اس قرارداد پر عمل ہوتا نظر نہیں آیا۔ خواتین کی سیاسی عمل میں شرکت کم رہی۔ سال 2018 میں بلوچستان میں خواتین ووٹروں کی تعداد 1813241 تھی۔ جو 2023 میں بڑھ کر 2316804 ہو گئی۔ اس اضافہ کے باوجود اب بھی بلوچستان میں خواتین ووٹروں کا تناسب دیگر صوبوں کے مقابلہ میں سب سے کم ہے۔[86]

خواجہ سرا: اقوام متحدہ کے ادارہ یو این ڈی پی اور ٹرسٹ فار ڈیموکریٹک ایجوکیشن اور اکاؤنٹیبلٹی نے مل کر ایک منصوبہ شروع کیا جس کا مقصد 2022 کے خواجہ سرا سمیت سیلاب سے متاثرہ پسماندہ گروہوں کو بحالی کے لیے امداد مہیا کرنا تھا۔ اس منصوبہ کے تحت ان گروہوں کو 36000 قومی شناختی کارڈ اور 49000 ریپلیسمنٹ کارڈ مہیا کیے جانے تھے۔[87]

بلوچستان

بچے

بچوں کے خلاف تشدد۔ غیر سرکاری تنظیم ساحل کی رپورٹ بعنوان 'کرووَل نمبرز' (ظالمانہ اعداد وشمار) کے مطابق اس سال پاکستان میں بچوں سے جنسی تشدد کے 4213 واقعات رپورٹ ہوئے۔ ان میں سے دو فیصد (48 کیسز) بلوچستان میں ہوئے۔ ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق صوبہ میں طالبعلموں کو جسمانی سزا کے دو واقعات رپورٹ ہوئے۔ ایک کا تعلق گوادر سے اور دوسرے کا کوئٹہ سے تھا۔

ستمبر میں ایک لرزہ انگیز واقعہ کوئٹہ میں پیش آیا جہاں ایک پینتیس سالہ عورت نے اپنی چار بیٹیوں کو زہر دے کر مار دیا اور خودکشی کر لی۔[88] ایک اور واقعہ خضدار میں پیش آیا جہاں ایک دیہاڑی مزدور کا آٹھ برس کا لڑکا لاپتا ہو گیا۔ بعد میں اس لڑکے کی لاش نل کے علاقہ سے ملی۔[89]

کم عمری کی شادی: بچپن کی شادیوں کی قانونی اصلاحات کے ذریعے روک تھام کے لیے 22 مارچ کو صوبائی حکومت نے وفاقی شرعی عدالت کو مطلع کیا کہ بچپن یا کم عمری کی شادی کی ممانعت کے لیے ایک مسودۂ قانون تیار کر لیا گیا ہے جسے جلد ہی صوبائی اسمبلی میں منظوری کے لیے پیش کر دیا جائے گا۔ 'بلوچستان چائلڈ میرج پروہبیشن ایکٹ 2021، کے عنوان سے یہ مسودۂ قانون پہلی بار اُس وقت منظر عام پر آیا تھا جب خضدار میں ایک پانچ برس کی لڑکی کی زبردستی شادی کا واقعہ ہوا۔ اس معاملہ پر عدالت نے ازخود نوٹس لیا تھا۔ الزام لگایا گیا تھا کہ ایک شخص نے قبائلی سرداروں کے دباؤ پر اپنی کم سن بیٹی کی شادی کر دی تھی۔ عدالت نے بلوچستان کے لا افسر سے پوچھ گچھ کی تھی کہ صوبائی مقنّنہ نے بچپن کی شادی اور جبری شادی کے بارے میں کیا اقدامات کیے۔[90]

کم عمر مزدور (چائلڈ لیبر)۔ رپورٹس ہیں کہ ملک بھر میں اینٹوں کے بھٹوں میں لگ بھگ سات لاکھ بچے مزدوری کر رہے تھے۔ ان میں سے 0 8100 بلوچستان کے بھٹوں میں کام کر رہے تھے اور 3251 بچے زرعی شعبہ میں مزدوری کر رہے تھے۔[91]

محنت کش

کان کنی کے حادثات۔ صوبہ کے مختلف علاقوں میں تقریباً پندرہ ہزار کوئلہ کی کانیں ہیں جن میں حادثات کی شرح حسب سابق بہت زیادہ رہی۔ ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق 2023 میں صوبہ میں 36 کان کن ہلاک اور 40 زخمی ہوئے (جدول 2 دیکھیے)۔ 2023 کے صرف پہلے تین مہینوں میں کانوں کے بیٹھ جانے اور زہریلی گیسوں کے سانس کے ساتھ جسم میں داخل ہونے سے 30 کان کن ہلاک ہوئے۔[92] مارچ میں ہرنائی میں کوئلے کے چھ کان کن زہریلی گیس سونگھنے سے ہلاک ہو گئے۔ ڈکی کے علاقہ میں ایک افسوسناک واقعہ یہ ہُوا کہ دو کارکن کوئلہ کی کان کے اندر پھنس گئے اور انہیں چالیس روز کے بعد ریسکیو آپریشن میں نکالا گیا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ کان کنی کے حادثوں میں ریسکیو کے لیے درکار سامان اور اس کام میں مہارت کی کتنی قلت ہے۔[93]

جدول :2۔2023 میں بلوچستان میں کان کنی کے حادثات

تاریخ	شہر	ہلاک	زخمی
24 جنوری	ہرنائی	-	1
25 جنوری	دکی	-	1
31 جنوری	دکی	1	-
10 فروری	ہرنائی	1	5
11 فروری	دکی	3	-
27 فروری	ہرنائی	-	1
28 فروری	ہرنائی	4	3
4 مارچ	ہرنائی	6	9
21 مارچ	دکی	2	-
4 اپریل	دکی	1	2
8 اپریل	ہرنائی	1	-
26 اپریل	دکی	1	3
12 مئی	ہرنائی	1	-
14 مئی	دکی	1	-
28 مئی	دکی	1	3
28 مئی	دکی	1	5
7 جون	ہرنائی	-	1
25 جون	دکی	2	2
13 جولائی	مچھ	1	1
8 اگست	دکی	2	-
14 اگست	ہرنائی	2	1
23 اگست	ہرنائی	-	1
29 اگست	حب	-	1
15 ستمبر	کوئٹہ	1	-
18 ستمبر	کوئٹہ	1	-
20 ستمبر	ہرنائی	1	-
01 دسمبر	کوئٹہ	2	1

ذرائع: ایچ آر سی پی میڈیا مانیٹرنگ

امن عامہ کی بگڑتی صورت حال کے دوران فروری میں ہرنائی کے علاقہ میں نامعلوم حملہ آوروں نے کوئلہ کی کان میں

ملک بھر میں اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے اندازاً 700,000 بچوں میں سے 81,000 کا تعلق بلوچستان سے تھا

کام کرنے والے چار کان کنوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔[94] صوبہ میں اور کوئلہ کی کانوں کے قریب امن امان کی خراب صورت حال کے باعث کئی کانیں بند ہوگئیں اور وہاں کام کرنے والے سینکڑوں کارکن بے روزگار ہوگئے۔ خاص طور سے بولان میں مرگٹ کی کوئلہ کے کانوں کے علاقہ میں امن امان کی صورت حال خاصی زیادہ خراب تھی۔[95]

ماہی گیروں کو محنت کش کا درجہ: جنوری میں ایک مثبت پیش رفت ہوئی۔ بلوچستان حکومت نے ماہی گیروں کو محنت کشوں کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا۔ گوادار میں حق دو تحریک کا یہ ایک کلیدی مطالبہ تھا۔ اس فیصلہ کا مقصد یہ تھا کہ بلوچستان میں ماہی گیر برادری کے معاشی حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ انہیں صوبہ کے لیبر قوانین اور آئی ایل او (عالمی ادارہ محنت) کے دائرہ کار میں لایا جائے۔ حکومت نے محکمہ ماہی گیری و ساحلی ترقی کے سیکرٹری کی صدارت میں ایک ٹیکنیکل محکمہ بھی قائم کیا۔ اس محکمہ کو ماہی گیری کی نئی پالیسی بنانے اور اس شعبہ کے لیے موجود قانونی ڈھانچے پر نظر ثانی کے کام سونپے گئے۔[96]

مہاجرین

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) کے تخمینہ کے مطابق بلوچستان میں رجسٹرڈ افغان مہاجرین کی تعداد تین لاکھ ہے۔[97] زیادہ تر افغان مہاجرین کیمپوں سے باہر رہائشی علاقوں میں آباد ہیں۔ بہت سے مہاجرین پاکستانی شناختی کارڈز بنوا کر کاروبار کر رہے ہیں۔

اکتوبر میں نگران حکومت نے اعلان کیا کہ تمام غیر قانونی مہاجرین کو ملک سے نکال دیا جائے گا تو صوبائی حکومت نے صوبہ میں مہاجرین کے خلاف کریک ڈاون شروع کر دیا۔ ان میں غالب اکثریت افغان مہاجرین کی تھی۔ افغان مہاجرین کی رجسٹریشن کے لیے کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف علاقوں میں پانچ مراکز قائم کیے گئے۔ نومبر میں نگران وزیر اطلاعات نے دعویٰ کیا کہ چھ لاکھ غیر قانونی تارکینِ وطن چمن بارڈر کے ذریعے افغانستان واپس چلے گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ واپس جانے والوں میں 26000 ایسے غیر قانونی تارکینِ وطن تھے جو سندھ سے چمن آئے تھے۔[98]

متعدد افغانوں نے شکایت کی کہ پاکستانی حکام انہیں ہراساں کر رہے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس اور دیگر حکام انہیں پاکستان چھوڑنے[99] کے لیے ہراساں کرتے رہے حالانکہ ان کے پاس یہاں رہنے کی قانونی دستاویزات موجود تھیں۔ فیلڈ سے آنے والی رپورٹوں سے پتا چلا کہ جن لوگوں کو بے دخل کر کے افغانستان بھیجنا تھا انہیں چمن میں ایسے کیمپوں میں رکھا گیا جہاں بہت خراب حالات تھے۔[100]

سکولوں سے باہر بچے۔ اگرچہ صوبہ میں پسماندہ بچوں کے لیے دانش اسکول قائم کرنے کی غرض سے قانون سازی کی گئی لیکن اساتذہ کی غیر حاضری اور تین ہزار سکولوں کے بند ہو جانے کے باعث تعلیم کے اشاریے خراب ہی رہے۔[101]

تخمینہ تھا کہ بلوچستان میں سکولوں سے باہر بچوں کی تعداد 31 لاکھ 30 ہزار تھی۔[102] سکول جانے والی عمر کی لڑکیوں میں سے 78 فیصد سکولوں سے باہر تھیں۔[103] گھوسٹ یا غیر حاضر اساتذہ کا مسئلہ صوبہ میں شعبۂ تعلیم کو نقصان پہنچاتا رہا۔ اگست میں بارکھان اور نصیر آباد میں طلبا نے اساتذہ کی غیر حاضری پر احتجاجی مظاہرے کیے۔[104]

اعلیٰ تعلیم: صوبہ میں اعلیٰ تعلیم کی حالت بھی اچھی نہیں تھی۔ جنوری میں تربت یونیورسٹی کے طلبا نے ادارہ کی انتظامیہ کی جانب سے فیس بڑھانے پر احتجاج کرتے ہوئے جامعہ کو بند کر دیا۔[105] یونیورسٹی آف بلوچستان کے اساتذہ ادارہ کے مالی بحران پر احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ یونیورسٹی اساتذہ کو تنخواہ نہیں دے پا رہی تھی اور فیسیں اس لیے نہیں بڑھا سکتی تھی کہ اس کے باعث پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبا تعلیم جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ اس کے نتیجہ میں تدریس کا عمل رُک گیا۔[106] جب حکومت نے یونیورسٹی کو گرانٹ دی تو احتجاج ختم ہوا لیکن اعلیٰ تعلیم کے لیے وسائل کی کمی کا مسئلہ بہرحال برقرار رہا۔

جون میں سردار بہادر خان یونیورسٹی برائے خواتین کی طالبات نے ادارہ کی انتظامیہ کے خلاف احتجاج کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جامعہ میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے۔[107] نومبر میں 'لسبیلہ یونیورسٹی برائے زراعت و پانی و بحری علوم' کی انتظامیہ نے ہاسٹل کے چارجز میں اضافہ کر دیا اور ہاسٹلوں میں سخت ضوابط نافذ کیے تو ان پر طلبا نے احتجاج کیا۔ قانون نافذ کرنے ولے اہلکاروں اور طلبا کے درمیان تصادم ہوا اور افراتفری مچ گئی۔ اس کے نتیجہ میں یونیورسٹی کئی ہفتے بند رہی۔[108]

گزشتہ برسوں کی طرح بلوچستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے کیمپس بھاری سیکیورٹی کے حصار میں رہے۔ طلبا پر سیاسی تقریبات منعقد کرنے پابندی عائد رہی اور سیکیورٹی ادارے مستقل طور پر کیمپسوں پر تعینات رہے۔[109]

سیلاب کے بعد سکولوں کی حالت: 2002 کے سیلاب سے صوبہ میں جو سکول متاثر ہوئے ان میں سے زیادہ تر مخدوش حالت میں رہے۔ ان کی بحالی کا کام یا تو بہت سست تھا یا غیر تسلی بخش۔ سیلاب سے پہلے بلوچستان کے چونتیس اضلاع میں 30260 پرائمری، مڈل اور ہائی سکول تھے۔ ان میں سے 2869 سکول سیلاب سے متاثر ہوئے۔[110] تاہم اقوام متحدہ کے ادارے یونیسیف کا تخمینہ ہے کہ سیلاب سے متاثر ہونے والے سکولوں کی تعداد چھ ہزار تھی۔ نتیجہ یہ ہے کہ سکولوں کی تباہ شدہ عمارتوں کے باعث 386000 طلبا اور 17660 اساتذہ شدید متاثر ہوئے۔[111]

بلوچستان کے محکمہ تعلیم سے حاصل کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق 2022 کے سیلاب کے بعد 1226 سکولوں (8315 لڑکوں کے اور 3425 لڑکیوں کے سکولوں) اور 520 مخلوط تعلیم والے سکولوں کا سروے کیا گیا۔ ان

386,600 سے زائد طلبا اور 17,660 اساتذہ اور عملے کے افراد سیلاب کے باعث اسکولوں کے بنیادی ڈھانچے کی تباہی سے بری طرح متاثر ہوئے

میں سے 61 فیصد سیلاب سے متاثر ہوئے تھے' 9 فیصد کو ایسا نقصان پہنچا تھا کہ اُن کے صرف کچھ ہی کلاس روم محفوظ رہے تھے اور 37 فیصد کو ایسا جزوی نقصان ہوا تھا کہ وہ زیادہ تر محفوظ تھے۔[112] 2023 کے اختتام تک ان سکولوں کی تعمیر و مرمت کا کام جاری تھا۔ زیادہ تر متاثرہ سکول نصیر آباد ضلع میں واقع تھے۔

صحت

پہلے کی طرح 2023 میں بھی صوبہ میں صحت کی سہولتیں خراب حالت میں تھیں۔ 2002 کے سیلاب کے باعث لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہوئے اور ان کا روزگار متاثر ہوا جس سے ذہنی صحت کے مسائل پیدا ہوئے۔[113] صحبت پور کے علاقہ میں ملیریا کے بہت کیسز رپورٹ ہوئے۔ اس ضلع میں شدید سیلاب کے بعد ملیریا کی وبا پھیلتی رہی۔[114]

کانگو وائرس: مئی میں ایک عورت کانگو وائرس کا شکار ہو کر مر گئی۔ وائرس کے پھیلاؤ سے سرکاری حلقوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں اور صحت کی وزارت نے صوبہ بھر میں الرٹ جاری کر دیا۔[115] حالات اتنے خراب ہو گئے کہ حکومت نے دفعہ 144 کے تحت کوئٹہ میں نجی مذبح خانوں میں دو ہفتہ کے لیے کرفیو نافذ کر دیا۔ حکام نے کوشش کی کہ وائرس کو مزید پھیلنے سے روکنے کی خاطر مذبح خانوں کو گنجان آباد علاقوں سے دور جگہوں پر منتقل کر دیا جائے۔ کوئٹہ کے سِول ہسپتال میں دو ڈاکٹروں میں کانگو وائرس موجود ہونے کی تشخیص ہوئی۔ نومبر تک[116] اس وائرس سے متاثرہ طبی عملہ کی تعداد آٹھ ہو گئی تھی۔ تاہم، سال کے اختتام تک وائرس پر قابو پا لیا گیا تھا۔

کیچ میں صحت کا بحران برقرار رہا۔ جون میں حکام نے وہاں ڈینگی بخار کے 45 مریض رپورٹ کیے[117]۔ خضدار ضلع

بلوچستان

کے ارنجی علاقہ میں جولائی میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی جس پر صوبائی محکمہ صحت نے وہاں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا۔[118]

طبی عملہ: صوبہ کے ہسپتال ڈاکٹروں کے غائب رہنے کے سبب متاثر تھے۔اس معاملہ پر فروری میں محکمہ صحت نے 57 ڈاکٹروں[119] کے خلاف نظم وضبط کی کارروائی شروع کی۔علاوہ ازیں،صوبہ میں کینسر کے علاج کی واحد علاج گاہ 'سیناز' کوئٹہ میں واقع ہے لیکن یہاں کینسر کے علاج کے لیے درکار ادویات کی مسلسل قلت رہی[120]۔

صحت کارڈ: جنوری میں حکومت نے اعلان کیا کہ وہ بلوچستان صحت کارڈ شروع کرے گی۔اس سہولت پر 5 ارب 9 کروڑ 14 لاکھ روپے لاگت آئی۔اس کا مقصد 18 لاکھ 75 ہزار خاندانوں کو علاج معالجہ کی انشورنس مہیا کرنا تھا۔[121]

رہائش اور عوامی سہولیات

گوادر میں ماہی گیروں کو سہولیات پہنچانے کے لیے حکومت نے جنوری میں ایک رہائشی اسکیم منظور کی۔اس کے تحت گوادار ترقیاتی اتھارٹی کم آمدن والے ماہی گیر خاندانوں کے لیے مکان بنانے کی غرض سے دوسوا ایکڑ زمین مختص کرے گی۔[122]

ماحول

بارشی سیلابی ریلے: مارچ اور مئی کے درمیان وقفہ وقفہ سے صوبہ میں موسمیاتی تبدیلیوں سے ہونے والی بارشوں کے باعث سیلابی ریلے آتے رہے۔ان کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہوا اور سڑکیں بند رہیں۔مارچ میں آواران میں ایک خاندان کے آٹھ افراد ایک موسمی ندی کو عبور کرنے کی کوشش میں پانی کے ریلے میں بہہ کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔اسی روز ژوب میں بارشی سیلاب میں بہہ جانے سے دو افراد مر گئے۔[123] مئی میں ایک دن ایسا تھا جب صوبہ کے مختلف علاقوں میں صرف چوبیس گھنٹوں میں آٹھ لوگ بارشوں کے باعث ہلاک ہوئے۔کوئٹہ،لسبیلہ،خضدار اور موسیٰ خیل میں شدید بارشیں ہوتی رہیں۔[124] پنجگور میں بارش سے ایک دیوار گر پڑی جس سے دو کم عمر لڑکیاں ہلاک ہو گئیں۔

خراب ہوتی صورت حال کا نوٹس لیتے ہوئے مئی میں وزیراعظم نے صوبہ میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا تا کہ مزید جانی نقصان کو روکا جائے۔[125] تاہم، جولائی میں مون سون کی بارشوں کے باعث چھ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔[126] 27 جولائی کو شدید بارشوں میں لسبیلہ اور پنجرہ پل کے متعدد کازویز (پانی میں بنے ہوئے پتھروں کے راستے) پانی میں بہہ گئے جس سے سندھ اور بلوچستان کے درمیان ٹریفک بند ہو گئی۔[127] اسی روز بارش سے پانچ افراد ہلاک ہوئے۔[128] اگست میں بارشوں سے گیارہ افراد ہلاک ہوئے اور 400 سے زیادہ مکانات تباہ ہوئے۔[129]

زلزلے۔صوبہ میں وقفہ وقفہ سے زلزلے آتے رہے۔اپریل میں چمن میں ایک ایسے زلزلہ میں ایک ہی خاندان کے

تین افراد اس وقت ہلاک ہوگئے جب ان کے مکان کی چھت جھٹکے لگنے سے گر گئی۔[130] اپریل میں چمن اور صوبہ کے دیگر مقامات پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔[131]

کراچی میں قائم ایک تحقیقی ادارہ فورسائٹ ریسرچ کے سرویز کے مطابق بلوچستان کے رہائشی صوبہ میں موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں تشویش میں مبتلا تھے۔ سروے میں سوالنامہ کا جواب دینے والے 45 فیصد لوگوں نے بارشیں زیادہ ہونے کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا جبکہ تربت سے جواب دینے والے 50 فیصد لوگوں نے بارشوں کے کم ہونے کو موسمیاتی مسئلہ قرار دیا۔[132]

بلوچستان

حوالہ جات

1 S. Shah. (2023, May 11). Dozens of PTI held in Balochistan. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2416117/dozens-of-pti-workers-held-in-balochistan

2 S. Shah. (2023, May 9). PTI worker killed, six injured in firing at Quetta protest rally. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2415859/pti-worker-killed-six-injured-in-firing-at-quetta-protest-rally

3 X. Jalil & A. Khan. (2023, February 22). Balochistan Minister Abdul Rehman Khetran arrested in connection with triple murder case. Voicepk. https://voicepk.net/2023/02/balochistan-minister-abdul-rehman-khetran-arrested-in-connection-with-triple-murder-case/#:~:text=On%20February%209%2C%2045%2Dyear,being%20sexually%20abused%20as%20well.

4 R. Shehzad. (2023, August 12). Kakar named interim PM in surprise pick. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2430423/kakar-named-interim-pm-in-surprise-pick

5 S. Shahid. (2023, February 19). Balochistan passes bill to set up Daanish schools. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1737949/balochistan-passes-bill-to-set-up-daanish-schools

6 S. Shahid. (2023, February 18). Resolution adopted to end discrimination against 'non locals'. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1737759/resolution-adopted-to-end-discrimination- against-non-locals

7 S. Shahid. (2023, March 24). Piqued by centre's response to issues of Balochistan, MPs to go for a final push. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1743866

8 Balochistan MPAs want mosques, schools exempted from gas, power bills. (2023, March 25). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1744097/balochistan-mpas-want-mosques-schools-exempted-from-gas-power-bills

9 Rights watch. (2023, April 1). Voicepk. https://voicepk.net/2023/04/rights-watch-1- april-2023-2/

10 BA passes resolution on polls. (2023, April 11). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1747032/ba-passes-resolution-on-polls

11 S. Shahid. (2023, July 27). Women's protection bill set to be laid before PA. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1766973/womens-protection-bill-set-to-be-laid-before-pa

12 SC admits Balochistan govt plea on CM's special assistants. (2023, January 3). The News. https://www.thenews.com.pk/print/1026698-sc-admits-balochistan-govt-plea-on-cm-s-special-assistants

13 S. Shahid. (2023, March 3). BHC restrains ECP from holding NA-265 by-poll. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1740133/bhc-restrains-ecp-from-holding-na-265-by-poll

14 BHC stops land allotment in Winder. (2023, March 18). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1742819/bhc-stops-land-allotment-in-winder

15 S. Shahid. (2023, May 30). BHC hears petition seeking Imran's trial under article 6. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1756776/bhc-hears-petition-seeking-imrans-trial-under- article-6

16 S. Shahid & I. Junaidi. (2023, June 7). Lawyer's murder in Quetta sparks blame game. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758401

17 S. Shahid. (2023, June 16). BHC upholds Imran's arrest warrants. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1759983/bhc-upholds-imrans-arrest-warrants

18 S. Shahid. (2023, June 23). BHC issues notices in sedition case against Imran. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1761239/bhc-issues-notices-in-sedition-case-against-imran

19 S. Shahid. (2023, February 22). Raid at minister's home after bodies found in Barkhan well. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1738485

20 Five workers kidnapped in Kalat. (2023, June 8). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758563/five-workers-kidnapped-in-kalat

21 Pakistan Institute for Peace Studies. (2023). Pakistan security report. https://www.pakpips.com/web/wp-content/uploads/2024/01/Pakistan_Securtity_Report_2023.pdf

22 B. Baloch. (2023, March 3). 'Militants' killed, Nadra office attacked in Kech. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1740129/militants-killed-nadra-office-attacked-in-kech

23 S. Shahid. (2023, March 12). Bomb attack on PTI MPA's son kills two in Balochistan's Kachhi district. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1741743/bomb-attack-on-pti-mpas-son-kills-two-in-balochistans-kachhi-district

24 S. Shahid. (2023, May 20). JI emir escapes suicide attack in Zhob. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1754518/ji-emir-escapes-suicide-attack-in-zhob
25 S. Shahid. (2023, July 15). Operation continues to arrest Zhob attackers. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764838/operation-continues-to-arrest-zhob-attackers
26 S. Shahid. (2023, July 17). Militant attack on Zhob Cantt foiled. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1765093/militant-attack-on-zhob-cantt-foiled
27 S. Shahid. (2023, March 7). Nine security men martyred in Bolan suicide attack. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1740852/nine-security-men-martyred-in-bolan-suicide-attack
28 S. Shahid. (2023, April 12). Four cops martyred in deadly Kuchlak operation. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1747205/four-cops-martyred-in-deadly-kuchlak-operation
29 A. Zehri. (2023, August 8). UC chairman among 7 killed in blast in Balochistan's Panjgur. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1768903
30 A. Zehri & I. Shirazi. (2023, September 29). At least 53 killed, scores injured in suicide blast near 12th Rabiul Awwal procession in Mastung: officials. Dawn. https://www.Dawn.com/ news/1778511
31 S. Shahid. (2023, September 10). 6 football players abducted in Balochistan. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1775002/6-football-players-abducted-in-balochistan
32 S. Shahid. (2023, September 15). 11 injured in attack on JUI-F leaders in Mastung. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1775949/11-injured-in-attack-on-jui-f-leaders-in-mastung
33 A. Mangi. (2023, September 18). Abro, Lehri tribes resume gun battle in Balochistan's Kachhi. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1776513/abro-lehri-tribes-resume-gun-battle-in- balochistans-kachhi
34 B. Baloch. (2023, October 15). Six labourers shot dead in Turbat. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1781117/six-labourers-shot-dead-in-turbat
35 B. Baloch. (2023, November 4). Militants swoop on Gwadar troops, martyr 14. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1786283/militants-swoop-on-gwadar-troops-martyr-14
36 S. Shahid. (2023, November 16). Three cops taken hostage after attack on Turbat police post. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1789741/three-cops-taken-hostage-after-attack-on- turbat-police-post
37 S. Shahid. (2023, October 9). Tribal clashes keep Wadh on tenterhooks. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1780080
38 Vocational training of prisoners directed. (2023, June 3). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2419977/vocational-training-of-prisoners-directed
39 S. Shahid. (2023, July 12). Balochistan to hire doctors for prisons. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764245/balochistan-to-hire-doctors-for-prisons
40 S. Shahid. (2023, July 2). Search afoot for 13 prisoners after Chaman jailbreak. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1762525/search-afoot-for-13-prisoners-after-chaman-jailbreak
41 U. Burney. (2023, December 30). 51 more enforced disappearances in 2023 bring overall figure to 3,120: report. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1801905
42 S. Shahid. (2023, January 7). Assistance assured for families of 'innocent' missing persons. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1730344/assistance-assured-for-families-of-innocent- missing-persons
43 Rights watch. (2023, January 27). Voicepk. https://voicepk.net/2023/01/rights-watch-27- january-2023/
44 Wife of missing person released from custody of security forces. (2023, February 15). Voicepk. https://voicepk.net/2023/02/wife-of-missing-person-released-from-custody-of-security- forces/
45 S. Shahid. (2023, February 26). BNP-M hints at leaving PDM over missing persons issue. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1739163/bnp-m-hints-at-leaving-pdm-over-missing-persons- issue
46 Balochistan doctors demand recovery of kidnapped colleagues. (2023, April 18). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1748246/balochistan-doctors-demand-recovery-of-kidnapped- colleagues
47 Baloch youth's enforced disappearance sparks protests. (2023, July 6). Voicepk. https://voicepk.net/2023/07/baloch-youths-enforced-disappearance-sparks-protests/
48 A. Notezai. (2023, February 5). What is happening in Gwadar? Dawn. https://www.Dawn.com/news/1735321
49 A. Rind. (2023, January 8). Protestors block RCD highway in Dalbandin. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1730501/protesters-block-rcd-highway-in-dalbandin
50 RCD highway blocked for over 2o hours. (2023, February 15). Dawn. https://epaper.Dawn.com/DetailImage.php?StoryImage=15_02_2023_003_008
51 S. Shahid. (2023, October 22). Mengal to lead long march on Wadh situation. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1782736

52 S. Shahid. (2023, March 15). PTI workers block highways to protest party chief's possible arrest. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1742278/pti-workers-block-highways-to-protest-party-chiefs-possible-arrest
53 Protestors block key Balochistan highways. (2023, July 4). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=216593
54 S. Shahid. (2023, July 11). Highway blocked over recovery of missing person. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764080/highway-blocked-over-protest-for-recovery-of-missing- person
55 Quetta traders rally against power bills. (2023, August 30). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2433120/quetta-traders-rally-against-power-bills
56 S. Shahid. (2023, November 3). Power outage protests bring traffic to standstill on Quettahighways. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1785969 highways. Dawn. https://www.Dawn.com/news/178596
57 A. Saeed. (2023, December 21). Pakistani government says 'all women and children' Baloch protestors released following clash. Arab News. https://www.arabnews.pk/node/2429771/ pakistan
58 N. Asghar. (2023, December 21). Baloch marchers refuse to return after capital crackdown. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2450746/baloch-marchers-refuse-to-return-after-capital-crackdown
59 N. S. Ali. (2023, May 3). Balochistan: A minefield for journalists. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1750632
60 Manzoor Pashteen arrested in Chaman. (2023, December 4). The News. https://www.thenews.com.pk/latest/1135100-manzoor-pashteen-arrested-in-chaman
61 Pakistan Press Foundation. (2023, September 12). Why is it difficult to do journalism in Balochistan? https://www.pakistanpressfoundation.org/why-is-it-difficult-to-do-journalism- in-balochistan/
62 Minority quota increased to 5%. (2023, August 13). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2430549/minority-quota-increased-to-5
63 Rs 300m approved for development of Hinglaj temple. (2023, April 29). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2414215/rs300m-approved-for-development-of-hinglaj-temple
64 A. Khan. (2023, May 26). Struggling for hope: the unseen misery of Quetta's Shanti Nagar. Voicepk. https://voicepk.net/2023/05/struggling-for-hope-the-unseen-misery-of-quettas- shanti-nagar/
65 32 candidates submit papers for NA-265. (2023, February 9). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2400226/32-candidates-submit-papers-for-na-265
66 S. Shahid & I. Ayub. (2023, January 9). More politicians join PPP as 'winds change' in Balochistan. https://www.Dawn.com/news/1730664
67 67S. A. Shah. (2023, May 11). Suri, Khilji among PTI leaders booked for inciting violence in Balochistan. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2416223/suri-khilji-among-pti-leaders-booked-for-inciting-violence-in-balochistan
68 PTI's Rind condemns May 9 incidents. (2023, June 6). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2420421/ptis-rind-condemns-may-9-incidents
69 S. Shahid. (2023, August 16). Parliamentary body may have to pick Balochistan's interim CM. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1770413/parliamentary-body-may-have-to-pick- balochistans-interim-cm
70 S. Shahid. (2023, August 19). Ali Domski sworn in as Balochistan's interim CM. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1770930/ali-domki-sworn-in-as-balochistans-interim-cm
71 S. Shahid. (2023, September 4). Alliances brew in Balochistan as polls near. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1773861/alliances-brew-in-balochistan-as-polls-near
72 Over 30 Balochistan politicians join PML-N. (2023, November 15). Business Recorder. https://www.brecorder.com/news/40273329
73 Top politician from Balochistan province joins Peoples Party as electioneering begins. (2023, December 18). Arab News. https://www.arabnews.pk/node/2427901/pakistan
74 S. Shahid. (2023, February 11). Third phase of local bodies polls completed. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1736477/third-phase-of-local-bodies-polls-completed
75 Quetta only district where LG election not conducted. (2023, May 16). Pakistan Today. https://www.pakistantoday.com.pk/2023/05/16/quetta-only-district-where-lg-election-not- conducted/
76 A. Mangi. (2023, February 16). Man kills daughter over marriage refusal in Dera Murad Jamali. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1737392/man-kills-daughter-over-marriage-refusal-in- dera-murad-jamali
77 Women murdered for 'honour'. (2023). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/epaper/news/Lahore/2023-03-17/ NWZiN2JmNTYyMzhkODlmZThjNjFmYWZlZDM1MjMwYmMucG5n

78 S. Shahid. (2023, April 5). Man hangs wife after accusing her of infidelity. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1745971/man-hangs-wife-after-accusing-her-of-infidelity
79 A. Mangi. (2023, May 13). Man kills two, including wife, for 'infidelity'. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1752781/man-kills-two-including-wife-for-infidelity
80 A. Mangi. (2023, June 23). Two women killed in attack on house. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1761232/two-women-killed-in-attack-on-house
81 Rights watch. (2023, July 3). Voicepk. https://voicepk.net/2023/07/rights-watch-3-july-2023/
82 Rights watch. (2023, August 16). Voicepk. https://voicepk.net/2023/08/rights-watch-16- aug-2023/
83 National Commission for Human Rights Pakistan. (2023) Domestic violence policy brief. https://www.nchr.gov.pk/wp-content/uploads/2023/03/Domestic-Violence-Policy-Brief.pdf
84 B. Baloch. (2023, February 13). Turbat gets women's police station. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1736866/turbat-gets-womens-police-station
85 S. Shahid. (2023, March 31). Balochistan assembly seeks increase in women's quota in govt depts. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1745087/balochistan-assembly-seeks-increase-in-womens-quota-in-govt-depts
86 N. Sharif. (2023, December 9). Elections 2024: Socioeconomic factors and women's participation. Samaa TV. https://www.samaa.tv/208735997-elections-2024-socioeconomic-factors-and-women-s-participation#google_vignette
87 S. Shahid. (2023, February 21). Project launched to issue NICs to flood-hit women. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1738277/project-launched-to-issue-nics-to-flood-hit-women
88 Woman in Quetta takes own life after poisoning daughters. (2023, October 3). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779043/woman-in-quetta-takes-own-life-after-poisoning-daughters
89 A. Mangi. (2023, September 19). Three killed in Quetta, Dera Bugti attacks. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1776663/three-killed-in-quetta-dera-bugti-attacks
90 N. Iqbal. (2023, March 22). Draft law finalized to outlaw child marriage, Balochistan govt informs Shariat Court. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1743539
91 W. Ahmed. (2023, November 29). Statistics paint alarming child labour picture. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2448327/statistics-paint-alarming-child-labour-picture
92 In just three months, 30 coal miners died in Pakistan. (2023, March 23). People's Dispatch. https://peoplesdispatch.org/2023/03/23/in-just-three-months-30-coal-miners-died-in- pakistan/
93 S. Shah. (2023, June 15). Bodies of two trapped miners recovered from Balochistan's Dukki. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2421739/bodies-of-two-trapped-miners-recovered-from-balochistans-dukki
94 In just three months, 30 coal miners died in Pakistan. (2023, March 23). People's Dispatch. https://peoplesdispatch.org/2023/03/23/in-just-three-months-30-coal-miners-died-in- pakistan/
95 S. Shahid. (2023, October 6). Closure of coal mines in Balochistan triggers job losses. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779611
96 B. Baloch. (2023, November 14). Balochistan initiates fisheries policy. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1789118/balochistan-initiates-fisheries-policy
97 S. M. Alam et al. (2023). Case study in progress from the KIX-EAP learning cycle. https://www.norrag.org/wp-content/uploads/2023/05/Case-study-in-progress_Pakistan-Balochistan.pdf
98 S. Akhter. (2023, November 7). Balochistan government vows to 'intensify' crackdown against illegal immigrants. Arab News. https://www.arabnews.pk/node/2404871/pakistan
99 S. M. Baloch & H. Ellis-Petersen. (2023, October 14). We're so fearful': Pakistan rounds up Afghan refugees for deportation. The Guardian. https://www.theguardian.com/global-development/2023/oct/14/afghans-living-in-fear-pakistan-to-deport-17m
100 Complaints of abuse grow as Pakistan ramps up Afghan expulsion. (2023, November 4). Radio Free Europe/Radio Liberty. https://www.rferl.org/a/pakistan-afghan-expulsions-border-centers-torkham/32668697.html
101 Teachers' shortage forces school closure. (2023, November 21). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2447375/teachers-shortage-forces-school-closure
102 S. Shabbir. (2024, January 21). Pakistan out-of-school children exceed 26 million amid population growth, economic hardships. Arab News. https://www.arabnews.pk/ node/2445636/pakistan
103 N. Yusuf. (2023, April 28). How many out-of-school-children are there in Pakistan. The News. https://www.thenews.com.pk/latest/1064960-how-many-out-of-school-children-are-there-in- pakistan

104 S. Shahid. (2023, August 25). Protest over teachers' absence in Barkhan. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1772057/protest-over-teachers-absence-in-barkhan
105 A. Maqsood. (2023, January 22). Students protest fee hikes in most literate district of Balochistan. The Friday Times. https://thefridaytimes.com/22-Jan-2023/students-protest-fee-hikes-in-most-literate-district-of-balochistan
106 A. Notezai. (2023, September 1). Mired in recurring crises, education takes a back seat at the university of Balochistan. Dawn Prism. https://www.Dawn.com/news/1766572
107 Protest erupts inside SBK women university. (2023, June 5). Quetta Voice. https://www.quettavoice.com/2023/06/05/protest-erupts-inside-sbk-women-university/
108 S. Shahid. (2023, November 18). Lasbela varsity closed after students clash with police. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1790315/lasbela-varsity-closed-after-students-clash-with- police
109 https://thebalochistanpost.net/2023/10/students-express-concern-over-security-forces-presence-at-turbat-university/
110 https://tnnenglish.com/floods-in-balochistan-rebuilding-lives-and-education-amidst-devastation/#:~:text=According%20to%20Abdul%20Rauf%20Baloch,by%20the%20floods%20in%202022.
111 S. Akhter. (2022, September 26). Unprecedented rains, floods destroy over 3000 schools in southwest Pakistan-officials. Arab News. https://www.arabnews.pk/node/2169501/pakistan
112 A. Sabawoon. (2023, June 26). Floods in Balochistan: Rebuilding lives and education amidst devastation. Tribal News Network. https://tnnenglish.com/floods-in-balochistan-rebuilding-lives-and-education-amidst-devastation/
113 I. Imdad. (2023, January 26). The post-flood mental health crisis in Balochistan. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1732645/the-post-flood-mental-health-crisis-in-balochistan
114 A. Mangi. (2023, March 18). Drive launched in Sohbatpur to fight malaria. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1742821/drive-launched-in-sohbatpur-to-fight-malaria
115 S. Shahid & F. Ilyas. (2023, May 8). Two deaths from Congo virus alert health authorities. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1751537/two-deaths-from-congo-virus-alert-health- authorities
116 https://tribune.com.pk/story/2444801/congo-fever-detected-in-quettas-hospital-staff
117 B. Baloch. (2023, June 2). Dengue fever resurfaces in Kech with full intensity. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1757431/dengue-fever-resurfaces-in-kech-with-full-intensity
118 S. Shahid. (2023, July 10). Emergency in Khuzdar after diarrhea outbreak. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1763920/emergency-in-khuzdar-after-diarrhoea-outbreak
119 40 doctors issued show-cause notice. (2023, February 15). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2401221/40-doctors-issued-show-cause-notice
120 S. Shah. (2023, February 21). Cancer hospital runs out of medicines despite assurances. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2402276/cancer-hospital-runs-out-of-medicines-despite-assurances
121 Balochistan set to launch health card. (2023, February 11). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2400579/balochistan-set-to-launch-health-card
122 S. Shah. (2023, January 13). Housing colony announced for Gwadar fishermen. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2395580/housing-colony-announced-for-gwadar- fishermen
123 S. Shahid. (2023, March 19). Torrents sweep away 10 in Balochistan. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1743000/torrents-sweep-away-10-in-balochistan
124 S. Shahid. (2023, May 1). Eight lives lost as rain batters Balochistan. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1750268/eight-lives-lost-as-rain-batters-balochistan
125 S. Shahid. (2023, May 2). PM orders alert as heavy rains lash the country. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1750460/pm-orders-alert-as-heavy-rains-lash-the-country
126 S. Shah (2023, July 25). Flash floods claim six lives in Balochistan. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2427776/flash-floods-claim-six-lives-in-balochistan
127 S. Shahid. (2023, July 26). Rains, flash floods cut off Balochistan from other areas. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1766876/rains-flash-floods-cut-off-balochistan-from-other- areas
128 S. Shahid. (2023, July 27). 5 killed as more rain, floods batter Balochistan. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1766989/5-killed-as-more-rain-floods-batter-balochistan
129 S. Shahid. (2023, August 1). 11 die, 400 houses collapse amid rains in Balochistan. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1767776/11-die-400-houses-collapse-amid-rains-in-balochistan

130 S. Shahid. (2023, April 2). Three dead, five hurt as quake jolts Chaman. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1745471/three-dead-five-hurt-as-quake-jolts-chaman

131 Earthquake hits Chaman, parts of Balochistan. (2023, April 8). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1746517/earthquake-hits-chaman-parts-of-balochistan

132 S. Changezi. (2023, October 3). Washed away. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779063

اسلام آباد دارالحکومت کا علاقہ

اہم نکات

- پاکستان ڈیموکریٹک موومینٹ (پی ڈی ایم) کی حکومت نے قوانین بناتے ہوئے (خاص طور سے قومی اسمبلی کی مدت کے اختتام کے قریب) پارلیمانی طریق کار کو بدقسمتی سے بالائے طاق رکھا۔ ایک شرمناک مثال یہ تھی کہ ایک ہی سیشن میں 28 مسودات قانون پیش اور منظور کیے گئے۔[1]
- جب قاضی فائز عیسیٰ چیف جسٹس کے عہدہ پر فائز ہوئے تو عدالتی معاملات کے التوا میں پڑے بہت ضروری اُمور کو سلجھانے کا کام شروع ہوا۔ اِن معاملات میں معطل کیے گئے 'سپریم کورٹ (پریکٹس اور پروسیجر) ایکٹ' کی منظوری' ججوں کے تقرر کے لیے ایک معیار مقرر کرنے کی طرف پیش رفت اور عدالت کی سماعت کی براہ راست نشریات کی اجازت شامل تھے۔
- 9 مئی کو عمران خان کی گرفتاری پر پی ٹی آئی نے پُرتشدد ردِعمل کا مظاہرہ کیا جس کے بعد ریاست نے اِس پر کریک ڈاؤن تیز کر دیا۔ نیتجتاً پی ٹی آئی پر جو دھاوا بولا گیا اُس میں درجنوں جبری گمشدیاں، پارٹی کے رہنماؤں اور حامیوں کی آمرانہ طور پر حراستیں' اور خواتین سمیت پارٹی کے بڑے رہنماؤں کی گرفتاریاں شامل تھیں۔ پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) نے نیوز چینلز کو عمران خان کا نام نشر کرنے سے بھی روک دیا۔
- ایک مثبت پیش رفت یہ تھی کہ اسلام آباد ہائی کورٹ نے اسلام آباد انتظامیہ کے امن عامہ برقرار رکھنے کے متنازع آرڈیننس ایم پی او کے تحت لوگوں، خاص طور سے پی ٹی آئی رہنماؤں کی، اکثر حراست کو غیر قانونی قرار دے دیا۔
- خواجہ سرا (ٹرانس جینڈر) برادری کے حقوق اور تحفظ سے متعلق بہت سراہے گئے ایک قانون کو وفاقی شرعی عدالت نے ختم کر دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ اس کی بعض شقیں اسلام سے متصادم ہیں۔ اس فیصلہ سے ہزاروں خواجہ سراؤں کو اپنی جنس چننے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔
- سپریم کورٹ نے یکے بعد دیگرے ایسے احکامات جاری کیے جن میں معذور افراد کے تحفظ کی ضمانت دی گئی خاص طور سے ملازمتوں میں ان کے تین فیصد کوٹے کی ضمانت۔ یہ ایک خوش آئند پیش رفت تھی۔
- ریاست اور معاشرہ میں غیر ملکیوں کا خوف جس طرح بڑھ رہا ہے اس کا اظہار اس وقت ہُوا جب عوامی مینڈیٹ سے محروم نگران حکومت نے 'غیر قانونی' مہاجرین کو ملک سے نکالنے کا حکم جاری کیا۔ بہانہ تھا کہ وہ امن عامہ کے لیے خطرہ ہیں۔
- اسلام آباد کی مارگلہ پہاڑیوں کو محفوظ بنانے کی جانب ایک پیش رفت ہوئی۔ ایک قانون منظور کیا گیا جس کے تحت اسلام آباد جنگلی حیوانات کے انتظامی بورڈ کو زیادہ طاقتور بنا دیا گیا۔ اسی طرح حکومت نے قومی موافقت منصوبہ (نیشنل اڈاپٹیشن پلان) جاری کیا۔ یہ موسمیاتی بحران سے نپٹنے کی طرف پہلا قدم تھا۔

خیال تھا کہ 2023 انتخابات کا سال ہوگا۔ بدقسمتی سے الیکشن کے انعقاد کی مزاحمت کی گئی اور یہ کام کسی اور نے نہیں بلکہ ملک کے منتخب ارکانِ مقنّنہ نے انجام دیا۔

پی ڈی ایم حکومت نے نہ صرف پنجاب اور خیبر پختونخوا میں صوبائی انتخابات کو موخر کرنے کی ہر طرح سے کوشش کی بلکہ عام انتخابات کو بھی مختلف حیلوں سے ملتوی کرانے کی کوشش کی۔ ان غیر جمہوری اقدامات کے باعث سپریم کورٹ کو پارلیمانی امور میں مداخلت کرنا پڑی۔ اس کے نتیجہ میں دونوں آئینی ستونوں نے ایک دوسرے کے خلاف ادلے بدلے میں اقدامات کیے۔ تاہم آخر میں حکومت اپنی بات منوانے میں کامیاب ہوئی لیکن جمہوریت کو اِس کی بھاری قیمت چکانا پڑی۔

اس ساری کہانی میں الیکشن کمیشن کا کردار افسوس ناک تھا۔ کمیشن نہ صرف بروقت الیکشن کرانے میں ناکام رہا بلکہ 9 مئی کو پی ٹی آئی کی قیادت میں کیے جانے والے ہنگاموں کے بعد جب ریاست نے اُس پر کریک ڈاؤن کیا تو بھی کمیشن کوئی منصفانہ کردار ادا نہیں کر سکا۔ الیکشن کمیشن دارالحکومت میں مقامی حکومت کے انتخابات بھی منعقد نہیں کرا سکا۔ گو یہ انتخابات 2021 سے کرانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔

پاکستان کے نئے چیف جسٹس نے جب منصب سنبھالا تو یہ اُمیدیں پیدا ہوئی تھیں کہ عدالتِ عظمیٰ کے نظام انصاف میں تبدیلیاں لائی جائیں گی لیکن دسمبر میں سپریم کورٹ نے فیصلہ سنایا کہ عام مشتبہ شہریوں کا فوجی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے لیے یہ فیصلہ نیک شگون نہیں تھا۔ تاہم جون میں سپریم کورٹ میں ایک اور خاتون جج مسرّت ہلالی کا تقرر ہوا۔ صنفی برابری کی جانب یہ ایک خوش آئند پیش رفت تھی۔

مئی میں جیلوں کے حالات سے متعلق ایک مقدمہ میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ قیدیوں کی عبوری رہائی ایک بنیادی حق ہے جس پر عمل کی اس لیے اور بھی زیادہ ضرورت ہے کہ جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی موجود ہیں اور جیلوں کے حالات اچھے نہیں۔

نومبر میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے دارالحکومت میں بچوں کی مزدوری سے متعلق قوانین کے نفاذ پر سماعت کی لیکن بدقسمتی سے عدالت اُس وقت حرکت میں آئی تھی جب ایک کم سن گھریلو ملازم پر دل دہلا دینے والے تشدد کا واقعہ پیش آیا۔ بہرحال یہ ایک امید افزا پیش رفت تھی جس کے نتیجہ میں یہ غیر قانونی عمل رُک سکتا ہے۔

قوانین اور قانون سازی

منظور کیے گئے قوانین: ملک کی پندرھویں قومی اسمبلی اپنی معینہ مدت مکمل کرنے سے تین دن پہلے دس اگست کو تحلیل کر دی گئی۔[2] پارلیمان پر نظر رکھنے والوں نے اس بات کو سراہا کہ اسمبلی نے پہلے سے زیادہ قوانین منظور کیے تھے لیکن پی ٹی آئی کی حکومت ہو یا پی ڈی ایم کی دونوں ادوار میں قانون سازی کرتے ہوئے پارلیمانی طریق ہائے کار کی خلاف ورزی ان کا طرۂ امتیاز رہی۔[3] بہرحال، 2023 میں اہم قوانین منظور کیے گئے۔

مارچ میں قومی اسمبلی اور سینٹ نے سپریم کورٹ (پریکٹس اینڈ پروسیجر) ایکٹ منظور کیا۔ اس کے تحت سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے ازخود نوٹس لینے کے اختیار میں کمی کی گئی۔[4] صدر مملکت نے منظور شدہ مسودۂ قانون یہ کہہ کر واپس پارلیمان کو بھیج دیا کہ یہ اس کے دائرہ کار سے باہر تھا[5] لیکن پارلیمان کے مشترکہ اجلاس نے اسے دوبارہ منظور کر لیا تا کہ صدر مملکت کی منظوری کے بغیر بھی یہ قانون کا درجہ اختیار کر لے۔

تاہم، سپریم کورٹ نے اس قانون کو فوری طور پر معطل کر دیا[6]، صرف سال کے آخر میں اسے بحال کیا گیا۔ جون میں منظور ہونے والے الیکشن ایکٹ (ترمیمی) بل نے آرٹیکل (f)(1)62 کے تحت قانون ساز کی نا اہلی کو پانچ سال تک محدود کر دیا اور ای سی پی کو صدر مملکت کے ساتھ مشاورت کے بغیر انتخابات کی تاریخ طے کرنے کا اختیار دیا۔[7]

جولائی میں 'ہتکِ مجلس شوریٰ' (پارلیمان) کے عنوان سے ایک قانون منظور کیا گیا۔ اس کے تحت پارلیمان یا اس کی کمیٹیوں کی توہین کرنے پر چھ ماہ قید کی سزا رکھی گئی۔[8] ایچ آر سی پی نے اپنے بیان میں اس قانون پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ قانون عوام کے آزادیٔ اظہار کے حق کے منافی ہے اور اس سے منتخب عوامی نمائندوں کی جواب دہی بھی مشکل ہو جائے گی۔

جولائی میں پاکستان آرمی (ترمیمی) ایکٹ منظور کیا گیا۔ پاکستان آرمی ایکٹ 1952 میں ترمیم کر دی گئی جس کے تحت ملک کی سلامتی یا فوج سے متعلق حساس معلومات ظاہر کرنے پر پانچ سال کی سزا مقرر کر دی گئی۔ اس 'اندھی قانون سازی' کو جلد بازی میں منظور کرنے پر تنقید کرتے ہوئے بزرگ سینیٹر رضا ربانی نے کہا کہ یہ پارلیمانی تاریخ کا 'سیاہ دن' ہے۔[9]

اگست میں آفیشل سیکرٹس (ترمیمی) ایکٹ 1923 میں ترمیم کی گئی جس کے تحت انٹیلی جنس ایجنسیوں کو کسی فرد کو حراست میں رکھنے کے بے تحاشا اختیارات دے دیے گئے اور 'سرکاری دستاویزات' کو دوسروں تک پہنچانے کے 'ذرائع' (میڈیم) کی تعریف کو وسیع کر دیا گیا۔[10]

اگست ہی میں پارلیمان کے ایک مشترکہ اجلاس میں پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (ترمیمی) بل منظور کیا گیا۔ اس ترمیم کے تحت انفارمیشن اور ڈس انفارمیشن کی تعریفوں کو وسیع کیا گیا۔ نئے قانون نے پیمرا اتھارٹی کی

ساخت اور آپریشنز میں بڑی تبدیلیاں کیں سرکاری اشتہارات کی تقسیم کو میڈیا کے کارکنوں کے واجبات کی بروقت ادائیگی سے منسلک کر دیا اور ٹیلی وژن چینلز کی ریٹنگ کو رجسٹر اور مانیٹر کرنے کے طریق ہائے کار کو بہتر اور موثر بنانے کی کوشش کی۔[11]

اگست کی ابتدا میں ایچ آر سی پی نے ایک بیان میں جلد بازی میں منظور کیے گئے متعدد قوانین پر تنقید کی۔ دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ کمیشن نے تشویش کے ساتھ یہ بات نوٹ کی کہ پاکستان آرمی (ترمیمی) ایکٹ 2023 کے تحت افواج پاکستان کی ہتک (بشمول آن لائن مواد کے) کو قرار دینے پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ اس ترمیم سے ریٹائرڈ فوجی اہلکاروں کے اظہار رائے کی آزادی اور عوامی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کے حق کی نفی ہوتی ہے۔ یہ منظوری بھی دے دی گئی کہ افواج پاکستان 'قومی ترقی اور قومی یا تزویراتی مفاد کے کام انجام دے سکتی ہیں۔

اسی طرح ایچ آر سی پی نے آفیشل سیکرٹس (ترمیمی) ایکٹ کے دائرہ کار کو سخت ظالمانہ قانون قرار دیا۔ اس میں انٹیلی جنس ایجنسیوں کو کسی شخص کی وارنٹ کے بغیر تلاشی لینے اور کسی جگہ پر وارنٹ کے بغیر داخل ہونے اور وہاں تلاشی لینے کے بے جا وسیع اختیارات دے دیے گئے جن سے عوام کے نجی رازداری کے حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اب یہ قانون اُن لوگوں کے خلاف اندھا دھند استعمال کیا جا سکتا ہے جن کا جرم کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہ ہو۔ اس قانون کے تحت اختلاف رائے کرنے والوں اور سیاسی مخالفین کو ہدف بنانے کا دائرۂ کار بڑھا دیا گیا۔

زنا بالجبر پر کھلے عام پھانسی: ستمبر میں پریشان کُن بات یہ ہوئی کہ سینٹ کی کمیٹی برائے داخلہ امور نے زنا بالجبر کے سزا یافتہ افراد کو عوامی مقامات پر پھانسی دینے کی منظوری دی۔[12] تاہم دسمبر میں سینٹ کی انسانی حقوق کمیٹی نے ایک تحریک منظور کی جس میں کھلے عام پھانسی کی مخالفت کرتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ ایسا عمل نہ صرف غیر انسانی ہے بلکہ اس سے جرم رُکتا بھی نہیں۔[13]

گمشدہ مسودہ ہائے قوانین: اگست میں سینیٹر عرفان صدیقی نے کہا کہ انہوں نے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کا ایک مسودۂ قانون (بل) پیش کیا تھا جسے 2022 میں پارلیمان نے منظور کیا تھا لیکن یہ ایک سال سے گم تھا اسے ڈھونڈا جائے۔ پارلیمان کے دونوں ایوانوں نے ایک اور مسودۂ قانون بعنوان 'خاندانی زندگی کا تحفظ اور شادی کا بل' بھی منظور کیا تھا[14] لیکن نومبر میں پتا چلا کہ وہ بھی گم تھا۔ ایوان صدر نے بتایا کہ اُسے یہ بل موصول ہی نہیں ہوا۔[15]

انصاف کی فراہمی

عدالتی بنچوں کی تشکیل: پاکستان کے چیف جسٹس کے بے جا اختیارات پر تنازع 2023 میں بھی جاری رہا۔ فروری کے شروع میں نو رکنی بنچ نے پنجاب اور خیبر پختونخوا انتخابات میں تاخیر کا مقدمہ سننا شروع کیا تو سماعت کے دوران بنچ کی دوبارہ تشکیل کی گئی کیونکہ بنچ میں شامل چار ججوں نے از خود نوٹس کے تحت مقدمہ سننے پر اپنے اعتراضات عام کر دیے تھے۔[16]

اسی طرح مارچ میں جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے اپنے بنچ کی صوابدیدی تشکیل پر بنچوں کی تشکیل کے طریق کار کے بارے میں وضاحت چاہی اور مزید سماعت میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔[17]

چیف جسٹس عمر عطا بندیال کی ریٹائرمنٹ کے بعد چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کی سربراہی میں پہلی سماعت اہمیت کی حامل تھی کیونکہ اس میں اپریل میں دیے گئے عدالت کے اُس فیصلہ کو تقریباً خارج کر دیا گیا جس میں سپریم کورٹ (پروسیجر اینڈ پریکٹس) ایکٹ کے نفاذ کو معطل کر دیا گیا تھا۔ یہ سماعت اس لیے بھی اہم تھی کہ اس میں سارے ججوں پر مشتمل فل کورٹ بیٹھا۔ یہ وہ کام تھا جو اُن کے پیش رو نے متعدد مطالبات کے باوجود نہیں کیا تھا۔[18] مزید برآں، یہ وہ تاریخ میں پہلی سماعت تھی جسے براہ راست نشر کیا گیا۔ اہم مقدمات کو براہِ راست نشر کرنے کا یہ عمل سارا سال جاری رہا۔[19]

چند دنوں بعد چیف جسٹس نے ججوں کی ایک کمیٹی بنا دی کہ زیرِ التوا مقدمات کی تعداد کم کرنے کے لیے ایک طریق کار وضع کرے اور ججوں کے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل میں دائر شکایات کو نپٹائے۔[20]

اختیارات کا ناجائز استعمال: اکتوبر میں سپریم جوڈیشل کونسل کے ایک پانچ رُکنی بنچ نے سپریم کورٹ کے جسٹس مظاہر علی نقوی کو شوکاز نوٹس جاری کیا۔ ان کے خلاف اختیارات کے ناجائز استعمال کی متعدد شکایات تھیں۔ جج نے ان شکایات کی تردید کی۔[21] دسمبر میں سپریم جوڈیشل کونسل کی تاریخ میں پہلی بار ایک کھلی سماعت ہوئی۔ اس سماعت میں کونسل نے جج کو اپنا جواب جمع کرانے کے لیے جنوری 2024 تک کی مہلت دی۔[22]

ججوں کا تقرر: دسمبر میں چیف جسٹس کی سربراہی میں جوڈیشل کمیشن آف پاکستان نے ایک کمیٹی بنائی کہ اعلیٰ عدلیہ میں ججوں کے تقرر کا معیار مقرر کرے۔ اس سے پہلے کمیشن غیر شفاف طریقہ سے کام کر رہا تھا۔ خیال ہے کہ تشکیل دی گئی کمیٹی ججوں کی منصفانہ اور شفاف نامزدگی اور تعیناتی کا معیار بنائے گی۔[23]

چیف جسٹس کے اختیارات: اکتوبر میں سپریم کورٹ کے رجسٹرار نے یہ قرار دیا کہ حال ہی میں بحال کیے گئے سپریم کورٹ (پریکٹس اینڈ پروسیجر) قانون کے تحت ازخود نوٹس کے فیصلوں کے خلاف انٹرا کورٹ درخواستیں دائر کی جا سکتی ہیں۔ چیف جسٹس کے تنہا خود سے ازخود نوٹس لینے اور بنچ تشکیل دینے کے اختیارات نئے قانون کے تحت ختم کر دیے گئے اور تین سینیئر ترین ججوں پر مشتمل پینل کو سونپ دیے گئے۔[24] اس قانون کو بحال کرنے کے تفصیلی فیصلہ میں عدالت نے 'ماسٹر آف روسٹر' کی اصطلاح کو بھی رد کر دیا۔ یہ اصطلاح تب تک رائج مطلق اختیارات کی عکاسی کرتی تھی۔[25]

سپریم کورٹ کی دوسری خاتون جج: جولائی میں اعلیٰ عدلیہ میں خواتین کی نمائندگی نے ایک نیا سنگ میل عبور کیا۔ پشاور ہائی کورٹ کی پہلی چیف جسٹس مسرت ہلالی نے سپریم کورٹ کے جج کے طور پر حلف اٹھالیا۔ وہ سپریم کورٹ میں تعینات ہونے والی دوسری خاتون جج تھیں۔ ان سے پہلے 2022 میں جسٹس عائشہ ملک سپریم کورٹ کی جج مقرر کی گئیں

تھیں۔اس تقرر سے سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد 16 ہوگئی جبکہ کل آسامیاں 17 تھیں۔[26]

عدالتوں کی بہتر عمارتیں: کئی بار التوا کے بعد بالآخر نومبر میں اسلام آباد کی ضلعی عدالتوں کی نئی مخصوص عمارتوں کا افتتاح کر دیا گیا۔ اس سے پہلے ماتحت عدلیہ عارضی انتظامات کے تحت تجارتی علاقہ میں کام کر رہی تھیں۔[27]

زیر التوا مقدمات: لا اینڈ جسٹس کمیشن پاکستان کے مطابق سپریم کورٹ میں سنہ 2023 کی ابتدا 52603 مقدمات سے ہوئی۔ اس سال کے دوران عدالت میں 20425 نئے مقدمات دائر ہوئے اور اس نے 16988 مقدمات نپٹائے۔ سال کے اختتام پر سپریم کورٹ میں 56155 مقدمات زیر التوا تھے۔

2023 کے آخری چھ ماہ میں سپریم کورٹ میں زیر التوا مقدمات کی تعداد میں 1.5 فیصد اضافہ ہوا۔ ملک بھر میں عدلیہ کی مختلف سطحوں پر زیر التوا مقدمات کی تعداد میں ان چھ ماہ میں تقریباً 3.9 فیصد اضافہ ہوا۔ عدالتوں میں 23 لاکھ 80 ہزار نئے مقدمات دائر ہوئے اور 23 لاکھ مقدمات کے فیصلے ہوئے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ میں سال کے اختتام پر زیر التوا مقدمات کی تعداد 17298 تھی۔ وفاقی شرعی عدالت میں 85 اور دارالحکومت کی ضلعی عدالتوں میں 51694 مقدمات زیر التوا تھے۔

تنازعات کے حل کا متبادل نظام: نومبر میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے ایک مصالحتی مرکز کھولا جس کا مقصد عائلی معاملات، وراثت اور شراکت داری سے متعلق مقدمات کا جلد تصفیہ کرنا تھا تاکہ عدالتوں میں مقدمات کا بوجھ کم ہو سکے۔ بتایا گیا کہ اسلام آباد ہائیکورٹ ایسے ضوابط بنا رہی تھی جن کے تحت ایسے مقدمے کرنے والوں کو سزا دی جائے گی جو مصالحتی عمل سے گزرے بغیر براہ راست عدالت سے رجوع کریں گے۔[28]

ڈیجیٹل اختراعات: نومبر میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے قومی عدالتی آٹومیشن کمیٹی کی از سر نو تشکیل کی تاکہ شہریوں کی نظام انصاف تک رسائی بڑھے اور مقدمات کا انتظام و انصرام (مینجمنٹ) بہتر بنایا جائے۔ بعد میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے حکام کو ہدایت کی کہ ایسے قیدی جن کے مقدمے زیر سماعت ہیں ان کی حاضری لگانے کے لیے ویڈیو کانفرنسنگ کا استعمال کیا جائے۔[29]

فوجی عدالتوں میں مقدمات چلانے کی معطّلی کا خاتمہ: دسمبر میں سپریم کورٹ نے اپنے اُس سابقہ مختصر حکم نامہ پر عمل درآمد معطل کر دیا جس میں 103 عام شہریوں کے فوجی عدالتوں میں مقدمہ چلائے جانے کو غیر آئینی قرار دیا گیا تھا۔ اِن لوگوں پر 9 مئی کو پی ٹی آئی کی قیادت میں ہونے والے ہنگاموں میں ملوث ہونے کا الزام تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ فوجی عدالتوں میں زیرِ بحث مقدمات کی سماعت تو جاری رہ سکتی ہے لیکن فیصلے اُس وقت تک نہیں سنائے جا سکتے جب تک سابقہ فیصلہ کے خلاف اپیلوں کا فیصلہ نہ ہو جائے۔[30] ایچ آر سی پی نے اِس بات پر اپنی تشویش کا اظہار کیا کہ فوجی عدالتوں میں عام شہریوں پر مقدمہ چلانے کا پریشان کُن عمل جاری رکھا جائے گا۔

امن عامہ

ماورائے عدالت ہلاکتیں: اگست میں روزنامہ ڈان کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ جنوری 2021 سے لے کر جولائی 2023 تک 90 پولیس مقابلوں میں 21 مشتبہ افراد گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا اور درجنوں کو زخمی۔

ان واقعات میں چھ پولیس اہلکار بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور 19 زخمی ہوئے۔ جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ ان واقعات کی ایک ہی جانی پہچانی کہانی سنائی گئی کہ مشتبہ مجرموں نے پولیس کے روکنے اور تلاشی لینے پر پولیس اہلکاروں پر فائرنگ کر دی اور جوابی فائرنگ میں ہلاک ہوگئے یا بعض مجرموں نے اپنے ساتھیوں کو پولیس کی حراست سے چھڑانے کے لیے فائرنگ کر دی جس میں اُن کے اپنے ہی ساتھی ہلاک ہو گئے۔[31]

فروری میں دارالحکومت کے ایف۔9 پارک میں ایک نوجوان لڑکی کی پستول دکھا کر عصمت دری کی گئی جس کو میڈیا نے نمایاں کوریج دی۔ خاص طور سے اس بنا پر کہ ابتدا میں پولیس تفتیش ناکام تھی۔ واقعہ کے دو ہفتے گزرنے کے بعد سیکٹر ڈی۔12 میں پولیس چیک پوسٹ پر دو آدمیوں نے فائرنگ کر دی اور جوابی فائرنگ میں مارے گئے۔ بتایا گیا کہ یہی وہ لوگ تھے جو عصمت دری کے واقعہ اور دیگر کئی جرائم میں بھی مطلوب تھے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے پولیس پر الزام لگایا کہ اس نے دو افراد کو ماورائے عدالت قتل کیا اور یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا واقعی وہی دو آدمی عصمت دری کے مجرم تھے۔[32]

دارالحکومت کے مشہور ایف۔9 پارک میں دو افراد کی ایک جواں سالہ خاتون کے ساتھ اجتماعی جنسی زیادتی کا واقعہ خبروں کی زینت بنا رہا

اسلام آباد دارالحکومت کا علاقہ

پولیس کی زیادتیاں: 2023 میں بھی انسانی حقوق کی کارکن ایمان مزاری اور پشتون تحفظ موومنٹ (پی ٹی ایم) کے رہنما ریاست کا ہدف بنے رہے۔

اگست میں جبری گمشدگیوں پر اسلام آباد میں ایک احتجاجی ریلی نکالے جانے کے بعد ایمان مزاری اور پی ٹی ایم کے علی وزیر کو مختلف متنازع الزامات کے تحت گرفتار کرلیا گیا۔

جس طریقہ سے مزاری کو ان کے گھر پر رات کے وقت دھاوا بول کر گرفتار کیا گیا انسانی حقوق کی تنظیموں بشمول ایچ آر سی پی نے اس کی مذمت کی۔ ایچ آر سی پی کا موقف تھا کہ یہ کارروائی ریاست کی اجازت سے ایک وسیع تر اور زیادہ پریشان کُن پُرتشدد طرزِ عمل کی عکاس ہے ان لوگوں کے خلاف جو آزادی اظہار اور آزادی اجتماع کے حقوق استعمال کرتے ہیں۔[33] دو ہفتے حراست کے بعد آخر کار مزاری کو انسداد دہشت گردی کی ایک عدالت نے رہا کر دیا۔[34]

جنوبی وزیرستان کے سابق رکن قومی اسمبلی علی وزیر کو دو سال قید کے بعد فروری میں کراچی جیل سے رہائی ملی تھی اور اگست میں انہیں پھر گرفتار کرلیا گیا۔ ستمبر میں انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔[35]

دسمبر میں پی ٹی ایم کے سربراہ منظور پشتین کو حکام نے بلوچستان سے گرفتار کرنے کے کئی دن بعد اسلام آباد کی انسدادِ دہشت گردی کی ایک عدالت میں پیش کیا۔ اگست کی وہی ریلی نکالنے پر بغاوت کے الزام میں ان کی حراست کا ریمانڈ دے دیا گیا۔[36]

فوجداری کیسز: 2023 میں اسلام آباد بھر کے تھانوں میں 24336 مقدمات درج کیے گئے۔ اسلام آباد پولیس کے مطابق ان میں سے 20148 مقدموں میں تفتیش مکمل کر لی گئی۔

جدول 1 دارالحکومت کی حدود میں جرائم کے اعداد و شمار

جرم	متاثرین کی تعداد
عصمت دری	46
اجتماعی عصمت دری	12
قتل	177
غیرت کے نام پر قتل	معلومات دستیاب نہیں
توہین مذہب	0
پولیس مقابلے	معلومات دستیاب نہیں

حوالہ: ایچ آر سی پی کے درخواست پر اسلام آباد (آئی سی ٹی) پولیس نے اعداد و شمار فراہم کیے۔

دارالحکومت کی پولیس نے غیرت کے نام پر قتل اور پولیس مقابلوں کے بارے میں کوئی اعداد و شمار مہیا نہیں کیے۔ البتہ ایچ آر سی پی نے 2023 میں میڈیا کی مانیٹرنگ کے ذریعے غیرت کے نام پر کم سے کم ایک قتل کا واقعہ ریکارڈ کیا۔ اسی

طرح چھ پولیس مقابلے رپورٹ ہوئے۔

مزید برآں، دارالحکومت کی پولیس نے بتایا کہ اس نے 2023 میں مختلف جرائم میں ملوث 23928 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق اس نے 6614 ایسے گروہوں کے افراد گرفتار کیے جو مالیاتی جرائم میں ملوث تھے۔ پولیس نے 2.49 ارب روپے مالیت کی چوری شدہ قیمتی اشیا بھی برآمد کیں۔ان میں 1106 موٹر سائیکلیں اور 568 کاریں شامل تھیں۔[37]

قانون کے نفاذ میں صنفی تنوع: پولیس کے مطابق دارالحکومت میں پولیس کے عملہ میں 10288 مرد افسران ہیں اور 554 خواتین افسران۔ ابھی تک پولیس میں خواجہ سراؤں (ٹرانس جینڈر) کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

قید خانے اور قیدی

اڈیالہ جیل کے حالات: جنوری میں ایک قیدی نے خودکشی کی تو قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے نمائندوں نے اڈیالہ جیل کا دورہ کیا۔ٹیم نے نوٹ کیا کہ جیل میں بعض بنیادی دوائیں موجود نہیں اور نفسیاتی امراض کے ماہر ڈاکٹر مستقل طور پر تعینات نہیں۔ جیل میں بدستور گنجائش سے زیادہ قیدی ہیں۔ گنجائش 2200 کی ہے اور قیدی 6000 ہیں۔[38]

سزائے موت: دسمبر میں اسلام آباد پولیس کا کہنا تھا کہ 2023 میں قتل کے مقدمات میں 20 افراد کو سزائے موت سنائی گئی۔[39]

نومبر میں ایک خبر کے مطابق راولپنڈی اور اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے سزائے موت کے منتظر 279 افراد اڈیالہ جیل میں میں قید تھے۔ان میں سات خواتین بھی شامل تھیں۔[40]

فروری میں دو پولیس اہلکاروں کو اسلام آباد میں جنوری 2021 میں ظالمانہ طور سے قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی۔موٹر سائیکل سوار اکیس سالہ اسامہ ستی پر پولیس نے فائرنگ کر کے انھیں ہلاک کر دیا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ وہ اسے حراست سے بھاگ جانے والا ایک ڈاکو سمجھے۔ پولیس اہلکاروں نے سزاؤں کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔[41]

دسمبر میں نوشادی شدہ شاہنواز امیر کو اپنی بیوی سارہ انعام کو ستمبر 2022 میں ظالمانہ طریقہ سے قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت سنا دی گئی۔ چونکہ مجرم کے والد ایک معروف سیاسی شخصیت تھے اس لیے اس واقعہ کو میڈیا میں بہت کوریج ملی۔[42] سزا کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا۔[43]

قیدیوں کی آزمائشی رہائی: ستمبر میں سپریم کورٹ نے حکام کو ہدایت کی کہ وہ اہل قیدیوں کی آزمائشی بنیاد (پروبیشن) پر رہائی یقینی بنائیں جس کی قانون میں یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

جیلوں کے حالات کے بارے میں ایک مقدمہ سنتے ہوئے جسٹس اطہر من اللہ نے کہا کہ 'ملک بھر میں جیلوں میں ایسے سنگین حالات ہیں جن سے بنیادی حقوق متاثر ہو رہے ہیں۔' اُن کا کہنا تھا کہ جیلوں کے بُرے حالات کے مدنظر قیدیوں کی عارضی رہائی (پروبیشن) ان کے بنیادی حقوق کو تحفظ دینے کا ایک اچھا طریقہ ہے۔[44]

جیلوں کی تعمیر میں تاخیر: دارالحکومت میں ماڈل جیل کی تعمیر خاصے عرصہ سے تاخیر کا شکار ہے۔ ایک رپورٹ میں بتا یا گیا کہ ابھی یہ صرف ایک تہائی تعمیر ہوئی ہے جبکہ اس کی تعمیری لاگت اصل سے کئی گنا زیادہ بڑھ چکی ہے۔[45]

زیر تعمیر جیل میں 2000 سے زیادہ قیدی رکھے جا سکیں گے۔ اس کی تعمیر سے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں گنجائش سے زیادہ قیدیوں کی بھرمار ختم ہوگی کیونکہ ابھی اسلام آباد کے قیدی بھی اڈیالہ جیل میں رکھے جاتے ہیں۔

بیرون ملک مقید پاکستانی: دسمبر میں جسٹس پراجیکٹ پاکستان نے رپورٹ کیا کہ 14000 پاکستانی بیرون ملک جیلوں میں قید ہیں۔ ان میں سے 58 فیصد مختلف الزامات کے تحت متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں قید ہیں۔ ان کے علاوہ 2010 سے 2023 کے درمیان 183 پاکستانی شہریوں کو بیرون ممالک سزائے موت دی گئی۔[46]

جدول **2**: بیرون ممالک قید پاکستانی شہری

ملک	پاکستانی قیدیوں کی تعداد
متحدہ عرب امارات	5,292
سعودی عرب	3100
یونان	811
انڈیا	683
عراق	672
اٹلی	586
عمان	540

حوالہ: جسٹس پراجیکٹ پاکستان

جبری گمشدگیاں

وفاقی دارالحکومت اور پاکستان بھر سے لوگوں کی جبری گمشدگیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ جبری گمشدگیوں پر تحقیقاتی کمیشن ان واقعات کو ریکارڈ کرتا رہا۔ مگر کمیشن پر تنقید رہی کہ اس کا کام دکھاوے کی حد تک ہے اور اس کام کے نتیجہ میں کوئی احتساب نہیں ہوا۔ (جدول 3 دیکھیے)۔

جدول 3: 2011 سے 2023 کے دوران ہونے والی جبری گمشدگیوں کے واقعات

صوبہ	2011 سے اب تک رپورٹ ہونے والے کیسز	**31 دسمبر 2023 تک زیر التوا کیسز**					
		جو لوگ واپس آ گئے	حراستی مراکز میں	جیلوں میں	لاشیں ملیں	سراغ مل گیا	حذف کردہ کیسز
پنجاب	1,625	820	94	183	72	1,169	192
سندھ	1,787	777	41	266	63	1,147	477
خیبر پختونخوا	3,485	635	832	126	77	1,670	479
بلوچستان	2,752	1,990	2	20	37	2,049	235
اسلام آباد	361	179	21	36	10	246	60
آزاد جموں و کشمیر	68	11	3	13	2	29	24
گلگت۔ بلتستان	10	1	1	-	-	2	6
ٹوٹل	**10,008**	**4,413**	**994**	**644**	**261**	**6,276**	**1,477**

صوبہ	**2011** سے اب تک نپٹائے گئے کیسز	**31** دسمبر **2023** تک زیر التوا کیسز
پنجاب	13,65	260
سندھ	1,624	163
خیبر پختونخوا	21,49	1,336
بلوچستان	2,284	468
اسلام آباد	306	55
آزاد جموں و کشمیر	53	15
گلگت بلتستان	8	2
ٹوٹل	**7,789**	**2,299**

۔۔ایسے کیسز بند کر دیے گئے کیونکہ (الف) یہ ثابت ہو گیا کہ وہ جبری گمشدگیوں سے متعلق نہیں تھے۔ (ب) ان کے نامکمل پتے (ایڈریس) دیے گئے تھے یا (ج) شکایت کرنے والے نے وہ کیس واپس لے لیے تھے۔

حوالہ: جبری گمشدگیوں پر تحقیقاتی کمیشن

آمنہ جنجوعہ (جن کے شوہر 2005 میں لاپتا ہوئے) کی سربراہی میں کام کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم ڈیفنس آف ہیومن رائٹس نے 2023 میں جبری گمشدگیوں کے 51 نئے کیسز ریکارڈ کیے۔ انہیں شامل کر کے ایسے کیسز کی کُل تعداد 3120 ہوگئی۔

تنظیم نے مزید دعویٰ کیا کہ اسلام آباد میں 47 افراد لاپتا رہے جبکہ 32 کو رہا کر دیا گیا، سات کا سراغ لگا لیا گیا اور

تین کو حراست سے باہر ہلاک کر دیا گیا۔[47]

عدالتوں کی جانب سے مذمت: اکتوبر میں لگ بھگ ایک درجن گمشدہ افراد کے بارے میں درخواستوں کی اسلام آباد ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی۔ ان لوگوں میں پانچ سال سے گمشدہ مدثر نارو بھی شامل تھے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس عامر فاروق نے عدالت کی ندامت کا اظہار کیا کہ یہ معاملہ اتنے طویل عرصہ سے حل نہیں ہوا۔ سماعت کے دوران جسٹس میاں گل حسن اورنگزیب نے یاد دلایا کہ سابق وزیر اعظم شہباز شریف نے عدالت کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ یہ مسئلہ حل کریں گے لیکن گمشدگیوں کا سلسلہ رُکا نہیں۔[48]

پی ٹی آئی کے رہنماؤں اور کارکنوں کی حراست: 2023 میں بھی مستبدانہ حراستوں کے واقعات رپورٹ ہوئے۔ اور 9 مئی کی ہنگامہ آرائی کے بعد پی ٹی آئی اور اس کے حامیوں پر سخت کریک ڈاؤن کے باعث یہ واقعات زیادہ کثرت سے اور کھلے عام ہونے لگے۔ 9 مئی کو پی ٹی آئی کی قیادت میں ہجوم نے مختلف شہروں میں عوامی پراپرٹی کو یا تو نقصان پہنچایا یا تباہ کر دیا تھا۔ سیکیورٹی ایجنسیوں نے پارٹی کے بعض رہنماؤں، حامیوں اور حامی سمجھے جانے والے صحافیوں کو اُٹھا لیا اور تاخیر سے اس بات کا اعتراف کیا کہ وہ ان کی تحویل میں تھے اور یہ کہ اُن لوگوں پر الزام کیا تھا۔[49] پی ٹی آئی کے کئی رہنما رُوپوش ہو گئے جو بعد میں اس طرح نمودار ہوئے کہ کیمرہ کے سامنے انہوں نے پریس کانفرنس کی یا ٹیلی وژن اینکروں کے سامنے بیٹھ کر انٹرویو دیے جن میں انہوں نے عوام کے سامنے پارٹی سے لاتعلقی کا اعلان کیا اور حالیہ تشدد کی مذمت کی۔[50]

میڈیا کے پروفیشنلز میں ٹی وی اینکر عمران ریاض خان کا کیس سب سے پریشان کُن تھا کیونکہ عدالت کے کئی احکامات

میڈیا کے پروفیشنلز میں ٹی وی اینکر عمران ریاض خان کا کیس غالباً سب سے پریشان کُن تھا
کیونکہ ان کے اتے پتے کے بارے میں ایک لفظ نہیں بتایا گیا حالانکہ عدالت نے کئی بار ان کا سراغ لگانے کا حکم دیا

کے باوجود ان کے ٹھکانے کے بارے میں کوئی خبر نہیں دی گئی۔ چار ماہ بعد وہ 'بازیاب' ہوئے[51] لیکن اس کے بعد انہوں نے کُھلے عام کوئی بات نہیں کی۔

دسمبر میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے اسلام آباد کے ضلعی مجسٹریٹ کے شہریوں کو ایم پی او مجریہ 1960 کے قانون کے تحت گرفتار کرنے کے اختیارات غیر آئینی قرار دے دیے۔ پی ٹی آئی رہنماؤں کی حراست کے بارے میں فیصلہ سناتے ہوئے جسٹس بابر ستار نے قرار دیا کہ اس قانون کے تحت صرف وفاقی کابینہ حراست کا حکم دے سکتی ہے اور وہ بھی ٹھوس اور واضح ثبوت کی بنیاد پر۔[52]

سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی

ہندو میرج ایکٹ کا نفاذ: اپریل میں اسلام آباد انتظامیہ نے ہندو میرج ایکٹ مجریہ 2017 کے تحت قواعد کا نوٹی فکیشن جاری کیا۔ قانون بننے کے پانچ سال بعد یہ کام کیا گیا۔ بہرحال اس سے اقلیتی برادری کے لیے اپنی مذہبی روایات کے مطابق شادی کو رسمی، دستاویزی شکل دینا ممکن ہوگیا۔[53]

کمیشن برائے اقلیتی حقوق: اگست میں قومی اسمبلی نے اقلیتوں کے لیے قومی کمیشن کے قیام کا مسودۂ قانون منظور کرلیا۔ تاہم حقوق کی تنظیموں نے اس مسودہ کی مخالفت کی۔ ان کا موقف تھا کہ یہ مسودہ ان اصولوں کے منافی ہے جو اقلیتوں کے حقوق پر سپریم کورٹ کے تاریخی 'جیلانی کیس' کے فیصلہ میں بیان کیے گئے تھے۔ حقوق تنظیموں نے مطالبہ کیا کہ حقوق سے متعلق دیگر اداروں کی طرح اس کمیشن کو بھی قانونی رتبہ اور وسائل کا حامل ایک خود مختار ادارہ بنایا جائے۔[54] چونکہ یہ مسودۂ قانون سینٹ کے ایجنڈے سے ہٹا دیا گیا اس لیے اب اسے دوبارہ قومی اسمبلی میں پیش کرنا ہوگا۔ اُمید ہے اس بار مسودہ میں متعلقہ فریقوں کی شکایات کو دُور کردیا جائے گا۔

احمدیوں کے حقوق کی خلاف ورزیاں: پانچ جنوری کو وزرا نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ حکومت قران مجید اور اس کے ترجمہ کا ایک معیاری نسخہ تیار کرے گی جو ہر اعتبار سے متفقہ اور 'بہتر' ہوگا۔ اس پریس کانفرنس میں مفتی عبدالرشید نے خاص طور سے احمدیہ جماعت کا نام لے کر اُن کی برائی کی۔ جون میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر آفس برائے انسانی حقوق نے پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے سلوک پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے ہائی کمشنر آفس کے متعین کردہ خصوصی جائزہ کاروں نے رپورٹ کیا تھا کہ یہ کمیونٹی اُن آزادیوں اور حقوق کو برتنے سے محروم ہے جو بین الاقوامی قانون کے تحت تمام افراد کو ان کو مذہب، ذات، مسلک اور رنگ کے امتیاز کے بغیر ملنے چاہئیں۔[55] ان خصوصی نمائندوں کی رپورٹ میں کمیونٹی سے بڑھتے ہوئے امتیازی سلوک، اس کے خلاف نفرت انگیز بیانات اور احمدیہ کمیونٹی کے خلاف تشدد پر اُبھارنے والے واقعات خاص طور سے ان کی عبادت کے مقامات پر حملوں کے حوالے شامل تھے۔

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور اور بین المسالک ہم آہنگی طلحہ محمود نے کھلے عام ایک بیان دیا کہ انہیں قومی ایئر لائن پی آئی اے کی پروازوں میں شیزان (ایک بیکری جسے احمدی شخص نے قائم کیا تھا) کی مصنوعات سے تواضع ہوتے دیکھ کر 'شدید دکھ' ہوتا ہے۔ جولائی میں وفاقی حکومت نے الیکشن ایکٹ میں نظر ثانی کے لیے 54 نکات قومی اسمبلی میں پیش کیے۔ تاہم حکومت یہ جرأت نہیں کرسکی کہ وہ احمدیوں کے بارے میں امتیازی شقوں کا معاملہ بھی اس میں شامل کرے۔[56] 28 ستمبر کو اس وقت کے وزیر اعظم شہباز شریف کو جرمنی کی وفاقی پارلیمان کے ایوانِ زیریں کے 12 اراکین نے احمدیہ کمیونٹی کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں ایک خط لکھا۔ تاہم، اس مبینہ خط کا کوئی

جواب نہیں دیا گیا۔

ہندو طلبا پر پابندیاں: قائداعظم یونیورسٹی کی انتظامیہ نے کیمپس میں اجازت کے بغیر ہندو تہوار ہولی منانے پر طلبا کو نظم وضبط کی خلاف ورزی کے نوٹس جاری کر دیے تھے۔ بہت شور شرابا مچنے کے بعد جولائی میں یہ نوٹس واپس لیے گئے۔ طلبا پر الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے دوسروں کے لیے ناخوشگوار اور تکلیف دہ فضا پیدا کر دی تھی۔ ہائیر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی) ایک قدم آگے بڑھ گیا۔ اس نے یونیورسٹیوں کو ہدایت جاری کی کہ وہ ایسی تقریبات پر پابندی عائد کریں جو 'باعثِ تشویش تھے اور ملک کی شہرت کے لیے نقصان دہ کیونکہ پاکستان کی ایک اسلامی شناخت ہے۔' ایچ ای سی کے خط کی ہر طرف سے مذمت کی گئی اور وفاقی وزیر تعلیم نے بری الذمہ ہوتے ہوئے وضاحت کی کہ کمیشن نے یہ ہدایت اپنے طور پر جاری کی تھی۔[57]

توہین مذہب قانون کے تحت سزاؤں میں اضافہ: اگست میں سینٹ نے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی جس کے تحت پیغمبر اکرم کے خاندان اور صحابہ کے بارے میں گستاخی کرنے والوں کی سزا میں اضافہ کر دیا۔ قومی اسمبلی پہلے ہی ان ترامیم کو منظور کر چکی تھی۔ شیعہ کمیونٹی نے ان ترامیم کو متنازع قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اس بل کا ہدف تھی۔[58] صدر مملکت نے اس بل کو دستخط کیے بغیر واپس بھیج دیا اور کہا کہ یہ مسودۂ قانون اقلیتوں کے آزادی اظہار کے ساتھ ساتھ سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی کے حقوق کے منافی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ پارلیمان اسے دوبارہ منظور نہ کرے۔[59]

اظہار کی آزادی

وکی پیڈیا تک رسائی محدود: فروری میں پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) نے مقبول عام مفت آن لائن انسائیکلوپیڈیا 'وکی پیڈیا' کو اس لیے بلاک کر دیا کہ وہ توہینِ مذہب مواد کو بلاک کرنے یا ہٹانے میں ناکام رہا۔[60]

وکی پیڈیا فاؤنڈیشن نے کہا کہ اس کی سائٹ پر جو مواد ہوتا ہے یا پوسٹ کیا جاتا ہے وہ اس کے بارے میں فیصلہ نہیں کرتی۔ دو دن بعد وزیر اعظم نے اسے کھولنے کا حکم دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'کسی قابل اعتراض مواد تک رسائی روکنے کی خاطر اُس ویب سائٹ کو مکمل طور پر بند کر دینا مناسب اقدام نہیں۔'[61]

ووٹرز سروے اور پولز: اگست میں الیکشن کمیشن نے اگلے عام انتخابات کیلیے اپنے ضابطۂ اخلاق کے تحت ووٹروں کے پولنگ اسٹیشنوں میں داخل ہوتے اور نکلتے ہوئے ایگزٹ پولز کرنے اور ووٹروں کے سروے کرنے پر پابندی لگا دی تاکہ 'ووٹ کاسٹ کرنے کے آزادانہ اختیار' کو یقینی بنایا جا سکے۔[62] الیکشن سروے کا استعمال دنیا کے مختلف ملکوں میں مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے لیکن ووٹروں کے رُجحانات اور ترجیحات کو اُجاگر کرنے میں ان کی افادیت کو اہم سمجھا جاتا ہے۔[63]

پی ٹی آئی کی ٹیلی ویژن کوریج پر پابندی: ریاست نے پی ٹی آئی پر جو کریک ڈاؤن کیا اُس میں عمران خان کی

تقریریں نشر کرنے پر پابندی بھی شامل تھی[64] جو پہلے مارچ 2023 میں لگائی گئی۔[65] وجہ یہ بیان کی گئی کہ اُنھوں نے ریاست کے اداروں پر حملہ کیا تھا۔ اے آر وائی ٹیلی ویژن نے ان احکامات کی خلاف ورزی کی تو اس کا لائسنس معطل کر دیا گیا۔ ایچ آر سی پی نے اس اقدام پر تنقید کی کہ اس نے 'ماضی میں بھی ہمیشہ آوازوں کو کچلنے کے اقدامات کی مخالفت کی تھی'، اور مطالبہ کیا کہ اس پابندی کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ 9 مئی کی ہنگامہ آرائی کے بعد پیمرا کی نفرت انگیز بیانات نشر کرنے پر پابندی ایک نئی صورت اختیار کر گئی کہ عمران خان کا نام لینے اور اُن کی تصویر لگانے پر مکمل پابندی لگا دی گئی۔[66] یہ پابندی سارا سال جاری رہی۔ عمران خان کو صرف 'بانی پی ٹی آئی' کہہ کر اُن کا حوالہ دیا جاتا تھا۔

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی بندش: لیتھوینیا میں قائم انٹرنیٹ بندش کو مانیٹر کرنے والے ادارہ 'سرف شارک' کے مطابق پاکستان میں سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز کی سروس 2023 میں پانچ مرتبہ بلاک کی گئی۔ انٹرنیٹ کے حقوق کی ایک پاکستانی تنظیم 'بائٹس فار آل' کے مطابق 2023 میں انٹرنیٹ کم سے کم 15 مرتبہ مکمل بند ہوا۔[67] خاص طور سے 9 مئی کے ہنگاموں کے بعد شہریوں کو موبائل فون نیٹ ورک اور سوشل میڈیا کی طویل بندش کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ دونوں کئی دنوں بعد بحال ہوئیں۔[68] دسمبر میں جب پی ٹی آئی نے اپنی پہلی ورچوئل سیاسی ریلی کا اہتمام کیا تو مختلف شہروں میں انٹرنیٹ میں خلل رپورٹ کیا گیا۔[69]

اجتماع کی آزادی

بلوچ خواتین کا مظاہرہ: ماورائے عدالت ہلاکتوں اور جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے بلوچ یکجہتی کمیٹی کے زیرِ اہتمام اور ماہ رنگ بلوچ کی قیادت میں بلوچ خواتین نے ایک لانگ مارچ کیا جو 1600 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے 20 دسمبر کو اسلام آباد میں داخل ہُوا۔ لیکن اسے نیشنل پریس کلب پہنچنے سے روک دیا گیا جہاں مارچ کے شرکا کو ایک دھرنے میں شریک ہونا تھا۔ مارچ کے شرکا کو روکنے کے لیے پولیس نے تشدد کا سہارا لیا جس سے متعدد لوگ زخمی ہوئے اور درجنوں مظاہرین کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں بچے اور خواتین شامل تھے۔ ایچ آر سی پی نے 'بلاجواز طاقت' کے استعمال کی مذمت کی اور حراست میں لیے جانے والے افراد کو فوری رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ شدید ردِعمل کے بعد نگران حکومت نے اگلے ہی روز اعلان کر دیا کہ زیرِحراست تمام خواتین اور بچوں کو رہا کر دیا گیا تھا۔[70]

عورت مارچ کی مخالفت: خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ان کے سالانہ اجتماع کو روکنے کی کوششیں کی گئیں۔ ایک غیر معروف جماعت نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں درخواست ڈال دی کہ عورت مارچ کے لیے دی گئی اجازت منسوخ کی جائے۔ درخواست گزار نے الزام لگایا کہ مارچ 'نہ صرف بنیادی خاندانی ڈھانچے کو خراب کرے گا بلکہ بے ہودگی بھی پھیلائے گا'۔ اسلام آباد کے چیف جسٹس نے یہ درخواست اس بنیاد پر خارج کر دی کہ آئین مارچ کرنے والی خواتین کو پُرامن اجتماع کی آزادی کا حق دیتا ہے۔[71] تاہم، عورت مارچ میں ایک پُرتشدد واقعہ اُس وقت ہو گیا جب شروع میں پولیس نے شرکا کو پریس کلب کے باہر جمع ہونے سے روکنے کے لیے طاقت استعمال کی۔ بعد میں شرکا ڈی

خواتین مارچ اس وقت پرتشدد ہو گیا جب پولیس نے شرکا کو پریس کلب پر جمع ہونے سے روکنے کے لیے طاقت کا استعمال کیا

چوک کی طرف چل پڑے جو بڑے مظاہروں کا خاص مقام ہے۔ اس کے بعد وہ کسی گڑبڑ کے بغیر منتشر ہو گئے۔ [72]

مہاجرین کے بارے میں مذاکرہ پر چھاپا: افغان مہاجرین کی ملک سے غیر انسانی بے دخلی پر اکتوبر میں ایک نجی کمیونٹی کے مقام پر عوامی مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پولیس نے اس پر دھاوا بول دیا اور بات چیت کو نہیں ہونے دیا۔ سابق سینیٹر اور حقوق کے فعال کارکن افراسیاب خٹک اس تقریب میں موجود تھے۔ انہوں نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں پولیس ایکشن کی مذمت کی اور اسے ایک 'غیر اعلانیہ مارشل لا قرار دیا جس میں بنیادی حقوق کی نفی کی جا رہی ہے۔' پولیس کا دعویٰ تھا کہ دارالحکومت میں دفعہ 144 کے تحت اجتماع پر پابندی نافذ تھی اور منتظمین کے پاس تقریب کا اجازت نامہ (این او سی) نہیں تھا۔ اس لیے وہ قانون کی خلاف ورزی کر رہے تھے۔ [73] اسی پابندی کے تحت جماعت اسلامی اور پی ٹی آئی کے فلسطینیوں کے حق میں مظاہروں کو بھی روکا گیا۔ [74]

انجمن سازی کی آزادی

9 مئی کی ہنگامہ آرائی کے بعد پی ٹی آئی کو جس جبر و تشدد کا نشانہ بنایا گیا اس کے نتیجہ میں اکثر صورتوں میں کئی دن یا ہفتے حراست میں گزارنے کے بعد کئی سینیئر رہنماؤں اور کارکنوں نے پارٹی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ بعض نے مکمل طور پر سیاست ہی چھوڑ دی۔ عمران خان نے ان لوگوں سے جو دباؤ میں پارٹی چھوڑ رہے تھے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو 'بندوق کی نوک' پر علیحدہ ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے [75] اور اس عمل کو جبری طلاق قرار دیا۔ [76] پارٹی چھوڑنے کا سلسلہ سارا سال چلتا رہا۔ چھوڑنے والے اکثر ایک ہی کہانی سناتے تھے۔ [77] غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق حکومت کا منصوبہ یہ بھی تھا کہ پی ٹی آئی کو ممنوعہ جماعت قرار دے دیا جائے۔ یہ عمل اگر کیا جاتا تو حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہوتی۔ تاہم یہ افواہوں تک محدود رہا۔ [78]

نقل وحرکت کی آزادی

محرم کے دوران محدود نقل وحرکت: پہلی بار ایسا ہوا کہ پولیس نے ریڈ زون میں دس روز کے لیے موٹر سائیکل کے داخلہ پر پابندی لگا دی۔ یہ پابندی ماہِ محرم کے لیے حفاظتی اقدامات کا حصہ تھی۔ محرم میں شیعہ مسلک سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے عقیدہ کے مطابق مذہبی اجتماعات منعقد کرتے ہیں۔ اگرچہ شہری انتظامیہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے ہائی پروفائل حفاظتی زون میں آنے جانے کی غرض سے شٹل سروس فراہم کر دی تھی لیکن زیادہ تر لوگوں کو نجی ٹرانسپورٹ کرایہ پر لینا پڑی۔[79] ان ہی ایام میں شہر میں موٹر سائیکل پر دو افراد کا سوار ہونا بھی ممنوع کر دیا گیا۔ اس کے باعث کم آمدن والے افراد اور اُن کے خاندانوں کو مشکلات کا سامنا رہا۔[80]

بیرون ملک جانے کی ممانعت: دسمبر میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے سابق پی ٹی آئی رہنما شیریں مزاری کا نام پاسپورٹ کنٹرول فہرست سے نکالنے کا حکم دیا۔ ان کا نام 9 مئی کے بعد 'نو فلائی فہرست' میں ڈال دیا گیا تھا یعنی وہ لوگ جو بیرون ملک پروازوں پر سفر نہیں کر سکتے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ نے اپنے حکم نامہ میں کہا کہ پولیس کی نا منصفانہ اور غیر قانونی کاروائی سے شیریں مزاری کے بنیادی حقوق متاثر ہوئے۔[81] رپورٹس تھیں کہ 9 مئی کے بعد کئی دیگر پی ٹی آئی رہنماؤں بشمول عمران خان اور ان کی اہلیہ کے نام بھی 'عبوری قومی شناختی فہرست' میں ڈال دیے گئے تھے۔ یہ فہرست ایگزٹ کنٹرول لسٹ کا ذیلی حصہ تھی۔[82]

سیاسی شرکت

انتخابات میں پی ٹی آئی کی شرکت محدود: عمران خان کو اگست میں توشہ خانہ کیس میں سزا ہونے کے بعد الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) نے انتخاب لڑنے سے پانچ سال کے لیے نااہل قرار دے دیا۔[83] بعدازاں، پارٹی کے متعدد امیدواروں کو مختلف طریقوں سے کاغذات نامزدگی جمع کرانے سے روکا گیا۔ اس پر ایچ آر سی پی نے الیکشن کمیشن اور نگران حکومت سے کہا کہ وہ منصفانہ سیاسی نمائندگی اور آزادانہ انتخابات کو یقینی بنائیں۔

صوبائی انتخابات کے انعقاد میں رکاوٹیں: جمہوری روایات اور آئین کی پاسداری کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے قومی اسمبلی میں قانون سازوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ پنجاب اور خیبر پختونخواہ صوبوں میں انتخابات نہ ہوں۔ ان صوبوں میں پی ٹی آئی کی حکومتوں نے دونوں اسمبلیوں کو جنوری 2023 میں تحلیل کر دیا تھا۔[84] حتیٰ کہ سپریم کورٹ کے احکامات کے باجود قانون سازوں نے صوبائی انتخابات کے انعقاد کے لیے مالی وسائل فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کی کوشش تھی کہ ان صوبوں کے انتخابات بھی ملک میں عام انتخابات کے ساتھ کرائے جائیں۔

حلقہ بندی کے مسائل: ساتویں مردم شماری کی منظوری کے بعد ای سی پی نے کہا کہ اسمبلیوں کے حلقوں کی نئی حد بندیاں کرنا پڑیں گی جس سے انتخابات کا انعقاد موخر ہو کر آئین میں دی گئی 90 روز کی مدت سے آگے چلا جائے گا۔[85]

بے یقینی کی اس صورتحال میں ایچ آر سی پی نے 'شدید تشویش' کا اظہار کیا اور اس بات پر اصرار کیا کہ الیکشن شیڈول کا فوری اعلان کیا جائے اور انتخابات کی ایسی تاریخ مقرر کی جائے جو 90 دن کی آئینی مدت سے قریب ترین ہو۔[86] آخرکار، تین دسمبر کو ای سی پی نے 8 فروری 2024 کو سارے ملک میں ایک ساتھ انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا۔[87]

ووٹروں میں صنفی فرق برقرار: ستمبر میں انکشاف ہوا کہ 2018 سے ملک میں ایک کروڑ 17 لاکھ خواتین ووٹروں کے اضافہ کے بعد مرد اور خواتین ووٹروں کی تعداد کا فرق کم ہوا ہے۔ ملک میں ووٹروں کی کُل تعداد بارہ کروڑ 70 لاکھ تھی۔ اب بھی ووٹر بننے کی اہل ایک کروڑ خواتین اس لسٹ میں شامل نہیں تھیں۔

ووٹر فہرستوں سے یہ بھی پتا چلا کہ نصف کے قریب اہل ووٹروں کی عمر 18 سے 35 سال کے درمیان تھی۔ اسلام آباد میں ووٹروں کی مجموعی تعداد دس لاکھ تھی۔[88]

حلقوں کی تعداد پر نظر ثانی: نئی مردم شماری نے بتایا کہ آبادی میں اضافہ ہو گیا ہے لیکن اس کے مطابق قومی اسمبلی کی نشستوں کی تعداد میں تبدیلی نہیں کی جا سکی کیونکہ اس کے لیے پارلیمان کے دونوں ایوانوں سے آئین میں ترمیم کی منظوری درکار تھی۔ ان حالات میں ای سی پی نے آبادی کے نئے اعداد و شمار کے مطابق حلقوں کی حد بندی میں کچھ ردوبدل کیا جس پر تنقید ہوئی کہ اس میں کچھ جماعتوں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔[89]

دسمبر میں انکشاف ہوا کہ 358 امیدوار ایسے ہیں جنہوں نے اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے تینوں حلقوں سے کاغذات نامزدگی جمع کرائے ہیں۔[90]

مقامی حکومت

اسلام آباد میں مقامی حکومت کے انتخابات سے متعلق قانونی پیچیدگیاں 2023 میں بھی جاری رہیں۔حکومت نے بڑی ہوشیاری سے یونین کونسلوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا اور یہ معاملہ تصفیہ کے لیے اسلام آباد ہائی کورٹ پہنچ گیا۔[91]

فروری میں صدر مملکت نے دارالحکومت کی حدود سے متعلق آئی سی ٹی مقامی حکومت ترمیمی بل 2022 نظر ثانی کے لیے واپس بھیج دیا۔اس مسودہ قانون میں یونین کونسلوں کی تعداد بڑھا دی گئی تھی اور میئر اور نائب میئر کا الیکشن براہ راست کرانے کی شق رکھی گئی تھی۔پارلیمان کے مشترکہ اجلاس نے اس مسودہ میں مزید ترمیم کرتے ہوئے دونوں اعلیٰ عہدوں کا انتخاب پہلے کی طرح بالواسطہ کر دیا۔[92]

مارچ میں ای سی پی نے اسلام آباد ہائی کورٹ کو یقین دہانی کرائی تھی کہ مقامی حکومت کے انتخابات چار ماہ میں کرا دیے جائیں گے۔[93] لیکن ملک میں غیر یقینی سیاسی صورتحال میں یہ معاملہ پس منظر میں چلا گیا اور مسلسل تیسرا سال بھی مقامی حکومت کی آئینی پابندی کو نظر انداز کرتے ہوئے گزر گیا۔[94]

سکڑتی آزادیاں اور اسمبلیوں کا کردار

قانون سازوں کی فوجی عدالتوں کی حمایت: جون میں قومی اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ 9 مئی کی ہنگامہ آرائی میں ملوث افراد کا فوجی عدالتوں میں تیز رفتار مقدمہ چلایا جائے۔ایچ آر سی پی نے اس پر سخت اعتراض کیا اور قانون سازوں کو انتباہ کیا کہ وہ اپنے ان اعمال سے سویلین بالا دستی ترک کر رہے ہیں۔

صدر مملکت کی منظوری کے بغیر قوانین پاس ہو گئے: اگست میں صدر مملکت نے ایک غیر معمولی انکشاف کیا۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ حال ہی میں پارلیمان سے منظور کیے گئے دو مسودہ ہائے قوانین (آفیشل سیکرٹس ایکٹ اور پاکستان آرمی ایکٹ) پر انہوں نے دستخط نہیں کیے تھے لیکن یہ رپورٹ کیا گیا تھا کہ صدر نے ان کی منظوری دے دی تھی۔

صدر علوی کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنے عملہ سے کہا تھا کہ ان مسودہ ہائے قوانین کو ان کے دستخط کے بغیر بروقت واپس بھیج دے تاکہ وہ غیر موثر ہو جائیں۔اس انکشاف سے صدر کے اختیارات اور مذکورہ قوانین کی حیثیت پر سوالات اُٹھ گئے۔

نگران حکومت نے صدر کے جواب میں کہا کہ صدر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں کیونکہ مسودہ ہائے قوانین اُن کے دستخطوں کے ساتھ واپس آئے تھے اور یہ قوانین موثر ہیں۔[95] فوراً ہی ان قوانین کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا کہ صدر کے دستخط نہ ہونے کے باعث وہ انہیں معطل کر دے۔یوں اِن کی حیثیت بے یقینی کا شکار ہو گئی۔

سویلین عہدوں پر فوجی افسروں کا تقرر: سویلین آسامیوں پر حاظر سروس اور ریٹائرڈ فوجی افسروں کا تقرر جاری رہا۔ اس میں کوئی کمی نہ آئی۔ مارچ میں ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل کو قومی احتساب بیورو (نیب) کا سربراہ[96] اور اکتوبر میں ایک حاضر سروس لیفٹیننٹ جنرل کو قومی ڈیٹا بیس و رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کا سربراہ لگا دیا گیا۔[97] اسی طرح نگران حکومت نے اسی عمل کی پیروی کرتے ہوئے سینئیر فوجی افسروں کو دارلحکومت کے دو بڑے ہسپتالوں کا سربراہ بنایا تو ڈاکٹروں نے اس کی شدید مذمت کی جس کے بعد بظاہر یہ تقرر روک دیا گیا۔[98] اسی طرح، پی ڈی ایم کی زیرِ قیادت غیر ملکی سرمایہ کے فروغ کے لیے قائم کردہ خصوصی سہولت کونسل برائے سرمایہ کاری (ایس آئی ایف سی) کے اہم عہدوں پر آرمی چیف کے علاوہ دیگر کئی افسران براجمان تھے۔[99] یوں، ایک اعلیٰ درجے کی سویلین باڈی پر فوج کے دھاوے کو باضابطہ بنادیا گیا۔

نگران حکومت کا اختیارات سے تجاوز: جولائی میں پارلیمان نے نگران حکومت کے اختیارات میں اضافہ کر دیا تھا۔[100] اس کے باوجود نگران حکومت کئی مواقع پر اپنی حدود سے تجاوز کرتی نظر آئی۔ اگست میں نگران حکومت نے قوانین کے جائزہ سے متعلق کابینہ کمیٹی (کمیٹی فارڈسپوزل آف لیجسلیٹو کیسز) کی از سرِ نو تشکیل کی تو سابق چیئرمین سینٹ رضا ربانی نے اِس پر تنقید کی۔ یہ کمیٹی قوانین کا تفصیلی جائزہ لے کر یہ جانچتی ہے کہ آیا یہ قوانین آئین اور حکومتی پالیسیوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔[101]

اسی طرح، نگران وفاقی وزیر اطلاعات نے دو مرتبہ موشن پکچرز (ترمیمی) بل سینٹ میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ ہر مرتبہ قانون سازوں نے اُنہیں یاد دلایا کہ نگران حکومت قانون سازی نہیں کر سکتی۔[102]

خواتین

صنفی بنیاد پر تشدد: 2023 میں ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے مطابق وفاقی دارالحکومت میں غیرت کے نام پر قتل کا ایک واقعہ رپورٹ ہوا۔ ڈیجیٹل رائٹس فاونڈیشن نے رپورٹ کیا کہ ان کی ہیلپ لائن کو 118 ایسی شکایات موصول ہوئیں جو اسلام آباد میں سائبر ہراسانی اور صنفی بنیاد پر تشدد سے متعلق تھیں۔ قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں نے بھی دارالحکومت میں جنسی تشدد کے کئی مقدمے درج کیے۔

خواتین سے متعلق قانون سازی: اس ضمن میں دو اہم اور ترقی پسندانہ قوانین بنائے گئے۔ ایک تو بچہ پیدا ہونے پر ماں، باپ کا رخصت پر جانے کا قانون 'میٹرنٹی اور پیٹرنٹی رخصت ایکٹ 2023' اور دوسرا چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کے مراکز بنانے کے لیے 'ڈے کیئر سینٹرز ایکٹ 2023'۔[103]

نومبر میں اسلامی نظریاتی کونسل نے خواتین کو بغیر محرم حج کی اجازت دے دی

خواتین کا حج ادا کرنا: نومبر میں اسلامی نظریاتی کونسل نے کہا کہ خواتین کو محرم (مرد سرپرست یا ایسا مرد جس سے شادی نہیں ہوسکتی) کے بغیر حج کرنے کی اجازت ہے۔ سعودی عرب کی حکومت نے ایک سال پہلے اس کی اجازت دے دی تھی۔ کونسل نے وزارت مذہبی امور کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مختلف مکاتب فکر (جیسے فقہ جعفریہ، مالکی، شافعی) میں عورت کو محرم کے بغیر حج کرنے کی اجازت ہے بشرطیکہ اُس کے والد یا شوہر نے اجازت دے دی ہو اور اسے 'مناسب سیکیورٹی' میسر ہو۔[104]

جنسی مجرموں کی رجسٹریشن: مئی میں نادرا نے جنسی مجرموں کی ایک قومی رجسٹری (منظّم فہرست) کا آغاز کیا۔ کہا گیا کہ اس کی مدد سے ایسے مجرموں کی شناخت اور تلاش میں مدد ملے گی جو بچوں اور عورتوں کے خلاف جرائم میں سزا یافتہ

ہوں۔ یہ بھی بتایا گیا کہ رجسٹری کی ڈیٹا بیس قانون نافذ کرنے والے محکموں کے ساتھ منسلک ہے اور ایس ایم ایس کے ذریعے اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔[105]

صنف حساس پولیسنگ: ستمبر میں نیشنل پولیس بیورو نے اعلان کیا کہ ایک 'قومی صنفی رسپانس یونٹ' قائم کر دیا گیا ہے۔ یہ پہلے 'صنفی جرائم کا سیل' کہلاتا تھا۔ کہا گیا کہ اس کا قیام پولیس کے اُن نئے اقدامات کا حصہ ہے جن کا مقصد پولیس میں ایسی اصلاحات لانا اور اس کی اِس طرح تشکیل کرنا ہے کہ یہ فورس تمام صنفوں کے لیے کام کرے، ان کی شکایت پر جوابی کارروائی کرے اور عوام کے سامنے جوابدہ ہو۔[106]

اکادمی ادبیات میں خاتون سربراہ کا تقرر: اگست میں ڈاکٹر نجیبہ عارف کو اکادمی ادبیات پاکستان میں چیئر پرسن مقرر کیا گیا۔ وہ ادب کے فروغ کے لیے کام کرنے والے اِس ادارہ کی پہلی خاتون سربراہ بن گئیں۔[107]

خواجہ سرا

مئی میں، وفاقی شرعی عدالت نے خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ سے متعلق قانون 'ٹرانس جینڈر (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ 2018' کو اسلامی قانون کے منافی قرار دے دیا۔ حقوق سے متعلق اس تاریخی قانون سازی کے خلاف دی گئی درخواستوں پر عدالت نے فیصلہ سنایا کہ ایک فرد کی صنف کا تعین اس کی حیاتیاتی جنس کے مطابق ہونا چاہیے۔ ایچ آر سی پی نے اس فیصلہ کی مخالفت کی۔ اس کا موقف تھا کہ خود اختیاری صنفی شناخت کے حق کی نفی کر کے یہ فیصلہ آبادی کے ایک پورے حصہ اور اس کے بنیادی حقوق کو مٹا دینا چاہتا ہے۔[108] بعد میں حقوق کے کارکنوں نے اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔[109]

بچے

بچوں پر تشدد: ایچ آر سی پی کی میڈیا مانیٹرنگ کے ریکارڈ کے مطابق اس سال بچوں کو جسمانی سزا دینے کے 66 واقعات رپورٹ ہوئے۔ متاثر ہونے والوں میں 46 لڑکے اور 29 لڑکیاں تھیں۔ فروری میں وزارت تعلیم نے اسلام آباد کی حدود میں جسمانی سزا کے امتناع کے قانون 'اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری پروہبشن آف کارپورل پنشمنٹ ایکٹ 2021' کے تحت قواعد نوٹیفائی کر دیے۔ ان کے تحت تعلیمی اداروں کو جسمانی سزا یا زیادتی کی شکایات پر پندرہ روز میں فیصلہ کرنا ہوگا۔[110]

این جی او ساحل کی رپورٹ بعنوان 'کروول نمبرز' (ظالمانہ اعداد و شمار) کے مطابق اس سال میں بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی کے 4213 واقعات رپورٹ ہوئے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں سال کے پہلے چھ ماہ میں 6 سے 15 برس عمر کے 593 لڑکے اور 457 لڑکیاں جنسی بدسلوکی کا نشانہ بنے۔ جبکہ اس عرصہ میں بچوں سے بدسلوکی بشمول اغوا کے کُل 2227 کیسز ہوئے۔ مجموعی کیسز میں سے 7 فیصد کا تعلق اسلام آباد سے تھا۔[111] ساحل نے رپورٹ کیا

کہ 2023 میں اسلام آباد میں بچوں کے اغوا کے 232 واقعات ہوئے۔

رضوانہ بی بی اور بچوں سے مزدوری: جولائی میں رضوانہ بی بی پر تشدد کے واقعہ نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا اور لوگوں میں غصّہ کی لہر دوڑ گئی۔ایک کم سن لڑکی رضوانہ بی بی اسلام آباد میں ایک سول جج کی رہائش گاہ پر گھریلو ملازم تھی۔ رپورٹ آئی کہ وہ جج کی بیوی کے ہاتھوں مبینہ طور پر مسلسل جسمانی تشدد کا نشانہ بنتی رہی۔اس کے ماں باپ سرگودھا کے رہنے والے تھے۔لڑکی کے جسم پر زخم اتنے شدید تھے کہ اسے علاج کے لیے سرگودھا سے لاہور کے ایک ہسپتال میں منتقل کیا گیا۔

ایچ آر سی پی نے مطالبہ کیا کہ کم سن گھریلو ملازمین رکھنے کو جرم قرار دیا جائے جیسا کہ سپریم کورٹ کے ایک فیصلہ میں کہا گیا تھا۔[112] یہ مقدمہ چلتا رہا جبکہ ملزمہ ضمانت پر رہا ہوگئی۔نومبر میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے ایک درخواست سننا شروع کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ مذکورہ جج کو ملازمت سے برخاست کیا جائے اور دارالحکومت میں لیبر قوانین پر عملدرآمد کرایا جائے۔[113]

محنت کش

تارکین وطن کے پاسپورٹ: نومبر میں عالمی ادارۂ محنت (آئی ایل او) نے قومی ہنر مندی پاسپورٹ متعارف کرایا۔ یہ پاسپورٹ کسی فرد کی رسمی اور غیر رسمی طور پر سیکھی ہوئی مہارتوں کی مکمل فہرست فراہم کرتا ہے۔اس پاسپورٹ میں تارکِ وطن شخص کی تعلیمی قابلیت ہنر اور کام کے تجربہ کا بھی ریکارڈ ہوتا ہے تاکہ اسے بیرونِ ملک ملازمت حاصل کرنے میں آسانی ہو۔[114]

بے تحاشا مہنگائی کے اثرات: جون میں 24-2023 کے لیے بجٹ میں حکومت نے گزشتہ برس افراط زر میں زبردست اضافہ کے پیش نظر کم سے کم اجرت 32000 روپے مقرر کر دی۔[115]

ستمبر میں آئی ایل او کی ایک رپورٹ میں کہا گیا کہ ملکی معیشت کو بار بار پہنچنے والے جھٹکوں کے بعد پاکستان میں بے روزگار افراد کی تعداد 56 لاکھ تک پہنچنے کا امکان ہے۔کورونا وبا سے یہ جھٹکے لگنے شروع ہوئے اور تاریخ کے ریکارڈ افراطِ زر تک پہنچ گئے۔[116]

معمر افراد

جنوری میں دارالحکومت کے ترقیاتی ادارہ (سی ڈی اے) کے نئے چیئرمین نے پبلک ٹرانسپورٹ کے شعبہ کو ہدایت کی کہ وہ ایسا طریقہ کار وضع کرے جس سے میٹرو بس میں سفر کرنے والے طلبا اور 60 برس سے زیادہ عمر کے بزرگ شہریوں کو کرایہ میں پچاس فیصد رعایت ملے۔[117]

معذوری کے ساتھ جیتے افراد

بہرے لوگوں کی رسائی: جنوری میں صدر مملکت نے میڈیا تک بہرے لوگوں کی رسائی کے ایکٹ کی منظوری دی۔ اس کے تحت نیوز اور تفریح کے تمام نجی اور سرکاری ٹیلی ویژن چینلز کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نشریات میں اشاروں کی زبان کے ترجمان شامل کریں۔[118] تاہم سارا سال اس قانون پر عمل درآمد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ ٹیلی ویژن نشریات پہلے ہی کی طرح چلتی رہیں۔ اس پر ایک درخواست گزار اگست میں اسلام آباد ہائی کورٹ پہنچ گیا کہ اس قانون پر عمل درآمد کرایا جائے۔[119]

ملازمت کا کوٹا: جنوری میں سپریم کورٹ نے تبصرہ کیا کہ معذور افراد کو ملازمت دینا اس اعتبار سے اور بھی اہم ہے کہ وہ پہلے ہی سماجی طور پر محرومیوں کا شکار (marginalised) ہوتے ہیں اور بنیادی حقوق تک ان کی رسائی نہیں ہوتی۔[120] ایک اور مقدمہ میں عدالت نے حکم دیا کہ اگر معذور افراد اور اقلیتوں کے لیے مخصوص آسامیاں کسی ایک سال میں پُر نہ کی جاسکیں تو ان خالی آسامیوں پر عام امیدواروں کو ملازم نہیں رکھا جاسکتا۔[121]

مہاجرین

3 اکتوبر کو نگران حکومت نے ایک انتظامی حکم نامہ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ مہاجرین اور سیاسی پناہ مانگنے والوں سمیت ملک میں تمام عارضی تارکینِ وطن رضا کارانہ طور پر یکم نومبر تک ملک چھوڑ دیں ورنہ اُنہیں ملک بدر کر دیا جائے گا۔

اس ہیبت ناک فیصلہ سے افغان مہاجرین، تارکینِ وطن اور سیاسی پناہ مانگنے والے خاص طور سے متاثر ہوئے۔ اس کے نتیجہ میں پولیس نے ایسے بہت سے افغانوں کو بھی پکڑ لیا جن کے پاس یہاں رہائش کی قانونی دستاویزات تھیں۔ پولیس نے انہیں ملک بدری کے مراکز میں بھیج دیا جہاں سے وہ قانونی چارہ جوئی بھی نہیں کر سکتے تھے۔[122]

مزید برآں، حکام نے ایسے افغان باشندوں کو بھی ملک بدر کر دیا جو مغربی ممالک میں آباد ہونے کے لیے عارضی طور پر پاکستان میں مقیم تھے۔[123] ریاست نے حکام کو اس ضمن میں کھلی چھوٹ دے دی جس کے نتیجہ میں انہوں نے کئی عارضی مہاجر بستیوں کو مسمار کر دیا۔ ان میں سے بعض بستیاں دہائیوں سے قائم تھیں۔[124] ایسی رپورٹس بھی آئیں کہ رجسٹریشن کی دستاویز رکھنے والے مہاجرین کو رہا کرنے کے لیے پولیس اُن سے رشوت لے رہی تھی۔[125] یہ فیصلہ اچانک کیا گیا اور ملک چھوڑنے کے لیے بہت کم وقت کی مہلت دی گئی جس کی وجہ سے کمزور اور غیر محفوظ طبقات جیسے خواتین، بزرگ، معذور اور بچے بُری طرح متاثر ہوئے۔

ریاست نے ملک بدری کی اس کارروائی کو روکا نہیں حالانکہ یہاں افغانوں کو بدسلوکی کا سامنا تھا اور افغانستان میں سخت مشکلات اُن کی منتظر تھیں۔ دنیا کی مختلف حکومتوں اور ایچ آر سی پی سمیت حقوق کی تنظیموں نے پاکستانی ریاست سے اُن کے حق میں متعدد بار التماس کی لیکن سال کے آخر تک پانچ لاکھ سے زیادہ افغان مہاجرین ملک چھوڑ چکے تھے۔

تنقید کی گئی کہ یہ ایسی حکومت کا فیصلہ تھا جسے عوامی حمایت حاصل نہیں۔ دوسری طرف، ریاست خاصے عرصہ سے یہ کہہ رہی ہے کہ کئی ملکی مسائل افغان مہاجرین کی وجہ سے ہیں۔[126] شائد یہی وجہ ہے کہ نومبر میں ایک گیلپ پول میں ظاہر ہوا کہ ملک بدری کے فیصلہ کو غالب اکثریت کی حمایت حاصل تھی۔[127]

تعلیم

شرح خواندگی: ستمبر میں رپورٹ ہوا کہ ملک میں شرح خواندگی حقیقت میں 59.3 فیصد ہے جبکہ معاشی سروے 2022-23 میں یہ شرح 62.8 فیصد بتائی گئی تھی۔[128]

ایچ ای سی انتظامیہ: نومبر میں ہائیر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی) میں پانچ سال کے وقفہ کے بعد ایک کُل وقتی ایگزیکٹو ڈائریکٹر تعینات کیا گیا۔ اس عہدہ پر علامہ اقبال یونی ورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاالقیوم کی تعیناتی کی گئی۔ یہ ایک اہم عہدہ ہے جو ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے زیراہتمام تعلیمی اداروں کے انضباطی معاملات اور اربوں روپے مالیت سے چلنے والے بیرون ملک کے تعلیمی پروگراموں کا انتظام وانصرام کرتا ہے۔[129]

میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں کی فیس میں اضافہ: دسمبر میں نگران وزیرصحت اور پاکستان میڈیکل اور ڈینٹل کونسل نے عزم کا اظہار کیا کہ وہ ایک کمیٹی قائم کریں گے جو ملک بھر میں میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں کی فیسوں میں حالیہ زبردست اضافہ کو واپس لینے کا طریقہ تجویز کرے گی۔[130]

سکولوں سے باہر بچے: دسمبر میں ایک کانفرنس میں چاروں صوبوں اور وفاقی حکومت کے وزرائے تعلیم نے ایک مشترکہ پالیسی بنانے پر اتفاق کیا جو سکولوں سے باہر بچوں کے مسئلہ سے نپٹے اور اس مقصد کے لیے 25 ارب روپے کا ایک چیلنج فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔

وفاقی وزارتِ تعلیم نے کہا کہ سکولوں سے باہر 22.8 بچوں کے داخلہ کے لیے ایک متحدہ قومی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔[131] جون میں وزارتِ تعلیم نے دعویٰ کیا کہ اس نے دارالحکومت میں سکولوں سے باہر 55000 بچوں کو سکولوں میں داخل کرلیا ہے۔ اس کام میں مختلف تعلیمی اداروں اور غیرسرکاری تنظیموں نے مدد فراہم کی۔[132]

صحت

9 جون کو وفاقی بجٹ منظور ہوا جس میں شعبہ صحت کے لیے 24.25 ارب روپے مختص کیے گئے۔ یہ رقم کُل ترقیاتی بجٹ کا 2.8 فیصد اور مجموعی داخلی پیداوار (جی ڈی پی) کا 0.05 فیصد تھی۔[133]

صحت سہولت پروگرام: دسمبر میں نگران وفاقی وزیرصحت نے ان افواہوں کی تردید کی کہ ریاست کی پبلک ہیلتھ انشورنس سروس ختم کی جارہی ہے اور یقین دہانی کرائی کہ صحت سہولت پروگرام پوری طرح فعال ہے اور اسے مزید بہتر بنایا جائے گا۔ یہ پروگرام 2015 میں شروع کیا گیا تھا اور مختلف حکومتوں میں اس کا نام تبدیل کیا گیا۔ اس پروگرام کے تحت اسلام آباد کے رہائشیوں کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ نجی اور سرکاری ہسپتالوں کی ایک فہرست میں سے کسی بھی ہسپتال میں دس لاکھ پاکستانی روپے تک کا مفت علاج کرالیں۔[134]

نومبر میں، ایک رپورٹ میں منرل واٹر کے 25 برانڈز کو مختلف اقسام کے آلودہ اجزا کے باعث انسانی استعمال کے لیے مضر قرار دیا گیا

پینے کا غیر محفوظ پانی: نومبر میں پاکستان ریسرچ کونسل برائے آبی وسائل (پی آر سی ڈبلیو آر) نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا کہ پانی کے بوتل بند اور منرل واٹر کے 25 برانڈز انسانوں کے پینے کے لیے غیر محفوظ ہیں کیونکہ ان میں مختلف اقسام کی آلودگی پائی گئی۔ ان میں سے 19 برانڈز ایسے تھے جن میں سوڈیم کی مقدار زیادہ تھی۔ تین برانڈز کے پانی میں تحلیل شدہ ٹھوس مادوں کی مجموعی مقدار مقررہ معیار سے زیادہ تھی۔ ایک برانڈ کے پانی میں پوٹاشیم کی مقدار زیادہ تھی اور آٹھ برانڈز ایسے تھے جن میں بیکٹیریا کی آلودگی پائی گئی۔[135]

ڈیوٹی ٹیکس میں اضافہ: جولائی میں پاکستان نیشنل ہارٹ ایسوسی ایشن کی یہ رپورٹ آئی کہ جون میں پیش کیے گئے سال 2023 کے بجٹ میں چینی والے مشروبات پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی شرح 20 فیصد کر دی گئی تھی۔ ایسوسی ایشن نے اس فیصلہ کی تعریف کی۔[136]

صحت کی خدمات اور دواؤں میں شفافیت: اگست میں اسلام آباد ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی نے دارالحکومت میں قائم تمام علاج گاہوں کو ہدایت کی کہ وہ تمام ٹیسٹوں اور پروسیجروں کی فیس (نرخوں) پر مشتمل فہرست نمایاں طور آویزاں کریں۔ اتھارٹی کا کہنا تھا کہ اِس نے ان علاج گاہوں (لیبارٹریوں، ہسپتالوں) کا معائنہ کر کے اور مریضوں کی شکایات کی بنا پر یہ نوٹ کیا تھا کہ مریضوں کو شروع میں بتائے گئے اور علاج کے بعد وصول کیے گئے نرخوں میں فرق ہوتا ہے۔[137]

ذہنی صحت کا بحران: ایچ آر سی پی کے میڈیا مانیٹرنگ نے ریکارڈ کیا کہ اس سال میں خودکشی کی کوششوں کے 1380

واقعات ہوئے۔ ان میں 1012 مرد، 396 خواتین اور دو خواجہ سرا زندگی کی بازی ہار گئے۔ خودکشی کے پیچھے سیاسی بے یقینی اور معاشی دباؤ کے عوامل اپنی جگہ لیکن یہ اعداد وشمار اس بات کی بھی نشان دہی کرتے ہیں کہ ذہنی صحت کے بحران کو حل کرنے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

رہائش اور عوامی سہولیات

جبری بے دخلی: جولائی میں دارالحکومت میں مختلف کچی آبادیوں کے رہائشیوں نے کیپٹل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) اور ضلعی انتظامیہ کے خلاف نیشنل پریس کلب کے باہر احتجاج کیا کیونکہ انہوں نے متعدد کچی بستیوں کو مسمار کر دیا تھا جس کے باعث بہت سے لوگ بے گھر ہو گئے تھے۔ احتجاج کرنے والے مطالبہ کر رہے تھے کہ کم آمدن والوں کے لیے حکومت سستے مکان فراہم کرے اور ترقیاتی منصوبوں کی خاطر ان کی موجودہ بستیوں سے بے دخلی بند کرے۔

ستمبر میں سی ڈی اے نے پولیس کے ساتھ مل کر ناجائز تجاوزات کے خلاف ایک مہم چلائی جس کے نتیجہ میں وہاں لوگوں کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔ ان میں 9 پولیس والے اور تین دیہاتی زخمی ہو گئے۔[138]

مارگلہ ہلز میں چونترا گاؤں کے رہائشیوں سے کہا گیا کہ وہ یہ زمین خالی کریں۔ سی ڈی اے کا کہنا تھا کہ یہ زمین افواج پاکستان کی ملکیت ہے۔ تاہم وہاں دہائیوں سے مقیم ہزاروں مقامی افراد نے مطالبہ کیا کہ انہیں یہ جگہ چھوڑنے کا مناسب زرِتلافی اور رہائش کے لیے متبادل زمین دی جائے۔[139]

سرکاری افسروں کو الاٹ شدہ زمین: جنوری میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ سی ڈی ملازمین کو رعایتی نرخوں پر پلاٹوں کی الاٹمنٹ آئین کے منافی ہے۔ عدالت نے وفاقی حکومت کو ہدایت کی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ریاست کی زمین مسابقتی قیمتوں پر فروخت کی جائیں۔ ہاؤسنگ وزارت کا ایک محکمہ اسٹیٹ آفس ہے جو وفاقی ملازمین کے لیے رہائش گاہوں کا انتظام کرتا ہے۔[140] نومبر میں اس محکمہ نے اسلام آباد ہائیکورٹ کے حالیہ فیصلہ کی روشنی میں سرکاری افسروں (سول) کو الاٹ کیے گئے تین ہزار سرکاری مکانون کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی اور کہا کہ اب سینیارٹی کی بنیاد پر دوبارہ الاٹمنٹ کی جائے گی۔[141]

ماحول

مارگلہ پہاڑیوں کی زمیں کی حد بندی: اگست میں یہ رپورٹ کیا گیا کہ مارگلہ پہاڑیوں کے نیشنل پارک کی حدود کی نشاندہی کا 60 فیصد کام مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ باقی علاقہ میں اس کام کو مکمل کرنے میں مزید وقت لگے گا کیونکہ اس کی سرحدیں ایسی نجی زمینوں سے لگتی ہیں جن کو حکومت نے اپنی تحویل میں نہیں لیا۔ اس وجہ سے یہاں کام میں دشواری آ رہی ہے۔ سی ڈی اے نے جولائی میں پارک کی حد بندی کا کام شروع کیا تھا۔ اسے مختلف سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیوں کی مدد بھی حاصل تھی۔ یہ کام ان احکامات کی روشنی میں کیا جا رہا تھا جو اسلام آباد ہائی کورٹ نے جنوری

2022 میں ایک مقدمہ میں دیے تھے۔ مقدمہ قومی پارک کی زمین پر افواج پاکستان کے تجاوز سے متعلق تھا۔[142]

جنگلی حیوانات اور ماحولیاتی نظام کا تحفظ: اگست میں پارلیمان نے دارالحکومت میں قدرتی وسائل کے تحفظ، بچاؤ اوران کے انتظام وانصرام سے متعلق 'اسلام آباد نیچر کنزرویشن اور وائلڈ لائف مینجمنٹ ایکٹ' منظور کیا۔ اِس قانون سے پہلے سے موجود اسلام آباد مینجمنٹ بورڈ کے اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا۔ ان میں مارگلہ پہاڑیوں کے نیشنل پارک کا تحفظ بھی شامل تھا۔ اس قانون میں اسلام آباد میں فطرت اور حیاتیاتی تنوع کو محفوظ بنانے کے لیے ایک جامع فریم ورک دیا گیا ہے۔[143] یہ قانون جنگلی جانوروں کو قید میں رکھنے پر بھی پابندی عائد کرتا ہے۔ تاہم ان حیوانات کی زندگی بچانے، ان کی صحت بحال کرنے اور اُن کی افزائش نسل کے مراکز اس پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔[144]

موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ: جولائی میں وفاقی کابینہ نے ملک کے پہلے 'قومی موافقت منصوبہ' (نیشنل اڈاپٹیشن پلان) کی منظوری دی۔ تاکہ موسمیاتی تبدیلی اور ماحول میں بگاڑ کے جو خراب اثرات پڑ رہے ہیں ان کا مقابلہ کرنے اوران سے نپٹنے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔ موسمیاتی تبدیلی سے متعلق وزارت کا بنایا ہوا یہ قانون مختلف اہم معاملات پر فوکس کرتا ہے۔ ان میں زراعت اور پانی کا تعلق 'شہروں میں ماحولیاتی خرابی پر قابو پانے کی صلاحیت' فطرت کا سرمایہ اورانسانی سرمایہ ایسے امور شامل ہیں۔ یہ قانون اس بات پر توجہ دیتا ہے کہ مختلف صنفوں اور نوجوانوں کی شمولیت اور سماجی شمولیت کے ذریعے پائیدار ترقی کو فروغ دیا جائے اور اس طرح موسمیاتی تبدیلی سے نپٹنے کی صلاحیت کو بڑھایا اور خطرات کو کم کیا جائے۔

ثقافت

اگست میں قومی اسمبلی نے ایک مسودۂ قانون منظور کیا جس کے تحت 'گندھارا ثقافت اتھارٹی' قائم کی گئی۔ اس کا مقصد ملک بھر میں بدھ مت سے متعلق مقامات کو محفوظ بنانا اور انہیں فروغ دینا تھا۔ قانون کے تحت اتھارٹی گندھارا تہذیب کی تاریخی مصنوعات اور آثار قدیمہ کے انتظام وانصرام کی انچارج ہوگی اور ان مقامات کے گرد سیاحت کو فروغ دے گی۔ قومی ورثہ اور ثقافت کا ڈویژن اس ادارہ کے مددگار کے طور پر کام کرے گا۔ یہ اتھارٹی خود کفیل ہوگی۔[145]

حوالہ جات

1 A. Wasim. (2023, July 28). NA passes bills to set up 24 varsities in single setting. Dawn. https://www.dawn.com/news/1767199

2 Explainer: What does dissolution of National Assembly mean and what happens next? (2023, August 8). Dawn. https://www.dawn.com/news/1768033

3 I. Khan. (2023, August 11). Outgoing National Assembly 'weakened democracy', says think tank. Dawn. https://www.dawn.com/news/1769538

4 N. Guramani. (2023, March 30). Senate passes bill to limit CJP powers amid opposition protest.Dawn. https://www.dawn.com/news/1744982

5 'Colourable legislation': President Alvi returns bill curtailing CJP's powers to parliament. (2023, April 8). Dawn. https://www.dawn.com/news/1746572

6 H. Bhatti. (2023, August 11). SC strikes down review of judgements law, terms it unconstitutional. Dawn. https://www.dawn.com/news/1769584/sc-strikes-down-review-of-judgements-law-terms-it-unconstitutional

7 W. Ahmed. (2023, June 25). NA approves major changes in Elections Act. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2423537/na-approves-major-changes-in-elections-act

8 I. Khan. (2023, July 25). Bill to punish 'contempt of parliament' clears upper house too. Dawn. https://www.dawn.com/news/1766651

9 N. Guramani. (2023, July 27). Senate passes Army Act amendment bill proposing up to 5 years in jail for disclosing sensitive information. Dawn. https://www.dawn.com/news/1767084/senate-passes-army-act-amendment-bill-proposing-up-to-5-years-in-jail-for-disclosing-sensitive-information; N. Guramani. (2023, July 31). NA passes Army Act amendment bill proposing up to 5 years in jail for disclosing 'sensitive information'. Dawn. https://www.dawn.com/news/1767681/na-passes-army-act-amendment-bill-prosposing-up-to-5-years-in-jail-for-disclosing-sensitive-information

10 M. Asad. (2023, August 2). Agencies get sweeping powers to raid, detain. Dawn. https://www.dawn.com/news/1767984

11 I. Sadozai. (2023, August 2). NA passes Pemra amendment bill elaborating on disinformation. Dawn. https://www.dawn.com/news/1768038; S. Khan. (2023, August 15). President Alvi signs Pemra amendment bill into law. Dawn. https://www.dawn.com/news/1770281

12 J. Shahid & I. Khan. (2023, September 29). Senate panel okays bill for public hanging of rapists.

13 K. Abbasi. (2023, December 30). Senate committee opposes public execution for capital offences

14 Senator asks NA speaker to trace missing bill sent to president. (2023, August 12). Dawn. https://www.dawn.com/news/1769622; N. Guramani. (2023, September 28). Senate committee summons PM's secretary over 'missing' bill issue. Dawn. https://www.dawn.com/ news/1778334

15 I. Khan. (2023, November 5). Another bill passed by parliament goes missing. Dawn. https://www.dawn.com/news/1786574/another-bill-passed-by-parliament-goes-missing

16 Suo motu: Key points from the 4 SC judges' additional notes. (2023, February 27). Dawn. https://www.dawn.com/news/1739420

17 N. Iqbal. (2023, March 1). 'Registrar more powerful than judge': Bench reshuffle draws Justice

18 H. Malik. (2023, June 29). Debate persists over CJP's bench selection. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2424131/debate-persists-over-cjps-bench-selection-1

19 N. Iqbal. (2023, September 19). SC goes live as full court tackles controversial law. Dawn. https://www.dawn.com/news/1776703

20 N. Iqbal. (2023, September 21). Panel of judges to manage backlog, SJC cases. Dawn. https://www.dawn.com/news/1777039

21 H. Bhatti. (2023, October 27). Supreme Judicial Council issues show-cause notice to SC judge Mazhar Ali Naqvi. Dawn. https://www.dawn.com/news/1784203

22 N. Iqbal. (2023, December 15). Justice Naqvi given two weeks to respond to misconduct allegations. Dawn. https://www.dawn.com/news/1797966

23 M. Asad. (2023, December 17). JCP panel agrees to amend rules for judges' elevation. Dawn. https://www.dawn.com/news/1798526/jcp-panel-agrees-to-amend-rules-for-judges-elevation

24 N. Iqbal. (2023, October 27). Appeals on decisions under Article 184(3) to be filed as intra-court

25 N. Iqbal. (2023, December 27). Law clipping CJP's wings facilitates enforcement of fundamental rights, SC observes. Dawn. https://www.dawn.com/news/1801154/law-clipping-cjps-wings-facilitates-enforcement-of-fundamental-rights-sc-observes

26 Justice Mussarat Hilali takes oath as Supreme Court judge. (2023, July 7). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2425138/justice-mussarat-hilali-takes-oath-as-supreme-court- judge

27 New building of district court complex inaugurated. (2023, November 24). Dawn. https://www.dawn.com/news/1791924/new-building-of-district-court-complex-inaugurated

28 M. Asad. (2023, November 29). Islamabad gets its first 'mediation centre' for dispute resolution.

29 M. Asad. (2023, November 21). Law afoot to facilitate trials through video link, says IHC chief justice. Dawn. https://www.dawn.com/news/1791040/law-afoot-to-facilitate-trials-through-video-link-says-ihc-chief-justice

30 N. Iqbal. (2023, December 14). SC suspends order striking down trials in military courts. Dawn. https://www.dawn.com/news/1797697

31 M. Azeem. (2023, August 6). 'Encounters' become police's primary weapon to fight crime. Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews.php?StoryText=06_08_2023_151_008

32 M. Azeem. (2023, August 21). How Islamabad police sniffed out F-9 rapists. Dawn. https://www.dawn.com/news/1771260

33 S. Qarar & U. Burney. (2023, August 20). Human rights lawyer Imaan Mazari, ex lawmaker Ali Wazir arrested: Islamabad police. Dawn. https://www.dawn.com/news/1771196/human-rights-lawyer-imaan-mazari-ex-lawmaker-ali-wazir-arrested-islamabad-police

34 U. Burney. (2023, September 2). Islamabad ATC grants Imaan Mazari post-arrest bail in recent terror case. Dawn. https://www.dawn.com/news/1773626/islamabad-atc-grants-imaan-mazari-post-arrest-bail-in-recent-terror-case

35 Ali Wazir released from Adiala jail after securing bail. (2023, September 20). Pakistan Today. https://www.pakistantoday.com.pk/2023/09/20/ali-wazir-released-from-adiala-jail-after- securing-bail/; Ali Wazir released, then 're-arrested'. (2023, September 12). Dawn. https://www.dawn.com/news/1775356

36 M. Asad. (2023, December 8). Pashteen handed over to police for seven days. Dawn. https://www.dawn.com/news/1795973

37 Over 23,000 suspects arrested in capital in 2023: police. (2024, January 1). Dawn. https://www.dawn.com/news/1802146

38 NCHR team visits Adiala jail to probe prisoner's suicide. (2023, January 16). Dawn. https://www.dawn.com/news/1731860/nchr-team-visits-adiala-jail-to-probe-prisoners-suicide

39 Over 23,000 suspects arrested in capital in 2023: police. (2024, January 1). Dawn. https://www.dawn.com/news/1802146

40 Q. Shirazi. (2023, November 10). Compromises on the rise amid rare execution. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2445728/compromises-on-the-rise-amid-rare-execution

41 M. Asad. (2023, February 14). Policemen challenge death sentence in Satti murder case. Dawn. https://www.dawn.com/news/1736945/policemen-challenge-death-sentence-in-satti-murder- case

42 R. Yousafzai. (2023, December 14). Sarah Inam murder case: Court hands death sentence to Shahnawaz Amir. Geo News. https://www.geo.tv/latest/522959-sarah-inam-murder-case

43 A. Saeed. (2023, December 20). Husband appeals death sentence in grisly murder of Sarah Inam 'with dumbbells' in Islamabad. Arab News. https://www.arabnews.com/node/2429031/ pakistan

44 SC asks govt to expedite release of prisoners on probation. (2023, September 20) Dawn. https://www.dawn.com/news/1776839/sc-asks-govt-to-expedite-release-of-prisoners-on-probation

45 M. Azeem. (2023, October 16). Islamabad model jail awaits completion. Dawn. https://www.dawn.com/news/1781332/islamabad-model-jail-awaits-completion

46 Z. Abbas. (2023, December 18). Over 14,000 Pakistani nationals languishing in foreign jails.

47 U. Burney. (2023, December 30). 51 more enforced disappearances in 2023 bring overall figure to

48 M. Asad. (2023, October 6). Lingering issue of missing persons embarrasses' court. Dawn. https://www.dawn.com/news/1779536

49 'Orwellian doublespeak': Journalists, rights activists call out Marriyum Aurangzeb for remarks on Imran Riaz's disappearance. (2023, May 23). Dawn. https://www.dawn.com/news/1755253

50 N. Iqbal. (2023, October 26). Apex court asked to put an end to 'enforced disappearances'. Dawn. https://www.dawn.com/news/1783796

51 A. Hussain. (2023, September 25). Missing Pakistani journalist Imran Riaz Khan returns home after four months. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/9/25/missing-pakistani-journalist-imran-riaz-khan-returns-home-after-four-months

52 M. Asad & N. Iqbal. (2023, December 30). High court strips deputy commissioner's power to detain citizens under MPO. Dawn. https://www.dawn.com/news/1801720/high-court-strips-deputy-commissioners-power-to-detain-citizens-under-mpo

53 K. Ali. (2023, April 7). Islamabad notifies rules for Hindu Marriage Act. Dawn. https://www.dawn.com/news/1746302/islamabad-notifies-rules-for-hindu-marriage-act

54 Civil society rejects Minorities' Commission Bill. (2023, August 9). The News. https://www. thenews.com.pk/print/1098484-civil-society-rejects-minorities-commission-bill

55 UN body voices concern over treatment of Ahmadis. (2023, June 3). Dawn. https://www.dawn. com/news/1757632/un-body-voices-concern-over-treatment-of-ahmadis

56 W. Ahmed. (2023, July 25). Govt left red-faced over election bill. The Express Tribune. https:// tribune.com.pk/story/2427817/govt-left-red-faced-over-election-bill

57 K. Abbasi. (2023, July 15). QAU quashes notices to students over Holi event. Dawn. https:// www.dawn.com/news/1764839/qau-quashes-notices-to-students-over-holi-event

58 M. Alvi. (2023, August 8). Senate passes bill to enhance penalty for disrespecting sacred personalities. The News. https://www.thenews.com.pk/print/1098132-senate-passes-bill-to-enhance-penalty-for-disrespecting-sacred-personalities

59 Human Rights Commission of Pakistan [@HRCP87]. (2023, August 23). HRCP has long argued that the country's blasphemy laws are prone to misuse, promote the vested interests of far-right religious groups and widen the scope for persecution of religious minorities [Post]. X. https://twitter.com/ HRCP87/status/1694261859287982584

60 I. Sadozai. (2023, February 4). 'PTA bans Wikipedia in Pakistan over sacrilegious content': spokesperson. Dawn. https://www.dawn.com/news/1735273

61 A. Hussain. (2023, February 7). Wikipedia ban in Pakistan over alleged blasphemous content lifted. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/2/7/wikipedia-ban-in-pakistan-over-alleged-blasphemous-content-lifted

62 A. Saeed. (2023, August 15). Pakistan regulator bans entrance, exit polls as country enters election phase. Arab News. https://www.arabnews.com/node/2355696/pakistan

63 D. Cowling. (2016, January 20). Should polling be banned before an election? BBC News. https://www.bbc.com/news/uk-politics-35350419

64 Amnesty International UK. (2023, March 7). Pakistan: Imran Khan media ban is 'disturbing' [Press release]. https://www.amnesty.org.uk/press-releases/pakistan-imran-khan-media-ban- disturbing

65 A. Hussain. (2023, March 6). Pakistan bans airing of Imran Khan speeches, suspends TV channel. Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/3/6/pakistan-bans-airing-of-imran-khan-speeches-suspends-ary-channel

66 C. Davies. (2023, June 8). Why Imran Khan has disappeared from Pakistan's media. BBC. https://bbc.com/news/world-asia-65831780

67 Silence strategy. (2024, February 26). Dawn. https://www.dawn.com/news/1817110/ silence-strategy

68 Pakistanis still unable to access social media after PTA lifts curbs on the Internet. (2023, May 13).

69 N. Khan. (2023, December 18). Ex-PM Khan's party says 'millions' attended virtual rally despite social media disruption. Arab News. https://www.arabnews.com/node/2427636/pakistan

70 S. Qarar. (2023, December 21). Following outcry over police action on Baloch protestors, govt says all women and children have been released. Dawn. https://www.dawn.com/ news/1799633/inexcusable-treatment-amnesty-hrcp-condemn-police-action-on-baloch-protesters-in-islamabad

71 U. Burney. (2023, March 8). IHC dismisses Amun Taraqqi Party's plea challenging Aurat March.

72 M. Azeem. (2023, March 9). Three cops suspended after scuffle with Aurat marchers. Dawn. https://www.dawn.com/news/1741189/three-cops-suspended-after-scuffle-with-aurat- marchers

73 M. Azeem. (2023, October 25). Discussion on Afghan refugees' issue abandoned after police 'raid'. Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews.php?StoryText=25_10_2023_151_001

74 M. Azeem. (2023, October 29). Police scuttle JI 'Gaza March', round up dozens in Islamabad. Dawn. https://www.dawn.com/news/1784588; M. Azeem. (2023, October 14). PTI protestors arrested. Dawn. https://www.dawn.com/news/amp/1780958

75 Imran says members being forced to leave PTI at 'gunpoint'. (2023, May 23). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2418184/imran-says-members-being-forced-to-leave-pti-at- gunpoint

76 Imran says members being forced to leave PTI at 'gunpoint'. (2023, May 23). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2418184/imran-says-members-being-forced-to-leave-pti-at- gunpoint

77 PTI leader quits party. (2023, October 26). Dawn. https://www.dawn.com/news/1783744

78 A. Aamir. (2023, July 14). Pakistan's Imran Khan vows to win with new party if PTI is banned. Nikkei Asia.https://asia.nikkei.com/Editor-s-Picks/Interview/Pakistan-s-Imran-Khan-vows-to-win-with-new-party-if-PTI-is-banned

79 M. Azeem & M. Asghar. (2023, July 21). Red zone declared no-go area for motorcyclists till Muharram 12. Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews. php?StoryText=21_07_2023_151_003

80 Pillion riding, operating unmanned aerial vehicles banned. (2023, July 22). Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews.php?StoryText=22_07_2023_153_001

81 U. Burney. (2023, December 1). LHC orders Shireen Mizari's name removed from Passport Control List. Dawn. https://www.dawn.com/news/1794172/ihc-orders-shireen-mazaris-name-removed-from-passport-control-list

82 I. Khan. (2023, May 26). Imran, Bushra among dozens barred from travelling abroad. Dawn. https://www.dawn.com/news/1755883

83 Former Pakistan PM Imran Khan barred from politics for 5 years. (2023, August 8). Al Jazeera. https://www.aljazeera.com/news/2023/8/8/former-pakistan-pm-imran-khan-barred-from-politics-for-5-years

84 A. Mehboob. (2023, July 17). Elections and public scepticism. Dawn. https://www.dawn.com/news/1765161

85 I. Khan. (2023, September 2). Delimitation plan altered to hold polls in January: ECP. Dawn. https://www.dawn.com/news/1773592

86 Human Rights Commission of Pakistan [@HRCP87]. (2023, September 3). Uncertainty around elections must end immediately [Post]. X. https://twitter.com/HRCP87/ status/1698332404229046447?

87 ECP announces Feb 8 2024 as poll date for general elections. (2023, November 3). Radio Pakistan. https://www.radio.gov.pk/03-11-2023/ecp-announces-feb-8-2024-as-poll-date-for- general-elections

88 Rights watch. (2023, September 20). Voicepk. https://voicepk.net/2023/09/rights-watch-20- sep-2023/

89 A. Malik. (2024, January 17). The (political) science behind delimitation. Dawn. https://www.dawn.com/news/1806332

90 M. Azeem. (2023, December 26). Over 350 candidates file papers for NA seats capital. Dawn. https://www.dawn.com/news/1800816

91 M. Asad. (2023, February 2). Increase in Islamabad's union councils indispensable, govt tells court. Dawn.https://www.dawn.com/news/1734834/increase-in-islamabads-union-councils-indispensable-govt-tells-court

92 K. Abbasi. (2023, February 9). Parliament reverts to indirect election for mayor, deputies. Dawn. https://www.dawn.com/news/1736140/parliament-reverts-to-indirect-election-for-mayor- deputies

93 M. Asad. (2023, March 3). Islamabad local govt polls to be held within 20 days, ECP assures court. Dawn. https://www.dawn.com/news/1739997/islamabad-local-govt-polls-to-be-held-within-120-days-ecp-assures-court

94 S. Raza. (2023, August 3). Interior secretary's absence from LG polls meeting irks ECP. Dawn. https://www.dawn.com/news/1768141/interior-secretarys-absence-from-lg-polls-meeting- irks-ecp

95 N. Guramani. (2023, August 20). 'As God is my witness': President Alvi says he did not assent to bills amending Army Act, secrets law. Dawn. https://www.dawn.com/news/1771203/as-god-as-my-witness-president-alvi-says-he-did-assent-to-bills-amending-army-act-secrets-law

96 R. Shehzad. (2023, March 4). Lt Gen (retd) Nazir Ahmad Butt appointed new NAB chief. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2404412/lt-gen-retd-nazir-ahmad-butt- appointed-new-nab-chief

97 Lt Gen Munir Afsar named Nadra's chairman. (2023, October 2). Pakistan Today. https://www.pakistantoday.com.pk/2023/10/02/lt-gen-munir-afsar-named-nadras-chairman/

98 Pakistan Medical Association to resist move to appoint army officers as heads of Pims, polyclinic. (2023, October 30). Dawn. https://www.dawn.com/news/1784801

99 N. Jamal. (2023, November 13). Potential and perils of SIFC. Dawn. https://www.dawn.com/news/1788653

100 I. Khan. (2023, July 27). Hue and cry leads govt to dilute powers for caretakers. Dawn. https://www.dawn.com/news/1767041

101 I. Khan. (2023, November 8). Caretakers stopped from moving bill in Senate. Dawn. https://www.dawn.com/news/1787395

102 I. Khan. (2023, December 27). Outcry in Senate over caretakers' move to legislate. Dawn. https://www.dawn.com/news/1801016/outcry-in-senate-over-caretakers-move-to-legislate

103 Laudable laws. (2023, May 22). Dawn. https://www.dawn.com/news/1754941

104 Conditional CII nod for women to perform Hajj without Mehram. (2023, November 16). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=255716

105 I. Khan. (2023, May 14). Nadra launches platform to track sex offenders. Dawn. https://www.dawn.com/news/1752965/nadra-launches-platform-to-track-sex-offenders

106 National Gender Responsive Unit set up at police bureau. (2023, September 10). Dawn. https://www.dawn.com/news/1775026/national-gender-responsive-unit-set-up-at-police-bureau

107 PAL gets first woman chairperson. (2023, August 30). Dawn. https://www.dawn.com/news/1772934/pal-gets-first-woman-chairperson

108 S. Khan, S. Salahuddin & M. Imran. (2023, May 20). Gender change at will illegal, void: FSC. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=203878

109 H. Malik. (2023, July 16). Trans community challenges Shariat court's decision in SC. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2426498/trans-community-challenges-shariat-courts-decision-in-sc; PPP leader challenges Shariat Court verdict on Transgender Act. (2023, July 18). Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews.php?StoryText=18_07_2023_152_004

110 R. Piracha. ICT schools to decide complaints of corporal punishment in 15 days. Voicepk. https://voicepk.net/2023/02/ict-schools-to-decide-complaints-of-corporal-punishment-in-15- days-rules/

111 I. Junaidi. (2023, August 25). Over 2,000 cases of child abuse recorded in six months, report reveals. Dawn. https://www.dawn.com/news/1772008/over-2000-cases-of-child-abuse-recorded-in-six-months-report-reveals

112 Human Rights Commission of Pakistan. (2023, July 30). Criminalise employment of minor domestic workers [Press release]. https://hrcp-web.org/hrcpweb/criminalise-employment-of-minor-domestic-workers/

113 A. Yousafzai. (2023, November 14). Rizwana torture case: IHC seeks comments on pleas for civil judge's removal, enforcement of child labour laws. The News. https://www.thenews.com.pk/print/1128876-rizwana-torture-case-ihc-seeks-comments-on-pleas-for-civil-judge-s-removal-enforcement-of-child-labour-laws

114 A. Ahmed. (2023, November 7). Migrant workers can now get skills recognition in passport.

115 S. Rana. (2023, June 9). Govt bets on relief, amnesty. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2420888/govt-bets-on-relief-amnesty

116 ILO forecasts unemployment in Pakistan up by 1.5 million since 2021. (2023, September 15). The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=238013

117 K. Abbasi. (2023, January 27). 50 pc concession on metro bus fares for students, senior citizens. https://www.dawn.com/news/1733766

118 Rights watch. (2023, January 2). Voicepk. https://voicepk.net/2023/01/rights-watch-2- january-2023/

119 K. Mohla. (2023, August 12). IHC issues notice to govt in plea seeking sign language interpreters for TV programs. The Law Today. https://www.tltpnews.com/ihc-issues-notice-to-govt-in-plea-seeking-sign-language-interpreters-for-tv-programs/

120 H. Malik. (2023, January 17). SC says jobs quota for persons with disabilities is their right. The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2396347/sc-says-jobs-quota-for-persons-with-disabilities-is-their-right

121 N. Iqbal. (2023, January 21). SC bars use of word 'disabled' in official correspondence. Dawn. https://www.dawn.com/news/1732820/sc-bars-use-of-word-disabled-in-official- correspondence

122 Pakistan: Halt mass detentions and deportations of Afghan refugees. (2023, November 10). Amnesty International. https://www.amnesty.org/en/latest/news/2023/11/pakistan-halt-mass-detentions-and-deportations-of-afghan-refugees/

123 J. Landay & C. Greenfield. (2023, December 26). Exclusive: Pakistan deported Afghans waiting for US resettlement. Reuters. https://www.reuters.com/world/asia-pacific/pakistan-deported-afghans-waiting-us-resettlement-sources-2023-12-26/

124 Two more Afghan settlements bulldozed in Islamabad. (2023, October 12). Dawn. https://www.dawn.com/news/1780600
125 Pakistan: Afghans detained, face deportation. (2023, October 31). Human Rights Watch. https://www.hrw.org/news/2023/10/31/pakistan-afghans-detained-face-deportation
126 The Guardian view on Pakistan's expulsion of Afghans: don't send them back to the Taliban. (2023, November 6). The Guardian. https://www.theguardian.com/commentisfree/2023/nov/06/the-guardian-view-on-pakistans-expulsion-of-afghans-dont-send-them-back-to-the- taliban
127 Gallup Pakistan. (2023, November). Snap poll on Afghan refugees. https://gallup.com.pk/wp/wp-content/uploads/2023/11/Report-on-Afghan-Refugees-6-Nov-2023-002.pdf
128 K. Abbasi. (2023, September 9). Pakistan's literacy rate on a downward spiral. Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews.php?StoryText=09_09_2023_151_007
129 HEC finally gets executive director after five years. (2023, November 14). Dawn. https://www.dawn.com/news/1789073/hec-finally-gets-executive-director-after-five-years
130 I. Junaidi. (2023, December 8). Minister, PMDC vow to get increase in private medical colleges fees reversed. Dawn. https://www.dawn.com/news/1795971
131 K. Abbasi. (2023, December 13). 'Challenge fund' of Rs25bn to be et up for out-of-school children. Dawn. https://www.dawn.com/news/1797400
132 K. Abbasi. (2023, June 27). Enrolment campaign to continue as more out-of-children identified. Dawn. https://www.dawn.com/news/1761919/enrolment-campaign-to-continue-as-more-out-of-children-identified
133 I. Junaidi. (2023, June 10). Budget 2023-24: Paltry increase in health spending despite unsatisfactory indicators. Dawn. https://www.dawn.com/news/1758892
134 I. Junaidi. (2023, December 9). Health card scheme will be further improved: minister. Dawn. https://www.dawn.com/news/1796321
135 PCRWR declares 25 brands of bottled water unsafe for water consumption. (2023, November 8). APP. https://www.app.com.pk/national/perwr-declares-25-brands-of-bottled-water-unsafe-for-human-consumption/
136 10pc increase in tax on sugary drinks hailed. (2023, July 3). Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews.php?StoryText=03_07_2023_152_006
137 IHRA asks health facilities to display service charges. (2023, August 2). Dawn. https://epaper.dawn.com/DetailNews.php?StoryText=02_08_2023_151_002
138 I. Junaidi. (2023, July 25). Residents of katchi abadis protest against evictions. Dawn. https://www.dawn.com/news/1766613/residents-of-katchi-abadis-protest-against-evictions
139 M. Azeem & K. Abbasi. (2023, September 19). Anti-encroachment drive in Chauntra turns bloody. Dawn. https://www.dawn.com/news/1776608
140 M. Asad. (2023, January 14). Allotment of CDA plots on subsidized rates unconstitutional, says SC. Dawn. https://www.dawn.com/news/1731491/allotment-of-cda-plots-on-subsidised-rates-unconstitutional-says-sc
141 M. Asad. (2023, November 16). Estate office cancels 3,000 allotments in line with IHC directives. https://www.dawn.com/news/1789692
142 K. Abbasi. (2023, August 31). 60pc demarcation of Margalla Hills National Park completed.https://www.dawn.com/news/1773169
143 J. Shahid. (2023, August 14). New law equips IWMB with powers to protect Margallas. Dawn. https://www.dawn.com/news/1770021
144 Sherry Rahman [@sherryrahman]. (2023, August 9). This Act [protection, preservation and management of nature in the Islamabad Capital territory] is also a landmark law for the protection of animal rights [Post]. X. https://mail.google.com/mail/u/0/#inbox/FMfcgzGxSbrvHSWQJDcpBLvBhFDZSSWR
145 K. Ali. (2023, August 2). NA passes bill for formation of self-sufficient' Gandhara authority.

آزاد جموں و کشمیر

اہم نکات

- یونان کے ساحل کے قریب ایک المناک واقعہ میں آزاد جموں وکشمیر سے سینکڑوں تارکین وطن ایک کشتی ڈوبنے سے ہلاک ہوگئے۔ان میں 30 نوجوانوں کوٹلی ضلع کے بندلی نامی گاؤں سے تھا۔28 ڈوب گئے جبکہ دو ہی زندہ بچے۔
- حکومت کے گندم کی رعایتی قیمت (سب سڈی) واپس لینے اور بجلی کی قیمت بڑھانے پر وسیع احتجاجی مظاہرے ہوئے۔
- مظاہرین کے خلاف سخت حکومتی کارروائی کے بعد پولیس نے بغاوت اور غداری کے 48 مقدمے درج کیے اور 53 لوگوں کو گرفتار کیا۔
- اپنی نوعیت کا ایک پہلا واقعہ یہ ہُوا کہ آزاد جموں وکشمیر کے وزیراعظم سردار تنویر الیاس کو ریاست کی ہائی کورٹ نے عدلیہ کے خلاف توہین آمیز کلمات کہنے پر نااہل قرار دے دیا۔
- مقامی حکومت کے انتخابات کا دوسرا مرحلہ مکمل ہو گیا لیکن نومنتخب مقامی حکومتوں نے کام شروع نہیں کیا کیونکہ ان کے پاس مالی اور انتظامی اختیارات ہی نہیں تھے۔
- آزاد جموں وکشمیر اسمبلی میں ہتکِ عزت کی متنازع قانون سازی متعارف کرائی گئی جس کا مقصد آزادی اظہار پر پابندیوں کو سخت کرنا تھا۔اس کے ردّعمل میں میڈیا اور سول سوسائٹی کی تنظیموں نے ریاست کے مختلف علاقوں میں وسیع احتجاج کیا۔
- جرائم کی شرح میں مجموعی طور پر اضافہ ہُوا۔ان میں اجتماعی عصمت دری، عصمت دری، ہراسانی، خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم شامل تھے جبکہ بہت سے واقعات تو رپورٹ ہی نہیں ہوئے۔
- نیلم وادی میں جنگل کی کٹائی کا وسیع عمل جاری ہے۔اس لیے آزاد کشمیر کابینہ نے ایک آرڈیننس تجویز کیا جس کا مقصد جنگلات کاٹنے پر مکمل پابندی تھا۔

عمومی جائزہ

کشمیر ایک متنازع علاقہ ہے۔ برصغیر کی 1947 میں تقسیم کے بعد سے اِس کے دو مختلف حصّے انڈیا اور پاکستان کے زیرِ انتظام ہیں۔ آزاد جموں و کشمیر کو پاکستان کا ایک باقاعدہ صوبہ نہیں بلکہ خود مختار خطّہ سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ آزاد جموں و کشمیر (اے جے کے) کو کسی حد تک اپنی حکومت خود چلانے کا اختیار حاصل ہے لیکن کئی اہم معاملات میں اس کی خود مختاری محدود ہے کیونکہ دفاع، خارجہ پالیسی اور معاشی انحصار جیسے اُمور میں یہ پاکستان کے ساتھ قریبی طور پر منسلک ہے۔ پاکستان اور آزاد جموں و کشمیر کے درمیان وزارتِ امور کشمیر و گلگت۔ بلتستان رابطہ کا کام کرتی ہے۔

آزاد جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی صورت حال کو خاص توجہ نہیں ملی۔ یہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو مانیٹر کرنے کے لیے ایسے افراد یا انسانی حقوق کی تنظیمیں نہیں ہیں جنہوں نے خود کو اس کام کے لیے مخصوص کیا ہوا ہو۔ قومی میڈیا کی آزاد کشمیر میں موجودگی بھی کم ہے جس کے باعث یہاں ہونے والے واقعات کی کوریج کم ہوتی ہے۔ نتیجتاً اس خطہ میں انسانی حقوق کی صورت حال کے باقاعدہ جائزہ کے لیے بامعنی دستاویزی مواد میسّر نہیں۔

2023 میں آزاد جموں و کشمیر میں آٹے کی رعایتی قیمت واپس لینے اور بجلی کے نرخ بڑھانے پر حکومت کے خلاف وسیع احتجاج کے دوران انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیاں ہوئیں۔ سرگرم کارکنوں اور مظاہرین پر کریک ڈاؤن کیا گیا اور گرفتاریاں کی گئیں۔ الزامات لگے کہ حراست میں لوگوں پر تشدد کیا گیا۔[1]

آزاد جموں و کشمیر کے وزیرِ اعظم کو عدلیہ کے بارے میں توہین آمیز گفتگو کرنے پر عوامی عہدہ رکھنے کے لیے نااہل قرار دے دیا گیا۔ ایک نئی مخلوط حکومت بنائی گئی جسے کابینہ تشکیل کرنے اور مقامی حکومتوں کو فعّال بنانے میں مشکلات کا سامنا تھا۔

جون میں یونان کے ساحل کے قریب ایک کشتی الٹ گئی جس میں سینکڑوں خلافِ ضابطہ تارکین وطن سوار تھے۔ بہت سے لوگ ڈُوب گئے۔ ان میں بہت سے لوگوں کا تعلق آزاد کشمیر سے تھا۔ انڈیا اور پاکستان کے درمیان لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے قریب ہلاکتوں سے صورتحال مزید گھمبیر ہوگئی۔ اگرچہ انسانی اسمگلنگ اور دیگر جرائم سے نپٹنے کی کوششیں کی گئیں لیکن جرائم، خاص طور سے خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم، کی شرح میں اضافہ رپورٹ کیا گیا۔ حالانکہ بہت سے کیسز تو رپورٹ ہی نہیں ہوتے۔ جنگلوں میں لگنے والی آگ اور جنگلوں میں درختوں کی کٹائی ایسے ماحولیاتی مسائل بدستور موجود تھے۔ ان مسائل کا مسلسل برقرار رہنا ظاہر کرتا ہے کہ آزاد جموں و کشمیر کو نظامِ حکمرانی اور احتساب کے چیلنج درپیش ہیں۔

قانون اور قانون سازی

2023 میں آزاد جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے کئی اہم اجلاس ہوئے جن میں نہایت ضروری قانون سازی کی گئی اور پروسیجرز (طریق کار) کے بارے میں فیصلے کیے گئے۔ سارا سال اسمبلی فعّال رہی۔ 120 دنوں میں 10 سیشن منعقد کیے گئے۔

اسمبلی نے عبوری آئین میں ایک ترمیم سے کابینہ میں توسیع کی اجازت دی۔ اس نے 14 نئے قوانین بھی منظور کیے اور دو موجود قوانین میں ترامیم کیں۔ بجٹ اور مالیات کے مسودہ ہائے قوانین بھی منظور کیے گئے۔ یہ سال سیاسی جوڑ توڑ، اسمبلی میں بجٹ پر بحث و تمحیص اور حکمرانی کے مسائل اور ترقیاتی کاموں سے متعلق قانون سازی سے عبارت رہا۔

جون میں اسمبلی نے ایک آئینی شق ختم کر دی جس میں ریاست کی کابینہ کے حجم کو صرف 16 وزرا تک محدود کیا گیا تھا۔ یوں کابینہ میں زیادہ وزرا کی اجازت دی گئی۔ چودھری لطیف اکبر کو اسمبلی کا چودھواں اسپیکر منتخب کر لیا گیا اگرچہ حزب اختلاف نے اس عمل کا بائیکاٹ کیا۔ آئینی ترمیم کے بعد آزاد جموں وکشمیر کے وزیرِاعظم نے اپنی کابینہ میں 31 وزرا شامل کر لیے۔ اس طرح یہ ریاست کی تاریخ کی سب سے بڑی کابینہ بن گئی۔

انصاف کی فراہمی

آزاد جموں وکشمیر کا عدالتی نظام مختلف درجوں پر مشتمل ہے۔ سب سے اوپر آزاد جموں وکشمیر کی سپریم کورٹ ہے جو اعلیٰ ترین عدالتی اتھارٹی ہے۔ اس عدالت میں ایک اپیلٹ بینچ ہے جو چیف جسٹس سمیت تین ججوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا صدر مقام مظفرآباد ہے جبکہ میرپور اور راولاکوٹ میں سرکٹ بنچ ہیں۔ ایک ہائی کورٹ ہے جو اہم کردار کی حامل ہے۔ اس کے ہر ڈویژن میں کیمپ بنچ اور ایک شرعی اپیلیٹ بنچ بھی ہے۔ ہائی کورٹ سے نیچے ضلعوں اور تحصیلوں میں ضلعی اور سیشن عدالتیں اور ان کے ماتحت ججوں کی عدالتیں ہیں۔

عدالتی درخواستیں اور زیرِالتوا مقدمات۔ تازہ ترین دستیاب معلومات کے مطابق آزاد جموں وکشمیر کے سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد مکمل ہے جبکہ ہائی کورٹ میں 9 ججوں کی نشستیں ہیں لیکن 6 جج کام کر رہے ہیں۔ شرعی اپیلیٹ بنچ کی پوزیشن بھی خالی پڑی ہے۔

سپریم کورٹ میں مقدمات کا ریکارڈ عوام کے لیے دستیاب نہیں ہے۔ اس سال آزاد جموں وکشمیر کی ہائی کورٹ اور اس کے سرکٹ بنچوں نے 10439 مقدمات نپٹائے جبکہ 10110 نئے مقدمات دائر ہوئے۔ زیرِالتوا مقدمات کی تعداد 16139 ہو گئی۔ یہ سب زیرِالتوا مقدمات پانچ سال سے کم مدت کے تھے۔ ماتحت عدلیہ نے 63221 مقدمات نپٹائے جبکہ 58964 نئے مقدمات دائر ہوئے۔ اب زیرِالتوا مقدمات کی تعداد 44432 تھی۔

وزیراعظم کو نوٹس۔ آزاد جموں وکشمیر ہائی کورٹ کے تمام ججوں پر مشتمل بنچ نے وزیراعظم سردار تنویر الیاس کو نوٹس دیا کہ وہ عدلیہ کے بارے میں عوام میں کی ہوئی اپنی گفتگو کی وضاحت کریں۔ اس مقدمہ میں 11 اپریل کو ان کو توہینِ عدالت کے جرم میں عوامی عہدہ رکھنے کے لیے نااہل قرار دے دیا گیا۔ آزاد جموں وکشمیر کے الیکشن کمیشن نے فوراً ایک نوٹی فکیشن جاری کر دیا۔[2]

اس سے پہلے ہٹائے گئے وزیراعظم نے ایک عوامی جلسہ میں عدلیہ پر الزام لگایا تھا کہ وہ احکام امتناعی (سٹے) جاری کر کے ان کی حکومت کے کام کرنے میں رکاوٹ ڈال رہی ہے اور انتظامیہ کے دائرہ کار میں مداخلت کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ اصولی طور پر حکمِ امتناعی عارضی مدت کے لیے ہوتے ہیں اور ان پر جلد حتمی فیصلہ ہو جانا چاہیے لیکن عملاً وہ برسوں چلتے رہتے ہیں۔ اس تبصرہ پر دونوں اعلیٰ عدالتوں (سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ) نے انہیں بیک وقت طلب کر لیا اور ہائی کورٹ نے انہیں عوامی عہدہ رکھنے کے لیے نااہل قرار دے دیا۔ یہ ایسا فیصلہ تھا جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی۔ 12 اپریل کو سابق وزیراعظم کی قانونی ٹیم نے سپریم کورٹ میں ہائی کورٹ سے نااہلی کے فیصلہ کے خلاف ایک اپیل دائر کی لیکن اسے مسترد کر دیا گیا۔

مقدمات کی آن لائن سماعتیں۔ مئی میں آزاد جموں وکشمیر کی ہائی کورٹ نے ایک ویڈیو لنک نظام متعارف کرایا جس کے ذریعے اس کے صدر مقام کو سرکٹ بنچوں کے ساتھ منسلک کر دیا گیا تاکہ مقدمات کی آن لائن سماعت کی جا سکے۔ مقصد تھا انصاف تک رسائی اور کارکردگی کی صلاحیت میں اضافہ کرنا۔[3]

پی ٹی آئی قانون سازوں کو ریلیف۔ اکتوبر میں آزاد کشمیر سپریم کورٹ کے ڈویژن بنچ نے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے پی ٹی آئی کے ایک رکن اسمبلی کو عبوری ریلیف دیا۔[4] بنچ نے ایک الیکشن ٹربیونل کے فیصلہ پر عمل درآمد کو اس کے خلاف اپیل نپٹائے جانے تک معطل کر دیا۔ پی ایم ایل (ن) کے رکن اسمبلی چودھری اسماعیل گجر نے آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے 2021 میں ہونے والے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کا الزام لگاتے ہوئے تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رکن اسمبلی کے خلاف درخواست دی ہوئی تھی۔ الیکشن کمیشن نے دوبارہ گنتی اور پرانے نتیجہ کو کالعدم کرنے میں ڈھائی سال لگائے تھے۔

امنِ عامہ

جرائم کے اعداد و شمار۔ آزاد جموں و کشمیر کی پولیس کے مطابق 2023 میں رجسٹر ہونے والے مقدمات کی کُل تعداد 9962 تھی۔ جبکہ گزشتہ برس یہ تعداد 8578 تھی۔ تاہم یہ اعداد و شمار اصل واقعات سے کم ہیں کیونکہ شہری جرائم رپورٹ کرنے سے گریز کرتے ہیں، خاص طور سے خواتین کے خلاف جرائم جیسے عصمت دری، عصمت دری کی کوشش یا ہراسانی۔

جرائم کے واقعات میں خاصا اضافہ ہوا۔ ان میں قتل، خواتین پر تشدد، نقب زنی، منشیات جرائم شامل تھے۔ اس عرصہ میں قتل کے 78، اجتماعی عصمت دری کے 2، عصمت دری کے 27 اور اغوا اور زنا بالرضا (غیر قانونی جنسی تعلق) کے 348 واقعات ہوئے۔[5]

مثبت پیش رفت۔ جنوری میں آزاد جموں و کشمیر کے محکمہ پولیس نے ریاست کے دارالحکومت مظفر آباد میں 'تفتیش کا سکول، قائم کیا تا کہ پولیس اہلکاروں کی تفتیشی صلاحیت میں اضافہ کیا جائے۔[6]

اے جے کے کے محکمہ پولیس نے مظفر آباد میں 'سکول برائے تفتیش' قائم کیا

اپریل میں آزاد جموں و کشمیر کے وزیر اعظم سردار تنویر الیاس نے شکایت اور ٹریک کرنے کے خصوصی پورٹل کا افتتاح کیا۔ اس کے مقاصد تھے کہ حکمرانی کو بہتر بنایا جائے، حکومت تک رسائی آسان بنائی جائے، آن لائن شکایت درج کرانے کی سہولت فراہم کی جائے اور شکایت کا بروقت ازالہ کیا جائے۔[7] تاہم، اس حوالے سے کوئی ریکارڈ دستیاب نہیں کہ اس پورٹل کے ذریعے کتنی شکایات درج یا حل کی گئیں۔

سمندر کا سانحہ

14 جون کو اڈریانا نامی ماہی گیری کا ایک ٹرالر جس پر اس کی گنجائش سے زیادہ وزن تھا اور اس میں 400 سے 750 تارکینِ وطن سوار تھے پائلوس (یونان) کے ساحل کے پاس ڈوب گیا۔ اِن تارکینِ وطن میں زیادہ تر کا تعلق پاکستان، شام، فلسطین، مصر اور افغانستان سے تھا۔ ڈوبنے والوں میں تیس نوجوان آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کے بندلی نامی گاؤں سے تھے۔ ان میں سے 28 جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ صرف دو زندہ بچے۔ حادثہ کے شکار افراد 20 سے 30 برس عمر کے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے انسانی سمگلروں کو تقریباً 21 لاکھ پاکستانی روپے دیے تھے تاکہ وہ اپنے ہاں ملازمت کے کم مواقع اور باہر جانے کے لیے ویزا کی دشواریوں سے بچ کر یورپ میں بہتر مواقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔

کوٹلی، میر پور اور بھمبر کے اضلاع سے یورپ ہجرت کرنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ چونکہ ویزا حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے اس لیے لوگ مقامی ایجنٹوں کی مدد سے غیر قانونی ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایجنٹ تارکین وطن کو زمینی اور فضائی راستوں سے لیبیا تک پہنچاتے ہیں اور وہاں سے یہ لوگ یورپی ممالک جیسے یونان، اسپین یا اٹلی میں سمندر کے راستے غیر قانونی طور پر داخل ہوتے ہیں۔ یہ کارروائی گوجرانوالا اور گجرات میں مقیم ایجنٹوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ بعض مقامی ایجنٹ بھی ملوث ہوتے ہیں۔

اس سانحہ کے بعد پاکستانی حکومت نے تحقیقات کا آغاز کیا اور 14 انسانی اسمگلروں کو حراست میں لیا۔ تاہم اس مسئلہ کے حل کے لیے قانون سازی کا فقدان ہے۔ وفاقی تحقیقاتی ادارہ (ایف آئی اے) کا آزاد جموں وکشمیر میں دائرہ کار محدود ہے۔ اس لیے وہاں قانون کی عملداری میں مشکل پیش آتی ہے۔ انسانی سمگلر کشمیر میں بلا روک ٹوک کام کرتے ہیں کیونکہ انہیں قانونی کارروائی کا ڈر نہیں۔ کچھ لوگ حراست میں تو لیے گئے لیکن انسانی سمگلنگ کا چیلنج بدستور موجود ہے۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی استعداد ناکافی ہے اور سمگلر دھمکی آمیز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ مقامی اور بین الاقوامی ایجنسیاں انسانی سمگلنگ کا مؤثر مقابلہ کرنے کے لیے مربوط ہنگامی کوششیں کریں۔

جون میں یونان میں کشتی الٹنے کے واقعہ کے بعد پولیس نے کوٹلی، میر پور اور بھمبر اضلاع میں انسانی سمگلنگ میں ملوث گروہوں پر زبردست کریک ڈاون کیا۔ پولیس نے درجنوں لوگوں کو اس شبہ میں گرفتار کیا کہ وہ انسانی سمگلنگ کے بین الاقوامی گروہوں کے لیے کام کر رہے تھے۔

انسانی سمگلنگ۔ جون میں پولیس نے کوٹلی، میر پور اور بھمبر ضلعوں میں انسانی سمگلنگ کرنے والے گروہوں کے خلاف سخت کارروائی کی۔ یہ کارروائی اس واقعہ کے بعد کی گئی جس میں ان اضلاع کے 30 افراد یونان کے ساحل کے پاس ایک کشتی الٹنے سے ڈوب گئے تھے۔ کشتی میں خلافِ ضابطہ تارکین وطن سوار تھے۔[8] پولیس نے درجنوں ایسے لوگوں کو گرفتار کر لیا جن پر بین الاقوامی انسانی سمگلنگ میں ملوث ہونے کا شبہ تھا۔

حراست میں تشدد۔ جولائی میں راولاکوٹ پولیس اسٹیشن میں ایک روحانی معالج مردہ پایا گیا۔ اس کے لواحقین کا کہنا تھا کہ پولیس نے اسے ایک جعلی مقدمہ (ایف آئی آر) میں گرفتار کیا تھا اور یہ کہ اُس کی موت حراست میں کیے گئے تشدد

کی وجہ سے ہوئی۔ جب یہ خبر سوشل میڈیا پر پھیلی اور میڈیکل رپورٹوں نے مرنے والے کے جسم پر تشدد کے نشانات کا بتایا تو احتجاج بھڑک اُٹھے۔ اس واقعہ میں ملوث ہونے کے شبہ میں گیارہ پولیس والے گرفتار کیے گئے۔

لائن آف کنٹرول پر ہلاکتیں۔ فروری 2021 میں انڈیا اور پاکستان نے 2003 کے جنگ بندی معاہدہ کو بحال کرنے پر اتفاق کیا تو اس کے بعد لائن آف کنٹرول (ایل او سی) پر نسبتاً امن رہا۔ تاہم بارودی سرنگوں اور کلسٹر بموں کی موجودگی کے باعث خطرات درپیش رہے۔ ان کے نتیجہ میں ان جگہوں پر رہنے والوں کو المناک حادثات اور جانی نقصانات کا سامنا رہا۔ مزید برآں، ایک بدستور تشویش ناک مسئلہ یہ ہے کہ انڈین فوج جب غلطی سے سرحد عبور کرتی ہے یا ایل او سی کے قریب آتی ہے تو اس کی وجہ سے عام شہری ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جون میں رپورٹ آئی کہ نیلم وادی کے ڈھکی چکنار گاؤں میں چار دیہاتیوں کو انڈین فوج نے ہلاک کر دیا۔[9] ان کے اہلِ خانہ کے مطابق ہلاک ہونے والے ایل او سی کے قریب جڑی بوٹیاں اکٹھی کر رہے تھے جب انڈین فوج نے ان پر فائرنگ شروع کر دی اور انہیں موقع ہی پر ہلاک کر دیا اور ان کی لاشیں وہاں سے ہٹا دیں۔ اگست میں اٹھ مقام کے قریب ایک پانچ سالہ لڑکی کھلونا بم پھٹنے سے ہلاک ہو گئی۔[10]

ستمبر میں انڈیا کے زیر انتظام پونچھ کے سورن کوٹ علاقہ سے تعلق رکھنے والے لشکر طیبہ کے ایک سابق کمانڈر کو راولاکوٹ کی ایک مسجد میں نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔[11] پاکستان کے دفتر خارجہ نے اس ہلاکت میں انڈیا کے ملوث ہونے کا الزام لگایا۔

اکتوبر میں رپورٹ کیا گیا کہ انڈین فوج نے نیلم وادی کے سونار گاؤں میں چار مقامی باشندوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ مرنے والے ایل او سی کے قریب جڑی بوٹیاں تلاش کر رہے تھے۔

قید خانے اور قیدی

قید خانوں کا بنیادی ڈھانچا۔ آزاد جموں و کشمیر میں جیلوں کا بنیادی ڈھانچا (عمارتیں وغیرہ) بدستور ناکافی ہے۔ مظفر آباد کی سینٹرل جیل کے ساتھ ساتھ باغ، راولاکوٹ اور پلندری کی ضلعی جیلوں کی تعمیرِ نو کا کام 2005 سے زیر التوا ہے۔ اس وقت زلزلہ سے یہ جیلیں منہدم ہو گئی تھیں۔ مزید برآں، دیگر علاقوں کی جیلیں پرانی عمارتوں میں قائم ہیں جہاں قیدیوں کے لیے گنجائش ناکافی ہے۔ تین ضلعوں نیلم، جہلم وادی اور حویلی میں ضلعی جیلیں نہیں ہیں۔ اس لیے وہاں قیدیوں کو جوڈیشل حوالاتوں میں رکھا جاتا ہے یا نزدیکی جیلوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ تشویش کی بات یہ ہے کہ کم سن مجرموں کو زیادہ عمر کے مجرموں کے ساتھ قید میں رکھا جاتا ہے جو قانونی تقاضوں کے منافی ہے۔

نومبر میں آزاد جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صداقت حسین راجا نے مظفر آباد کی سینٹرل جیل کا دورہ کیا اور جیل کی تعمیرِ نو کے دوسرے مرحلہ کی تکمیل میں تاخیر پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے حکام سے کہا کہ وہ اس کام کو ترجیحی بنیاد

پر مکمل کریں۔

قید خانوں میں قیدیوں کی تعداد اور سزا۔ آزاد جموں وکشمیر کے محکمہ جیل خانہ جات کے مطابق 2023 میں مجموعی طور پر 932 افراد کشمیر کی جیلوں میں قید تھے۔ ان میں 23 کم سن قیدی، 27 خواتین اور قیدی ماؤں کے ساتھ تین شیر خوار بچے شامل تھے۔ علاوہ ازیں، 69 قیدیوں بشمول تین خواتین کو سزائے موت ہو چکی تھی۔ تاہم گزشتہ چار برسوں میں سزائے موت پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔

قیدیوں کی نجی زندگی کا تحفظ۔ جنوری میں آزاد جموں وکشمیر کے وزیر اعظم سردار تنویر الیاس نے مظفر آباد جیل کا اچانک دورہ کیا اور ہدایات دیں کہ قیدیوں کو جیل مینوئل کے مطابق اور انسانی بنیادوں پر سہولتیں فراہم کی جائیں۔ تاہم ان ہدایات پر کتنا عمل درآمد ہوا یہ ایک تحقیق طلب معاملہ ہے۔ وزیر اعظم کے دفتر نے خواتین اور بچوں سمیت قیدیوں کی تصاویر سوشل میڈیا پر لگائیں جس کی وسیع پیمانے پر تنقید کی گئی کہ ایک تو قیدیوں کو فراہم کی جانے والی سہولتیں ناکافی تھیں اور دوسرے قیدیوں خاص طور سے خواتین کے حقِ خلوت (نجی زندگی کے تحفظ) کی خلاف ورزی کی گئی۔[12]

جبری گمشدگیاں

جبری گمشدگیوں پر تحقیقاتی کمیشن نے اپنی ویب سائٹ پر یہ اعتراف کیا کہ 2023 میں کمیشن کے پاس آزاد جموں و کشمیر میں جبری گمشدگیوں کے 15 کیسز زیر التوا تھے۔

رپورٹس سے پتا چلتا ہے کہ ایل او سی کے قریب ضلعوں سے متعدد مقامی رہائشی لاپتا ہوئے اور بعد میں پتا چلا کہ وہ مردہ پائے گئے یا ایل او سی پر انڈین فوج نے انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ انڈین فوج کا دعویٰ تھا کہ وہ لوگ عسکریت پسندی میں ملوث تھے یا منشیات کی اسمگلنگ میں۔

دسمبر میں پولیس نے نیلم وادی میں ایک گروہ کو پکڑا اور دعویٰ کیا کہ یہ گروہ ایل او سی کے پار انڈیا کے مقبوضہ جموں وکشمیر میں منشیات لے جانے کے کوششوں میں ملوث تھا۔ پولیس رپورٹ کے مطابق گروہ نے اعتراف کیا کہ بعض گمشدہ افراد مر چکے تھے اور وہ بھی ماضی میں منشیات سمگلنگ میں ملوث تھے۔

آزاد جموں و کشمیر

سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی

آزاد جموں و کشمیر میں غالب آبادی مسلمانوں کی ہے۔ سنی مسلک کے لوگ اکثریت میں ہیں۔ لیکن اقلیتیں جیسے مسیحی، بہائی اور احمدی برادریاں بھی موجود ہیں۔

حالیہ برسوں میں جنوبی اضلاع جیسے میر پور اور بھمبر میں توہین مذہب کا الزام لگا کر تشدد کر کے جان سے مار دینے کے واقعات ہوئے۔

اسلامی مہینوں محرم اور ربیع الاوّل میں کبھی کبھار توہین مذہب کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ کوٹلی ضلع اور شہر دونوں جگہ پر احمدیہ کمیونٹی کی ایذا رسانی کے جتنے واقعات ہوتے ہیں اتنے رپورٹ نہیں ہوتے۔ کیونکہ پولیس ان کا اندراج نہیں کرتی اور میڈیا بھی کوریج نہیں کرتا۔[13] تاہم اس سال کوئی واقعہ رپورٹ نہیں ہوا۔

اظہار کی آزادی

سینسر شپ۔ آزاد جموں و کشمیر میں ہر جگہ لیکن نہ نظر آنے والی سینسر شپ ہے جو اختلافی رائے کو دباتی ہے خاص طور سے اس خطہ کی پاکستان میں حیثیت سے متعلق اختلافی نقطہ نظر۔ یہ جبر افراد کو آزادانہ طور سے اپنا اظہار کرنے سے روکتا ہے۔

قوم پرست گروہ جو مکمل آزادی کی وکالت کرتے ہیں روایتی میڈیا میں تو کوریج حاصل نہیں کر پاتے وہ سوشل میڈیا کا پلیٹ فارم استعمال کرتے ہیں۔ مقامی میڈیا کی کوریج میں پاکستان کی قومی سیاسی پارٹیوں کے بیانیہ کا غلبہ رہتا ہے۔

کبھی کبھی آزاد جموں و کشمیر حکومت ایسی کتابوں پر بھی پابندی لگا دیتی ہے جنہیں وہ سمجھتی ہے کہ وہ ریاست کے پاکستان سے الحاق کے نظریۂ کے منافی ہیں۔ ان میں وہ تمام کتابیں شامل ہیں جن میں متحدہ کشمیر کی آزادی پر مبنی کشمیری قوم پرستانہ نقطۂ نظر پر بحث ہو یا اس کا پرچار ہو۔ مختلف اوقات میں حکومت کے نوٹی فکیشنوں سے پتا چلتا ہے کہ آزاد جموں و کشمیر حکومت نے 48 سے زیادہ کتابوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔

مارچ میں میر پور اور بھمبر اضلاع کے مجسٹریٹس نے کتابوں کی دو ایسی دُکانوں کو سیل کر دیا جہاں ممنوعہ کتابیں کھلے عام رکھی ہوئی تھیں۔[14] اسی وقت پورے آزاد جموں و کشمیر میں کتابوں کی دُکانوں کو ممنوعہ کتابیں فروخت نہ کرنے کے احکامات جاری کیے گئے۔

توہین مذہب کا مسودۂ قانون: دسمبر میں آزاد جموں و کشمیر حکومت نے قانون ساز اسمبلی میں توہین مذہب کا ایک متنازع مسودہ قانون متعارف کرایا۔ اس کا مقصد تھا کہ آزادی اظہار اور حکومت اور اس کے اہلکاروں پر تنقید کرنے پر پابندی کو مزید سخت کیا جائے۔ جواب میں آزاد جموں و کشمیر کے مختلف علاقوں میں میڈیا اور سول سوسائٹی کی تنظیموں نے

احتجاج کیا جس سے حکومت اسمبلی میں اس مسودہ قانون پر بحث موخر کرنے پر مجبور ہوگئی۔[15]

پریس کلب کی رکنیت معطل۔ آزاد جموں وکشمیر پریس فاونڈیشن ایک متنازع فلاحی اور ریگولیٹری ادارہ ہے۔ ہائی کورٹ کا ایک جج اس کا سربراہ ہوتا ہے۔ دسمبر میں اس ادارہ نے ایک نوٹی فکیشن جاری کیا جس کے تحت صحافی عثمان طارق کی رکنیت معطل کردی گئی۔ معطلی صرف فاونڈیشن سے نہیں بلکہ نیلم پریس کلب سے بھی کی گئی۔ معطلی اس بنا پر کی گئی کہ صحافی طارق نے ایک سوشل میڈیا گروپ میں فاؤنڈیشن کے بارے میں 'توہین آمیز' بات کہہ دی تھی۔ بعض لوگوں نے ایک حکومتی ادارے کے کسی صحافی کی پریس کلب کی رکنیت ختم کرنے پر تشویش کا اظہار کیا۔

اجتماع کی آزادی

آزاد جموں وکشمیر میں سال بھر سول سوسائٹی کے احتجاجوں میں تصادم اور کریک ڈاؤن کے متعدد واقعات ہوئے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کو اپنے حقوق استعمال کرنے میں کن خطرات کا سامنا رہتا ہے۔[16]

مہنگے یوٹیلیٹی بلز پر احتجاج۔ اگست میں آزاد جموں وکشمیر کے عوام نے بجلی کے نامنصفانہ ٹیکسوں، رعایتی قیمت پر ملنے والے آٹے کی قلت اور حکمران طبقہ کی ظاہری دولت سمیت دیگر عوامی شکایات پر ریلیاں نکالیں اور احتجاجی مظاہرے کیے۔[17] مظاہرین اور پولیس کے درمیان تصادم رپورٹ ہوئے۔ پولیس نے جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے لیڈروں کے خلاف بھی ایک مقدمہ درج کیا۔ راولاکوٹ میں بجلی کے بلوں اور دیگر عوامی شکایات پر 105 دن جاری رہنے والا دھرنا 22 اگست کو ختم ہوا۔ آخری روز اِس اجتماع میں تقریب منائی گئی جس میں بجلی کے ہزاروں بلوں کو آگ لگائی گئی۔[18]

مہنگی بجلی کے بائیکاٹ کا مطالبہ کرنے والے مظاہرین نے اپنے بل جلادیے

مظفر آباد اور راولاکوٹ میں طلبا رہنماؤں نے الزام لگایا کہ احتجاجی مظاہروں میں بجلی کے بلوں کو آگ لگانے اور انہیں دریا میں پھینکنے پر حکومت نے ان کے خلاف بغاوت کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا۔[19]

ستمبر میں پونچھ اور میرپور ڈویژن کے باشندوں نے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کے خلاف ایک پُرامن ہڑتال کی۔[20] اسی مہینے میں مظفر آباد اور راولاکوٹ میں شہری تنظیموں کے کارکنوں نے بجلی کی مہنگائی اور ایسے دیگر مسائل پر دھرنے میں بجلی کے سینکڑوں بل دریا میں پھینک دیے اور کچھ کو آگ لگا دی۔ نومبر میں بھی آزاد جموں و کشمیر میں شہری تنظیموں نے بجلی کی مہنگائی پر احتجاج کیا جس کے دوران کاروبار (میڈیکل سٹورز کے علاوہ) بند کر دیے گئے اور منگلا ڈیم پر ٹریفک بند کر دی گئی۔ ضلعی بار ایسوسی ایشن نے بھی ہڑتال کا اعلان کر دیا۔[21]

طاقت کا بے جا استعمال۔ ستمبر میں مظفر آباد میں مظاہرین اور پولیس کے درمیان اس وقت تصادم ہو گیا جب ہزاروں مظاہرین بجلی کے نرخوں میں بہت زیادہ اضافہ کے خلاف اور دکانداروں اور شہری تنظیموں کے رہنماؤں کی بلاجواز گرفتاریوں پر احتجاج کر رہے تھے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق مظاہرین پر کریک ڈاؤن میں بغاوت اور غداری کے الزامات پر 48 مقدمے درج کیے گئے اور 53 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ جوائنٹ ایکشن کمیٹی نے حکومت پر الزام لگایا کہ زیرِ حراست لوگوں پر تشدد کیا گیا۔

اکتوبر میں آزاد جموں و کشمیر میں ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور پہیہ جام ہڑتال ہو گئی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ کشمیر میں ٹیکس لگائے بغیر بجلی فراہم کی جائے، رعایتی نرخوں پر آٹا دیا جائے اور سیاسی اور انتظامی افسروں کی اشرافیہ کی مراعات ختم کی جائیں۔[22] پولیس نے مختلف شہروں خاص طور سے مظفر آباد میں مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔

پولیس نے عوامی ایکشن کمیٹی کا ایک دھرنا کیمپ بھی اکھاڑ دیا اور سرگرم کارکن فیصل جمیل کشمیری کو احتجاج کے مقام سے گرفتار کر لیا۔ جب ہجوم نے پولیس پر پتھراؤ کیا تو ایک پولیس افسر زخمی ہو گیا۔ اس سے پہلے پولیس نے مختلف شہروں جیسے راولاکوٹ، باغ اور کوٹلی میں دھرنوں کو منتشر کر دیا تھا۔

سیاسی شرکت

وزیراعظم کی نااہلی۔ 2023 میں آزاد جموں وکشمیر (اے جے کے) میں سیاسی منظر نامہ میں اہم واقعات ہوئے۔ سال کے شروع میں آزاد جموں وکشمیر ہائی کورٹ نے وزیراعظم سردار تنویرالیاس کو توہینِ عدالت کے ایک مقدمہ میں نااہل قرر دے دیا۔ اس کے نتیجہ میں سابق اسپیکر اسمبلی چودھری انوارالحق کی قیادت میں ایک مخلوط حکومت بنی جسے صدر سلطان محمود چودھری اور دو بڑی اپوزیشن پارٹیوں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی حمایت حاصل تھی۔

پی ٹی آئی کے منحرف رکن انوارالحق نے اپریل میں نئے وزیراعظم کا منصب سنبھالا۔ انہوں نے ایک مخلوط حکومت بنائی جس میں پی ٹی آئی کے منحرف ارکان کے ساتھ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن کے ارکان شامل تھے۔[23] شروع میں کابینہ کا حجم محدود تھا لیکن بعد میں اتحادی پارٹیوں کو جگہ دینے کے لیے اسے بڑھا دیا گیا۔

دیگر واقعات۔ 8 جون کو باغ میں پیپلز پارٹی نے اپنی اتحادی جماعت مسلم لیگ (ن) کو شکست دے کر ایک ضمنی الیکشن جیت لیا۔[24]

فروری میں راجا منصور خان کو وزیراعظم معائنہ وعمل درآمد کمیشن کی سربراہی سے ہٹا دیا گیا۔ اس فیصلہ پر حکمران جماعت کے بعض حلقوں نے تنقید کی۔[25] منصور خان آزاد جموں وکشمیر میں پی ٹی آئی کے جنرل سیکرٹری بھی تھے۔ ان کے وزیراعظم سردار تنویرالیاس کے ساتھ اختلافات ہو گئے تھے۔

اگست میں آزاد جموں وکشمیر حکومت نے بیوروکریسی خاص طور سے پولیس کے ڈھانچے میں تبدیلیاں کیں۔[26] ستمبر میں پی ٹی آئی نے انوارالحق سمیت متعدد اُن ارکان کو پارٹی سے نکال دیا جو منحرف ہو کر مخلوط حکومت میں شامل ہو گئے تھے۔[27] نومبر میں انوارالحق نے پانچ ماہ کی تاخیر سے وزرا کو محکمے تفویض کیے۔[28]

مقامی حکومت

2023 میں مقامی حکومتوں کے انتخابات کا دوسرا مرحلہ مکمل ہو گیا جس میں بیشتر بڑے عہدے حکمران جماعت پی ٹی آئی نے حاصل کیے۔[29] اُمید تھی کہ نوجوان اور خاتون امیدوار زیادہ تعداد میں شریک ہوں گے جس کے نتیجہ میں سیاسی رہنماؤں کی ایک نئی نسل ابھرے گی۔

تاہم سال کے آخر میں حکومت کے نئے منتخب ہونے والے ارکان کو انتظامی اور مالی اختیارات منتقل کرنے سے گریز کے باعث یہ ادارے خاص طور سے یونین کونسلیں غیر فعال رہیں۔ امیدواروں کے لیے لازم تھا کہ وہ اس بات کا اقرار کریں کہ وہ جموں وکشمیر کے پاکستان سے الحاق میں یقین رکھتے ہیں۔ اس طرح قوم پرست پارٹیوں اور اختلافی نظریات رکھنے والے لوگوں کو انتخابات کے عمل سے باہر رکھا گیا۔

2 مارچ کو آزاد جموں و کشمیر کی دس میں سے سات ضلعی کونسلوں میں پی ٹی آئی کو کامیابی حاصل ہوئی۔[30] عام تاثر تھا کہ مقامی حکومت کے اداروں کے اختیارات محدود ہوں گے۔ اس پر 9 مارچ کو آزاد جموں و کشمیر کے دارالحکومت کے منتخب میئر نے شہر کے کونسلروں کے ساتھ مل کر احتجاجی مظاہرہ کیا۔[31] جولائی میں سابق وزیراعظم تنویر الیاس نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا کہ مقامی حکومت کے اداروں کو اختیارات کی منتقلی نہیں کی گئی اور ان کے ترقیاتی فنڈز روک لیے گئے۔

خواتین اور بچے

خواتین اور بچوں پر تشدد۔ 2023 میں خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم میں اضافہ ہوتا رہا۔ پولیس کی سالانہ جرائم رپورٹ کے مطابق خطہ میں اجتماعی عصمت دری کے 2 واقعات اور عصمت دری کے 27 واقعات ہوئے۔ اس سال پولیس نے زنا بالرضا اور اغوا کے 348 کیسز رپورٹ کیے۔

2022 میں اجتماعی عصمت دری کا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں ہوا تھا۔ عصمت دری کے 14 واقعات ہوئے تھے۔ زنا بالرضا اور اغوا کے 321 کیس رپورٹ ہوئے۔ پولیس پر اکثر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ عصمت دری کے واقعات کو زنا بالرضا کی شقوں کے تحت رجسٹر کرتی ہے۔ عمومی طور پر معاشرتی رواجوں کے باعث متاثرہ خواتین جرم کو رپورٹ کرنے سے گریز کرتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ متاثرہ خاتون ہی پر اس فعل کے ذمہ دار ہونے کا الزام لگا دیا جاتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اُنہیں جرم کے ازالہ کے نظام اور طریق کار پر اعتماد نہیں۔

عورتوں اور بچوں کے خلاف تشدد کے بعض واقعات آزاد جموں وکشمیر میں بدامنی کا باعث بنے۔ جنوری میں راولاکوٹ میں ایک عدالت نے ایک خاتون کی 2020 میں عصمت دری کے دو ملزموں کو سزائے موت سنا دی۔[32]

مارچ میں ایک چودہ سالہ لڑکی نے مظفر آباد پبلک ہسپتال میں ایک بچہ کو جنم دیا۔ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس کے باپ اور بھائی نے اسے بار بار عصمت دری کا نشانہ بنایا تھا۔ پولیس نے ڈی این ٹیسٹ سے پتا چلایا کہ نومولود بچہ کا ڈی این اے اس لڑکی کے بھائی سے ملتا تھا۔[33] جولائی میں پولیس نے رپورٹ کیا کہ آزاد جموں وکشمیر کی رہنے والی ایک عورت سے راولپنڈی کے علاقہ گجر خان میں کئی دن تک اجتماعی عصمت دری کی گئی۔[34]

لازمی حجاب۔ مارچ میں حکومت نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس کے تحت مخلوط تعلیمی اداروں میں خاتون اساتذہ اور طالبات کے لیے حجاب اوڑھنا لازمی قرار دے دیا گیا۔ اس ہدایت نامہ پر ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کے دستخط تھے۔ اس پر ملا جلا ردعمل سامنے آیا۔[35]

کھیلوں میں خواتین کی شرکت۔ ایک مثبت پیش رفت یہ ہوئی کہ آزاد جموں وکشمیر کی موسم سرما کے لیے سپورٹس ایسوسی ایشن اور محکمہ سپورٹس نے مل کر باغ ضلع کے علاقہ گنگا چوٹی میں پہلی بار خواتین کے لیے موسم سرما کی چیمپئن شپ (سعدیہ خان کپ) منعقد کی۔ اس مقابلہ میں مختلف علاقوں اور اداروں کی آٹھ ٹیموں کی 80 خواتین اتھلیٹس نے شرکت کی۔[36]

خواجہ سرا افراد۔ آزاد جموں وکشمیر میں خواجہ سراوں سے متعلق اعداد وشمار دستیاب نہیں۔ 2023 میں ایسے واقعات رپورٹ ہوئے جن میں پولیس نے خواجہ سرا افراد کو گرفتار کر کے ان سے بدسلوکی کی۔ ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ گلیوں، سڑکوں پر بھیک مانگتے تھے، جنسی جرائم اور دیگر جرائم میں ملوث تھے۔ پولیس کا کہنا تھا کہ تمام خواجہ سرا غیر مقامی لوگ تھے۔

محنت کش

آزاد جموں وکشمیر میں 2023 کے لیبر سروے کے مطابق آبادی میں کام کاج کرنے والوں کا تناسب پریشان کُن حد تک کم یعنی صرف 22.9 فیصد تھا۔ یہ پاکستان کی قومی اوسط کا تقریباً نصف تھا۔

خاص طور سے آزاد جموں وکشمیر میں خواتین کا لیبر فورس میں تناسب مجموعی اوسط بھی کم تھا۔ یہ صرف 7.9 فیصد تھا۔[37]

کلیدی شعبوں جیسے زراعت، دیہی ترقی اور سیاحت میں کم سرمایہ کاری کے نتیجہ میں بیروزگاری کا بحران پیدا ہوا خاص طور سے نوجوان اور خواتین متاثر ہوئے۔

متعدد بے روزگار نوجوان پاکستان اور بیرونِ ملک ہجرت کرتے ہیں۔ اور غیر قانونی راستوں سے یورپ جانے کی کوششوں کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔

محنت کشوں کو پیش آئے حادثات۔ المناک واقعہ یہ ہوا کہ 14 جون کو تارکین وطن سے بھرا ہوا ایک ٹرالر یونان کے ایک ساحل کے قریب ڈوب گیا۔ اس میں آزاد جموں وکشمیر سے 30 افراد بھی تھے۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے آزاد جموں وکشمیر میں انسانی اسمگلنگ میں ملوث گروہوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی۔ (باکس 1 دیکھیے)

مئی میں دھانی گاؤں کے قریب ایک فولادی بلاک (سلیب) نصب کرتے ہوئے ٹھیکیدار کی غفلت کے باعث تین کارکن ہلاک ہو گئے۔[38]

تنخواہوں میں اضافہ کے مطالبات۔ جولائی میں آزاد جموں وکشمیر حکومت نے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں 35 فیصد اضافہ کا اعلان کیا۔[39] بعد میں اس اعلان پر ایک حکومتی نوٹی فکیشن کے ذریعے عمل درآمد کرایا گیا۔

اس سے پہلے فروری میں پی ٹی وی مظفر آباد مرکز کے ملازمین نے اس بات پر احتجاج کیا کہ اسلام آباد میں پی ٹی وی کی انتظامیہ نے ان کے الاؤنس ختم کر دیے۔[40]

دسمبر میں راولاکوٹ میں پونچھ یونیورسٹی کا انتظامی سٹاف تنخواہوں میں اعلان کردہ اضافہ نہ ملنے پر ہڑتال پر چلا گیا۔[41] ان کا مطالبہ تھا کہ انہیں بھی تنخواہوں میں 35 فیصد اضافہ دیا جائے جس کا حکومت نے اعلان کیا تھا اور دیگر محکموں نے اس پر عمل درآمد بھی کر دیا تھا۔

تعلیم

بعض اضلاع میں خواندگی کی بلند شرح ہونے کے باوجود آزاد جموں و کشمیر میں پرائمری تعلیم کے نظام کو عدم توجہی، ناکافی مالی وسائل اور سیاسی مداخلت ایسے چیلنجوں کا سامنا تھا جن کے باعث بدعنوانی اور اقربا پروری کو فروغ ملا۔ نظام میں اساتذہ کی تربیت اور احتساب موجود نہیں۔ 2005 کے زلزلہ میں تباہ شدہ اسکولوں کو ابھی دوبارہ تعمیر نہیں کیا گیا۔ اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ احتساب کا مضبوط نظام بنایا جائے، بدعنوانی کا خاتمہ کیا جائے اور نصاب تعلیم کا بہتر بنایا جائے اور اساتذہ میں پڑھانے کی تحریک پیدا کی جائے۔

احتجاج کرنے والے اساتذہ پر کریک ڈاؤن۔ جولائی میں حکومت نے مظفر آباد کی طرف لانگ مارچ کر کے احتجاج کرنے والے اساتذہ کے خلاف سخت کارروائی کی۔ یہ اساتذہ اپنی بنیادی تنخواہ کے سکیلز میں اضافہ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس نے کئی اضلاع میں احتجاجی مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا اور خواتین سمیت متعدد اساتذہ کو گرفتار کر لیا۔ سکولوں کے اساتذہ کی نمائندہ تنظیم کی رجسٹریشن بھی منسوخ کر دی گئی۔ یہ انجمن سازی کے بنیادی حق کی خلاف ورزی تھی۔ اسی ماہ میں میر پور میں بھی تنخواہ کے اسکیلز میں اضافہ کیلیے لانگ مارچ کرنے والے احتجاجی سکول اساتذہ کے خلاف کاروائی کی گئی۔ اساتذہ پر لاٹھی چارج کیا گیا اور ان کی گرفتاریاں کی گئیں۔[42]

پالیسیاں اور ڈریس کوڈ۔ فروری میں آزاد جموں و کشمیر کابینہ نے ایک لازمی تعلیمی پالیسی منظور کی۔ اسی ماہ میں آزاد جموں و کشمیر میں ایلیمنٹری اور ثانوی تعلیم کے ڈائریکٹر جنرل نے ایک سرکلر جاری کیا جس میں مخلوط تعلیمی اداروں میں خواتین اساتذہ اور طالبات کے لیے حجاب پہننا لازمی قرار دے دیا۔ اس حکم نامہ پر روایتی میڈیا چینلز اور سوشل میڈیا پر ایک ملا جلا ردعمل سامنے آیا۔[43]

یونی ورسٹی کا نیا کیمپس۔ اگست میں آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی کے شاہ عبداللہ کیمپس کا افتتاح ہو گیا۔ سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان یہ ایک اہم سفارتی سنگ میل تھا۔[44] یہ خطہ میں سب سے بڑا یونیورسٹی کیمپس سمجھا جاتا ہے اور اس میں جدید تعلیمی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ اس کیمپس کو زلزلہ کے بعد سعودی عرب کی جانب سے تعمیر نو کے امدادی پروگرام کے تحت تعمیر کیا گیا تھا۔

صحت

آزاد جموں و کشمیر میں علاج معالجہ کے شعبہ کو متعدد بڑے چیلنج درپیش ہیں خاص طور سے دور دراز کے علاقوں میں۔ ان میں انسانی وسائل (اساتذہ) اور بنیادی ڈھانچے (عمارتیں وغیرہ) کی قلت شامل ہیں۔ تاہم اس خطہ کے صحت کے اشاریے پاکستان کی وفاقی اکائیوں سے بہتر ہیں۔ یہاں نومولود بچوں کی اموات کی شرح 47 فی 1000 ہزار ہے۔ اور زچگی کے دوران ماؤں کی اموات کی شرح 104 فی لاکھ ہے۔ صحت اور علاج معالجہ کی خدمات بہتر بنانے کی

کوششیں جاری ہیں۔ ان میں نئے منصوبے بنانا شامل ہیں جیسے دل کے علاج کا مرکز اور دو نئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کا قیام اور عمودی (ایک یا چند بیماریوں سے مخصوص) پروگراموں پر عمل درآمد جیسے بچوں کیلیے مدافعتی ٹیکوں (امیونائزیشن) کا توسیعی پروگرام۔

آزاد جموں وکشمیر حکومت نے زچہ بچہ اور اطفال کی صحت کے پروگرام ایم این سی ایچ سے ایک ہزار ملازمین کو فارغ کر دیا جس سے پریشانی پیدا ہوئی۔ ستمبر میں ایم این سی ایچ کے ملازمین نے آزاد جموں وکشمیر کے ضلعی صدر مقامات پر احتجاج کیا۔ انہوں نے اپنی ملازمت کو مستقل کرنے اور اس کے اخراجات کو نارمل بجٹ کا حصہ بنانے کا مطالبہ کیا۔[45] حکومت نے کہا کہ اتنے مالی وسائل دستیاب نہیں اور 1200 ملازمین کی ملازمت کے عارضی معاہدے ختم کر دیے۔ ان میں زیادہ تر ایم این سی ایچ پروگرام کی خواتین ہیلتھ وزیٹر شامل تھیں۔

ماحول

جنگلوں میں آتشزدگی۔ خزاں کے موسم میں آزاد جموں وکشمیر کے مختلف علاقوں میں کئی مقامات پر جنگلوں میں آگ بھڑک اٹھی اور سینکڑوں ایکڑ پر مشتمل جنگلات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ لگنے کے ان واقعات کی اصل وجہ اور نقصانات کے تخمینہ پر ابھی تک تحقیقات ہو رہی تھی۔ تاہم محکمہ جنگلات کی رپورٹ کے مطابق جنگلات میں آتشزدگی کے 145 واقعات ہوئے جن سے تقریباً 1864 ایکڑ پر پھیلے جنگلات متاثر ہوئے۔

جنگلات کی کٹائی۔ نیلم وادی میں حکومت کی نگرانی میں جنگلات کی کٹائی ایک بڑا چیلنج بن گیا۔ مقامی آبادی اور میڈیا نے جنگلات کی مسلسل وسیع پیمانے پر کٹائی پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ نہ صرف نیلم وادی میں بلکہ آزاد جموں وکشمیر کے دوسرے حصوں میں بھی درختوں کو غیر قانونی طور پر کاٹنے اور ان سے حاصل ہونے والی لکڑی کی نقل وحمل کا عمل جاری رہا۔[46]

موسم خزاں کے دوران اے جے کے، کے مختلف علاقوں کے جنگلات میں آگ بھڑک اٹھی

آزاد جموں و کشمیر

جنگلات کی کٹائی کے نتائج بڑے سنگین ہیں، اس کی وجہ سے وادی میں ہر سال قدرتی آفات واقع ہوتی ہیں جیسے برفانی طوفان اور بادلوں کا یک دم طوفانی بارش جسے 'کلاوڈ برسٹ' کہتے ہیں۔ مزید برآں' خام لکڑی کے وادی سے باہر سمگل ہو جانے سے بڑا معاشی نقصان ہوتا ہے اور یہ معاملہ فوری توجہ کا متقاضی ہے۔ سمگلنگ کے مسئلہ سے نپٹنا ماحول کو مزید نقصان سے بچانے کے لیے بہت ضروری ہے۔

اپریل میں سمگلنگ اور جنگلات کی کٹائی سے متعلق پریشانی کے مدنظر آزاد جموں وکشمیر ہائی کورٹ نے مداخلت کی اور محکمہ جنگلات کے جاری کردہ دو ٹینڈر نوٹسوں پر عمل درآمد معطل کر دیا جس کی وجہ سے نیلم وادی سے باہر خام لکڑی کو بھیجنا موثر طور پر رُک گیا۔[47] اس سے پہلے مارچ میں آزاد جموں وکشمیر حکومت نے خطہ کے جنگلی حیوانات اور قدرتی مساکن کو تحفظ دینے کی خاطر ٹھوس اقدامات کرنے کا عزم کیا تاکہ آزاد جموں وکشمیر کی انتظامیہ اور تحفظِ جنگلی حیوانات کی بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان اشتراکِ عمل کو بڑھایا جائے۔ بعدازاں جون میں آزاد جموں وکشمیر کی کابینہ نے ایک مجوزہ آرڈیننس منظور کیا جس کا مقصد جنگلات کی کٹائی پر مکمل پابندی لگانا تھا۔ اس آرڈیننس کے تحت درختوں کی غیر قانونی کٹائی میں ملوث افراد کو پانچ سال قید کی سزا مقرر کی گئی۔ ساتھ ہی ساتھ ایسی سرگرمیوں پر جرمانہ کی شرح بہت بڑھا دی گئی۔ اس سے ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں حکومت کے عزم کا پتا چلتا ہے۔[48]

ماحولیاتی تبدیلی اور قدرتی آفات۔ آزاد جموں وکشمیر کا خطہ مختلف قسم کی قدرتی آفات سے نقصانات کی زد میں رہتا ہے۔ ان میں زمین کے کٹاؤ (لینڈ سلائیڈ)' سیلاب اور گلیشیئرز سے متعلق واقعات شامل ہیں۔ اس سال کا آغاز برف باری سے ہوا جس کے بعد موسم گرما میں حالیہ دہائیوں کی شدید ترین موسلا دھار بارشیں ہوئیں اور سیلاب آئے۔

2023 اور 2022 کے اعداد و شمار کا موازنہ کیا جائے تو قدرتی آفات سے پہنچنے والے نقصانات میں قدرے کمی نظر آتی ہے۔ 2023 میں آگ لگنے سے بارہ مکانات کو نقصان پہنچا اور دس افراد ہلاک ہوئے جبکہ ایک شخص سیلاب میں مارا گیا۔

سٹیٹ ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے مطابق مختلف قدرتی آفات جیسے سیلاب' بارش اور آتشزدگی کے باعث 29 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور متعدد لوگوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات آئیں۔ افسوس کی بات ہے کہ سیلاب سے متاثرہ ان زیادہ تر لوگوں کی حکومت نے کوئی تلافی یا مدد نہیں کی جنہیں بہت زیادہ مالی نقصانات ہوئے یا جن کی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔

سڑکوں پر حادثات۔ 2023 میں آزاد جموں وکشمیر میں سڑکوں پر کئی بڑے حادثات ہوئے جن میں متعدد لوگ مارے گئے یا زخمی ہو گئے۔ ان حادثات کے بڑے اسباب میں سڑکوں کی خراب حالت' ناکافی ٹریفک اشارے' حفاظتی رکاوٹوں کی کمی اور ناکافی روشنی شامل تھے۔ تاہم سرکاری اعداد و شمار دستیاب نہیں اس لیے اس مسئلہ کی مکمل شدت کا پتا نہیں۔ یہ حادثات سڑکوں پر سنگین غفلت اور بے پروائی اور بے احتیاطی کے عکاس ہیں۔

حوالہ جات

1 J. Mughal. (2023, October 30). Kashmir: Bijli ka bill darya main bahaane par ghaddari ke muqadmay darj huay [Kashmir: cases of sedition registered over throwing power bills in the river]. Independent Urdu. https://www.independenturdu.com/node/151236

2 AJK PM Tanveer disqualified for contempt of court. (2023, April 12). The Nation. https://www.nation.com.pk/12-Apr-2023/ajk-pm-tanveer-disqualified-for-contempt-of-court

3 Online case hearing in AJK high court begins. (2023, May 24). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1755387

4 T. Naqash. (2023, October 7). AJK apex court orders status quo in PTI lawmaker's appeal. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779699

5 AJK Police. (n.d.). Crime statement. https://police.ajk.gov.pk/crime-statement/

6 'Police school of investigation' established to capacitate AJK officers in holding effective inquiry. (2023, January 24). APP. https://www.app.com.pk/domestic/police-school-of-investigation-established-to-capacitate-ajk-officers-in-holding-effective-inquiry/

7 PM AJK inaugurates special portal to improve governance in Azad Kashmir. (2023, April 6). Daily Parliament Times. https://www.dailyparliamenttimes.com/2023/04/06/pm-ajk-inaugurates-special-portal-to-improve-governance-in-azad-kashmir/

8 AJK authorities arrest two more 'human traffickers'. (2023, June 22). ARY News. https://arynews.tv/ajk-authorities-arrest-two-more-human-traffickers/

9 Wadi Neelum: Bharati fauj ne ghalti se Sarhad aboor karne walay 4 Kashmiri naujawan firing se shaheed kar diye [Neelam Valley: Indian forces gun down four Kashmiri youth for crossing border mistakenly]. (2023, July 2). Jang. https://e.jang.com.pk/detail/478856

10 Minor girl injured as cluster bomb accidentally explodes. (2023, August 6). Dunya News. https://dunyanews.tv/en/Pakistan/745168-Minor-girl-injured-as-cluster-bomb-exploded- mistakenly

11 'JuD' fighter gunned down in Rawalakot. (2023, September 8). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2434824/jud-fighter-gunned-down-in-rawalakot

12 AJK PM pays surprise visit to prison. (2023, January 27). APP. https://www.app.com.pk/global/ajk-pm-pays-surprise-visit-to-prison/

13 Freedom House. (n.d.). Pakistani Kashmir. https://freedomhouse.org/country/pakistani- kashmir

14 H. Qadir. (2023, March 20). Jammu Kashmir: Mamnu kitab rakhne par 2 dukaanain seel, nisab main shamil kitab par bhi pabandi [Jammu Kashmir: 2 shops sealed for keeping prohibited books, textbooks also included in prohibited books]. Jeddo Jehad. https://jeddojehad.com/ archives/39793

15 T. Naqash. (2023, December 14). Azad Kashmir govt tables defamation law in assembly amid protest by journalists. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1797629

16 H. Qureshi. (2023, December 26). Chairman Azad Kashmir Press Foundation ne Neelum Press Club Athmaqam aur member Usman Tariq Chughtai ki rukniyat maatil kar di [Chairman press foundation Azad Kashmir suspends Usman Tariq Chughtai as a member of both the foundation and Athmaqam Press Club]. Pakistan News International. https://pni.net.pk/ azad-kashmir-news/511367/

17 T. Naqash. (2023, August 4). Rallies held in Azad Kashmir against 'unjust taxes' in power bills.https://www.Dawn.com/news/1768310

18 T. Naqash. (2023, August 23). Thousands of power bills torched in Rawalakot as AJK braces for agitation. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1771605

19 J. Mughal. (2023, October 30). Kashmir: Bijli ka bill darya main bahaane par ghaddari ke muqadmay darj huay [Kashmir: cases of sedition registered over throwing power bills in the river]. Independent Urdu. https://www.independenturdu.com/node/151236

20 T. Naqash. (2023, September 5). Shutter-down, wheel-jam strikes in AJK's Mirpur and Poonch divisions against power bills. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1774210

21 A. Rao. (2023, November 8). Mass public rally demands AJK govt an immediate relief in power tariff for AJK holding 2nd largest reservoir Mangla Dam in its lap. Daily Parliament Times. https://www.dailyparliamenttimes.com/2023/11/08/mass-public-rally-demands-ajk-govt-an-immediate-relief-in-power-tariff-for-ajk-holding-2nd-largest-reservoir-mangla-dam-in-its-lap/

22 T. Naqash. (2023, October 6). Kashmiris take to streets again for tax-free electricity. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779505

23 Wazir-e-azam Azad Jammu o Kashmir Chaudhry Anwarul Haq ne half utha liya [Prime Minister Jammu and Kashmir Anwar ul Haq takes oath]. (2023, April 20). Dunya News. https://urdu.dunyanews.tv/index.php/ur/Pakistan/717634
24 PPP's Sardar Ziaul Qamar wins AJK by-polls. (2023, June 8). Business Recorder. https://www. brecorder.com/news/40246701/ppps-sardar-ziaul-qamar-wins-ajk-by-polls
25 T. Naqash. (2023, February 18). PTI workers oppose retired official's rehiring. Dawn. https:// www.Dawn.com/news/1737706
26 T. Naqash. (2023, August 25). AJK govt reshuffles bureaucracy. Dawn. https://www.Dawn. com/news/1771997
27 T. Naqash. (2023, September 7). Kashmir PTI expels defectors from party. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1774462
28 AJ&K cabinet handed over heads of departments after five-month. (2023, October 31). Daily Ausaf. https://dailyausaf.com/en/pakistan/ajk-cabinet-handed-over-heads-of-departments- after-five-month/
29 T. Naqash. (2023, March 3). PTI wins top slots in Azad Kashmir local bodies. Dawn. https:// www.Dawn.com/news/1740130
30 T. Naqash (2023, March 3). Muzaffarabad: Azad Kashmir baldiyati intikhabat main PTI ki bartari [Muzaffarabad: PTI ahead in local government elections]. Dawn News TV. https:// www.Dawnnews.tv/news/1198059
31 T. Naqash. (2023, March 10). Muzaffarabad mayor-elect threatens protest if powers curtailed.https://www.Dawn.com/news/1741288
32 Rawalakot: Khatun se ijtimai ziyadti ke mulziman ko saza-e-maut suna di gai [Culprits accused of gang-raping woman sentenced to death]. (2023, January 15). Jang. https://e.jang.com.pk/ detail/343518
33 J. Mughal. (2023, March 2). Muzaffarabad: 14 saal larki ka baap aur bhai par rape ka ilzam [Muzaffarabad: 14-year-old girl accuses father and brother of rape]. Independent Urdu. https://www.independenturdu.com/node/130506
34 S. Mughal. (2023, July 16). Woman 'gang raped' in Rawalpindi. The Express Tribune. https:// tribune.com.pk/story/2426430/woman-gang-raped-in-rawalpindi-1
35 A. Urfi. (2023, March 6). AJK makes hijab mandatory for students, teachers. The News. https:// www.thenews.com.pk/latest/1047180-akj-govt-makes-hijab-mandatory-for-students-teachers
36 T. Naqash. (2023, February 13). PAF clinches first position in women's sports championships. https://www.Dawn.com/news/1736768
37 D. Khan & A. Ashraf. (2022, May 9). Understanding economic crisis in Azad Jammu & Kashmir: Class, gender and development. The Friday Times. https://thefridaytimes. com/09-May-2022/understanding-economic-crisis-in-azad-jammu-amp-amp-kashmir-class-gender-and-development
38 T. Naqash. (2023, May 31). Three labourers die in Azad Kashmir. Dawn. https://www.Dawn. com/news/1756907/three-labourers-die-in-azad-kashmir
39 AJK minister announces up to 35pc raise in govt employees' salaries. (2023, July 28). The Nation. https://www.nation.com.pk/28-Jul-2023/ajk-minister-announces-up-to-35pc-raise-in-govt-employees-salaries
40 PTV employees in Azad Kashmir stage protest. (2023, February 28). Dawn. https://www.Dawn. com/news/1739450
41 H. Shoaib. (2023, December 12). UoP administrative staff started a strike against not getting the announced increase in salaries. Daily Parliament Times. https://www.dailyparliamenttimes. com/2023/12/12/uop-administrative-staff-started-a-strike-against-not-getting-the-announced-increase-in-salaries/
42 Women teachers arrested for section 144 violation in Mirpur. (2023, July 10). 24 News. https:// www.24newshd.tv/10-Jul-2023/women-teachers-arrested-for-section-144-violation-in-mirpur
43 Azad Kashmir govt orders all students, teachers to wear Hijab. (2023). Pakistan Observer. https://pakobserver.net/azad-kashmir-govt-orders-female-students-teachers-to-wear-hijab/
44 UAJK King Abdullah Campus inaugurated. (2023, August 5). The Express Tribune. https:// tribune.com.pk/story/2429376/uajk-king-abdullah-campus-inaugurated
45 T. Naqash. (2023, September 26). MNCH programme employees in Azad Kashmir call for regularization of service. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1777848

46 Kashmir: Janglat ki katai timber mafia hukoomti sarparasti main sargaram [Timber mafia cutting forests under government protection]. (2023, October 4). Ki News. https://kinewshd.com/news/2336/2023/

47 T. Naqash. (2023, April 28). AJK High Court stays transportation of raw wood outside Neelum Valley. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1749636

48 S. Majeed. (2023, July 19). AJK okays 5-year imprisonment for illicit trade of tree cutting. Daily Times. https://dailytimes.com.pk/1104781/ajk-okays-5-year-imprisonment-for-illicit-trade-of-tree-cutting

گلگت ـ بلتستان

اہم نکات

- گلگت ۔ بلتستان کی سیاسی حیثیت حل طلب رہی۔ علاقے کے اکثر باشندوں کا دیرینہ مطالبہ ہونے کے باوجود اس خطہ کو صوبے کا درجہ نہیں دیا گیا۔
- 2023 میں گلگت ۔ بلتستان قانون ساز اسمبلی نے 9 قوانین منظور کیے۔
- امن وامان کا مسئلہ درپیش رہا: ایک واقعے میں نامعلوم مسلح افراد نے قراقرم ہائی وے پر ایک مسافر بس پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 10 افراد ہلاک اور 25 زخمی ہوئے۔
- جعلی ڈگری رکھنے کے الزام کے بعد وزیراعلیٰ خالد خورشید کو عہدے سے نااہل کر دیا گیا۔ پی ٹی آئی فارورڈ بلاک کے حاجی گلبر پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ (پی ڈی ایم) اتحاد کی حمایت سے قائد ایوان بن گئے۔ وزیراعلیٰ کی نااہلی کے بعد اسمبلی کو تین دن کے لیے سیل کر دیا گیا۔
- ایک خوش آئند پیش رفت یہ ہوئی کہ سعدیہ دانش گلگت ۔ بلتستان کی پہلی خاتون ڈپٹی اسپیکر بن گئیں۔
- 18 سال بعد بھی بلدیاتی انتخابات التوا کا شکار رہے۔
- خطے کے مختلف علاقوں سے کم از کم 9 صحافیوں نے رپورٹ کیا کہ انہیں جسمانی حملوں اور دھمکیوں کا سامنا تھا۔
- سول سوسائٹی کے اراکین، یونیورسٹی کے طلبا، خواتین اور مقامی باشندوں سمیت مختلف گروہوں اور کمیونٹیز نے مختلف مسائل پر احتجاج کیا۔ ان مسائل میں خالصہ سرکار (کمیونٹی کی مشترکہ ملکیتی زمین) کا استحصال، غیر قانونی طور پر زمینوں کا حصول (ایکویزیشن)' گندم کی رعایتی قیمت میں کٹوتی، انٹرنیٹ کی ناقص سروس کی فراہمی، پانی اور بجلی کی قلت اور اساتذہ کی کمی شامل ہیں۔ بہت سے معاملات میں مظاہرین کو گرفتار کیا گیا اور انہیں امن عامہ کے قوانین (ایم پی او) کی خلاف ورزی کے الزامات لگائے گئے۔
- شبیر مایار اور حسنین رمل سمیت کئی سیاسی کارکنوں کو ان کے قوم پرستانہ موقف کی بنا پر گرفتار کیا گیا۔
- اگرچہ انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997 کے شیڈول فور کے تحت فہرست میں شامل افراد کی تعداد میں کمی آئی، تاہم کچھ سیاسی کارکنان اور قوم پرست اس فہرست میں شامل رہے۔

صنفی بنیاد پر تشدد کی روک تھام میں رکاوٹیں برقرار ہیں:

- شیلٹر ہوم نامکمل رہے، بچپن کی شادی روکنے سے متعلق چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ ابھی نافذ ہونا باقی ہے، اور گھریلو تشدد کے خلاف ایک بل زیر التوا ہے۔
- دیامر میں لڑکیوں کی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے 100 سے زائد گھریلو اسکول قائم کرتے ہوئے حکومت کی جانب سے مثبت اقدامات کیے گئے۔

- حکومت اور مقامی برادریوں کے درمیان اور برادریوں کے اندر باہمی طور پر زمین سے متعلق تنازعات برقرار رہے۔اراضی کی اصلاحات اور بنجر زمین کے لیے پالیسیوں کی عدم موجودگی کے باعث حکومت اور لینڈ مافیا کی جانب سے زمین کا غیر قانونی حصول (ایکویزیشن) بڑھتا گیا۔
- گلگت ۔ بلتستان موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والی قدرتی آفات کا خاص طور سے شکار رہا جیسا کہ برفانی جھیلوں کے پھٹنے سے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ ۔ان سے لوگوں کے لیے رہائش، خوراک اور صحت کے حقوق پر بُرے اثرات مرتب ہوئے۔

عمومی جائزہ

2023 میں گلگت ۔ بلتستان (جی بی) میں انسانی حقوق کی صورت حال قانون سازی کی پیش رفت، سیکیورٹی کے خطرات اور سماجی مسائل کے پیچیدہ تعامل سے عبارت تھی ۔ اس خطہ کی غیر معیّن سیاسی حیثیت کا معاملہ حل نہیں ہوا۔ مزید برآں، یہ موسمی تغیرات کی وجہ سے پیدا ہونے والی قدرتی آفات کے خطرے سے دوچار رہا۔ گزشتہ دہائی کے دوران سیلاب سے بے گھر ہونے والے ہزاروں افراد اب بھی جسمانی اور نفسیاتی سماجی بحالی کے منتظر ہیں۔ چلاس میں شاہراہ قراقرم پر دسمبر میں ایک مسافر بس پر حملے سے ہونے والی ہلاکتوں نے سیکیورٹی خطرات کی شدت کو اجاگر کیا۔

جعلی ڈگری کے الزام میں وزیر اعلیٰ خالد خورشید کی نااہلی سیاسی عدم استحکام، ضمنی انتخابات کی منسوخی اور قیادت میں تبدیلی کا باعث بنی۔ سیاسی کارکنوں کی گرفتاریاں، گلگت ۔ بلتستان میں سیاسی آزادیوں اور قانونی حقوق پر پابندیوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جی بی قانون ساز اسمبلی عارضی طور پر بند رہی اور اس میں اہم نوعیت کی قانون سازی کی منظوری نہیں دی گئی ۔ یہ اہم قانون سازی بچوں کی شادی، اراضی اصلاحات، گھریلو تشدد کی روک تھام اور معذور افراد کے حقوق کے بارے میں قوانین سے متعلق رولز آف بزنس سے متعلق تھی۔

وسیع تر سماجی اقتصادی چیلنجز میں نامکمل پناہ گاہیں، بلدیاتی انتخابات میں تاخیر، صنفی تفاوت، بچوں سے زیادتی، خودکشیاں، غیرت کے نام پر قتل اور ذہنی صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کی کمی شامل ہیں۔ تاہم، دیامر میں لڑکیوں کی تعلیم کو آگے بڑھانے میں پیش رفت صنفی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے حکومت کی مثبت کوششوں کی عکاسی کرتی ہے۔

سول سوسائٹی، طلبا تنظیموں اور مختلف کمیونٹیز نے زمینی تنازعات، زمین کے غیر قانونی حصول اور تعلیم کے مسائل پر بھرپور احتجاج کیا جو مضبوط عوامی ردعمل کا عکاس ہے۔ جی بی میں پیچیدگیوں کے باوجود انسانی حقوق کی صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ خطے میں سلامتی کے خدشات اور سماجی و اقتصادی عدم مساوات کو دور کرنے کے لیے فوری طور پر ان مسائل کا جامع اور دیرپا حل نکالا جائے۔

قوانین اور قانون سازی

گلگت۔ بلتستان قانون ساز اسمبلی نے 2023 میں کچھ اہم قوانین منظور کیے۔ وہ قوانین یہ ہیں:

جی بی سول سرونٹ (ترمیمی) ایکٹ 2023، جی بی سروسز ٹریبونل (ترمیمی) ایکٹ 2023، جی بی کمیشن آف انکوائری ایکٹ 2023، جی بی فاریسٹ (دوسری ترمیم) ایکٹ 2023، جی بی فنانس (دوسری ترمیم) ایکٹ 2023، جی بی جوڈیشل اکیڈمی ایکٹ 2023، جی بی فوڈ ایکٹ 2023، جی بی بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ (ترمیمی) ایکٹ 2023 اور جی بی اسٹیبلشمنٹ آف ٹیکنالوجی بورڈ ایکٹ 2023۔

ایک مثبت پیش رفت میں، وزیرِاعلیٰ حاجی گلبر خان نے اکتوبر میں خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن کے قیام کی منظوری دی جو کہ جی بی کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن ایکٹ 2022 کے تحت ہے۔[1]

وزیرِاعلیٰ کی زیرِ سربراہی میں کابینہ نے خطرناک فضلہ کے انتظام کی پالیسی 2022 اور جی بی رینج لینڈ پالیسی 2023 کے ڈرافٹ کی منظوری دی۔ کابینہ نے جی بی پولیس کے لیے خصوصی تحفظ کے یونٹس کے قیام کی بھی منظوری دی، جسے سپریم اپیلٹ کورٹ نے لکڑی کی نقل و حمل سے متعلق کیس کے فیصلے میں لازمی قرار دیا۔[2]

انصاف کی فراہمی

وزیرِاعلیٰ کی نااہلی: خالد خورشید نومبر 2020 سے جولائی 2023 تک وزیرِاعلیٰ رہے۔ ان کو جی بی چیف کورٹ کے 3 رکنی بینچ نے 4 جولائی کو جعلی ڈگری کے ذریعے لائسنس حاصل کرنے پر نااہل قرار دیا۔[3] ان کی نااہلی کے بعد سپریم اپیلٹ کورٹ کے چیف جسٹس سردار محمد شمیم خان نے طریقہ کار کی خلاف ورزیوں کا حوالہ دیتے ہوئے نئے وزیرِاعلیٰ کے لیے طے شدہ انتخاب ملتوی کر دیا۔[4] نااہل ہونے والے وزیرِاعلیٰ نے الزام لگایا کہ الیکشن میں تاخیر پی ٹی آئی کو دھمکانے کی کوشش تھی۔ دریں اثنا، ایک پی ٹی آئی کارکن رحمان داریلو کی دائر کردہ درخواست پر الیکشن کمیشن نے خالد خورشید پر تاحیات پابندی عائد کرتے ہوئے انہیں الیکشن لڑنے اور پی ٹی آئی کی علاقائی تنظیم کی سربراہی سے روک دیا۔[5]

عدالتی پیش رفت: اگست میں وزیرِاعظم شہباز شریف نے گورنر کی ایڈوائس پر چیف کورٹ میں تین ججوں کے مستقل تقرر کی منظوری دی۔ قبل ازیں مارچ کے اوائل میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے جی بی کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے وزیرِاعظم کو مزید کسی تقرر سے روک دیا تھا۔[6]

چیف کورٹ کی ویب سائٹ کے مطابق مئی میں جی بی ہائی کورٹ نے ڈیجیٹل نوٹس اور سمن سسٹم سمیت پورے عدالتی نظام کو ڈیجیٹلائز کر دیا۔

امنِ عامہ

دسمبر میں چلاس میں شاہراہ قراقرم پر ایک مسافر بس پر نامعلوم مسلح افراد نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں کم از کم 10 افراد ہلاک اور 25 زخمی ہوئے تھے۔ متاثرین کا تعلق جی بی، خیبر پختونخوا اور سندھ سمیت مختلف علاقوں سے تھا۔[7]

دسمبر میں، چلاس میں قراقرم ہائی وے پر ایک مسافر بس پر نامعلوم افراد نے حملہ کیا

جولائی میں ہونے والے ایک المناک واقعے میں، ایک 28 سالہ سکول ٹیچر، نیات امین، کو غذر میں قتل کر دیا گیا۔ یہ مبینہ طور پر ٹارگٹ کلنگ تھی۔ اس سلسلے میں جب پولیس نے ملزمان کی تلاش میں ایک گھر پر چھاپا مارا تو ایک پولیس افسر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔[8]

اکتوبر میں چیف کورٹ کے ایک سینئر جج راجا شکیل پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ سیر کے لیے نکلے تھے۔

اگست میں پنجاب کے رہائشی حاجی راشد کو بابوسر روڈ پر ڈکیتی کے دوران مسلح افراد نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ حاجی راشد سکردو کی بلتستان یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر تھے۔[9]

اگرچہ اس کے بعد بابوسر میں سکیورٹی سخت کر دی گئی تھی تاہم شاہراہ قراقرم پر مسافروں میں عدم تحفظ برقرار رہا۔[10]

جدول 1 : 2022 اور 2023 میں جی بی میں ہونے والے جرائم کا تقابلی تجزیہ

جرم	2022	2023
قتل	63	67
اقدام قتل	120	125
غیرت کے نام پر قتل	15	16
زخمی	151	143
بلوا، ہنگامہ آرائی	90	95
سرکاری عملے پر حملہ	66	83
عصمت دری	02	03
اجتماعی عصمت دری	کوئی نہیں	کوئی نہیں
اغوا	45	38
اغوا برائے تاوان	کوئی نہیں	کوئی نہیں
خودکشی	45	47
خودکشی کی کوشش	11	06
ڈکیتی	07	01
راہزنی	15	20
چوری، نقب زنی	140	173
دیگر گاڑیوں کی چوری	18	15
موٹر سائیکلز کی چوری	121	181
مویشیوں کی چوری	34	71
دیگر چوریاں	175	207
(شراب نوشی کی) ممانعت کے احکامات	62	170
سمگلنگ	کوئی نہیں	کوئی نہیں
دیگر مقامی وخصوصی قوانین	01	06

ماخذ: ایچ آر سی پی کی درخواست پر پولیس کی فراہم کردہ معلومات۔

سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی

توہین مذہب کے الزامات: ستمبر کے اوائل میں، سکردو کے رہائشیوں نے شہر میں علما کی ایک کانفرنس میں توہین مذہب کے الزام میں ممتاز شیعہ عالم آغا باقر الحسینی کے خلاف مقدمہ (ایف آئی آر) درج کرنے پر جی بی حکومت کے خلاف احتجاج کیا۔ اس صورت حال نے فرقہ ورانہ کشیدگی کو جنم دیا، جس میں اضافہ پارلیمنٹ میں توہین مذہب کے قوانین میں مجوزہ ترامیم سے ہوا۔ اس سے قبل اگست میں، سنی اکثریتی ضلع دیامر میں مظاہرین نے الحسینی کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج اور ان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا تھا، جس کے نتیجے میں شاہراہ قراقرم دو دن بلاک رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی، سکردو میں الحسینی کے خلاف ایف آئی آر واپس لینے کے لیے جوابی مظاہرے ہوئے۔ یکم ستمبر کو صورت حال اس وقت کشیدہ ہوگئی جب عالم دین مولانا قاضی نثار احمد کی جانب سے گلگت بلتستان میں ایک احتجاج کے دوران مبینہ طور پر توہین آمیز کلمات کے بعد گلگت۔ بلتستان اور گردونواح میں مظاہرے کیے گئے۔ مظاہرین نے عالم دین کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔[11]

یہ صورت حال 5 سے 18 ستمبر تک تعلیمی اداروں کی بندش، سیاحوں کے پھنس جانے اور 13 دن کے لیے موبائل نیٹ ورک کی معطلی کا سبب بنی۔ دونوں فرقوں کے متعدد مذہبی رہنماؤں کی گرفتاری اور الحسینی کی طرف سے معافی مانگنے کے بعد یہ معاملہ حل ہوگیا۔

ضمیر کی آزادی

9 مئی کے فسادات کے بعد، جس میں پی ٹی آئی کی زیر قیادت ہجوم نے کئی شہروں میں عوامی املاک کو نقصان پہنچایا اور تباہ کیا، اسلام آباد پولیس نے پی ٹی آئی رہنماؤں کو پناہ دینے کی کوشش کے الزام میں امن عامہ کے قانون ایم پی او (مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس) کے تحت وزیر اعلیٰ خالد خورشید کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ وزیر اعلیٰ کی سکیورٹی اور وزیر اعلیٰ ہاؤس میں مقیم وزرا نے صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار کی نشاندہی کرتے ہوئے گرفتاری کی مخالفت کی۔ وزیر اعلیٰ کو بعد ازاں اسلام آباد میں نظر بند کر دیا گیا۔[12]

اظہار رائے کی آزادی

صحافیوں پر حملے: ڈیجیٹل میڈیا فورم کے بانی فدا شاہ غذری پر دسمبر میں غذر میں ایک مذہبی گروہ نے حملہ کیا۔ تنظیم اہل سنت والجماعت غذر کی جانب سے ایک قرارداد منظور کی گئی اور ایک درخواست جمع کرائی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ان کے خلاف مبینہ طور پر عبادت گاہ کے تقدس کی توہین کرنے پر ایف آئی آر درج کی جائے۔[13]۔ مقامی انتظامیہ کی مداخلت کے بعد معاملہ حل ہوگیا۔

ستمبر میں گلگت میں تین مقامی صحافیوں پر کام سے واپس جاتے ہوئے نامعلوم افراد نے حملہ کیا۔ اگست میں ایک مقامی صحافی منیر اختر پر نامعلوم افراد نے حملہ کیا جس کے بعد انہوں نے راولپنڈی کے ایک پولیس سٹیشن میں شکایت درج کرائی۔

ایک مقامی صحافی شمس الرحمان کے خلاف استور میں بجلی چوری کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایسا اس لیے کیا گیا کیونکہ وہ بجلی کے محکمے میں کرپشن کو سامنے لے کر آئے۔ اپریل میں گلگت پریس کلب کے صدر کو ایک پریس کانفرنس کے دوران سپیشل برانچ کے ایک اہلکار نے مبینہ طور پر دھمکیاں دی تھیں، جس کے بعد اہلکار کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی۔

سول سوسائٹی کے ارکان کی حراست: مارچ میں، عوامی ورکرز پارٹی کے رکن آصف سخی کو ہنزہ میں فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (ایف ڈبلیو او) کے اہلکاروں کو ہراساں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا، یہ اہلکار مبینہ طور پر گوجال میں ایک بل بورڈ لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی مقدمے میں 7 دیگر افراد کے خلاف بھی کارروائی کی گئی۔[14]

غذر میں عوامی ایکشن کمیٹی کے پانچ اراکین کو مئی میں اس وقت چارج کیا گیا جب انہوں نے جی بی میں گندم کی سبسڈی ختم کرنے اور شہری سہولیات کی کمی کے خلاف احتجاج کے لیے لاؤڈ اسپیکر پر جلسہ کرنے کا اعلان کیا۔

تجمل مرحوم سمیت متعدد کارکنوں کو جولائی میں قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی کے طلبا کو احتجاج پر اکسانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور دو ہفتے تک حراست میں رکھا گیا۔ تجمل کو اگست میں رہا کیا گیا۔ سکردو سے تعلق رکھنے والے سماجی کارکن نذیر بابا پر مئی میں سوشل میڈیا پر مبینہ طور پر ریاست مخالف تبصرے کرنے پر بغاوت کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا۔

سیاسی کارکن حسنین رمل نے ایچ آر سی پی کو بتایا کہ جی بی کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھانے پر انھیں 2017 سے لے کر اب تک متعدد بار دہشت گردی کے الزام میں گرفتار کیا گیا، تاہم انھوں نے اپنے دفاع میں گلگت کی انسداد دہشت گردی کی عدالت میں جو سوالنامہ جمع کرایا اس کا ان کو کوئی جواب نہیں ملا۔

اجتماع کی آزادی

سول سوسائٹی اور طلبا: اکتوبر میں، شبیر مایار، سیاسی کارکن اور جی بی یونائیٹڈ موومنٹ کے چیف آرگنائزر کو بلتستان میں عوامی ایکشن کمیٹی کے کارکنوں کی حراست کے خلاف احتجاج کی قیادت کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا[15] مایار پر انسداد دہشت گردی قوانین کے تحت فرد جرم عائد کی گئی۔[16] اسی ماہ قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی کے 10 طلبا کو یونیورسٹی فیسوں میں اضافے کے خلاف احتجاج کرنے پر نکال دیا گیا۔[17] نومبر میں فیسوں میں اضافے کے خلاف طلبا کے بڑھتے احتجاج کے بعد قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی کی انتظامیہ نے گلگت میں یونیورسٹی کے مرکزی کیمپس کو تاحکم ثانی بند کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔

احتجاج پر پابندی: محکمہ داخلہ نے مارچ میں قراقرم ہائی وے، غذر اور سکردو کی سڑکوں پر احتجاج پر پابندی لگا دی۔[18] اگست میں، وزیر اعلیٰ کی زیر صدارت جی بی کی اپیکس کمیٹی نے اعلان کیا کہ احتجاج کی غرض سے کسی بھی سڑک کو بلاک کرنے پر امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔[19]

خوراک کے مسائل اور بجلی کی بندش پر احتجاج: جنوری کے آغاز میں اراضی اصلاحات، ٹیکسوں کے نفاذ، گندم کی قلت اور خطے میں طویل لوڈ شیڈنگ کے خلاف جی بی بھر میں شٹر ڈاؤن اور ٹرانسپورٹ ہڑتال کے دوران ہزاروں مظاہرین سڑکوں پر نکل آئے۔ مارچ میں، گلگت اور گھانچے کے رہائشیوں نے بجلی اور گندم کی مسلسل قلت پر صدائے احتجاج بلند کی۔ گلگت میں، خواتین سمیت مظاہرین نے شہر کے اہم چوراہے پر جمع ہو کر روزانہ 22 گھنٹے بجلی کی بندش کے خلاف احتجاج کیا۔[20]

زمینوں کی تحویل کے خلاف احتجاج: جنوری میں ایک احتجاج کے دوران قراقرم ہائی وے کو بلاک کرنے پر 11 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا جس میں انہوں نے بھاشا، دیامر ڈیم کی سائٹ میں آنے والی زمینوں کے معاوضے کا مطالبہ کیا تھا۔ مئی میں گلگت کی تنظیم پشتانی باشندگان نے علاقے میں زمین کی غیر قانونی الاٹمنٹ اور تحویل (ایکویزیشن) میں لیے جانے کی مذمت کرتے ہوئے ایک احتجاج کیا۔ ان کے مطالبات میں تمام ناجائز الاٹمنٹس کی منسوخی اور گلگت بلتستان میں اس کے حقداروں کو زمین کی واپسی شامل تھی۔

دیگر مظاہرے: مئی میں جموں کشمیر لبریشن فرنٹ (جے کے ایل ایف) کے 7 کارکنوں کو گلگت۔ بلتستان پریس کلب کے سامنے جے کے ایل ایف کے مرحوم رہنما امان اللہ خان کی برسی پر مظاہرہ کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔

گلگت اور گھانچے کے رہائشیوں نے گندم کی مسلسل قلت پر بے چینی کا اظہار کیا

گلگت۔ بلتستان

اگست میں، نگر میں 8 مظاہرین کے خلاف سپیشل کمیونیکیشن آرگنائزیشن کے خلاف احتجاج کرنے پر ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ علاقے میں انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والے اس واحد ادارے کا انتظام پاکستانی فوج کے پاس ہے۔

انجمن سازی کی آزادی

قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی کے طلبا نے نومبر میں فیسوں میں اضافے کے خلاف گلگت میں احتجاج کے دوران یونین کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ اسی دوران گلگت۔ بلتستان اسمبلی کے پی پی پی کے رکن غلام شہزاد آغا کی جانب سے ایک قرارداد بھی پیش کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ جی بی میں طلبہ یونینز کو بحال کیا جائے۔

نقل وحرکت کی آزادی

شیڈول فور: اگرچہ انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997 کے شیڈول فور کے تحت فہرست میں شامل افراد کی تعداد میں کمی آئی ہے، تاہم کچھ سیاسی کارکنان اور قوم پرست اس فہرست میں شامل رہے، جن میں سیاسی کارکن منظور پروانہ، شبیر مایار اور حسنین رمل شامل ہیں۔

سڑکوں کی بندش: اگست میں، دیگر حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ حکومت نے فیصلہ کیا کہ قراقرم ہائی وے اور بابوسر روڈ روزانہ رات 12 بجے سے صبح 6 بجے تک ٹریفک کے لیے بند رہیں گے جب کہ جی بی اور دیگر علاقوں کے درمیان شام 7 بجے سے نصف شب تک گاڑیوں کی آمد و رفت قافلوں کی صورت میں ہوگی۔ یہ اقدامات بابوسر روڈ پر یونیورسٹی کے لیکچرار کے قتل کے بعد کیے گئے (دیکھئے امنِ عامہ)۔[21]

سیاسی شمولیت

گلگت۔ بلتستان کی سیاسی حیثیت پچھلے برسوں کی طرح غیر یقینی کا شکار رہی۔ اگست میں، جی بی ایل اے (قانون ساز اسمبلی) نے متفقہ طور پر وفاقی حکومت سے درخواست کی کہ وہ جی بی آرڈر 2018 میں ترمیم کے لیے اختیار تفویض کرے۔ درخواست میں اس بات پر زور دیا گیا کہ خطے کو آئینی اختیارات ملیں، جوڈیشل کمیشن کے تقرر کیے جا سکیں اور نیشنل فنانس کمیشن میں مالیاتی وسائل مختص کرنے کے معاملے کا حل نکالا جائے۔[22]

مارچ میں جی بی ایل اے کی عمارت کے باہر ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ اس میں مطالبہ کیا گیا کہ اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے کیونکہ گزشتہ چھ ماہ سے کوئی اجلاس (سیشن) نہیں ہوا۔[23]

نا اہلی اور اس کے اثرات: جولائی میں، وزیر اعلیٰ کو اس وقت گھر بھیج دیا گیا جب چیف کورٹ نے فیصلہ کیا کہ انہوں نے جی بی بار کونسل سے لائسنس کے لیے درخواست دیتے وقت جعلی ڈگری کا استعمال کیا۔ تاہم، اس کیس نے الیکشن کمیشن اور مقامی بار کونسل کی جانچ کے معیار کے بارے میں کئی سوالات اٹھائے، کیونکہ خالد خورشید 2 سال سے زیادہ عرصے سے وزیر اعلیٰ کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے اور اس سے پہلے کسی نے ان کی اسناد کی جانچ پڑتال نہیں کی تھی۔[24]

سینیٹ کے سابق چیئرمین رضا ربانی نے جی بی ایل اے میں پولیس کی مداخلت کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے اسمبلی کے تقدس کی پامالی اور اس کی حیثیت کو بلدیاتی اداروں سے نیچے گرانے کے مترادف قرار دیا۔ اگرچہ پولیس سکیورٹی خدشات کو بنیاد بنا کر اسمبلی میں داخل ہوئی، تاہم مبینہ طور پر اس حربے کا مقصد خالد خورشید کی نا اہلی کے بعد پی ٹی آئی کے نامزد کردہ وزیر اعلیٰ کے لیے اراکین کو ووٹ دینے سے روکنا تھا۔[25]

جون میں اسمبلی کے سپیکر امجد علی زیدی کو تحریک عدم اعتماد کا سامنا کرنا پڑا جس کے نتیجے میں وہ اپنے منصب سے ہٹا دیے گئے۔ ان کی جگہ ڈپٹی اسپیکر نذیر احمد بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہوئے۔[26] ایک مثبت پیش رفت میں سعدیہ دانش جی بی کی پہلی خاتون ڈپٹی سپیکر بن گئیں۔ وہ جولائی میں بلا مقابلہ منتخب ہوئی تھیں۔[27]

جولائی میں سپریم ایپلیٹ کورٹ میں اسمبلی قواعد کی خلاف ورزی سے متعلق ایک درخواست دائر کی گئی جس کے بعد عدالت نے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کو ملتوی کر دیا۔ عدالت کی مداخلت سے پہلے پولیس نے 'دھماکا خیز مواد' سے منسلک سکیورٹی خدشات کی بنا پر اسمبلی کے عملے اور صحافیوں کا ایوان سے انخلا کیا تھا۔[28]

وزیر اعظم کے مشیر برائے امور کشمیر و گلگت۔ بلتستان قمر زمان کائرہ نے جولائی میں مخلوط حکومت کی تشکیل کے لیے کوششیں شروع کیں، ان کوششوں کے تحت سیاسی و مذہبی قیادت سے رابطہ کیا گیا۔ رابطہ کیے جانے والوں میں گورنر سید مہدی شاہ، اپوزیشن لیڈر امجد حسین، مسلم لیگ (ن) اور جے یو آئی۔ف کے نمائندگان شامل تھے[29]۔ پی ٹی آئی کے

امیدوار خالد خورشید کی نا اہلی کے بعد جولائی میں پی ٹی آئی کے منحرف رکن حاجی گلبر خان 32 میں سے 19 ووٹ حاصل کر کے وزیر اعلیٰ بنے۔ راجا اعظم خان نے، جن کی خالد خورشید نے اپنے جانشین کے طور پر توثیق کی، الیکشن کا بائیکاٹ کیا۔ پی ٹی آئی کے فارورڈ بلاک کے سربراہ جاوید علی منوا نے بھی اس انتخاب کا بائیکاٹ کیا۔ پی ٹی آئی نے انتخابات کو عوامی مینڈیٹ پر ڈاکا قرار دیتے ہوئے اس کارروائی کی مذمت کی۔[30]

ستمبر میں خالد خورشید کی نا اہلی کے بعد استور میں ضمنی انتخاب ہوا۔ ان کے والد، پی ٹی آئی کے امیدوار خورشید خان نے مبینہ طور پر غیر سرکاری نتائج کے مطابق سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے۔[31] تاہم، جیتنے والے امیدوار پر دھاندلی کے الزامات کو بنیاد بنا کر نتائج روک لیے گئے۔

اس سے پہلے اگست میں، پی ٹی آئی کے وزیر منصوبہ بندی فتح خان کو اسمبلی رکنیت سے نا اہل قرار دے دیا گیا تھا جب الیکشن ٹریبونل نے بقیہ مدت کے لیے پیپلز پارٹی کے جمیل احمد کے حق میں فیصلہ سنایا۔ سابق ڈپٹی سپیکر جمیل احمد نے 2020 کے انتخابات میں گلگت کے ایک حلقے سے فتح خان کی جیت کو چیلنج کرتے ہوئے ان پر دھاندلی کا الزام لگایا تھا۔[32]

بجٹ اور فنڈز: گلگت - بلتستان اسمبلی نے جون میں مالی سال 24-2023 کے لیے 116 ارب روپے کے ٹیکس فری بجٹ کی منظوری دی۔ اپوزیشن ارکان نے بجٹ میں مقامی مسائل کو ترجیح نہ دینے پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا[33]۔ جی بی ایل اے کے اراکین نے اگست میں خطے میں سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے فراہم کیے گئے فنڈز میں مبینہ بدعنوانی اور غلط استعمال کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔[34]

مقامی حکومت

کابینہ نے جولائی میں اپنے پہلے اجلاس میں اس مسئلے پر قانونی تنازعے کا خاتمہ کرتے ہوئے خطے میں بلدیاتی انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا۔[35] اس سے قبل جنوری میں جی بی کے چیف الیکشن کمشنر راجہ شہباز خان نے کہا کہ الیکشن کمیشن بلدیاتی انتخابات کرانے کیلیے تیار ہے، جو کہ گزشتہ 18 سال سے نہیں کرائے گئے تھے۔[36] جولائی میں انہوں نے اعلان کیا کہ بلدیاتی انتخابات نومبر کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوں گے۔[37]

اگست میں حکومت نے سٹی میٹرو پولیٹن کارپوریشنوں، میونسپل کارپوریشنوں، تحصیل کونسلوں، میونسپل کمیٹیوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کونسلوں میں حلقہ بندیوں کے لیے کمیٹیاں تشکیل دیں۔[38] تاہم ناکافی انتظامات کے نتیجے میں یہ انتخابات 2023 کے آخر تک نہیں ہو سکے۔

خواتین

زندگی کے ہر شعبے میں مقامی خواتین کی نمائندگی کم رہی۔ ان میں جی بی کونسل، سول سروسز، الیکشن کمیشن، انتظامیہ، محکمہ ورکس اور دیگر اہم ڈیپارٹمنٹس سمیت متعدد شعبے شامل ہیں۔

مارچ میں خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے پہلا سالانہ خواتین سمٹ گلگت - بلتستان میں دادی جواری پبلک پالیسی سنٹر نے جی بی حکومت اور یو این ویمن کے تعاون سے منعقد کیا۔ سمٹ میں خواتین محنت کشوں کے حقوق، حکومت میں مساوی مواقع کو یقینی بنانے، تشدد کا شکار ہونے والوں کے لیے امدادی مراکز کا قیام، ہراساں کیے جانے کے حوالے سے قانونی سقم دور کرنے، اور خواتین کے لیے زمین اور وراثت کے حقوق کو محفوظ بنانے کے چیلنجوں پر روشنی ڈالی گئی۔

مارچ میں، پہلی سالانہ خواتین کانفرنس گلگت میں منعقد ہوئی

خواتین پر تشدد: خواتین کے خلاف تشدد، غیرت کے نام پر قتل، خودکشی، گھریلو تشدد اور کام کی جگہ پر ہراساں کیے جانے کی رپورٹس سامنے آتی رہیں۔ اپریل میں غذر میں مبینہ طور پر غیرت کے نام پر پانچ بچوں کی ایک 35 سالہ ماں کو قتل کر دیا گیا۔[39]

گھریلو تشدد کے خلاف قانون سازی 2022 تک زیرِ التوا رہی۔ تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کے لیے ایک پناہ گاہ (شیلٹر ہوم) گزشتہ پانچ سال سے زیرِ تعمیر ہے۔ خودکشی، غیرت کے نام پر قتل اور خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات سے نمٹنے کے لیے جی بی میں اب بھی نفسیاتی ہسپتالوں، فرانزک لیبارٹریوں اور میڈیکولیگل ماہرین کی کمی ہے۔

پولیس کے اعداد و شمار کے مطابق 2023 میں غیرت کے نام پر 16 قتل کے ساتھ ساتھ خودکشی کے 47 واقعات اور خودکشی کی کوشش کے 6 واقعات رپورٹ ہوئے۔ سکردو میں جون میں ایک لڑکی کو اس کے بھائی نے اس وجہ سے قتل کر دیا کہ سوشل میڈیا پر لڑکی کی ویڈیو وائرل ہوئی تھی۔[40]

ایچ آر سی پی کے شکایات سیل نے سال کے دوران مجموعی طور پر تشدد کے 80 کیس ریکارڈ کیے۔ ان میں سے صنفی بنیاد پر تشدد کے 50 کیسز تھے۔

سال کے دوران خواتین کے خلاف سائبر ہراسانی کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے۔ جنوری میں، سوشل میڈیا کے ذریعے یہ بات سامنے آئی کہ فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) نے گلگت بلتستان میں ایک شخص کو مبینہ طور پر جی بی میں خواتین کی سائبر ہراسانی میں ملوث ہونے پر گرفتار کیا۔

ٹرانس جینڈر افراد

مقامی سماجی کارکنوں کے مطابق، خواجہ سرا کمیونٹی سماجی دباؤ کی وجہ سے اپنی شناخت چھپانے پر مجبور ہے۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے سماجی اقتصادی سروے کے مطابق، خطے میں کم از کم 45 خواجہ سرا بچے سکولوں سے باہر ہیں۔

ایچ آر سی پی کو خواجہ سراؤں کی جانب سے گلگت بلتستان، غذر اور ہنزہ میں گھریلو تشدد کی 3 شکایات موصول ہوئیں۔

بچے

ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کے مطابق، 2023 میں بچوں سے بدسلوکی کے 27 کیسز رجسٹر ہوئے جن میں جنسی زیادتی، جسمانی تشدد، نظر انداز کیا جانا، دھونس، جسمانی سزا، کم عمری کی شادی اور بھیک منگوانا شامل ہیں۔

بیشتر بچوں کی عمر 11 سے 15 سال کے درمیان تھی اور رپورٹ ہونے والے زیادہ تر واقعات لڑکوں سے متعلق ہیں۔

خواتین کے حقوق کے قومی کمیشن کی کوششوں کے باوجود بچپن کی شادی روکنے کا چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ زیر التوا رہا۔ یونیسیف کی طرف سے کیے گئے ملٹی پل انڈیکیٹرز کلسٹر سروے (مختلف سماجی شعبوں میں ترقی کے اشاریے) کے تازہ ترین تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ گلگت۔ بلتستان میں بچوں کی شادیوں کی شرح 26 فیصد تک بڑھ گئی ہے۔ سروے کے مطابق جی بی میں تقریباً 50 ہزار بچے چائلڈ لیبر کا شکار ہیں جو کہ اس خطے میں بچوں کی کل آبادی کا تقریباً 14 فیصد ہیں۔

بچوں کے خلاف تشدد کے واقعات رپورٹ ہوتے رہے۔ غذر پولیس نے پنیال وادی میں ایک ستر سالہ شخص کو مبینہ طور پر ایک نو سالہ بچی کی عصمت دری پر گرفتار کیا۔[41]

محنت کش

لیبر ڈیپارٹمنٹ وسائل اور صلاحیت کی کمی کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوا جبکہ مزدوروں کے حقوق کے بارے میں آگاہی کم رہی۔

محنت کشوں کو پیش آنیوالے حادثات: اپریل میں دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیراتی سائٹ پر پہاڑی چٹان کو توڑنے کے دوران ہونے والے دھماکے میں 3 مزدور جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 10 زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب مزدور دھماکا خیز مواد تیار کر رہے تھے۔ پولیس کے مطابق، شارٹ سرکٹ کے باعث حادثاتی طور پر دھماکا ہوا۔[42]

سرکاری عہدے: مئی میں، جی بی کے لائن ڈپارٹمنٹ کے افسران نے سیکرٹریٹ پوسٹوں میں آزاد جموں و کشمیر اور دیگر صوبوں کے برعکس اپنی نمائندگی نہ ہونے کو اجاگر کرتے ہوئے 30 فیصد کوٹے کی درخواست کی۔ جی بی پروفیشنل اینڈ یونیفائیڈ آفیسرز ایسوسی ایشن نے وزیراعلیٰ اور چیف سیکرٹری کو ایک خط میں افسران کے مساوی حقوق اور مراعات کے دیرینہ مطالبے پر زور دیا۔[43]

نئی تعینات ہونے والی لیڈی ہیلتھ ورکرز نے جنوری میں وزیراعلیٰ کی رہائش گاہ کے باہر اپنے تقرر کی معطلی کے خلاف احتجاج کیا۔ حکومت نے 600 سے زائد اسامیوں کا اشتہار دے کر امیدواروں کا تقرر کیا تھا تاہم وزیراعلیٰ خالد خورشید نے تقرر کے لیٹر جاری کرنے سے ایک روز قبل اسے معطل کر دیا۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ وزیراعلیٰ اپنے من پسند امیدواروں کا تقرر چاہتے ہیں۔[44] بعدازاں مظاہرین کے ساتھ بات چیت کے بعد معاملہ حل ہو گیا۔

معمر افراد

بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود سے متعلق سینئر سٹیزن ویلفیئر ایکٹ 2022 کا نفاذ ابھی تک زیر التوا ہے، جبکہ اس کے قواعد وضوابط کو ابھی تک حتمی شکل نہیں دی گئی۔ اس خطے میں بے گھر بزرگوں اور گھریلو تشدد کے شکار معمر افراد کے لیے پناہ گاہوں کی بھی کمی ہے۔

معذوری کے ساتھ جیتے افراد

معذوری کے ساتھ زندگی گزارنے والے افراد کی تنظیموں (PLWDs) کے مسلسل مطالبات کے باوجود رائٹس آف پرسنز ہونگ وِد ڈِس ایبلٹیز ایکٹ 2019 کو سال کے آخر تک مؤثر طریقے سے نافذ نہیں کیا گیا تھا، اس کے ضوابط کار کی منظوری ابھی باقی ہے۔[45] ان تنظیموں نے گلگت بلتستان میں نشستیں مختص کرنے کا مطالبہ کیا۔

معذور افراد کی انجمن کے صدر کا کہنا ہے کہ (PLWDs) ایک اندازے کے مطابق آبادی کا 10 فیصد ہیں، اس کے باوجود انہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

ایک ذہنی معذور شخص قاسم خان کو جون میں ایک مقامی عدالت نے توہین مذہب کے الزام میں سزا سنائی۔ اسے جنوری 2022 میں غذر میں ایک مقامی مسجد کی بے حرمتی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

گلگت۔ بلتستان کے ایک ایجوکیشنل کمپلیکس میں معذوری کا شکار افراد کے لیے مختص واحد ہاسٹل، چیف کورٹ کی جانب سے احاطے کو خالی کرنے کا نوٹس موصول ہونے کے باوجود، قومی احتساب بیورو کے قبضے میں رہا۔

پناہ گزین اور اندرونی طور پر بے گھر افراد

سال 2021 میں روندو میں آنے والے زلزلے، حسن آباد میں برفانی جھیل کے سیلاب اور 2010 میں عطا آباد لینڈ سلائیڈ سے بے گھر ہونے والے افراد کو بحالی، بچوں کے لیے سکول، صحت کی سہولتوں تک رسائی اور دیگر ضروریات کے حوالے سے مسائل کا سامنا رہا۔ حکومت نے ان معاملات پر سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ روندو زلزلے سے بے گھر ہونے والے قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی کے طلبا پر امتحان میں بیٹھنے پر پابندی لگا دی گئی حالانکہ وزیر اعلیٰ نے ان کے لیے فیس معافی کے پیکج کا اعلان کیا تھا۔[46]

جگلوٹ کے رہائشیوں نے جون میں شاہراہ قراقرم بلاک کر دی۔ وہ برفانی جھیل کے سیلاب کے بعد بحالی کے لیے قائم کیے گئے فلڈ ریلیف فنڈز کے مبینہ غلط استعمال کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔[47] ایک مقامی ڈیجیٹل نیوز پلیٹ فارم کی رپورٹ کے مطابق، فروری میں، غذر کے شیر قلعہ میں موجود سیلاب متاثرین نے بحالی کے سلسلے میں حکومت کی عدم توجہ پر مایوسی کا اظہار کیا۔

سڑکوں کی خستہ حالی کے باعث 2023 میں درجنوں حادثات پیش آئے، ریسکیو 1122 کے اعداد و شمار کے مطابق ان حادثات کے نتیجے میں کم از کم 34 افراد ہلاک اور 50 زخمی ہوئے۔ حکومت گلگت۔ بلتستان میں ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے میں نمایاں بہتری لانے میں ناکام رہی۔

زمینوں پر قبضہ

گزشتہ 5 سالوں میں حکومت اور مقامی آبادیوں کے ساتھ ساتھ کمیونٹیز کے باہمی زمینی تنازعات میں اضافہ ہوا ہے۔ گلگت۔ بلتستان میں بنجر اراضی کے لیے لینڈ اصلاحات اور پالیسیوں کی عدم موجودگی میں حکومت اور لینڈ مافیا کی جانب سے غیر قانونی طور پر زمینوں پر قبضے میں اضافہ ہوا۔ علی آباد میں ایک رہائشی نے مقامی انتظامیہ پر الزام لگایا کہ سرکاری عمارت کے لیے اس کی زمین پر قبضہ کیا گیا۔[48] زمینوں پر قبضے کے خلاف بڑے پیمانے پر ہونے والے مظاہروں کے بعد، حکومت نے اصلاحات پر مشاورت شروع کی لیکن جی بی میں قوم پرست اور ترقی پسند جماعتوں نے اس عمل کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے آزاد جموں و کشمیر کی طرز پر سٹیٹ سبجیکٹ رول کی بحالی کا مطالبہ کیا۔

زمین پر قبضے کے ایک معاملے میں، گوروجگلوٹ کے رہائشیوں نے جنوری میں وزیر اعلیٰ اور دیگر حکام کو ایک درخواست بھیجی، جس میں الزام لگایا گیا کہ فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (ایف ڈبلیو او) نے کمیونٹی کی زمین کے ایک حصے پر قبضہ کر لیا ہے جو اسے پہلے کرائے پر دیا گیا تھا۔ تاہم ایف ڈبلیو او نے نہ تو کرایہ ادا کیا اور نہ زمین خالی کی۔ مارچ میں، ہنزہ میں متنازع بنجر زمین کے معاملے پر گنیش کے رہائشیوں پر مبینہ طور پر حملہ کرنے کے الزام میں نگر کے 100 سے زیادہ افراد کے خلاف علی آباد میں ایک ایف آئی آر درج کی گئی۔

تعلیم

مثبت اقدامات: جی بی حکومت نے قدامت پسند ضلع دیامر میں لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے مثبت اقدامات کرتے ہوئے 100 سے زائد گھریلو اسکول قائم کیے۔ یہ ضلع روایتی طور پر لڑکیوں کی تعلیم کا مخالف رہا ہے جہاں خواتین کی شرح خواندگی صرف 5 فیصد ہے۔ دوسرے دور افتادہ علاقے جیسے شگر اور کھرمنگ بھی سکولوں سے محروم اور اساتذہ کی مسلسل کمی کا شکار ہیں۔ کھرمنگ اور جی بی کے دیگر حصوں میں اساتذہ کی کمی کے خلاف طلبا نے سال بھر احتجاج کیا۔ جنوری میں انتظامیہ نے اعلان کیا کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے چھ ماہ کے دوران 4000 اساتذہ کو بھرتی کرے گی۔[49] حکومت نے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے اور خطے بھر کے سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی کمی پر قابو پانے کے لیے اگلے تین سال میں 2.19 ارب روپے کی لاگت سے 1000 ایجوکیشن فیلوز کی خدمات حاصل کرنے کا ایک منصوبہ بھی شروع کیا۔[50]

تعلیمی سال کے آغاز پر جی بی بھر کے سرکاری اسکولوں میں کل 26,266 طلباء نے داخلہ لیا، جو 2022 کے مقابلے

میں داخلوں میں 13 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ چیف سیکرٹری نے سرکاری اعداد و شمار جاری کیے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ غذر اور کھرمنگ میں طلبا کے سب سے زیادہ داخلے ہوئے جہاں پچھلے سال کے مقابلے میں 22 فیصد سے زیادہ کا غیر معمولی اضافہ دیکھا گیا۔[51] چلاس کی ایک ذیلی جیل کو مئی میں لڑکیوں کے سکول میں تبدیل کر دیا گیا، جس میں 200 طالبات کی گنجائش پیدا ہوئی۔ دیامر میں کمشنر ہاؤس، جو اس وقت زیرِ تعمیر ہے، کو دوبارہ خواتین کے ہاسٹل کے طور پر تبدیل کیا جائے گا۔[52]

دیگر پیش رفت: قومی نصاب کونسل نے فروری میں بروشسکی رسم الخط کو فارسی یا عربی اور رومن زبانوں میں منظور کیا۔ بروشسکی، جسے تقریباً 3 لاکھ افراد بولتے ہیں، اب یہ دوہرے رسم الخط کی حامل ہے اور اسے زیادہ وسعت مل گئی ہے۔[53]

سال 2023 میں قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی کے حکام نے بتایا کہ طلبا کی جانب سے نامعلوم وجوہات کی بنا پر مجموعی طور پر 91 کروڑ روپے کی فیس ادا نہیں کی گئی۔ یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبران نے جون میں مالی بحران اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے خلاف احتجاج کیا۔

صحت

دماغی صحت گلگت۔ بلتستان میں ایک نظر انداز شعبہ رہا، جیسا کہ خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات (پولیس ریکارڈ کے مطابق 47 خودکشیاں) اور گھریلو تشدد سے ظاہر ہے۔ اس کے باوجود، گلگت۔ بلتستان میں دماغی صحت کی دیکھ بھال کی بنیادی سہولتوں بشمول نفسیاتی ہسپتال اور دماغی امراض میں مبتلا افراد کی بحالی کا فقدان ہے۔ وزیراعلیٰ گلبر خان نے اگست میں ڈاکٹروں کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو 65 سال تک بڑھانے کے بل کی منظوری کو گلگت۔ بلتستان ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے احتجاج کے باعث روک دیا۔[54]

ماحول

گلگت۔ بلتستان خاص طور پر موسمیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والی قدرتی آفات جیسے کہ برفانی جھیلوں کے پھٹنے سے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ (زمین کھسکنے) کے خطرات سے دوچار ہے، جس کے باعث لوگوں کے لیے چھت، خوراک اور صحت کے حقوق بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ جنوری میں یورپی یونین نے جی بی اور خیبر پختونخوا میں پائیدار اور ماحولیاتی تغیرات سے نبرد آزما ہونے والے منصوبوں کے لیے 7 ارب 86 کروڑ روپے کی گرانٹ منظور کی۔ فنڈز توانائی کے منصوبوں میں استعمال کیے جائیں گے۔[55]

سیلاب

دیامر کی تانگیر وادی میں، جنوری میں تودہ گرنے کے باعث دو جھیلیں پھٹنے سے چار گھر تباہ ہوئے اور 40 کو نقصان پہنچا۔[56] چیف سیکرٹری نے فروری میں گلیشیل لیک آؤٹ برسٹ فلڈ پراجیکٹ کے تحت جی بی کی 200 وادیوں میں

قبل از وقت سیلاب کے وارننگ سسٹم نصب کرنے کا اعلان کیا۔[57]

پاکستان کے محکمہ موسمیات نے جون میں جی بی اور خیبر پختونخوا کے کچھ حصوں کے لیے الرٹ جاری کیا تھا، جس میں بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے دوران اچانک سیلاب اور برفانی جھیل کے پھٹنے کے باعث سیلاب کے خدشے کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا۔[58] سیلاب کے باعث لینڈ سلائیڈنگ سے دیامر، جگلوٹ اور اسکردو میں شاہراہ قراقرم کے کئی حصے بند ہو گئے جس سے ہزاروں مسافر پھنس گئے۔[59]

سیلاب کے نتیجے میں ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ کے باعث شاہراہ قراقرم دیامر، جگلوٹ اور سکردو کے مقام پر بند ہو گئی

آلودگی اور پانی کی قلت: جی بی حکومت نے اگست میں انسانی صحت اور ماحول پر پڑنے والے منفی اثرات کی روک تھام کے لیے بیگز اور بوتلوں سمیت سنگل یوز پلاسٹک پر مکمل پابندی کا اعلان کیا۔[60]

سدپارہ ڈیم میں پانی کی سطح ڈیڈ لیول تک گرنے سے سکردو کے رہائشیوں کو پانی کی شدید قلت کا خدشہ ہے۔[61]

ثقافت

گلگت۔ بلتستان میں محکمہ ثقافت فعال نہیں ہے۔ یہاں ثقافتی سرگرمیوں بشمول مقامی تہواروں کے انعقاد، کھیلوں اور دیگر تفریحی سرگرمیوں کے فروغ پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔

حکومت نے 2015 میں مقامی زبانوں اور ثقافت کے فروغ کے لیے ریجنل لینگویجز، آرٹس اینڈ کلچرل اکیڈمی کے قیام کا اعلان کیا لیکن 2023 تک، وسائل کی کمی کی وجہ سے یہ کام نہیں ہو سکا۔ خطے میں ثقافتی سرگرمیوں کے لیے ایک عوامی آڈیٹوریم تک نہیں ہے اور نہ ہی اس خطے کو بیرون ملک ثقافتی تبادلوں میں شامل کیا گیا۔

حوالہ جات

1 CM approves establishment of 'Gilgit Baltistan Commission on the Status of Women'. (2023, October 14). Pamir Times. https://pamirtimes.net/2023/10/14/cm-approves-establishment-of-gilgit-baltistan-commission-on-the-status-of-women/

2 Gilgit-Baltistan cabinet approves key policies, vows to prioritize development and security. (2023). Ibex Times. https://ibextimes.com/?p=4844

3 J. Nagri. (2023, December 22). Ex-GB CM disqualified. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1799864/ex-gb-cm-disqualified

4 Election for GB CM postponed. (2023, July 6). The Nation. https://www.nation.com.pk/06-Jul-2023/election-for-gb-cm-postponed#:~:text=Chief%20Justice%20(CJ,court%20by%20today

5 J. Nagri. (2023, December 22). Ex-GB CM disqualified. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1799864

6 Supreme Court restricts PM Shahbaz Sharif from appointing judges in G-B. (2023, March 1).https://en.dailypakistan.com.pk/about-us

7 10 martyred in Chilas bus attack. (2023, December 3). The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2448741/10-martyred-in-chilas-bus-attack

8 J. Nagri. (2023, October 5). Teacher's murder in GB's Ghizer sparks protests. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1779324

9 N. A. Sadpara. (2023, August 23). Academic resisting robbery bid shot dead at Babusar Top. The News. https://www.thenews.com.pk/print/1102430-academic-resisting-robbery-bid-shot-dead-at-babusar-top

10 J. Nagri. (2023, August 22). Security tightened at Babusar top after lecturer's killing. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1771466/security-tightened-at-babusar-top-after-lecturers- killing

11 J. Nagri. (2023, September 3). Unrest in Gilgit-Baltistan as clerics court controversy. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1773695/unrest-in-gilgit-baltistan-as-clerics-court-controversy

12 Capital Police put GB CM under house arrest for 'sheltering PTI leaders'. (2023, May 11) Pakistan Today.ttps://www.pakistantoday.com.pk/2023/05/11/gb-cm-placed-under-house-arrest-for-sheltering-pti-leaders/

13 Complaint received by HRCP's Gilgit office.

14 Complaint received by HRCP's Gilgit office.

15 An alliance of local political parties and civil society organizations who have been raising their voices for the rights of local people.

16 Locals protests arrest of activist in Pakistani Kashmir. (2023, October 24). Dhaka Tribune. https://www.dhakatribune.com/world/world-others/328948/locals-protest-arrest-of-activist-in-pakistani

17 Complaint received by HRCP's Gilgit office.

18 Protest demonstrations banned on KKH and Skardu road. (2023). Ibex Times. https://ibextimes.com/?p=2309

19 Strict action will be taken against hatemongers, no one will be allowed to block KKH, JSR road:Apex Committee. (2023, August 28). Pamir Times. https://pamirtimes.net/2023/08/28/strict-action-will-be-taken-against-hatemongers-no-one-will-be-allowed-to-block-kkh-jsr-road-apex-committee/

20 J. Nagri. (2023, March 1). Gilgit residents protests wheat, electricity shortage. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1739718/gilgit-residents-protest-wheat-

21 J. Nagri. (2023. August 22). Security tightened at Babusar Top after lecturer's killing. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1771466/security-tightened-at-babusar-top-after-lecturers- killing

22 J. Nagri. (2023, August 13). GB assembly passes resolution for constitutional empowerment. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1769867/gb-assembly-passes-resolution-for-constitutional-empowerment

23 J. Nagri. (2023, March 15). Political parties demand GB assembly session. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1742206/political-parties-demand-gb-assembly-session

24 Fake degree fallout. (2023, July 6), The Express Tribune. https://tribune.com.pk/story/2424858/fake-degree-fallout

25 A. Yasin. (2023, July 7). Rabbani condemns police action at GB assembly. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=217555

26 J. Nagri. (2023, June 8). GB assembly speaker ousted, replaced by his deputy. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758575/gb-assembly-speaker-ousted-

27 J. Nagri. (2023, July 18). Sadia Danish becomes GB's first woman deputy speaker. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1765392

28 J. Nagri. (2023, July 6). Court defers CM poll as police 'seal' GB assembly. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1763222/court-defers-cm-poll-as-

28 J. Nagri. (2023, July 12). PPP's Kaira leads efforts to form coalition govt in GB. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764254/ppps-kaira-leads-efforts-to-

30 I. Taj. (2023, July 13). Haji Gulbar Khan elected GB chief minister. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1764488/haji-gulbar-khan-elected-gb-chief-minister

31 PTI defeats PML-N, PPP in GBLA-13 Astore-1 by-election. (2023, September 9). Pakistan Today. https://www.pakistantoday.com.pk/2023/09/09/pti-defeats-pml-n-ppp-in-gbla-13-astore-1-by-election/

32 N. Sadpara. (2023, August 19). Election Tribunal disqualifies Fathullah Khan from GB Assembly. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=229830

33 J. Nagri. (2023, June 29) GB Budget 2023-24: GB assembly passes Rs 116bn tax-free budget.https://www.Dawn.com/news/1762239/gb-budget-2023-24-gb-

34 J. Nagri. (2023, August 9). GB lawmakers demand probe into 'misuse of funds' for flood hit. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1769171/gb-lawmakers-demand-probe-into-misuse-of-funds-for-flood-hit

35 J. Nagri. (2023, July 20). After 18-year delay, GB LG polls likely this year. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1765754/after-18-year-delay-gb-lg-polls-likely-this-year

36 J. Nagri. (2023, January 25). Prepared for local polls, GB electoral watchdog awaits govt nod. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1733503/prepared-for-local-polls-gb-electoral-watchdog-awaits-govt-nod

37 GB local govt polls set for first week of November. (2023, July 28). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1767198/gb-local-govt-polls-set-for-first-week-of-november

38 J. Nagri. (2023, August 5). GB govt forms panels for delimitation of constituencies. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1768403/gb-govt-forms-panels-for-delimitation-of- constituencies

39 Complaint received by HRCP's Gilgit office.

40 Girl killed in the name of honor after video goes viral on social media. (2023, June 28). Pamir Times. https://www.facebook.com/pamirtimes/posts/girl-killed-in-the-name-of-honor-after-video-goes-viral-on-social-media-a-girl-w/655833509916980/

41 J. Nagri. (2023, June 8). 70-year-old man arrested for raping minor in Ghizer. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1758561

42 J. Nagri. (2023, April 8). Three killed during rock blasting. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1746547/three-killed-during-rock-blasting

43 J. Nagri. (2023, May 22). GB officers seek quota in secretariat posts. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1754893/gb-officers-seek-quota-in-secretariat-posts

44 J. Nagri. (2023, January 12). GB lady health workers continue protest despite harsh weather. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1731162/gb-lady-health-workers-continue-protest-despite-harsh-weather

45 Need to develop Rules of Business for GB Disability Act 2019 highlighted. (2023, October 30). The Nation. https://www.nation.com.pk/30-Oct-2023/need-to-develop-rules-of-business-for-gb-disability-act-2019-highlighted

46 Complaint received by HRCP's Gilgit office.

47 J. Nagri. (2023, June 23). Protestors block Karakoram Highway over 'misuse' of flood-aid money. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1761234/protesters-block-karakoram-

48 Complaint received by HRCP's Gilgit office.

49 GB plans hiring 4,000 teachers in six months. (2023, January 5). Dawn. https://www.Dawn.com/news/1730011/gb-plans-hiring-4000-teachers-in-six-months

50 J. Nagri. (2023, August 2023). GB to hire 1,000 education fellows in govt schools. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1767876/gb-to-hire-1000-education-

51 K. Abbasi. (2023, May 9). Enrolment in GB govt schools up by 13pc. The News. https://e.thenews.com.pk/detail?id=200378

52 J. Nagri. (2023, May 22). GB turns Chilas sub-jail into girls' school. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1754963/gb-turns-chilas-sub-jail-into-

53 J. Nagri (2023, February 2). Burushaski script in Roman, Perso-Arabic character okayed. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1734892/burushaski-script-in-roman-perso-arabic-characters- okayed

54 J. Nagri (2023, August 17). GB halts move to change doctors' retirement age after protests.https://www.Dawn.com/news/1770563/gb-halts-move-to-change

55 J. Nagri. (2023, January 11). EU approves Rs 7.8bn grant for GB, KP. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1731041/eu-approves-rs78bn-grant-for-

56 J. Nagri. (2023, January 15). Lake outburst damages homes in Diamer. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1731714/lake-outburst-damages-

57 J. Nagri. (2023, February 28). Early flood warning systems being installed in GB. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1739531/early-flood-warning-systems-being-installed-in-gb

58 J. Nagri. (2023, June 22). Flood, GLOF warning for GB, parts of KP. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1761067/flood-glof-warning-for-gb-parts-of-kp

59 J. Nagri. (2023, July 31). Thousands stranded as flash floods block Karakoram Highway, Skardu road. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1767582/thousands-stranded-as-flash-floods-block-karakoram-highway-skardu-road

60 J. Nagri. (2023, August 19). GB to go plastic-free from 25th. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1770944/gb-to-go-plastic-free-from-

61 J. Nagri. (2023, March 27). Severe water shortage in Skardu as key dam falls to dead level. Dawn. https://www.Dawn.com/news/1744439

ضمیمہ 1

2023 میں انسانی حقوق سے متعلق قانون سازی

اس ضمیمے میں انسانی حقوق سے متعلق منظور کیے گئے قوانین کا اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے۔

وفاقی قانون سازی

- اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) ایکٹ 2023 کے ذریعے اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2015 میں ترمیم کی گئی۔ مذکورترمیم انتخابات لڑنے والے امیدوار یا ان کے پولنگ ایجنٹ کی درخواست پر ایک یا ایک سے زائد پولنگ سٹیشنوں پر بیلٹ پیپرز کی دوبارہ گنتی کی اجازت دیتی ہے۔ مزید برآں، اس ایکٹ میں کسی سیاسی جماعت کو اس کے آئین میں بیان کردہ مقررہ وقت کے اندر پارٹی انتخابات کرانے میں ناکامی کی صورت میں شوکاز نوٹس جاری کرنے سے متعلق دفعات شامل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ، ایکٹ یہ واضح کرتا ہے کہ اعزازی بنیادوں پر نامزدگی، یا حکومت کے زیر ملکیت یا اس کے تحت کسی آئینی تنظیم یا ادارے کے بورڈ، یا کسی ایسے ادارے جس میں حکومت کا حصہ، مفاد ہو، یا کسی اتھارٹی کا رکن ہونا پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلی، یا مقامی حکومت میں امیدواری کے لیے نااہلی کا باعث نہیں بنے گا (فروری 2023)۔
- وکلا کی بہبود اور تحفظ کا ایکٹ 2023، وکلا کی فلاح و بہبود اور تحفظ سے متعلق معاملات پر قانون سازی کا اہتمام کرتا ہے (مارچ 2023)۔
- میٹرنٹی اینڈ پیٹرنٹی لیو ایکٹ 2023، وفاقی حکومت کے انتظامی کنٹرول کے تحت سرکاری اور نجی اداروں کے ملازمین کو زچگی اور ولدیت کی چھٹیاں فراہم کرتا ہے (جون 2023)۔
- ڈے کیئر سینٹرز ایکٹ 2023، سرکاری اور نجی اداروں میں ڈے کیئر سینٹرز کی سہولت فراہم کرتا ہے (جون 2023)۔
- انتخابات (ترمیمی) ایکٹ 2023 کے ذریعے الیکشنز ایکٹ 2017 میں ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم کے مطابق، الیکشن کمیشن آف پاکستان کو سرکاری گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعے عام انتخابات کی تاریخ کا اعلان کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ مزید برآں، کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ انتخابات کے مختلف مراحل کے نوٹیفکیشن میں ابتدائی طور پر اعلان کردہ انتخابی پروگرام میں ترمیم کرے یا نظرثانی شدہ پولنگ تاریخوں پر مبنی نیا انتخابی پروگرام جاری کرے۔ مزید برآں، یہ ایکٹ واضح کرتا ہے کہ ایسے معاملات میں جہاں پارلیمنٹ کے اراکین کی اہلیت اور نااہلی کے لیے آئین کی دفعہ 62 اور 63 میں کوئی مخصوص طریقہ کار یا مدت بیان نہ کی گئی ہو وہاں اہلیت اور نااہلی کا فیصلہ انتخابات (ترمیمی) ایکٹ 2023 کے تحت کیا جائے گا (جون 2023)۔
- فوجداری قوانین (ترمیمی) ایکٹ 2023 کے ذریعے الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ 2016، ضابطہ

تعزیرات پاکستان اور قانون شہادت 1984 میں ترمیم کی گئی۔ اس ایکٹ میں بچوں کے جنسی استحصال کی وضاحت کی گئی ہے اور نئی دفعات متعارف کرائی گئی ہیں، جیسے کہ آن لائن بچوں کو نشانہ بنانا، ترغیب اور لالچ، بچوں کا تجارتی مقاصد کے لیے جنسی استحصال اور نابالغوں کے اغوا یا سمگلنگ کے لیے معلوماتی نظام کا استعمال (جولائی 2023)۔

- 1923 کا آفیشل سیکرٹس ایکٹ رازداری کے حق پر سمجھوتا کرتے ہوئے سیکیورٹی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو وسیع اختیارات دیتا ہے (اگست 2023)۔
- پاکستان آرمی (ترمیمی) ایکٹ 2023، مسلح افواج کی ہتک کو جرم قرار دیتا ہے جو اظہار رائے کی آزادی کے منافی ہے (اگست 2023)۔
- مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی توہین کا بل 2023، پارلیمنٹ پر تنقید کو جرم قرار دیتا ہے، جو لوگوں کے آزادی اظہار کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اگرچہ یہ بل دونوں ایوانوں سے منظور ہو گیا تھا، لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ آیا اسے صدارتی منظوری حاصل ہوئی یا نہیں۔

صوبائی قانون سازی

پنجاب

- پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز ایکٹ 2023 گھر پر کام کرنے والے افراد کے حقوق، استحقاق اور اندراج (فروری 2023) کا انتظام کرتا ہے۔

سندھ

- سندھ لوکل گورنمنٹ (تیسرا ترمیمی) ایکٹ 2023 کے ذریعے سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں ترمیم کی گئی۔ یہ ایکٹ جرمانے کی حد مقرر کرتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرائم کے مقدمات کی سماعت مجسٹریٹ کرے گا (مئی 2023)۔
- سندھ ورکرز ویلفیئر فنڈ (ترمیمی) ایکٹ 2023 کے ذریعے سندھ ورکرز ویلفیئر فنڈ ایکٹ 2014 میں ترمیم کی گئی (جولائی 2023)۔
- سندھ سینئر سٹیزن ویلفیئر (ترمیمی) ایکٹ 2023 کے ذریعے سندھ سینئر سٹیزن ویلفیئر ایکٹ 2014 میں ترمیم کی گئی۔ یہ ایکٹ بزرگ شہریوں کے لیے ایک ایسی کونسل کے قیام کا اہتمام کرتا ہے جو اولڈ ایج ہومز کے انتظام کے لیے ایک منصوبہ تجویز کرے جس میں معیارات اور طبی دیکھ بھال کے لیے ضروری مختلف قسم کی خدمات شامل ہوں (اگست 2023)۔
- سندھ امیونائزیشن اینڈ ایپیڈیمکس کنٹرول ایکٹ 2023 سندھ میں حفاظتی ٹیکوں، ویکسینیشن اور وبائی امراض

ضمیمہ 1

کی روک تھام سے متعلق قوانین کو مضبوط اور منظّم کرتا ہے (اکتوبر 2023)۔

خیبر پختونخوا

- خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) آرڈیننس میں مقامی حکومتوں کے فنڈز کے دوبارہ اجرا سے متعلق دفعات شامل کی گئیں۔

بلوچستان

- بلوچستان پلاسٹک اور فلیٹ شاپنگ بیگز کے استعمال کا ایکٹ 2023 پلاسٹک اور فلیٹ بیگز کی تیاری، فروخت، خریداری، ذخیرہ، نمائش، استعمال اور درآمد کو ممنوع قرار دیتا ہے (جولائی 2023)۔
- بلوچستان لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) ایکٹ 2023 بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010 میں ترمیم کرتا ہے اور پارٹی سے انحراف کی صورت میں نااہلی کا اہتمام کرتا ہے (جولائی 2023)۔

انتظامی علاقہ جات میں قانون سازی

گلگت۔ بلتستان

- گلگت۔ بلتستان تحقیقاتی کمیشن ایکٹ 2023 مفاد عامہ کے معاملات کے لیے ایک تحقیقاتی کمیشن کے قیام کا اہتمام کرتا ہے۔

آزاد جموں وکشمیر

- آزاد جموں وکشمیر ایمپلائز سروس ایسوسی ایشن (رجسٹریشن اینڈ ریگولیشن) ترمیمی ایکٹ 2023 کے ذریعے آزاد جموں وکشمیر ایمپلائز سروس ایسوسی ایشن (رجسٹریشن اینڈ ریگولیشن) ایکٹ 2016 (دسمبر 2023) میں ترمیم کی گئی۔

ایچ آر سی پی کی اہم سرگرمیاں

ایچ آر سی پی کا کام سات تزویراتی شعبوں کے اردگرد منظّم کیا گیا ہے (نیچے دیکھیں)۔ان میں سے کچھ کام ہے تو ایک شعبے سے متعلق لیکن یہ دوسرے کاموں میں بھی معاون ہے۔ یہ کام (الف) انسانی حقوق کی نگرانی اور فیکٹ فائنڈنگ (ب) تحقیق، دستاویز سازی اور تعلیم (ج) اظہار یکجہتی کے لیے اشتراک، (د) آ گہی میں اضافہ کرنا (ہ) ایڈووکیسی اور لابنگ، (و) مفاد عامہ کے لیے قانونی چارہ جوئی اور (ز) انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے متاثرین کی مدد کی صورت میں کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ، ایچ آر سی پی کے ارکان مقامی یا قومی مفاد کے حامل انسانی حقوق کے موضوعات پر باقاعدگی سے ماہانہ اجلاس منعقد کرتے ہیں۔اس کام کا زیادہ تر حصہ ایچ آر سی پی کے نالج مینجمنٹ سسٹم (کے ایم ایس) کی فراہم کردہ معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔کے ایم ایس میں 1990 سے لے کر اب تک کی انسانی حقوق سے متعلق رپورٹس کو ڈیجیٹائز کیا گیا ہے اور ان کی 19 وسیع موضوعات کے تحت درجہ بندی کی گئی ہے۔

کمزور اور محروم طبقات کے خلاف امتیازی سلوک کا مقابلہ

- 3 جنوری، ملتان: سرکاری اور نجی سکولوں کے تعلیمی نظام کی صورت حال پر اجلاس۔
- 13 جنوری، حیدرآباد: خواتین کے حقوق اور صنفی بنیاد پر تشدد کی صورت حال پر اجلاس۔
- 18 جنوری، اسلام آباد: ٹرانس جینڈر پرسنز (تحفظ برائے حقوق) ایکٹ 2018 کے نفاذ کے حوالے سے پاکستان میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کی راہ میں حائل چیلنجوں پر مشاورتی اجلاس۔
- 31 جنوری، لاہور: گوجرانوالا اور وزیرآباد میں مذہبی اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کی تحقیقات کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔
- 3 فروری، پشاور: کوہاٹ میں کشتی کے حادثے میں بچوں کی ہلاکت کی تحقیقات کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔
- 13 فروری، ڈیرہ اسماعیل خان: خواتین کے حقوق کی صورت حال پر موبلائزیشن اجلاس۔
- 15 فروری، نواب شاہ: خواتین پر تشدد کی رپورٹنگ کے لیے انسانی حقوق کے طریق ہائے کار پر اجلاس۔
- 5 مئی، بہاولپور: چولستان میں مذہبی اقلیتوں کی شہریت تک رسائی کے حوالے سے موبلائزیشن اجلاس۔
- 11 مئی، بہاولپور: مذہبی اقلیتوں کی شہریت تک رسائی پر اجلاس۔
- 17 مئی، مردان: خواتین کے وراثت کے حق پر ایڈووکیسی ورکشاپ۔
- 17 مئی، اسلام آباد: خواجہ سراؤں کے حقوق سے متعلق قانون سازی اور ازالے کے طریق ہائے کار کے بارے میں آگہی اجلاس۔

- 18 مئی، پشاور: خیبر پختونخوا کے نئے ضم شدہ اضلاع میں خواتین کے خلاف تشدد سے نمٹنے کے لیے مشاورتی اجلاس۔
- 26 مئی، گلگت: گلگت بلتستان میں گھریلو تشدد سے متاثرہ افراد کے لیے انسدادی طریق ہائے کار اور تحفظ پر مشاورتی اجلاس۔
- 26 مئی لاڑکانہ: خواتین کے حقوق کی صورت حال پر مشاورتی اجلاس۔
- 28 مئی، پشاور: خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2010 کے نفاذ پر گول میز اجلاس۔
- 6 جون، لودھراں: خواجہ سرا افراد کے لیے حساس پولیسنگ سروسز پر اجلاس۔
- 9 جون، لاہور: تحفظ رپورٹنگ اور خدمت مرکز کے افسران کے لیے حقوق پر مبنی پولیسنگ پر ورکشاپ۔
- 19 جون، جامشورو: کچی آبادی کے مکینوں کے لیے رہائش اور ذریعہ معاش کے حق پر آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 20 جون، کوئٹہ: آئینی حقوق اور صنفی بنیاد پر تشدد کے بارے میں آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 20 جولائی، گلگت: گلگت بلتستان میں خواتین کے حقوق کے استحکام کے لیے موبلائزیشن اجلاس۔
- 16 اگست، مظفر گڑھ: صنفی تشدد کے متاثرین کے لیے معاونتی نظام پر آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 17 اگست، لاہور: جڑانوالا، پنجاب میں ہجوم کی جانب سے گرجا گھروں کی تباہی کی تحقیقات کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔
- 21 اگست، بدین: لڑکیوں کی تعلیم کے حق کی راہ میں حائل رکاوٹوں پر قابو پانے کے حوالے سے آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 23 اگست، بہاولپور: جنوبی پنجاب میں مذہبی اقلیتوں کے شہریت کے حقوق پر ایڈووکیسی اجلاس۔
- 14 ستمبر، اسلام آباد: بچوں کی تعلیم کے بنیادی حق کو یقینی بنانے سے متعلق مشاورتی اجلاس۔
- 15 ستمبر، حیدرآباد: خواجہ سرا افراد کے سماجی و معاشی حقوق پر پالیسی مکالمہ۔
- 16 ستمبر، گلگت: بچوں کے خلاف جسمانی سزا کی ممانعت کا ایکٹ 2015 کے نفاذ پر گول میز اجلاس۔
- 21 ستمبر، ہنزہ: خواتین کے وراثت کے حق پر اجلاس۔
- 23 ستمبر، گلگت: گلگت بلتستان میں صنفی بنیاد پر تشدد کی روک تھام پر مشاورتی اجلاس۔
- 23 ستمبر، لاہور: سرگودھا میں ہجوم کے تشدد اور مسیحی برادری کی سماجی بے دخلی کی تحقیقات کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔
- 26 ستمبر، کوئٹہ: بلوچستان میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں پر گول میز اجلاس۔

ضمیمہ 2

- 10 اکتوبر، تربت: سزائے موت کے خلاف عالمی دن کے حوالے سے مشاورتی اجلاس۔
- 13 اکتوبر، اسلام آباد: افغان مہاجرین کی بستیوں کی مسماری کے حوالے سے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔
- 14 اکتوبر، گلگت: گلگت۔ بلتستان میں معذوری کے شکار افراد کو درپیش چیلنجز پر گول میز اجلاس۔
- 17 اکتوبر جامشورو: تھانو بولا خان میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی صورتِ حال پر موبلائزیشن اجلاس۔
- 18 اکتوبر، اسلام آباد: افغان مہاجرین کے حقوق پر مشاورتی اجلاس۔
- 19 اکتوبر، کراچی: بنگالی کمیونٹی میں صنفی بنیاد پر تشدد کے بارے میں آگاہی اجلاس۔
- 20 نومبر، کوئٹہ: افغان مہاجرین کے حقوق کے تحفظ کے لیے موبلائزیشن اجلاس۔
- 28 نومبر، کراچی: افغان خواتین مہاجرین کے حقوق کے تحفظ پر مشاورتی اجلاس۔
- 28 نومبر، پشاور: خواتین کے خلاف گھریلو تشدد (روک تھام اور تحفظ) کا ایکٹ 2021 کے نفاذ کا جائزہ لینے کے لیے ورکشاپ۔
- 18 دسمبر، کوئٹہ: خواتین کے حقوق سے متعلق قوانین کے نفاذ پر گول میز اجلاس۔
- 28 دسمبر، مردان: خواتین کے خلاف گھریلو تشدد پر مکالمہ۔

مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کا دفاع

- 16 فروری، بہاولپور: چولستان میں اراضی کے حقوق پر ایڈووکیسی اجلاس۔
- 14 فروری، اسلام آباد: ڈاکٹر پرویز طاہر کی جانب سے معاشی انصاف پر تیسرا عاصمہ جہانگیر میموریل لیکچر۔
- 27–28 فروری، ملتان: چولستان کے مقامی باشندوں کے اراضی کے حقوق پر انسانی حقوق کیمپ اور پریس کانفرنس۔
- 13 اپریل، کوئٹہ: گلگت بلتستان اور بلوچستان میں کوئلے کے کان کنوں کے لیبر حقوق کی صورت حال پر گول میز اجلاس۔
- 18 اپریل، پشاور: خیبر پختونخوا میں زرعی مزدوروں کے لیبر حقوق کی صورت حال پر گول میز اجلاس۔
- 5 مئی، فیصل آباد: پنجاب میں ٹیکسٹائل ورکرز کے سماجی و معاشی حقوق پر گول میز اجلاس۔
- 6 مئی، کراچی: سندھ اور بلوچستان میں ماہی گیروں کے لیبر حقوق کی صورت حال پر گول میز اجلاس۔
- 9 مئی، اسلام آباد: مزدوروں کے حقوق کے تصور نو پر گول میز اجلاس۔
- 11 مئی، حیدرآباد: سندھ میں گھر سے کام کرنے والی خواتین اور دیگر کمزور طبقات کو معاشی طور پر بااختیار بنانے

کے حوالے سے موبلائزیشن اجلاس۔

- 18 مئی، گلگت: گلگت بلتستان میں مجوزہ زرعی اصلاحات پر گول میز اجلاس۔
- 22 مئی، لاہور: لیڈی ہیلتھ ورکرز کے حقوق پر ایڈووکیسی اجلاس۔
- 25 مئی، تربت: مکران اور بلوچستان میں ماہی گیروں کو رسمی مزدور کی فہرست میں شامل کرنے کے سرکاری نوٹیفکیشن کے نفاذ پر گول میز اجلاس۔
- 31 مئی، کراچی: سندھ میں ہیلتھ ورکرز کے لیبر حقوق پر موبلائزیشن اجلاس۔
- 5 جون، ملتان: بھٹا مزدوروں کے شہریت کے حقوق پر ایڈووکیسی اجلاس۔
- 25 جون، کراچی: محنت میں عظمت اور سب کے لیے باعزت کام پر قومی کانفرنس۔
- 31 جولائی، کراچی: میڈیا سے وابستہ افراد کے کام کے حالات اور میڈیا قوانین میں موجود خامیوں پر گول میز اجلاس۔
- 21 اگست، ملتان: پنجاب گھریلو ملازمین ایکٹ 2019 کے اثرات پر آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 28 ستمبر، اسلام آباد: میڈیا ملازمین کے لیبر حقوق پر مشاورتی اجلاس۔
- 24 نومبر، ٹنڈو محمد خان: لیبر قوانین کے نفاذ اور زرعی صنعتوں اور دیگر غیر رسمی شعبوں میں مزدوروں کے لیے مراعات پر موبلائزیشن اجلاس۔
- 13 دسمبر، کوئٹہ: چمن، بلوچستان میں سرحدی پابندیوں کے خلاف دھرنے کا جائزہ لینے کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔
- 15 دسمبر، لاہور: سینیٹری ورکرز اور باوقار اجرت کے حق پر مشاورتی اجلاس۔
- 19 دسمبر، پشاور: درہ آدم خیل، کوہاٹ میں کوئلے کے کان کنوں کی ہلاکتوں کی تحقیقات کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن

سول سوسائٹی کے لیے کم ہوتی گنجائش کی بحالی

- 16 جنوری، گلگت: انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹنگ کے پروٹوکول پر مکالمہ۔
- 16 فروری، گلگت: گلگت۔ بلتستان میں معلومات کے حق پر گول میز اجلاس۔
- یکم مارچ، اسلام آباد: انسانی حقوق کے دفاع کاروں کے لیے انسانی حقوق اور ایڈووکیسی پر تربیتی ورکشاپ۔
- 17 مارچ، گلگت: انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹنگ کے پروٹوکول پر مکالمہ۔

ضمیمہ 2

- 20 مارچ، تربت: مکران میں آزادی اظہار پر سیمینار۔
- 20-21 مارچ: سول سوسائٹی گروپس کے لیے انسانی حقوق اور ایڈووکیسی پر تربیتی ورکشاپ۔
- 23 مئی، اسلام آباد: انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کے تحت پاکستان کی ذمہ داریوں پر تربیتی ورکشاپ۔
- 25-26 مئی، کراچی: سول سوسائٹی گروپس کے لیے انسانی حقوق اور ایڈووکیسی پر تربیتی ورکشاپ۔
- 28-29 مئی، حیدرآباد: انسانی حقوق کی تنظیموں کی استعداد میں اضافے کے لیے تربیتی ورکشاپ۔
- 17-18 جون، کراچی: انسانی حقوق کے دفاع کاروں کے لیے ایڈووکیسی، فیکٹ فائنڈنگ کے طریقوں اور سکیورٹی پر ورکشاپ۔
- 12 جون، گلگت: انسانی حقوق کے دفاع کاروں کے لیے انسانی حقوق کے فریم ورک اور ایڈووکیسی پر تربیتی ورکشاپ۔
- 18 جولائی، پشاور: پشاور بار ایسوسی ایشن کے وکلا کے لیے انسانی حقوق کی ایڈووکیسی پر ورکشاپ۔
- 24 اگست، پشاور: خیبر پختونخوا میں سیاسی کارکنوں کی شہری آزادیوں میں کمی پر مکالمہ۔
- 27 ستمبر، کراچی: ڈیجیٹل حقوق اور قوانین پر ورکشاپ۔
- 17-18 اکتوبر، کراچی: ایچ آر سی پی کے مشن اور وژن سے یونیورسٹی کے طلبا کی آگہی میں اضافے سے متعلق اجلاس۔
- 28-29 نومبر، لاہور: آن لائن غلط معلومات کی روک تھام پر ورکشاپ۔
- 29 نومبر، حیدرآباد: انسانی حقوق کے دفاع کاروں کے تحفظ پر گول میز اجلاس۔
- 1 دسمبر، پشاور: انسانی حقوق کے دفاع کاروں کے لیے انسانی حقوق اور ایڈووکیسی پر ورکشاپ۔
- 4 دسمبر، کراچی: آزادی اظہار پر فلم کی نمائش۔
- 7-8 دسمبر، کراچی: سول سوسائٹی گروپس کے لیے انسانی حقوق اور ایڈووکیسی پر ورکشاپ۔

قانون کی حکمرانی کا فروغ اور نظامِ عدل میں اصلاحات

- 15 مارچ، حیدرآباد: تنازعات کے متبادل حل پر آگہی اجلاس۔
- 30 مارچ، تربت: کارکن ماہل بلوچ کی غیرقانونی حراست پر پریس کانفرنس۔
- 16 مئی، کوئٹہ: آئینی حقوق اور قانون کی حکمرانی پر ایڈووکیسی اجلاس۔
- 26 جون، لاہور: تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن کے موقع پر اجلاس۔

ضمیمہ 2

- 26 جون، تربت: تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن کے موقع پر مشاورتی اجلاس اور مظاہرہ۔
- 26 جون، اسلام آباد: تشدد کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کے نفاذ کی صورت حال پر اجلاس اور تبادلہ خیال۔
- 26 جون، ملتان: تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن پر مکالمہ۔
- 26 جون، حیدر آباد: تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن کے موقع پر مظاہرہ۔
- 26 جون، کراچی: تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن کے موقع پر مشاورتی اجلاس۔
- 26 جون، کوئٹہ: تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن کے موقع پر اجلاس۔
- 7 اگست، تربت: رؤف برکت (توہین مذہب کے ملزم معلم) کے قتل کی مذمت کے لیے پریس کانفرنس۔
- 30 اگست، لاہور: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر اجلاس۔
- 30 اگست، پشاور: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر اجلاس۔
- 30 اگست، اسلام آباد: پاکستان میں جبری گمشدگیوں سے متعلق اجلاس۔
- 30 اگست، گلگت: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر سول سوسائٹی کے ساتھ مشاورت۔
- 30 اگست، حیدر آباد: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر اجلاس اور مظاہرہ۔
- 30 اگست، کراچی: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر ریلی اور دھرنا۔
- 30 اگست، کوئٹہ: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کی مناسبت سے اجلاس۔
- 30 اگست، تربت: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کی مناسبت سے اجلاس۔
- 2 اکتوبر، حیدر آباد: سکرنڈ، سندھ کے قریب ماری جلبانی گاؤں میں ماورائے عدالت قتل کی تحقیقات کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔
- 10 اکتوبر، اسلام آباد: سزائے موت کے خلاف عالمی دن کے موقع پر اجلاس۔
- 10 اکتوبر، کراچی: سزائے موت کے خلاف عالمی دن کے موقع پر مشاورتی اجلاس۔
- 14 دسمبر، اسلام آباد: تشدد کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کے نفاذ کی صورت حال پر ایڈووکیسی اجلاس۔

آئینی جمہوریت اور وفاقیت کا استحکام

- 5 مئی، حیدر آباد: کمزور گروہوں کو مقامی حکومت میں شراکت کے حوالے سے درپیش چیلنجوں پر مشاورتی اجلاس۔
- 31 مئی، اسلام آباد: پاکستان میں سیاسی بحران پر پریس کانفرنس۔

- 28 اگست، اسلام آباد: 1973 کے آئین کے 50 سال مکمل ہونے پر آئین، جمہوریت اور انسانی حقوق پر کانفرنس۔
- 12 اکتوبر، پشاور: مقامی حکومتوں کے لیے اختیارات اور وسائل کی منتقلی میں حائل چیلنجز پر ایڈووکیسی اجلاس۔
- 14 دسمبر، لاہور: جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے اشتراک سے جمہوریت اور عوام کے حقوق پر سیمینار۔

ماحول کی بہتری کے لیے اقدامات میں تعاون

- 9 مارچ، کوئٹہ: سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کمزور طبقات کو درپیش مسائل پر گول میز اجلاس۔
- 13 جون، کراچی: سندھ میں موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں آنے والے سیلاب کے حوالے سے آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 25 ستمبر، کراچی: موسمیاتی تبدیلی کے باعث ملک کے اندر بے گھر لوگوں کے حقوق پر آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 12 نومبر، لاہور: صاف ہوا کے حق پر سیمینار۔

انتخابی اصلاحات کا فروغ

- 4 مئی، کراچی: انتخابی شرکت کو بہتر بنانے اور پسماندہ گروہوں کو سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے حوالے سے کانفرنس۔
- 6 جون، کوئٹہ: انتخابی شرکت کو بہتر بنانے اور پسماندہ گروہوں کو سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے حوالے سے مشاورتی اجلاس۔
- 19 جون، پشاور: انتخابی شرکت اور پسماندہ گروہوں کو سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے حوالے سے صوبائی مکالمہ۔
- 20 جون، ملتان: مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کی انتخابی شرکت اور کاکس کی تشکیل کے بارے میں آگاہی اجلاس۔
- 19 ستمبر، اسلام آباد: انتخابی شرکت کو بہتر بنانے اور پسماندہ طبقات کو سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے حوالے سے قومی کانفرنس۔

کثیر الجہتی سرگرمیاں

- 10 فروری، کراچی: ٹھٹھہ میں انسانی حقوق کی صورت حال پر آؤٹ ریچ اجلاس۔
- 14-18 فروری، کراچی: سندھ میں انسانی حقوق کی مجموعی صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے گھوٹکی، میرپور

ماتھیلو، کندھ کوٹ، جیکب آباد، لاڑکانہ اور کراچی کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔

_ 18 فروری، کراچی: شمالی سندھ میں فیکٹ فائنڈنگ مشن پر پریس کانفرنس۔

_ یکم مارچ، تربت: تربت میں انسانی حقوق کی صورت حال پر مشاورتی اجلاس۔

_ 13-18 مارچ، پشاور: خیبر پختونخوا میں نئے ضم ہونے والے اضلاع میں انسانی حقوق کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے بنوں، پشاور، خیبر اور سوات میں فیکٹ فائنڈنگ مشن۔

_ 13 اپریل، ملتان: آٹے کی تقسیم کے غلط طریق کار اور بھگدڑ سے ہونے والی اموات کا جائزہ لینے کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشن۔

_ 19 اپریل، کوئٹہ: "بلوچستان: امید کی جدوجہد" کے عنوان سے ایچ آر سی پی کی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ کے اجرا کے لیے پریس کانفرنس۔

_ 26 اپریل، اسلام آباد: ایچ آر سی پی کی سالانہ رپورٹ 2022" میں انسانی حقوق کی صورت حال" کے اجرا کے لیے پریس کانفرنس۔

_ 18-20 مئی، لاہور: ایچ آر سی پی شکایات سیل کے ازالے کے طریق کار اور پروٹوکول پر ورکشاپ۔

_ 16 جون، اسلام آباد: صحت کے حق کو آئین میں شامل کرنے کے حوالے سے قومی گول میز کانفرنس۔

_ 19 جولائی، کوئٹہ: انسانی حقوق پر موجودہ معاشی بحران کے اثرات پر آؤٹ ریچ اجلاس۔

_ 22 جولائی، گلگت: گلگت بلتستان میں ذہنی صحت کی دیکھ بھال کے حق پر اجلاس۔

_ 2 ستمبر، لاہور: پاکستان کے آئین اور اس کی بین الاقوامی ذمہ داریوں میں درج بنیادی حقوق پر سیمینار اور ورکشاپ۔

_ 19 ستمبر، کراچی: موثر پالیسی سازی میں نوجوانوں کے کردار پر کانفرنس۔

_ 12 نومبر، لاہور: 37 واں سالانہ عمومی اجلاس۔

_ 10 دسمبر، کراچی: انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر آزادی، مساوات اور سب کے لیے انصاف پر کانفرنس۔

_ 27 دسمبر، پشاور: خیبر پختونخوا میں انسانی حقوق کی صورتحال پر ایچ آر سی پی کی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ کے اجرا کے لیے پریس کانفرنس۔

ضمیمہ 2

مطبوعات

- انسانی حقوق کی صورت حال 2022 (انگریزی)

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-State-of-human-rights-in-2022.pdf

- سب کے لیے باعزت مزدوری کا حق

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-State-of-Human-Rights-in-2022-UR.pdf

- FightingtoBreathe:OccupationalSafetyandHealthinPunjab'sStone-CrushingIndustry(IARehman ResearchGrantSeries)

FightingtoBreathe:OccupationalSafetyandHealthinPunjab'sStone-CrushingIndustry (IARehmanResearchGrantSeries)

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Fighting-to-breathe.pdf

- معاشی انصاف (عاصمہ جہانگیر میموریل لیکچر)

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-On-Economic-Justice-Asma-Jahangir-Memorial-Lecture.pdf

- جمہوری شرکت کا حق: پسماندہ طبقات کی انتخابی شرکت اور سیاسی اختیار کو بہتر بنانا

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-The-Right-to-Democratic-Participation.pdf

- ایمان شکنی: مذہب یا عقیدے کی آزادی 2021-22 (انگریزی)

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-A-breach-of-faith-freedom-of-religion-or-belief-in-2021-22.pdf

- ایمان شکنی: مذہب یا عقیدے کی آزادی 2021-22 (اردو)

http//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-A-breach-of-faith-freedom-of-religion-or-belief-in-2021-22-UR.pdf

Floods2022theofCostRightsHumanThe:JusticeClimateforCallClarionA

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-A-clarion-call-for-climate-justice.pdf

- احتجاج کا سال: پرامن اجتماع کا حق 2021-22

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-A-year-of-protests-The-right-to-freedom-of-peaceful-assembly-from-2021-to-2022.pdf

- تبدیلی کی جستجو: پاکستان میں پرامن اجتماع کی آزادی کا حق

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-A-bid-for-change-documenting-the-right-to-freedom-of-peaceful-assembly-in-Pakistan.pdf

- بیمار قیدی: پاکستان کی جیلوں میں صحت کی سہولیات تک رسائی

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-The-Ailing-Prisoner-Access-to-Healthcare-in-Pakistans-Prisons.pdf

- انتخابات کو قابلِ اعتبار بنانا: پاکستان میں انتخابی اصلاحات سے متعلق مباحثی دستاویز

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Making-Elections-Credible.pdf

- بنیادی حق کے طور پر صحت کا تحفظ (پالیسی دستاویز)

http//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Securing-health-as-a-fundamental-right.pdf

- مقامی حکومتوں کے لیے آئینی تحفظ: آرٹیکل 140-A کے استحکام کے لیے مجوزہ ترامیم

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Constitutional-cover-for-local-governments.pdf

فیکٹ فائنڈنگ رپورٹس

- کوہاٹ میں کشتی کے حادثے میں بچوں کی اموات

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Childrens-deaths-in-boating-accident-in-Kohat.pdf

- گوجرانوالا اور وزیرآباد میں اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر حملے

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Attacks-on-religious-minorities-sites-of-worship.pdf

- بلوچستان میں امید کی جدوجہد

http//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Balochistans-Struggle-for-Hope.pdf

- آٹے کی تقسیم کے غیر منظم طریق ہائے کار اور بھگدڑ سے ہونے والی اموات

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Mismanaged-flour-distribution-mechanisms-and-stampede-related-deaths.pdf

- جڑانوالا، پنجاب میں ہجوم کی زیرِقیادت گرجا گھروں کی تباہی

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Mob-led-destruction-of-churches-in-Jaranwala.pdf

- شمالی سندھ: حل کی تلاش

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Northern-Sindh-In-Search-of-Solutions-EN.pdf

- سرگودھا میں ہجوم کا تشدد اور مسیحی برادری کی بے دخلی

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Mob-violence-and-the-social-ostracisation-of-the-Christian-community-in-Sargodha.pdf

- سکرنڈ، سندھ کے قریب مری جلبانی گاؤں میں ماورائے عدالت ہلاکتوں کی تحقیقات

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Investigation-into-extra-judicial-killings-in-Mari-Jalbani-village-near-Sakrand-Sindh.pdf

- انضمام اور عدم اطمینان: خیبر پختونخوا کے نئے ضم ہونے والے اضلاع میں انسانی حقوق کی صورت حال

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-The-merger-and-its-discontents.pdf

قانون سازی واچ سیل سیریز

- پنجاب خواجہ سرا افراد کے حقوق کا ایکٹ 2022

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2022-LWC02-Punjab-Protection-of-Rights-of-Transgender-Act-2022.pdf

- تشدد اور حراستی موت (روک تھام اور سزا) ایکٹ 2022

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-LWC03-Torture-and-Custodial-Death-Prevention-and-Punishment-Act-2022.pdf

- فوجداری قوانین (ترمیمی) ایکٹ 2023

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-LWC04-Criminal-Laws-Amendment-Act-2023.pdf

- پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز ایکٹ 2023

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-LWC05-Punjab-Home-Based-Workers-Act-2023.pdf

الیکشنز واچ سیریز

- الیکشنز واچ جنوری تا ستمبر 2023

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Elections-Watch-Jan-Sep-2023.pdf

- الیکشنز واچ اکتوبر 2023

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Elections-Watch-Oct-2023.pdf

- الیکشنز واچ نومبر 2023

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Elections-Watch-Nov-2023.pdf

- الیکشنز واچ دسمبر 2023

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Elections-Watch-Nov-2023.pdf

شکیل پٹھان لیبر سٹڈیز سیریز

- لیبر اور لیبر حقوق کا تصورِ نو

https///:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Reconceptualising-labour-and-labour-rights.pdf

- پوشیدہ زندگیاں: پاکستان کے سینیٹری ورکرز کی داستانیں

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Invisible-lives-Stories-from-Pakistans-sanitation-workers.pdf

- ٹیکسٹائل انڈسٹری کی انسانی قیمت: پنجاب اور سندھ میں ٹیکسٹائل ورکرز کی صورت حال

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-The-human-cost-of-the-textiles-industry.pdf

- فشنگ فار نتھنگ: سندھ اور بلوچستان میں ماہی گیروں کی صورت حال

https//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Fishing-for-nothing.pdf

- جان لیوا مزدوری: بلوچستان اور گلگت بلتستان میں کان کنوں کی صورت حال

http//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Deadly-labour.pdf

- خیبر پختونخوا میں زرعی مزدور: اراضی اور ذریعہ معاش کا حق

http//:hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2023-Agricultural-workers-in-Khyber-Pakhtunkhwa.pdf

اوپر دی گئی مطبوعات کے علاوہ، ایچ آر سی پی نے اپنے ماہانہ نیوز لیٹر جہد حق کے 12 شمارے شائع کیے، جو انسانی حقوق سے متعلق مقامی مسائل کو اجاگر کرتا ہے۔

ایچ آر سی پی کے بیانات

پس ماندہ اور نظر انداز شدہ طبقوں سے امتیازی سلوک کے خلاف جدوجہد

11 جنوری: میر پور خاص اور نواب شاہ میں بھگدڑ کے حالیہ واقعات جن میں آٹا لینے کے لیے بے تاب ہجوم کے پیروں تلے آ کر ایک محنت کش ہلاک اور کئی عورتیں زخمی ہوئیں، وفاقی و صوبائی، دونوں حکومتوں کے لیے بہت بڑی تنبیہ ہے۔

ایچ آر سی پی کی رائے ہے کہ بڑھتی مہنگائی، خوراک کی قلت، اشیائے خورونوش کی تقسیم کے ناقص نظام، اور بڑے پیمانے پر محنت کشوں کی ملازمتوں سے برطرفیاں انسانی حقوق کے بحران کو جنم دے سکتی ہیں۔ ہرسنگھ کولھی کی موت کی انکوائری کافی نہیں ہے۔ محترم کولھی جو چھ بچوں کے والد تھے، خوراک کے عدم تحفظ کا نشانہ بننے والے پہلے فرد نہیں ہیں، اور اگر ریاست نے ملک بھر میں سستی خوراک کی منصفانہ تقسیم کو ترجیح نہ دی تو پھر وہ آخری بھی نہیں ہوں گے۔

14 جنوری: ایچ آر سی پی نے 10 جنوری کو مبینہ طور پر ضلعی انتظامیہ کی جانب سے وزیر آباد میں جماعت احمدیہ کی تاریخی جائے عبادت کی بے حرمتی کی شدید مذمت کی ہے۔ ٹی ایل پی کے ایک مقامی رہنما کی مبہم شکایت نے اس فوری ضرورت کو ایک بار پھر اجاگر کیا ہے کہ عدالت عظمیٰ کے 2014 کے فیصلے کی روشنی میں تمام مذہبی اقلیتوں کی عبادت کی جگھوں کے تحفظ کے لیے خصوصی ٹاسک فورس تشکیل دی جائے۔ وزیر آباد کی انتظامیہ مقامی احمدی برادری کو اپنے اقدام کا ہرجانہ ادا کرے اور یقینی بنائے کہ اس طرح کا واقعہ دوبارہ پیش نہ آئے۔

27 جنوری: کراچی کے علاقہ کیماڑی میں زہریلی صنعتی گیس کے باعث 16 بچوں سمیت کم از کم 18 افراد کی ہلاکت کے سانحے سے بچا جا سکتا تھا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکام فیکٹریوں کے قریب واقع تمام رہائشی علاقوں میں ماحول اور صحت کی صورت حال پر باقاعدہ نظر رکھیں۔ اس غفلت کے ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

یکم فروری: ایچ آر سی پی کو یہ جان کر تشویش ہے کہ وزارت برائے مذہبی امور کی جانب سے بظاہر بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے کل منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں، جس میں نہ صرف میاں مٹھو، جو سندھ میں جبری تبدیلی مذہب کے واقعات سے منسلک ایک مذہبی شخصیت ہیں، کو نمایاں کیا گیا، بلکہ حال ہی میں مذہب تبدیل کرنے والوں کو اپنے سابقہ عقیدے کی کھلے عام ملامت کرنے کو کہا گیا۔ ایسا ایک ایسے غریب شخص سے بھی کہا گیا جو ایک گھریلو ملازم ہے۔ ایسا برملا تعصب پاکستان کے چوتھے یو پی آر میں حکومت کے حالیہ دعووں کی نفی کرتا ہے کہ وہ مذہب یا عقیدے کی آزادی کے لیے پُرعزم ہے۔

31 مارچ: ایچ آر سی پی کو حکومت کی طرف سے قائم کردہ گندم کے آٹے کی تقسیم کے مراکز میں بھگدڑ کا باعث بننے والی بدانتظامی پر شدید تشویش ہے۔ ہم نے گزشتہ چند ہفتوں میں پاکستان بھر میں بہت سے لوگوں کو کھو دیا ہے— کراچی کا

واقعہ جہاں 11 افراد اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں خاص طور پر تشویشناک ہے۔ یہ صورت حال پاکستان کے پس ماندہ لوگوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے جو ریاست پر غلبہ پانے والی اشرافیہ کی معاشی ناانصافیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایچ آر سی پی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شہریوں کی سہولت کی خاطر تقسیم کے اس نظام کو فوری طور پر بہتر کرے۔

30 اپریل: ایچ آر سی پی اسلام آباد میں زمینوں پر جبری قبضے کے لیے سی ڈی اے کی لوگوں کے گھر مسمار کرنے کی کوششوں کی شدید مذمت کرتا ہے، جن کے دوران پولیس کارروائی کے خلاف مزاحمت کرتی اے ڈبلیو پی کی سیاسی کارکن عصمت شاہجہاں سے بدتمیزی کی گئی۔ محترمہ شاہجہاں، ان کے بیٹے اور دیگر کے خلاف درج ایف آئی آر واپس لی جائے۔ سی ڈی اے کی زمین حاصل کرنے کی اس طرح کی مزید کوششوں کے دوران پس ماندہ لوگوں سے منصفانہ طریق سے پیش آیا جائے اور تشدد کا سہارا نہ لیا جائے۔

یکم مئی: ایچ آر سی پی کو سیاستدانوں کی طرف سے 'اندھا'، 'بہرا' اور 'گونگا' جیسی توہین آمیز اصطلاحات کے استعمال پر تشویش ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال حزب اختلاف کے ایک سابق ایم این اے ہیں جنہوں نے موجودہ حکومت کے خلاف یہ اصطلاحات استعمال کی ہیں۔ یہ معذوریوں کے ساتھ جیتے افراد کے لیے انتہائی توہین آمیز ہے۔

4 مئی: ایچ آر سی پی نے انسانی حقوق کی دفاع کار مختاراں مائی پر جنوبی پنجاب میں اُن کے گاؤں علی پور کے قریب حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ ہمیں اُن کے اِس الزام پر تشویش ہے کہ مجرموں کا تعلق اس جرگے سے ہو سکتا ہے جس نے 2002 میں اُن سے اجتماعی جنسی زیادتی کا حکم دیا تھا۔ پنجاب حکومت مختاراں مائی کو تحفظ دے اور ان کے حملہ آوروں کے خلاف کارروائی یقینی بنائے۔

19 مئی: ایچ آر سی پی کو وفاقی شرعی عدالت کے ٹرانس جینڈر پرسنز ایکٹ 2018 سے متعلق رجعت پسند فیصلے پر شدید افسوس ہے۔ خواجہ سراؤں کو خود ساختہ صنفی شناخت کے حق سے انکار کرتے ہوئے، یہ اقدام پوری آبادی اور اس کے بنیادی حقوق کو مٹانے کی کوشش ہے۔ مزید یہ کہ یہ حکم پارلیمان کی منشا کی نفی کرتا ہے۔ ایچ آر سی پی کو امید ہے کہ عدالتِ عظمیٰ اس فیصلے کو کالعدم قرار دے گی۔ پارلیمان کو کسی صورت اس ایکٹ میں ترمیم نہیں کرنی چاہیے۔

9 جون: ایچ آر سی پی کو ان رپورٹس سے تشویش ہے کہ کراچی میں ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز نے راتوں رات ٹیوشن فیس دوگنی کر دی ہے، جس پر طلبا احتجاج کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ ایک ملک گیر رجحان ہے کہ سرکاری یونیورسٹیاں اپنی فیسوں اور اخراجات میں اس حد تک اضافہ کر رہی ہیں کہ اعلیٰ تعلیم کا حصول طلبا کے لیے ناممکن ہو رہا ہے۔ یہ ناقابل قبول ہے اور اسے واپس لیا جانا چاہیے۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی نے کشتی سانحہ کی تحقیقات اور محاسبے کا مطالبہ کیا ہے

لاہور، 19 جون 2023: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) گزشتہ ہفتے یونان کے ساحل پر کشتی الٹنے

سے ڈوبنے والے کم از کم 300 پاکستانی شہریوں، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے، کی المناک موت پر صدمے کا شکار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان اموات سے بچا جا سکتا تھا اور یہ سانحہ ریاست کے لیے ایک واضح یاد دہانی ہے کہ وہ انسانی حقوق کی ایک دیرینہ اور سنگین خلاف ورزی کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔

پاکستان انسانی سمگلنگ کے نقطہ آغاز، راہداری اور منزل کے طور پر جانا جاتا ہے۔ تاہم، یہ واضح ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان ہم آہنگی کی شدید کمی سمگلروں کو بلا روک ٹوک کام کرنے کا موقع دے رہی ہے۔ ریاست کو نہ صرف اس آفت میں اپنے کردار کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ ملک میں دستیاب معاشی مواقع کی کمی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خطرے سے بے خبر ایسے راستوں پر جانے پر مجبور کرتی ہے۔

ایچ آر سی پی سمگلنگ کے واقعات کا سراغ لگانے، ان پر نظر رکھنے اور رپورٹ کرنے میں وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کی کارکردگی پر سوال اٹھانا ضروری سمجھتا ہے۔ ریاست کو بھی انسداد سمگلنگ کی جامع قانون سازی پر عمل درآمد کرنا چاہیے اور متعلقہ سرکاری اہلکاروں کو ایسے جرائم کی شناخت اور رپورٹ کرنے اور مجرموں کا محاسبہ کرنے کی تربیت دینی چاہیے۔

26 جون: ایچ آر سی پی پشاور میں 48 گھنٹوں کے دوران دو سکھوں کے قتل کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس برادری کے خلاف ٹارگٹ حملوں کی اطلاعات بہت زیادہ مل رہی ہیں جو انتہائی تشویش کا باعث ہے۔ ہم واقعے کی فوری تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ریاست کو تمام غیر محفوظ طبقوں کو اس طرح کے بے رحمانہ تشدد سے بچانے کے لیے فوری طور پر کارروائی بھی کرنی چاہیے۔

3 جولائی: ایچ آر سی پی احمدیہ کمیونٹی کی عدالتی ہراسانی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ ایسا حال ہی میں ان کے خلاف انتہائی دائیں بازو سے سیاسی روابط رکھنے والے افراد کی طرف سے عیدالاضحیٰ کے دوران قربانی کی رسم ادا کرنے پر دائر مقدمات کی شکل میں ہوا ہے۔ کوئی بھی ترقی پسند معاشرہ اس طرح مذہبی انتہا پسندوں کی خواہشات کا یرغمال بننے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ مزید برآں، اس طرح کی ہراسانی عدالتِ عظمیٰ کے 2022 کے فیصلے کی خلاف ورزی ہے جو پاکستان کے شہریوں کے طور پر تمام مذہبی اقلیتوں کے وقار اور اپنی عبادت گاہوں میں اپنے عقیدے پر عمل کرنے کے حق سمیت، بنیادی حقوق کی توثیق کرتا ہے۔ ایسے تمام مقدمات کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔

17 جولائی: احمدی برادری پر مسلسل ظلم و ستم پنجاب میں دائیں بازو کی سیاست کا خاصہ بن چکا ہے جو کہ ایچ آر سی پی کے لیے تشویش ناک امر ہے۔ جماعت احمدیہ کے ارکان کو ہراساں کیا جاتا ہے اور انہیں ڈرایا جاتا ہے اور ان کی عبادت گاہیں آسان ہدف بنی ہوئی ہیں۔ 14 جولائی کو، جہلم میں ایک احمدی عبادت گاہ کے میناروں کو قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں نے مسمار کر دیا جب ٹی ایل پی سے وابستہ ایک فرد نے مبینہ طور پر معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینے کی دھمکی دی۔ ریاست انتہائی دائیں بازو کے گروہوں کے سامنے جھکنے کی متحمل نہیں ہوسکتی خاص طور پر جب اس پہ انتہائی

غیر محفوظ لوگوں کی حفاظت یقینی بنانے کی ذمہ داری ہو۔ احمدی برادری کو دھمکیاں دینے والوں کا محاسبہ کیا جائے اور 2014 کے عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے کے تحت تمام مذہبی اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لیے خصوصی پولیس فورس قائم کی جائے۔

19 جولائی: ایچ آر سی پی کو بین المذاہب ہم آہنگی کو درپیش سنگین مشکلات اور سرگودھا میں مسیحی برادری کو درپیش حالیہ خطرات پر شدید تشویش ہے۔ مقامی اور صوبائی انتظامیہ کو کشیدگی کو کم کرنے اور اقلیتی برادریوں کے لیے امن وسلامتی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کرنا چاہئیں۔

پریس ریلیز

تمام سیاسی جماعتوں کو مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کا عہد کرنا چاہیے

اسلام آباد، 25 جولائی 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے زیرِ اہتمام ایک مشاورت میں آج انسانی حقوق کے دفاع کاروں نے تمام سیاسی جماعتوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے منشور اور پالیسیوں میں مذہبی اقلیتوں اور فرقوں کے حقوق کے تحفظ اور فروغ کا عہد کریں۔

ایچ آر سی پی کی کونسل ممبر نسرین اظہر نے مذہبی اقلیتوں اور فرقوں بالخصوص احمدی برادری کے خلاف بڑھتے ہوئے منصوبہ بند مظالم کی جانب توجہ مبذول کروائی، جبکہ ماہرِ تعلیم اور ایچ آر سی پی کے رکن ڈاکٹر اے ایچ نیئر نے نشاندہی کی کہ تعلیم 'نظریات کا میدانِ جنگ' بنی ہوئی ہے، اور زیادہ تر طالب علموں کو کبھی مذہبی تنوع کی ضرورت و نوعیت کے بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا۔

عدالتِ عظمیٰ پاکستان کی طرف سے اقلیتوں کے لیے تشکیل دیے گئے ایک رکنی کمیشن کے سربراہ ڈاکٹر شعیب سڈل نے وضاحت کی کہ اقلیتوں کے امور کو مذہبی معاملات سے الگ کرنے کی تجویز کابینہ کو بھیج دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی اقلیتوں میں سے مزید پولیس افسران کی بھرتی کے لیے اقدامات تو کیے گئے تھے مگر عدالتِ عظمیٰ کے 2014 کے فیصلے کے تحت مذہبی اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لیے تجویز کی گئی خصوصی پولیس فورسز تمام صوبوں میں موجود نہیں۔ پولیس افسر عبداللہ نے کہا کہ عبادت گاہوں کی موثر حفاظت کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کانسٹیبل کی سطح پر پولیس اہلکاروں کو تمام مذہبی برادریوں کے حقوق کے حوالے سے حساس بنایا جائے۔

انسانی حقوق کے دفاع کار عامر محمود نے پولیس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ مقامی سطح پر دائیں بازو کے ملاؤں کے دباؤ کی وجہ سے احمدیوں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی میں مبینہ طور پر ملوث ہے۔ ہندو برادری کے نچلے طبقے کے نمائندے سرون کمار بھیل ایڈووکیٹ نے سندھ میں چائلڈ میرج ایکٹ پر عمل درآمد نہ ہونے پر تشویش کا اظہار کیا۔ مسیحی برادری سمیت مذہبی اقلیتوں کے دیگر نمائندوں نے اُن مسیحی شہریوں کی حالتِ زار اُجاگر کی جو توہینِ رسالت کے الزامات پر سزائے موت کے قیدی کی حیثیت سے جیل میں بند ہیں۔

ایچ آر سی پی کے کونسل ممبر فرحت اللہ بابر نے مشاورت کے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ آئین تضادات کا شکار ہے کہ اِس نے ایک طرف تو مذہبی اقلیتوں کو مساوی حقوق کی ضمانت دی ہے جبکہ دوسری طرف اُنہیں بعض سرکاری عہدے رکھنے سے محروم رکھا ہے۔ آن لائن توہینِ مذہب کو نا قابلِ دست اندازی جرائم قرار دینے پر ایف آئی اے کی تعریف کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ توہینِ مذہب کے قوانین کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ ریاست نوجوان ہندو اور مسیحی خواتین کے مذہب کی جبری تبدیلی کے مسئلے کو نظر انداز کرتی رہی ہے۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ 'مذہبی امور اور اقلیتی امور الگ الگ معاملات ہیں'۔

پریس ریلیز

کم عمر گھریلو ملازمین کی ملازمت کو جرم قرار دیا جائے

لاہور، 30 جولائی 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے 13 سالہ رضوانہ بی بی کے کیس کے تناظر میں مطالبہ کیا ہے کہ کم عمر گھریلو ملازمین کی ملازمت کو جرم قرار دیا جائے۔ رضوانہ کو مبینہ طور پر اس کے آجروں نے ایک طویل عرصے تک شدید تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ ملک میں اس طرح کے واقعات خطرناک حد تک باقاعدگی کے ساتھ رونما ہوتے ہیں اور سول سوسائٹی کو اس پر فوری کارروائی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

رضوانہ بی بی نے نہ صرف تشدد برداشت کیا، جو قابل مذمت ہے، بلکہ اسے 16 سال سے کم عمر بچوں کو گھریلو ملازم رکھنے پر پابندی کے سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کم عمری میں ملازمت دی گئی۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اس کے آجر ایک سول جج اور ان کی اہلیہ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب پہلی مرتبہ رضوانہ کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا تو اس وقت ایک مضبوط ایف آئی آر درج نہیں کی گئی تھی اور یہ کہ ملزم کو اس کے اثر ورسوخ کی وجہ سے حفاظتی ضمانت دے دی گئی تھی۔ یہ امر ایک ایسے نظام کی عکاسی کرتا ہے جس میں اکثر کمزور ترین طبقے کا استحصال کیا جاتا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ معاشرے نے نابالغوں کی ملازمت ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ بدسلوکی کو بھی معمول بنا لیا ہے، خواہ وہ گھروں، سکولوں میں ہو یا کام کی جگہوں پر۔ اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ بچوں کو آسان ہدف اور شکار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

بچوں کے حقوق کے کنونشن — جس کا پاکستان دستخط کنندہ ہے — کا بنیادی مقصد بچوں کو سرکاری اور نجی شعبوں میں ہر قسم کے تشدد کے خلاف تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ریاست کو بچوں کے خلاف ہر قسم کی غفلت، بدسلوکی، استحصال اور تشدد کی روک تھام اور ایسے واقعات کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ رضوانہ اور اس جیسے دیگر بچے، جو ماضی میں تشدد کا نشانہ بن چکے ہیں، دوبارہ ایسے واقعات کا شکار نہ ہوں تو ریاست کو بچوں کے خلاف تشدد کی روک تھام اور ان کے تحفظ کے لیے ایک قومی حکمت عملی کی تشکیل اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانا ہوگا اور ایک ایسے عدالتی نظام کا اطلاق کرنا ہوگا جو بچوں کے بہترین مفادات کو ملحوظِ خاطر رکھے۔

حصہ 3

11 اگست: اقلیتوں کے قومی دن کے موقع پر، ایچ آر سی پی ریاست کو یاددہانی کرانا چاہتا ہے کہ اس پر مذہب یا عقیدے کی آزادی کے احترام اور تحفظ کی ذمہ داری عائد ہے۔ اس حوالے سے کی گئی نیم دلانہ کوششوں اور ساتھ ہی عدالت عظمٰی کے 2014 کے فیصلے کے غیر مؤثر نفاذ کی وجہ سے مذہبی اقلیتوں کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہیں اور وہ محض اپنے عقیدے پر عمل کرنے کی بدولت ہجوم کے انتقامی حملوں کے خوف میں مبتلا ہیں۔ یہ خوف بے بنیاد نہیں ہے۔ صرف رواں سال کے دوران مذہبی اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر کم از کم 17 حملے ہو چکے ہیں۔ عورتیں اور لڑکیاں خاص طور پر عدم تحفظ کا شکار ہیں کیونکہ 2022 میں مذہب کی بے حرمتی کے کم از کم 20 واقعات رپورٹ ہوئے تھے۔ ایچ آر سی پی کا مطالبہ ہے کہ ریاست تمام مذہبی اقلیتوں اور فرقوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور ایسا مضبوط بیانیہ پروان چڑھائے جسے عقیدے کے تنوع پر فخر محسوس ہو۔

16 اگست: مذہب کی بے حرمتی کے الزامات کے بعد جڑانوالا، فیصل آباد میں مسیحی خاندانوں اور ان کے گھروں اور عبادت گاہوں پر بلوائی حملہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ اس طرح کے منظّم، پرتشدد اور اکثر بے قابو حملے حالیہ برسوں میں بڑھتے دکھائی دے رہے ہیں اور ان کا دائرہ بھی وسیع ہو رہا ہے۔ ریاست نہ صرف اپنی مذہبی اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہے بلکہ اس نے انتہائی دائیں بازو کے عناصر کو معاشرے اور سیاست میں پھیلنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس تشدد کے مرتکب اور اس پر اکسانے والوں، دونوں کا سراغ لگایا جائے اور انہیں قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ حکومت کو 2014 کے عدالتِ عظمٰی کے فیصلے کے مطابق مذہبی اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لیے خصوصی پولیس فورسز تشکیل دینے اور انہیں تمام ضروری ساز و سامان فراہم کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔

پریس ریلیز

جڑانوالہ میں مسیحی برادری پر حملوں میں مقامی مذہبی رہنما ملوث تھے: ایچ آر سی پی فیکٹ فائنڈنگ مشن

25 اگست، 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے فیکٹ فائنڈنگ مشن کے مطابق، 16 اگست کو جڑانوالا میں مقامی مسیحی برادری پر ہجوم نے وحشیانہ حملے کر کے کم از کم 24 گرجا گھروں، کئی چھوٹی عبادت گاہوں اور درجنوں گھروں کو آگ لگائی اور لوٹ مار کی۔ ایک مسیحی شخص پر توہینِ مذہب کے الزامات لگنے اور افواہیں پھیلنے کے بعد مسجد کے سپیکرز سے اعلانات کے ذریعے مسلمانوں کو کارروائی کرنے پر اکسایا گیا جس کے باعث قصبے میں ہزاروں لوگ جمع ہو گئے اور پھر اُنھوں نے مسیحی عبادت گاہوں اور گھروں کا رخ کر لیا۔

ایچ آر سی پی کی چیئرپرسن حنا جیلانی، سنٹر فار سوشل جسٹس کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر پیٹر جیکب، ویمن ایکشن فورم کی سینئر رُکن نیلم حسین اور تاریخ دان و انسانی حقوق کے کارکن یعقوب بنگش پر مشتمل مشن نے کہا ہے کہ اِس شبہ کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ ہجوم (جو حملوں کا سبب بنا) بغیر سوچے سمجھے یا اچانک جمع نہیں ہوا بلکہ مقامی مسیحیوں کے خلاف وسیع تر نفرت انگیز مہم کا حصہ تھا۔

مشن کو احساس ہے کہ پولیس کے پاس ایک چھوٹے قصبے میں بڑے تشدد پر قابو پانے کے لیے مناسب انتظامی وسائل اور قانون کے نفاذ سے متعلق دیگر ذرائع دستیاب نہیں تھے جس کی وجہ سے اسے صورت حال سے نمٹنے میں مشکلات پیش آئیں، تاہم، پولیس کی طرف سے واقعے پر جوابی کارروائی میں تاخیر اور ہجوم پر قابو پانے کے لیے ناقص حکمتِ عملی اختیار کرنے کا معاملہ تشویش کا باعث ہے۔

مشن نے توہینِ مذہب کے قوانین پر نظرثانی کی تجویز پیش کی ہے تاکہ ان قوانین کو کسی فرد یا مذہبی اقلیت کے خلاف ناجائز طور پر استعمال نہ کیا جا سکے۔ اِس کے علاوہ، منظّم انتہا پسند گروہوں سے نمٹنے کے لیے ضروری پالیسیاں اور حکمت عملیاں اپنائی جائیں، خاص طور پر قانون کے نفاذ اور امن وامان کے قیام کے حوالے سے تاکہ اِس قسم کے گروہ ریاست کی عملداری کو نقصان پہنچانے کے نہ تو قابل رہیں اور نہ ہی اُنہیں اِس کی اجازت ہو۔

مشن نے حکومتِ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ 2009 میں گوجرہ میں مذہبی فسادات کے بعد ہونے والی عدالتی تحقیقات کی سفارشات پر عمل درآمد کرے تاکہ ایسے منظّم مسلم مذہبی گروہوں کا محاسبہ ہو سکے جو مذہبی اقلیتوں پر تشدد کے اِرادوں کا کھلے عام اظہار کرتے ہیں۔ حکومت کو کسی کمیونٹی کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کرنے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے۔

حکومت متاثرہ برادری کے نقصانات کے ازالے کے لیے فوری اقدامات کرے اور جڑانوالا میں حملوں کا نشانہ بننے والے مسیحی گھروں اور عبادت گاہوں کی تعمیرِ نو کرے۔ معاوضے کی رقم لوگوں کو پہنچنے والے نقصانات کو مدِنظر رکھ کر طے کی جائے اور جلد از جلد تقسیم کی جائے۔ انتظامیہ کھلے عام وضاحت دے کہ اسسٹنٹ کمشنر جو عقیدے کے اعتبار سے مسیحی ہیں، کا تبادلہ اُن کی کسی غلطی کی وجہ سے نہیں بلکہ اُنہیں اور اُن کے اہلِ خانہ کو تحفظ دینے کے لیے کیا گیا ہے۔

مذہبی اقلیتوں کی عبادت کی جگہوں کے تحفظ کے لیے الگ پولیس فورس کے قیام کے حوالے سے عدالتِ عظمیٰ کے 2014 کے حکمنامے پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے اور اِس مقصد کے لیے درکار مالی وسائل کی فراہمی میں مزید تاخیر نہ کی جائے۔

30 اگست: ایچ آر سی پی کو سرگودھا میں مسیحی برادری کو ملنے والی دھمکیوں کی خبروں پر شدید تشویش ہے، جہاں مذہبی سیاسی جماعتیں توہین مذہب کے قوانین کے سخت اور کثرت سے استعمال کے لیے مہم چلا رہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں درجنوں مسیحی مردوں اور عورتوں کو حراست میں لیا گیا ہے جس کے باعث مسیحی برادری اب اپنی زندگیوں، گھروں اور عبادت گاہوں کی سلامتی کے لیے مسلسل خوف میں مبتلا ہیں۔ اگرچہ گرفتار شدگان میں سے بہت سے افراد کو رہا کر دیا گیا ہے، لیکن کم از کم چار افراد اب بھی حراست میں ہیں۔ جڑانوالا میں بلوائی حملوں کے پیشِ نظر جواب بھی لوگوں کے ذہنوں میں تازہ ہیں، مقامی حکام کو سرگودھا کی مسیحی برادری کے تحفظ کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں اور ان کی حفاظت کو یقینی بناتے ہوئے ان کو رہا کرنا چاہیے جو تا حال زیرِ حراست ہیں۔

یکم ستمبر: ایچ آر سی پی نے عدالتِ عالیہ لاہور کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ احمدی عبادت گاہوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کو ان مقامات پر میناروں کی تعمیر کے لیے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا جو ضابطہ فوجداری پاکستان کی دفعہ 298 (ب) اور 298 (ج) سے پہلے کے ہیں۔ اس تشویشناک تعداد کو دیکھتے ہوئے جس کے ساتھ لوگ اکثر انتہائی دائیں بازو کے مذہبی گروہوں کے کہنے پر احمدی برادری کے ارکان کے خلاف 'مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے' کے الزام میں مقدمات دائر کر رہے ہیں، اس فیصلے سے برادری کو محفوظ طریقے سے اپنے عقیدے پر عملدرآمد کرنے کے حق کے تحفظ میں کسی حد تک مدد ملے گی۔ پولیس کی طرف احمدیوں کی عبادت گاہوں پر میناروں کو گرانے کا جو سلسلہ پچھلے آٹھ مہینوں سے جاری ہے، اس کی روک تھام اس فیصلے کو اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔

7 ستمبر: ایچ آر سی پی کو ان اطلاعات پر تشویش ہے کہ کراچی کے ایک نجی اسکول میں عملے اور طالب علموں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا، ان حرکات کو فلمایا گیا اور متاثرین کو بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ ایچ آر سی پی کی رائے میں یہ واقعہ ان بہت سے واقعات میں سے ایک ہے جو مبینہ طور پر پاکستان بھر کے تعلیمی اداروں میں پیش آئے ہیں۔ حال ہی میں اس طرح کا ایک واقعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں پیش آیا۔ پولیس کو چاہیے کہ وہ ٹھوس تحقیقات کرے اور مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ اس نوعیت کی تحقیقات میں متاثرین کی حفاظت اور رازداری کو یقینی بنایا جائے۔ مجرموں کی طرف سے بنائی گئی ویڈیوز کی صورت میں ملنے والے شواہد کی رازداری کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔

8 ستمبر: آج لاہور پولیس کی جانب سے شاہدرہ میں احمدیوں کی عبادت گاہ کے ایک حصے کی مسماری عدالت عالیہ لاہور کے اس فیصلے کی کھلی خلاف ورزی ہے جو فاضل عدالت نے احمدیوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے بارے میں جاری کیا تھا۔ یہ عمل ایک بار پھر ظاہر کرتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور انتہائی دائیں بازو کے مذہبی گروہ احمدی کو منظم اور سوچی سمجھی منصوبہ بندی سے نشانہ بنا رہے ہیں۔ عدالتِ عظمیٰ کے 2014 کے فیصلے کے مطابق، پولیس احمدی برادری کے اپنے عقیدے پر عمل کرنے کے حق کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ صوبائی حکومت کو قصورواروں کو جوابدہ ٹھہرانا چاہیے، نقصان کا ازالہ کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ اس قسم کا واقعہ دوبارہ پیش نہ آئے۔

15 ستمبر: کراچی میں افغان پناہ گزینوں کے خلاف حالیہ کریک ڈاؤن باعثِ تشویش ہے۔ اطلاعات کے مطابق، عورتوں اور بچوں سمیت کم از کم 350 ایسے افراد، کو مبینہ طور پر درست دستاویزات نہ ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ان مہاجرین میں سے زیادہ تر ممکنہ طور پر غریب، کمزور افراد ہیں جنہیں فوری طور پر قانونی مشاورت تک رسائی فراہم کی جانی چاہیے۔ غیر دستاویزی پناہ گزینوں کے طور پر ان کی حیثیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ تحفظ کے حقدار نہیں ہیں، اور نہ ہی انہیں پاکستان کے سیکورٹی خدشات کے نتائج بھگتنے چاہئیں۔ اگلی حکومت کو 1951 کے جنیوا کنونشن اور مہاجرین کی حیثیت سے متعلق اس کے 1967 کے پروٹوکول پر دستخط کرنے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

25 ستمبر: احمدیہ برادری کی جانب سے یہ اطلاعات حکومت اور تمام ترقی پسند لوگوں کے لیے شدید تشویش کا باعث ہونی

چاہییں کہ جنوری سے اب تک ان کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کے کم از کم 34 واقعات پیش آ چکے ہیں۔ ایسے کئی واقعات میں پولیس بھی ملوث تھی۔ کسی اور برادری کو اس سطح کی عدم برداشت اور تعصب کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اس کے باوجود، حکومت نے اتنی کم توجہ کسی دوسری برادری کو نہیں دی حالانکہ اس پر ہر شہری کے مذہب یا عقیدے کی آزادی کے حق کی حفاظت کی ذمہ داری عائد ہے۔ حکومت کو حرکت میں آنا پڑے گا اور کسی فرد یا گروہ کو ایسی کارروائیاں کرنے یا لوگوں کو بے حرمتی پر اکسانے کی اجازت دینے سے انکار کرنا پڑے گا۔ اسے 2014 کے جیلانی فیصلے کے مطابق ان مقامات کی حفاظت کے لیے فوری طور پر خصوصی پولیس کے دستے تشکیل دینے چاہئیں۔

4 اکتوبر: 10 لاکھ سے زائد 'غیر قانونی' غیر ملکی باشندوں کو 30 دنوں کے اندر بے دخل کرنے کا حکومت کا فیصلہ مبینہ طور پر اس لیے کہ ان کے دہشت گرد اور جرائم پیشہ گروہوں سے روابط ہیں، نہ صرف ہمدردی کی کمی کی عکاسی کرتا ہے بلکہ قومی سلامتی کے متعصب اور تنگ نظر نقطہ نظر کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی بڑی اکثریت کمزور افغان مہاجرین اور بے وطن افراد کی ہے جو پاکستان میں کئی نسلوں سے مقیم ہیں۔ انہیں چند ایک کی غلطیوں کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ ان کا اخلاقی حق ہے کہ وہ اس ملک میں پناہ لیں اور ان کے ساتھ عزت اور ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔ یہ فیصلہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کی بھی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا اسے فوری طور پر واپس لیا جانا چاہیے۔ ایچ آر سی پی حکومت کو اس فیصلے کو واپس لینے اور 1951 کے پناہ گزین کنونشن پر دستخط پر قائل کرنے کے لیے ایک بھرپور مہم چلانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

4 اکتوبر: ایچ آر سی پی نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی (بی زیڈ یو) اپنے ایل ایل بی کے طلبا کی شکایات دور کرنے میں ناکام رہی ہے جن کے 2019 کے امتحانی نتائج روکے گئے ہیں اور جن کے سالانہ امتحان 2020، حصہ دوئم میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ گورنر پنجاب اور سینیٹ کی قائمہ کمیٹی سمیت مختلف اداروں کی جانب سے طلبا کے 'بہتر مفاد' کا خیال رکھنے کی سفارشات کے باوجود یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن نے سخت نگرانی اور بدانتظامی کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ہم بی زیڈ یو پر زور دیتے ہیں کہ امتحان کا فوری انعقاد کیا جائے جو پہلے ہی تاخیر کا شکار ہے اور روکے گئے نتائج کا اعلان کیا جائے۔ ایسا نہ کر کے یونیورسٹی نے طلبا کے تعلیم کے حق کی خلاف ورزی کی ہے اور انہیں اپنی تعلیمی اور پیشہ ورانہ زندگی میں آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے۔

7 اکتوبر: ایچ آر سی پی کو اسلام آباد سے موصول ہونے والی ان اطلاعات پر تشویش ہے کہ افغان نژاد باشندوں کو ان کے گھروں سے فوری طور پر بے دخل کیا جا رہا ہے اور ریاست کی جانب سے افغان مہاجرین کی بستیوں کو مسمار کیا جا رہا ہے۔ یہ صریحاً غیر ملکیوں سے نفرت پر مبنی طرز عمل ہے جس سے اجتناب کیا جائے۔ حکومت کو سمجھنا چاہیے کہ کمزور افغانوں کی زبردستی ملک بدری نہ تو درست ہے اور نہ ہی قابل عمل ہے: اس سے ان میں سے بہت سے لوگوں کو ان کے آبائی ملک میں خطرہ لاحق ہو جائے گا اور خاندان کے لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ وطن واپسی ہمیشہ صرف رضاکارانہ ہونی چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ انتہائی غیر محفوظ

لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے، بشمول ان کے پناہ، صحت کی دیکھ بھال اور قانونی مشاورت کا حق۔ پاکستان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ مہاجرین کی رجسٹریشن کے عمل میں تیزی لائے اور بطورِ رہائشی ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانون سازی کرے۔

10 اکتوبر: آج ذہنی صحت کے عالمی دن کے موقع پر، ایچ آر سی پی زور دیتا ہے کہ ذہنی صحت نہ صرف فلاح و بہبود اور مجموعی صحت کا اہم جزو ہے بلکہ یہ ایک بنیادی انسانی حق بھی ہے۔ ریاست کو اسے تسلیم کرنا چاہیے اور ایک جامع قومی پالیسی بھی وضع کرنی چاہیے جو عالمی ضوابط کے مطابق جو شہریوں کے معیاری اور قابل رسائی ذہنی صحت کی خدمات کے حق کو برقرار رکھے۔ اس پالیسی کو دیگر بنیادی حقوق کو تسلیم کرنا انہیں تحفظ دینا چاہیے جو اندرونی طور پر ذہنی صحت سے جڑے ہوئے ہیں جیسے کہ باوقار مزدوری کا حق، تعلیم کا حق، صاف ستھرے ماحول کا حق، اور امتیازی سلوک اور ایذا رسانی سے محفوظ زندگی گزارنے کا حق۔ ذہنی صحت کی حالتوں کے بارے میں غلط فہمیاں جو شرم اور خاموشی کو جنم دیتی ہیں، پر بھی توجہ دی جائے کیونکہ یہ ذہنی بیماری کو مزید بڑھاتی ہیں۔ ذہنی صحت کے ساتھ جسمانی صحت جیسا ہی برتاؤ کیا جائے، خاص طور پر مساوی انسانیت اور ہمدردی کے تناظر میں۔

پریس ریلیز

حکومت مہاجرین کو یکم نومبر تک ملک بدر کرنے کا فیصلہ واپس لے

اسلام آباد، 18 اکتوبر 2023۔ آج منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی مشاورتی اجلاس میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ یکم نومبر تک غیر دستاویزی غیر ملکیوں کو ملک بدر کرنے کا اپنا فیصلہ فوری واپس لے۔ یہ فیصلہ نگراں حکومت کے مینڈیٹ کے اندر نہیں آتا، اس کے علاوہ یہ جبری وطن واپسی کے مترادف ہے، جسے بین الاقوامی قانون تسلیم نہیں کرتا، اور یہ غیر متغیر طور پر غریب اور کمزور افغان مہاجرین اور سیاسی پناہ کے طالبوں بشمول خواتین، بچوں، بوڑھوں، معذوری کا شکار افراد اور ان افغانوں کو متاثر کرے گا جو اپنے پیشوں کی وجہ سے خطرے کی زد میں ہیں۔

شرکا میں سول سوسائٹی کے کارکنان، وکلا، سیاسی رہنما بشمول سابق سینیٹر افراسیاب خٹک، افغان مہاجرین کمیونٹی کے نمائندوں اور یو این ایچ سی آر اور آئی او ایم کے نمائندے شامل تھے۔

سابق سینیٹر اور ایچ آر سی پی کونسل ممبر فرحت اللہ بابر نے کہا کہ پناہ گزینوں کے بارے میں ملکی قوانین کی عدم موجودگی ان کے حقوق کے تحفظ میں ناکامی کا کوئی عذر نہیں ہے، کیونکہ افغانستان اور یو این ایچ سی آر کے ساتھ سہ فریقی معاہدے کے تحت پاکستان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہوں نے حکومت اور پناہ گزینوں کے درمیان ایک پل کے طور پر قومی پناہ گزین کونسل کے قیام کی سفارش کی تا کہ مؤخر الذکر کو اپنے تحفظات کے اظہار کا موقع دیا جا سکے۔

ایچ آر سی پی کونسل ممبر سعدیہ بخاری نے ایک حالیہ فیکٹ فائنڈنگ مشن کے مشاہدات پیش کیے، جن سے معلوم ہوا ہے

کہ اسلام آباد میں متعدد افغان بستیوں کو سی ڈی اے نے مسمار کیا ہے۔ یہ اقدام بظاہر انسداد تجاوزات مہم کا ایک حصہ ہے۔ تاہم، رہائشیوں کی اکثریت کے پاس پی او آر کارڈز موجود ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ غیر ملکیوں کے بارے میں حکومتی نوٹیفکیشن کے بعد پولیس نے انہیں ہراساں کیا، دھمکیاں دیں اور ان سے بھتا وصول کیا۔

پناہ گزینوں کے حقوق کی محقق ڈاکٹر صبا گل خٹک نے مہاجرین اور پناہ گزینوں کی تعداد کے بارے میں درست اور عوامی سطح پر دستیاب اعداد و شمار کی ضرورت پر زور دیا تا کہ ان کی جائز ضروریات کا اندازہ لگایا جا سکے۔ شرکا نے اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے اتفاق کیا کہ دستاویزات کی عدم موجودگی کا مطلب ہے کہ حقوق کی خلاف ورزیوں کا زیادہ امکان موجود ہے اور یہ کہ صرف سیکورٹی پر مبنی تحفظات کی بنا پر پوری کمیونٹی کو ملک بدر کرنا اجتماعی سزا کے مترادف ہے۔ انہوں نے مقررہ مدت پر مبنی شہریت کا بھی مطالبہ کیا جس سے طویل مدتی رہائشیوں کو شہریت اختیار کرنے کا موقع ملے گا۔ سابق ایم این اے محسن داوڑ نے کہا کہ انہوں نے جس خارجہ تعلقات کمیٹی کی سربراہی کی تھی اس نے متفقہ طور سفارش کی تھی کہ پاکستان 1951 کے مہاجرین کنونشن پر دستخط کرے۔

افغان مہاجرین کے نمائندوں نے یہ بھی کہا کہ ایک ماہ سے کم عرصے میں کئی لاکھ پناہ گزینوں کے لیے افغانستان واپس جانا انسانی طور پر ممکن نہیں کیونکہ بہت سے لوگوں کے لیے پاکستان ہی واحد گھر ہے۔ یو این ایچ سی آر کے نمائندوں نے کہا کہ پناہ گزینوں کی کسی بھی قسم کی وطن واپسی رضا کارانہ، وقار اور حفاظت کے بین الاقوامی معیارات کے مطابق اور واپسی اور انضمام کے لیے باخبر رضامندی پر مبنی ہونی چاہیے۔ آئی او ایم کے ایک نمائندے نے کہا کہ ایجنسی ان معیارات کی تعمیل میں پاکستانی حکومت کی مدد کے لیے وسائل فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

اجلاس کے اختتام پر ایچ آر سی پی کی چیئر پرسن حنا جیلانی نے کہا کہ 'تمام پناہ گزینوں اور سیاسی پناہ کے طالبوں کی مخصوص ضروریات پر غور کیے بغیر ان پر کثیر المقاصد حل کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔' پناہ گزینوں سے متعلق پالیسی کی دانستہ غیر موجودگی میں بھی پاکستان بین الاقوامی رواجی قانون کا پابند ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسی کسی بھی پالیسی کو انسانی خدشات کو سلامتی کے خدشات پر فوقیت دینی چاہیے۔

27 اکتوبر: ایچ آر سی پی کو گزشتہ کئی دنوں سے لاہور کی یونیورسٹیوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی جانب سے پشتون اور بلوچ طلبا کی ہراسانی پر شدید تشویش ہے۔ کم از کم دو طالب علموں کو جبری لاپتا کر دیا گیا ہے۔ بلوچستان اور کے پی کے طلبا خاص طور پر پنجاب میں غیر محفوظ ہیں۔ طلبا کو لسانی بنیاد پر نشانہ بنانے کی یہ روش ختم ہونی چاہیے۔ تمام طلبا کو ہراسانی اور جبری گمشدگی کے خوف کے بغیر اپنی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

پاکستان میں افغان مہاجرین کی حفاظت کے مطالبے کے لیے کُھلا خط

31 اکتوبر 2023

ضمیمہ 3

پاکستان کمیشن برائے اِنسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو یکم نومبر 2023 تک تمام غیر رجسٹرڈ غیر ملکیوں کو ملک سے نکالنے

کے حکومتِ پاکستان کے فیصلے پر تشویش ہے۔ اِن غیر ملکیوں کی ایک بڑی اکثریت افغان شہریوں پر مشتمل ہے۔ ایچ آر سی پی پورے وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ لگ بھگ 17 لاکھ افغانوں پر لاگو ہونے والے اِس فیصلے سے انسانی بحران جنم لے سکتا ہے۔

یہ فیصلہ جبری وطن واپسی کے مترادف اور عالمی روایتی قانون کے منافی ہے، اور کمزور مہاجرین اور پناہ کے طلب گار افراد کو شدید متاثر کرے گا جن میں خواتین، بچے، بوڑھے، معذوری سے متاثر افراد، کم آمدنی والے لوگ اور اپنے پیشوں کی بدولت خطرات سے دوچار افغان شامل ہیں۔ اُن کی اکثریت اگست 2021 میں افغانستان پر طالبان کے قبضے کے بعد افغانستان سے فرار ہونے پر مجبور ہوئی تھی۔

اِنسانی حقوق کی تنظیموں کی تنقید کے باوجود حکومت کی جانب سے اِس فیصلے پر نظرِ ثانی کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے اور وہ اِس معاملے پر اِس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ سول سوسائٹی کے ارکان کو عوامی تقاریب میں اِس معاملے پر اظہارِ خیال نہیں کرنے دے رہی۔ وزیرِ داخلہ سرفراز بگٹی نے بھی یہ واضح کیا ہے کہ اِس مرحلے کے بعد قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کو ملک بدر کیا جائے گا بشمول اُن افغانوں کو جن کے پاس رہائش کے ثبوت کے کارڈ ہیں۔

ذرائع ابلاغ کی اطلاعات کے مطابق، قانونی طور پر مقیم 77 افغان مہاجرین کو یکم نومبر کی حتمی تاریخ سے پہلے ہی ملک سے نکالا جا چکا ہے۔ مزید برآں، ایچ آر سی پی کو ایسی پریشان کُن اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ حکومت کے ابتدائی اعلان کے بعد قانون نافذ کرنے والے اہلکار افغان مہاجرین کو ہراسانی، دھونس دھمکی، بھتے اور حراست کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

ایچ آر سی پی کو اِس حقیقت کا ادراک ہے کہ حکومت کو ملک میں غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکی شہریوں کی معمولی سی تعداد کے حوالے سے سیکیورٹی خدشات ہو سکتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ انسانی تحفظات کو سیکیورٹی مفادات سے بالاتر ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ، غیر منتخب حکومت کو اِس طرح کا فیصلہ لینے کا اختیار نہیں ہے۔ ہمارا یہ بھی ماننا ہے کہ مہاجرین اور پناہ کے طلب گاروں کو اُن کے میزبانوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے کی اجازت ہونی چاہیے اور دونوں کے حقوق ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ پاکستان نے مہاجرین کنونشن 1951 پر دستخط نہیں کیے، یہاں ملکی سطح پر مہاجرین سے متعلق کوئی نظام موجود نہیں اور افغان مہاجرین کے معاملات عارضی وصوابدیدی پالیسیوں سے نبٹائے جاتے ہیں۔ تاہم، ملک پُرخطر حالات میں جبری وطن واپسی کی ممانعت (non-refoulement) والے عالمی روایتی قانون کا پابند ہے جو غیر ملکیوں کو کسی ایسے ملک واپس بھیجنے سے منع کرتا ہے جہاں اُنہیں ظلم، تشدد، ناروا سلوک یا زندگی کو حقیقی خطرہ لاحق ہو۔ اِس میں یہ ذمہ داری بھی شامل ہے کہ رجسٹرڈ مہاجرین سمیت لوگوں کو ایسے مقامات پر واپس جانے کے لیے دباؤ نہ ڈالا جائے جہاں اُنہیں اِس قسم کا سنگین خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

ایچ آر سی پی کا خیال ہے کہ اِس حوالے سے حکومتِ پاکستان کے اقدامات عالمی روایتی قانون کی خلاف ورزی کے مترادف ہیں کیونکہ افغانستان کے موجودہ حالات مہاجرین اور پناہ کے طلب گاروں کی محفوظ واپسی اور بحالیٔ نو کے لیے بالکل سازگار نہیں ہیں۔

ہم اقوامِ متحدہ ہائی کمشنر برائے مہاجرین سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرے کہ وہ:

1. وہ یکم نومبر کی حتمی تاریخ میں فی الفور توسیع کرے تاکہ غیر رجسٹرڈ مہاجرین اور پناہ کے طلب گار تمام افراد کو قانونی دستاویزات لینے کا موقع مل سکے۔
2. یہ یقینی بنائے کہ کوئی بھی مہاجر یا پناہ کا طلب گار کسی جائز وجہ کے بغیر ملک سے بے دخل نہ ہو۔
3. یہ یقینی بنائے کہ تمام مہاجرین اور پناہ کے طلب گار افراد کے ساتھ باعزت سلوک ہو، اور وہ کسی بھی صورت میں ہراسانی یا دھونس ودھمکی کا نشانہ نہ بنیں، چاہے وہ ملک میں قانونی طور پر مقیم ہوں یا غیر قانونی طور پر۔
4. مہاجرین اور پناہ کے طلب گار افراد کو درپیش خطرات کی بنیاد پر اُن کی درجہ بندی کرے، اور اقوامِ متحدہ کی ایجنسی برائے مہاجرین اور عالمی ادارہ برائے ہجرت کی پیروی کرتے ہوئے اُن کی حیثیت سے متعلق دستاویزات تک اُن کی رسائی آسان بنائے۔
5. حکومت مہاجرین کے حوالے سے ایسی پالیسی اپنائے جو انسانی حقوق کے احترام پر مبنی ہو، رضا کارانہ ملک واپسی کی راہ ہموار کرے، عزت اور حفاظت کے عالمی اصولوں سے ہم آہنگ ہو، اور مہاجرین کی وطن واپسی اور بحالیٔ نو کے لیے اُن کی باخبر رضامندی پر مبنی ہو۔
6. غیر ملکی افراد 1946 قانون، جو نوآبادیاتی دور کی باقیات اور ناقص قانون سازی کی واضح مثال ہے، پر نظرِ ثانی کر کے اُس کی جگہ ایک ترقی پسند قانون لاگو کرے جو غیر شہری باشندوں کے حقوق کی حفاظت کی ضمانت دے۔
7. مہاجرین کنونشن 1951 اور مہاجرین کی حیثیت سے متعلق پروٹوکول پر دستخط کرے۔

7 نومبر: ایچ آر سی پی حکومت کی ملک بدری مہم کے نتیجے میں سندھ، اسلام آباد، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں افغان شہریوں کے ساتھ ناروا سلوک کی اطلاعات سے پریشان ہے، یہاں تک کہ نابالغوں کو بھی ملک بدر کیا گیا اور پاکستان میں ان کے خاندانوں سے الگ کر دیا گیا۔ سول سوسائٹی اور بین الاقوامی پناہ گزین ایجنسیوں کی شدید تنقید کے باوجود حکومت نے یہ طرزِ عمل جاری رکھ کر بین الاقوامی روایتی قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو یقینی بنانا چاہیے کہ تمام افغان شہریوں کے ساتھ عزت کا برتاؤ کیا جائے اور بچے کسی بھی حالت میں اپنے والدین سے جدا نہ ہوں۔ ہم اب بھی حکومت پر زور دیں گے کہ وہ اس ناقص پالیسی پر نظرِ ثانی کرے۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی کوہستان میں عزت کے نام پر قتل کی شدید مذمت کرتا ہے

لاہور، 29 نومبر 2023۔ مانسہرہ میں حال ہی میں ایک نوجوان لڑکی کا غیرت کے نام پر قتل انتہائی تشویش کا سبب

ضمیمہ 3

ہے۔ اطلاعات کے مطابق، لڑکی کی سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو دیکھی گئی جس کے بعد اُس کے اہلِ خانہ نے اُسے جان سے مار دیا۔ ایک مقامی جرگے کی طرف سے قتل کا حکم جاری ہونا ہمیں اِس افسوس ناک حقیقت کی یاد دہانی کرواتا ہے کہ پاکستان میں عورتوں کے خلاف تشدد اب بھی قابلِ قبول عمل سمجھا جاتا ہے اور یہ کہ ریاست نام نہاد انصاف کے فرسودہ طریقوں کو ختم کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے حالانکہ عدالتِ عظمیٰ 2019 سے جرگوں کے فیصلوں کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دے چکی ہے۔

مجرموں، مشتبہ شریک مجرموں، اور جرگہ کے تین اراکین کی گرفتاری خوش آئند اقدام ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ریاست کو یقینی بنانا ہوگا کہ ملزموں کے خلاف ٹھوس شواہد اکٹھا ہوں اور مقدمے میں خون بہا کی رقم کی ادائیگی کا حربہ استعمال نہ ہو سکے۔ قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کو ویڈیو میں شامل دیگر لوگوں کی حفاظت بھی یقینی بنانی چاہیے جن میں اپنے خاندان کے پاس واپس چلی جانے والی ایک لڑکی اور کئی لڑکے شامل ہیں جو فی الوقت کہیں چُھپے ہوئے ہیں۔

حالیہ وقوعے کی جرگے کے حکم سے آٹھ نوجوانوں کے قتل کے واقعے سے خوفناک مشابہت ہے پائی جاتی ہے جنھیں 2011 میں کوہستان میں شادی کی ایک تقریب میں گیت گانے اور رقص کرنے کی ویڈیو منظرِ عام پر آنے کے بعد قتل کیا گیا تھا۔ اِس اندوہناک واقعے نے ہمیں ایک بار پھر یاد دلا دیا ہے کہ پاکستان ابھی تک ایسی ثقافت میں پھنسا ہوا ہے جہاں عزت کا تصور عورتوں کے جسم سے جُڑا ہوا ہے۔ اُس مقدمے میں بھی سزائیں بالآخر ختم ہوگئی تھیں اور وقوعے سے پردہ اُٹھانے والے افضل کوہستانی کو 2019 میں قتل کر دیا گیا تھا۔ یہ عمل دوبارہ نہیں ہونا چاہیے۔ صرف 2022 کے دوران خیبر پختونخوا میں 103 افراد عزت کے نام پر مارے جا چکے ہیں، لہٰذا، عورتوں کے خلاف تشدد پر قابو پانے کے لیے ریاست کو طویل مدتی، ٹھوس اقدامات کرنا ہوں گے۔

4 دسمبر: ایچ آر سی پی حقوقِ نسواں کمیشن، سندھ کی چیئرپرسن کے تقرر میں تاخیر پر تشویش ہے۔ پچھلی چیئرپرسن، جن کی میعاد ستمبر کے آغاز میں ختم ہوئی تھی، نے الزام لگایا ہے کہ انہیں اس عہدے پر کام جاری رکھنے کے لیے کہا گیا تھا اور اس حوالے سے واضح معلومات نہیں دی گئی تھیں کہ آیا انہیں چارج کسی جانشین کو سونپنا چاہیے یا ان کی مدت ملازمت میں توسیع کی جائے گی۔ کمیشن کے کام کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ صورتِ حال قابلِ قبول نہیں ہے۔ سندھ حکومت کو اس مسئلے کو حل کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ اس حوالے سے کمیشن کے کام اور عوام کی اس تک رسائی کو نقصان نہ پہنچے۔

مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کا تحفظ

12 جنوری: ایچ آر سی پی بلوچستان حکومت کے صوبے کے ماہی گیروں کو مزدور کا درجہ دینے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے۔ یہ گوادر کی حق دو تحریک کا ایک اہم مطالبہ تھا۔ اس فیصلے سے بلوچستان میں ماہی گیروں کو صوبے کے لیبر قوانین اور آئی ایل او کنونشنز کے دائرے میں لا کر ان کے معاشی حقوق کو محفوظ بنانے میں مدد ملے گی۔ دوسرے صوبوں کے لیے

اچھا ہوگا کہ وہ اس کی پیروی کریں اور اپنے ماہی گیروں کو مزدور کا درجہ دیں تاکہ اس محروم کمیونٹی کے کام اور حقوق کو تحفظ مل سکے۔

25 جنوری: ایچ آر سی پی عدالت عالیہ سندھ کے اس حکم کا خیر مقدم کرتا ہے جس میں صوبائی حکومت کو صوبے بھر کے تمام محکموں میں تعینات سینی ٹیشن ورکرز کے لیے 25,000 روپے کی کم از کم اجرت کے قانون کی تعمیل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ہم کارکن نعیم صادق کی قیادت میں پٹیشنرز کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے کی طرف پہلا قدم ہے کہ اس پس ماندہ مزدور طبقے کو وہ وقار دیا جائے جس کا وہ مستحق ہے، خاص طور پر مہنگائی کے حالیہ بحران کے پیش نظر۔ ہم دوسری صوبائی حکومتوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ اس کی پیروی کریں اور بالآخر نہ صرف ایک کم از کم اجرت بلکہ تمام محنت کشوں کے لیے اتنی اجرت ضرور طے کریں جو بہتر معیارِ زندگی کے لیے ضروری ہے۔

20 اپریل: عید کے موقع پر، ایچ آر سی پی بھارتی اور پاکستانی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دونوں ممالک سے تعلق رکھنے والے ماہی گیروں کو رہا کریں جو ایک دوسرے کی جیلوں میں بند ہیں۔

پریس ریلیز: جمہوری تحریک مؤثر مزدور تحریک کے بغیر ممکن نہیں

کراچی، 25 جون 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے سب کے لیے باوقار مزدوری کے حق پر منعقدا پنی قومی کانفرنس میں مشاہدہ کیا ہے کہ کسی بھی حقیقی جمہوری تحریک کی ریڑھ کی ہڈی ایک ایسی مضبوط مزدور تحریک ہوتی ہے جو سماجی تحفظ، بلا امتیاز مناسب اجرت، اجتماعی سودے بازی کا حق اور کام کے انسانی حالات کی تائید کرتی ہو۔

عمیر رشید، ڈاکٹر فہد علی، طٰہٰ کیہر، ذیشان نول، نور مزمل، اور محمد رفیق پر مشتمل ماہرین تعلیم اور محققین کے ایک پینل نے اپنے فیلڈ ورک کے مشاہدات کی بنیاد پر ماہی گیروں، ٹیکسٹائل ورکرز، صفائی ستھرائی کرنے والے مزدوروں، کان کنوں اور زرعی مزدوروں کے حقوق کی صورت حال کا جائزہ پیش کیا۔ ڈائریکٹر فرح ضیا نے اعلان کیا کہ پاکستان میں مزدوروں اور مزدوروں کے حقوق کا از سر نو ادراک کرتے اس مطالعہ کو ایک سابق اسٹاف ممبر اور محنت کشوں کے حقوق کے کارکن سے منسوب کرتے ہوئے ایچ آر سی پی کی شکیل پٹھان لیبر اسٹڈیز سیریز کے ایک حصے کے طور پر شائع کیا جارہا ہے۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیبر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کرامت علی نے معقول کام کے حق پر بات کرتے ہوئے کہا کہ منصفانہ اجرت کے نفاذ کے لیے ایک طریقہ کار ضروری ہے۔ ایگریکلچرل جنرل ورکرز یونین (سندھ) کی نائب صدر سبھاگی بھیل نے نوٹ کیا کہ خواتین زرعی کارکنوں کو ان کے مرد ہم منصبوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم تنخواہ دی جاتی ہے۔ پاکستان فشر فوک فورم کے جنرل سیکرٹری سعید بلوچ نے ماہی گیروں کو انتہائی پسماندہ مزدور گروپوں میں شمار کرتے ہوئے اس بات کی پرزور حمایت کی کہ انہیں بڑھاپے میں پنشن دی جائے۔ سندھ

کول مائننگ کمپنی کے جنرل سیکرٹری آصف خٹک نے کان کنی کے حادثات کے تعداد اور چوٹ یا موت کی صورت میں ناکافی گرانٹ کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

آل پاکستان ورکرز فیڈریشن کے جوائنٹ سیکرٹری اکرم بوندا نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ شعبہ لیبر کی صوبوں کو منتقلی کے بعد لیبر سے متعلق بین الصوبائی مسائل کے حوالے سے پیدا ہونے والی بے ضابطگیوں کو دور کیا جائے۔ متحدہ لیبر فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری حنیف رامے نے سفارش کی کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ، سوشل سیکیورٹی کے اداروں اور ای او بی آئی کو خودمختار بنایا جائے۔ ہوم بیسڈ وومن ورکرز فیڈریشن کی سیکرٹری جنرل زہرہ خان اور لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کی بشریٰ ارائیں نے اپنی اپنی یونینوں کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ کس طرح ان کی برادریوں میں زیادہ باوقار مزدوری ممکن ہوئی۔ ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر میرذوالفقار علی نے مزید کہا کہ خواتین کے لیے کام کی جگہوں کو محفوظ بنانے کے لیے کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی کی اطلاع دینے اور اس سے نمٹنے کے لیے اقدامات ضروری ہیں۔

ایچ آر سی پی کے شریک چیئرمین اسد اقبال بٹ نے کہا کہ مزدوروں کے ٹھیکے کے نظام نے پاکستان میں مزدوروں کی تحریک کو متاثر کیا ہے۔ تجربہ کار صحافی اور ایچ آر سی پی کے خازن حسین نقی نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے خود کو مؤثر طور پر منظّم کریں۔ آخر میں وائس چیئر ایچ آر سی پی سندھ قاضی خضر حبیب نے تمام مقررین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

ایچ آر سی پی کے سیکرٹری جنرل حارث خلیق نے مطالبات کا منشور پیش کر کے کانفرنس کا اختتام کیا جسے تمام شرکا نے منظور کیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ محنت کی تمام اقسام کو باوقار کام کے طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے اور لیبر تعلقات اور اجتماعی سودے بازی کا حق مذہب، ذات پات، جنس اور نسل کی رکاوٹوں سے پاک ہونا چاہیے۔ مزید برآں، قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ سماجی بہبود اور تحفظ کو ایک عالمگیر شہریت پر مبنی استحقاق کے طور پر دیکھا جائے، جب کہ تمام کارکنوں کو ایک ایسی اجرت کا حقدار ہونا چاہیے جس سے وہ ایک معقول اور باوقار زندگی بسر کر سکیں۔

15 اکتوبر: ایچ آر سی پی نے تربت میں مسلح حملہ آوروں کے ہاتھوں کم از کم چھ مزدوروں کے قتل کی شدید مذمت کی ہے۔ یہ کمزور کارکنوں پر اندھا دھند حملہ تھا جن کے پاس اپنے دفاع کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ مجرموں کی نشاندہی کر کے ان کا محاسبہ کیا جائے۔

9 دسمبر: ایچ آر سی پی نے چولستان میں تقریباً 27,000 بے زمین کسانوں کو پانچ سال کے ٹھیکے پر فی کس کسان کو 12.5 ایکڑ زمین دینے کے پنجاب حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اس طرح سے کئی دہائیوں سے تعطل کی شکار زمین کی الاٹمنٹ کا عمل بھی بحال ہوا ہے۔ اس اقدام سے ان کی روزی روٹی اور چراگاہوں اور پانی کے حق کے تحفظ میں مدد ملے گی۔ ایچ آر سی پی کی سابق چیئرپرسن حنا جیلانی کی سربراہی میں اس علاقے میں کئی مشنوں اور نچلی سطح پر

ایک مہم کے بعد، ایچ آر سی پی کو متعدد لوگوں نے ایسے بیانات دیے جن میں انہوں نے ریاست سے مقامی آبادی کے سماجی، اقتصادی اور ماحولیاتی حقوق کو تحفظ دینے کا مطالبہ کیا۔ ریاست ان کے جائز تحفظات کا ازالہ کرے، بشمول اس مطالبے کے کہ اس علاقے کی زمین قانون کے مطابق صرف مقامی چولستانیوں کو الاٹ کی جائے۔

10 دسمبر: جب کہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کے دفاع کار انسانی حقوق کا دن منا رہے ہیں، ایچ آر سی پی ریاست پر زور دیتا ہے کہ وہ کمزور پنشنرز اور عمر رسیدہ افراد کے حقوق کا تحفظ کرے۔ ایک اندازے کے مطابق ای او بی آئی کے 500,000 پنشنرز کو مبینہ طور پر ماہانہ ر10,000 روپے کی معمولی رقم ملتی ہے جو کہ کم از کم اجرت کا بمشکل ایک تہائی ہے۔ مسلسل مہنگائی کے دور میں اس رقم سے گزر بسر نہیں ہو سکتا۔ حکومت کو کم از کم معیار زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف پنشن کی سطح میں اضافہ کرنا چاہیے، بلکہ پنشن اسکیموں کے دائرے کو بھی بڑھانا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ اس حوالے سے صنف کا خیال رکھا جائے اور غیر رسمی کارکن بھی مستفیض ہو سکیں۔

پریس ریلیز

ایچ آر سی پی نے انسانی حقوق کے عالمی دن پر محنت کشوں کے حقوق اور شہری حقوق کی حفاظت کا مطالبہ کیا ہے

کراچی، 11 دسمبر 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے کل انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں سول سوسائٹی کے سیکڑوں کارکنوں نے شرکت کی۔ شرکا نے ریاست سے 'آزادی، انصاف اور مساوات' کے حق کی حفاظت اور پاسداری کا مطالبہ کیا ہے۔

کونسل رُکن سعدیہ بلوچ نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ہر دن کو 'انسانی حقوق کا دن' سمجھنا چاہیے۔ اختر حسین ایڈووکیٹ نے صحت، تعلیم اور رہائش کے حق کی اہمیت پر زور دیا جبکہ شاعر وحید نور نے سیاسی مزاحمت اور انسانی حقوق کے موضوع پر شاعرانہ کلام پیش کیا۔ عورتوں کے حقوق کی کارکن انیس ہارون نے جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کی مذمت کی اور کہا کہ ان اقدامات سے انسانی حقوق کی تحریک کمزور ہوئی ہے۔

ایچ آر سی پی کے کونسل رُکن اور صحافی سہیل سانگی نے بنیادی حقوق کی حفاظت اور طلبا یونینوں کی بحالی کی ضرورت پر زور دیا۔ موسمیاتی انصاف کے کارکن یاسر حسین نے آلودگی میں اضافے کے مسئلے کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ماحولیاتی حقوق انسانی حقوق کا لازمی حصہ ہیں۔ محنت کشوں کے حقوق کے کارکن ناصر منصور نے کہا کہ محنت کشوں کے حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ انہوں نے ریاست سے معقول معاوضے اور خوراک کے تحفظ کا پُر زور مطالبہ بھی کیا۔ سینیئر صحافی توصیف احمد خان نے کہا کہ موجودہ حالات میں اِظہار کی آزادی کو درپیش خطرات نے سیلف سنسر شپ کو جنم دیا ہے۔ ایچ آر سی پی کی کونسل رُکن مہناز رحمان نے کہا کہ پس ماندہ خواتین مزدوروں کے حالات بہتر کیے جائیں۔

وائس فار مسنگ پَرسنز، سندھ کے نمائندے اور انسانی حقوق کے کارکن سورت لوہار نے جبری گمشدگیوں میں ملوث عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کے فقدان کی طرف توجہ دلائی۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی کے نمائندے لالہ وہاب نے کہا کہ

بلوچستان سے اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ اِن مذموم جرائم کے خلاف ہی ہے۔ ڈیفنس آف ہیومن رائٹس کی عہدیدار عائشہ مسعود کا کہنا تھا کہ آئین کے آرٹیکل 9 اور 10 لاپتا افراد کے حقوق کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ کارکن سارنگ جویو نے کہا کہ مؤثر تبدیلی کے لیے سول سوسائٹی کو جبری گمشدگیوں کے خلاف متحد ہونا پڑے گا۔ آخر میں، ماہرِ نفسیات ڈاکٹر سید علی واصف نے کئی ایسی مثالیں پیش کیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اپنے شہریوں کے خلاف ریاست کے اِن ہتھکنڈوں سے سماجی ڈھانچے تباہ ہوئے ہیں۔

ایچ آرسی پی کے چیئر پرسن اسد اقبال بٹ نے کانفرنس کا اختتام کرتے ہوئے جمہوری اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا تاکہ قانون ساز اسمبلیوں میں صرف اشرافیہ ہی کے مفادات کی نہیں بلکہ عوام کی مؤثر نمائندگی ممکن ہو سکے۔ ایچ آرسی پی کے وائس چیئر قاضی خضر نے اُن کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کو معاشی و سماجی انصاف کو ترجیح دینی چاہیے۔

سول سوسائٹی کے لیے فضا تنگ کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے

18 جنوری: ایچ آرسی پی ایف آئی اے کے ہاتھوں صحافی شاہد اسلم کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف ان کے آزادیِ اظہار کے حق کی خلاف ورزی ہوئی ہے بلکہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے اس حکم کی بھی خلاف ورزی ہوئی ہے جس میں ایف آئی اے کو ہدایت کی گئی تھی کہ اگر کسی صحافی سے پوچھ گچھ کی جائے تو پی ایف یو جے کو مطلع کیا جائے۔ اس طرح کے ہتھکنڈوں سے پاکستان میں تفتیشی صحافیوں کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی خطرناک مثال قائم ہوئی ہے۔

20 جنوری: ایچ آرسی پی کو یہ جان کر تشویش ہے کہ گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی (جی بی ایل اے) نے ابھی تک معلومات کے حق (آرٹی آئی) کا قانون منظور نہیں کیا ہے حالانکہ اس نے جولائی 2021 میں اس پر کام شروع کر دیا تھا۔ مناسب آرٹی آئی قانون سازی کے بغیر، جی بی میں اہم عوامی امور کی معلومات تک رسائی حاصل نہیں کی جا سکتی ہے، جس سے شفافیت کا شدید فقدان پیدا ہوتا ہے اور آزادیِ اظہار کے حق جیسی بنیادی آزادیاں متاثر ہوتی ہیں۔ ایچ آرسی پی مطالبہ کرتا ہے کہ جی بی ایل اے اس مسئلے پر مزید تاخیر کے بغیر قانون سازی کرے اور جی بی کے شہریوں کے معلومات کے حق کا تحفظ کرے۔

26 جنوری: ایچ آرسی پی مختلف ادوار میں بننے والی حکومتوں کی طرف سے اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف بغاوت کے قدیم، نوآبادیاتی قوانین کے مسلسل استعمال کی مذمت کرتا ہے۔ فواد چودھری اس حوالے سے تازہ ترین مثال ہیں۔ الزامات کو فوری طور پر ختم کیا جانا چاہیے اور حکومتِ وقت کو زیادہ ذمہ داری سے کام کرنا چاہیے۔

فروری: پی ٹی اے کا وکیپیڈیا پر پابندی لگانے کا فیصلہ اس حقیقت سے جان بوجھ کر چشم پوشی ہے کہ تمام طبقات، صنفوں اور علاقوں کے لوگوں کو خبروں اور معلومات کے حصول، حقائق کی جانچ، اشتراک اور ردِعمل ظاہر کرنے کا موقع فراہم

کرنے میں سوشل میڈیا کا اہم کردار ہے۔ ریاست پہلے ہی 'اخلاقیات' کی بنیاد پر اپنے شہریوں کے معلومات اور اظہار کے حق کو نظر انداز کر رہی ہے۔ ایچ آر سی پی اس مضحکہ خیز پابندی کی سختی سے مخالفت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پی ٹی اے اپنے فیصلے کو فوری واپس لے، اس لیے کہ اسے وکی پیڈیا پر توہین آمیز مواد میں ترمیم کرنے سے روکنے کے لیے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

14 فروری: ایچ آر سی پی علی وزیر کی دو سال بعد جیل سے رہائی کا خیر مقدم کرتا ہے، لیکن ہم اصرار کرتے ہیں اور ایک بار پھر مطالبہ کرتے ہیں کہ اس طرح کے غیر انسانی سیاسی انتقام کو ہمیشہ کے لیے ختم ہونا چاہیے۔

15 فروری: ایچ آر سی پی انسانی حقوق کے دفاع کار پروفیسر محمد اسماعیل اور ان کی شریک حیات کو بغاوت اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے مقدمات میں پشاور کی انسداد دہشت گردی کی عدالت کی جانب سے بری کیے جانے کا خیر مقدم کرتا ہے۔ ہم پیکا کی دفعہ 10 اور 11 کے تحت ان کے خلاف درج مقدمہ کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

16 فروری: ایچ آر سی پی نے پی پی سی اور سی آر پی سی میں ترمیم کی حالیہ حکومتی کوششوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے جس میں ہتک عزت کے موجودہ قوانین کے دائرہ کار کو وسیع کیا گیا اور عدلیہ یا فوج کو 'سکینڈلائز کرنے یا ان کی تضحیک' کرنے پر پانچ سال قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ ہتک عزت کے قوانین کے پہلے سے موجود ہونے کے پیش نظر، اس طرح کے اقدامات کا اطلاق آئینی طور پر آزادی اظہار کی ضمانت کے خلاف ہوگا۔ اس حقیقت کا مشاہدہ آئی ایچ سی نے اپنے 2022 کے فیصلے میں نوٹ کیا جب اس نے انہی بنیادوں پر پیکا آرڈیننس کو کالعدم قرار دیا تھا۔ آئین کی بعض متروک شقوں کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے جو آزادی اظہار کے دائرہ کار کو محدود کرتی ہیں، لیکن تنقید کو مجرمانہ بنانا عوامی بحث ومباحثے کی راہ میں غیر ضروری رکاوٹ ہے اور اسے فوری طور پر واپس لیا جائے۔

17 فروری: ایچ آر سی پی نے گومل یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن پر تشویش کا اظہار کیا ہے، جس میں مرد اور خواتین طالب علموں کے آپس میں گھل مل جانے پر پابندی عائد کی گئی ہے اور خواتین طالبات کو عوامی مقامات پر جانے سے روک دیا گیا ہے۔ طالب علموں کی علیحدگی جہالت اور عدم مساوات کے کلچر کو تقویت دے گی۔ نوٹیفکیشن فوری واپس لیا جائے۔

24 فروری: ایچ آر سی پی کشمور، سندھ میں نازیہ کھوسو اور ان کی شیر خوار بیٹی کی بازیابی کا مطالبہ کرنے والے درجنوں مظاہرین کے خلاف درج من گھڑت مقدمے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس مقدمے میں نامزد افراد میں ایچ آر سی پی کونسل کے رکن امداد اللہ کھوسو بھی شامل ہیں۔ ہمیں یہ دیکھ کر تشویش ہے کہ دہشت گردی کے الزامات کو شہریوں کے پرامن اجتماع کی آزادی کے حق کی خلاف ورزی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ محترمہ کھوسو کو فوری طور پر بازیاب کرایا جائے اور مظاہرین کے خلاف درج ایف آئی آر واپس لی جائے۔

ضمیمہ 3

27 فروری: ایچ آر سی پی پی پی سی کی دفعہ 153-اے اور 505 کے تحت عوام کو ریاستی اداروں کے خلاف اکسانے کے الزام میں ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل امجد شعیب کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتا ہے۔ کسی بھی شہری کی طرح جنرل شعیب کو حکومت اور اپوزیشن کے ساتھ ساتھ سرکاری افسران پر تنقید کرنے کا حق ہے۔ ہم اس امر پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ ریاستی ادارے 'عوامی فساد' جیسی مبہم بنیادوں کا حوالہ دیتے ہوئے ان آرا کو برداشت نہیں کر پا رہے جن سے وہ متفق نہیں ہیں۔ جنرل شعیب کی فوری اور غیر مشروط رہائی عمل میں لائی جائے۔

3 مارچ: لاہور کی ضلعی انتظامیہ کے عورت مارچ کے منتظمین کو 8 مارچ کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر عوامی ریلی نکالنے کی اجازت دینے سے انکار قابل مذمت ہے۔ یہ افسوسناک ہے کہ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ان کے پرامن اجتماع کے حق کو حسب معمول اس بنیاد پر چیلنج کیا جاتا ہے کہ 'متنازع' پلے کارڈز اور عوامی اور مذہبی تنظیموں کی جانب سے 'سخت تحفظات' امن عامہ کی صورت حال خراب ہونے کا خدشہ ہے۔ یہ ایک ناقص دفاع ہے۔ نگران پنجاب حکومت عورت مارچ کے پرامن اجتماع کی آزادی کے حق کو برقرار رکھے اور مارچ کرنے والوں کو مکمل سیکیورٹی فراہم کرے۔

4 مارچ: ایچ آر سی پی کم از کم تین شہروں (جن میں اب اسلام آباد اور ملتان بھی شامل ہیں) میں عورت مارچ کے مختلف اجتماعات پر مقامی انتظامیہ کے ردعمل سے پریشان ہے جنہیں بتایا گیا ہے کہ وہ 8 مارچ کا دن منانے کے لیے اپنی پسند کے عوامی مقامات پر پرامن طریقے سے جمع ہونے کا اپنا حق استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ مقامی انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ اس طرح کی تقریبات کو سیکورٹی فراہم کرے، نہ کہ ان کو اس طرح سے روکے۔ ہم ہر اس خاتون، ہر ایک خواجہ سرا اور ہر اس اتحادی کے ساتھ کھڑے ہیں جو اس سال خواتین کے عالمی دن پر مارچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

5 مارچ: ایچ آر سی پی نے پیمرا کی جانب سے پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان کی الیکٹرانک میڈیا پر براہ راست اور ریکارڈ شدہ تقاریر پر پابندی کے فیصلے کی مذمت کی ہے۔ ہم نے ہمیشہ ماضی میں اظہار پر پابندیوں کے اقدامات کی مخالفت کی ہے- چاہے وہ پچھلی حکومت کے دور میں ہو یا اس سے پہلے- اور ہم کسی شخص کی سیاسی رائے سے قطع نظر، آزادیِ اظہار کے لیے اپنی وابستگی پر قائم ہیں۔ پابندی فوری ہٹائی جائے۔

8 مارچ: پی ٹی آئی کے کارکنوں کے خلاف حکومتی کریک ڈاؤن اور لاہور میں دفعہ 144 کا نفاذ تنگ نظری کا مظاہرہ ہے اور لگتا ہے کہ اس کا امن وامان سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ اب اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں سیاسی مذاکرات کریں، سیاسی درجہ حرارت کو کم کرنے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں اور اس بحران کا حل تلاش کریں۔ کسی بھی جماعت یا سیاسی رہنما کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس طرح کی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے جبکہ عام شہری زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

8 مارچ: ایچ آر سی پی نے اسلام آباد پولیس کی طرف سے عورت آزادی مارچ میں شہریوں کے خلاف طاقت کے

استعمال کی مذمت کی۔ ہمیں ان اطلاعات پر بھی تشویش ہے کہ مذہبی تنظیموں نے خواتین کو مارچ میں شرکت سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ خواتین کو پرامن اجتماع کا اتنا ہی حق ہے جتنا کسی بھی اور شہری کو ہے۔ پولیس کو مارچ کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنا چاہیے، نہ کہ پرامن مظاہرین کے خلاف تشدد کا سہارا لینا۔

24 مارچ: ایچ آر سی پی پی ٹی آئی کے کارکن اظہر مشوانی کی گرفتاری کی مذمت کرتا ہے جنہوں نے مبینہ طور پر پنجاب پولیس اور صوبائی حکومت کو حالیہ سیاسی محاذ آرائی میں پارٹی کارکنوں کے خلاف قابل اعتراض حربے اپنانے پر تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ مشوانی کو فوری طور پر عدالت میں پیش کیا جائے۔ یہ کسی بھی شہری کو حراست میں لینے کی قانونی وجوہ نہیں ہیں۔

25 مارچ: ایچ آر سی پی نے حقوقِ خلق کے کارکن احسن بھٹی کی غیر قانونی حراست کی شدید مذمت کی ہے جو بڑھتی ہوئی مہنگائی کے خلاف احتجاج کا اپنا آئینی حق استعمال کر رہے تھے۔ حکومتِ پنجاب فوری طور پر تمام سیاسی کارکنوں کے خلاف یہ جابرانہ ہتھکنڈے بند کرے۔

30 مارچ: ایچ آر سی پی ضابطہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 124-اے کو کالعدم قرار دینے کے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے۔ مذکور دفعہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں پر تنقید کو 'بے اطمینانی' یا بغاوت پر اکسانے کی بنا پر جرم قرار دیتی ہے۔ ہمارا ایک عرصے سے یہ موقف رہا ہے کہ اس طرح کے قوانین ایک مکروہ نوآبادیاتی نظام کی باقیات ہیں جو افسوسناک طور پر سیاسی اختلاف کو جرم قرار دینے اور سول سوسائٹی کے ممبران، خاص طور پر حقوق کے کارکنوں، سیاسی کارکنوں، صحافیوں اور طلبا کو دبانے کے لیے استعمال ہوتے رہے ہیں۔

30 مارچ: ایچ آر سی پی حسن عسکری کے ساتھ ہونے والے غیر منصفانہ سلوک پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ حسن عسکری پر آرمی چیف پر تنقید کرنے کا الزام ہے۔ ان کے اہل خانہ کا یہ الزام کہ 2020 میں ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کے بارے میں بتائے بغیر ان کا کورٹ مارشل کیا گیا اور سزا سنائی گئی تھی، اور اس کے بعد انہیں ہائی سیکیورٹی جیل میں قید کر دیا گیا تھا، انصاف سے محروم نظام کی عکاسی کرتا ہے۔ ایچ آر سی پی کا ماننا ہے کہ فوج پر تنقید کوئی جرم نہیں ہے۔ حسن عسکری کا مقدمہ فوجی عدالت کی بجائے سول عدالت میں چلایا جانا چاہیے تھا، خاص طور پر یہ دیکھتے ہوئے کہ اس طرح کے ٹرائل آئین میں درج منصفانہ ٹرائل کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔

6 اپریل: ایچ آر سی پی کے خیال میں ضابطہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 124-اے یعنی بغاوت کے قانون کے تحت پی ٹی آئی رہنما علی امین گنڈا پور کی گرفتاری افسوسناک ہے، خاص طور پر یہ دیکھتے ہوئے کہ لاہور ہائی کورٹ نے حال ہی میں اس نوآبادیاتی قانون کو ختم کر دیا تھا۔ ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ علی امین گنڈا پور کو رہا کیا جائے، اور حکومت اور قانون نافذ کرنے والے حکام سیاسی اختلاف کو دبانے کے لیے اس طرح کے مذموم حربے استعمال کرنے سے باز رہیں۔

ضمیمہ 3

25 اپریل: ایچ آر سی پی بنوں میں مقیم صحافی گوہر وزیر کی غیر قانونی حراست کی مذمت کرتا ہے۔ انہیں نامعلوم مسلح افراد نے رہائی سے قبل اغوا کر کے تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ ملک بھر کے صحافی اس طرح کے خطرات کا شکار ہو گئے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں تیزی سے بگڑتی ہوئی امن وامان کی صورتحال کے تناظر میں یہ واقعہ فوری کارروائی کا متقاضی ہے۔ ریاست کو صحافیوں اور ان کے کام کے تحفظ کے لیے بھی بلا تاخیر سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔

25 اپریل: عام شہریوں اور سرکاری اہلکاروں کی مسلسل ریاستی نگرانی ان کی نجی زندگی اور عزت نفس کے آئینی حق کی خلاف ورزی ہے اور اس کی غیر مشروط طور پر مذمت کی جانی چاہیے۔ سیاسی مفادات کی بنیاد پر نجی جگہوں کی نگرانی اور مخصوص بیانیے کو کنٹرول کرنے کے لیے مداخلت کرنے والی ٹیکنالوجیز کا بڑھتا استعمال پریشان کن ہے۔ حکومت کو تمام نگرانی کے آلات، نیز ایسے آلات جو بظاہر جائز مقاصد کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، کے استعمال کو سختی سے منظّم کرنا چاہیے۔

3 مئی: ایچ آر سی پی پاکستان میں تمام صحافیوں اور میڈیا کے دیگر افراد کی آزادی اظہار کے دفاع کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کرتا ہے۔ آزادی صحافت کے بغیر فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق پروان نہیں چڑھ سکتا۔ آزادی صحافت کے بغیر تشدد اور غلامی سے آزادی کا حق ختم ہو جائے گا۔ اور آزادی صحافت کے بغیر عام لوگ اپنے منتخب نمائندوں اور ریاست کے دیگر اداروں کو ان کے اعمال پر جوابدہ نہیں ٹھہرا سکتے۔ ریاست کو ایک ایسے ماحول کو فروغ دینا چاہیے جس میں میڈیا کے تمام افراد عزت اور خوف کے بغیر رہ سکیں اور کام کر سکیں، جس میں ملازمت، مناسب اجرت اور بروقت معاوضہ کے حق کا تحفظ شامل ہے۔

14 مئی: ایچ آر سی پی کو پاکستان بھر میں پی ٹی آئی کارکنوں کی غیر قانونی گرفتاریوں اور مقدمات درج کیے جانے کی خبروں پر سخت تشویش ہے۔ تشدد کا سہارا لینے والوں اور غیر متشدد سیاسی کارکنوں کے درمیان ہمیشہ فرق کیا جانا چاہیے۔ کسی کو بھی ان کی پارٹی وابستگیوں کی وجہ سے سزا نہیں دی جانی چاہیے۔ یہ سب جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔

18 مئی: ایچ آر سی پی پی ٹی آئی رہنماؤں کی دوبارہ گرفتاری کی مذمت کرتا ہے جنہیں پہلے عدالتوں نے رہا کیا تھا۔ اس حربے کا استعمال پی ٹی آئی سمیت پچھلی حکومتوں نے اپوزیشن لیڈروں کو اطاعت پر مجبور کرنے کے لیے کیا تھا۔ دونوں صورتوں میں، اس سے سیاسی انتقام کو قانون کے مطابق ہونے کا بہانہ بنا کر پیش کیے جانے کی عکاسی ہوتی ہے۔

6 جون: ایچ آر سی پی جیو کے صحافی زبیر انجم کی فوری اور بحفاظت بازیابی کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں کراچی سے اٹھایا گیا تھا۔ ایسے غیر قانونی واقعات کو روکنا چاہیے۔

10 جون: ایچ آر سی پی کو یہ جان کر تشویش ہے کہ سینئر صحافی احمد نورانی کو اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی انجام دہی پر ان کے خلاف درج کی گئی سابقہ ایف آئی آر کے بعد 'اشتہاری مجرم' قرار دیا گیا ہے۔ یہ اقدام غیر متناسب اور مسٹر نورانی کے آزادی اظہار کے حق کے منافی ہے۔ ہم معزز اسلام آباد ہائی کورٹ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس معاملے کا نوٹس لے

کر احمد نورانی کی دادرسی کرے۔

18 جون: پی ٹی ایم کے کارکن عالم زیب محسود کی بظاہر من گھڑت الزامات پر گرفتاری، فوجی عدالتوں کی مخالفت کے بعد وکیل عزیر بھنڈاری کے اغوا، اور سابق گورنر سردار لطیف کھوسہ کے گھر پر حملے سے ظاہر ہوتا ہے ہیں کہ ریاست کے اختلاف رائے کو سزا دینے کے دانستہ ارادے میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اگر ریاست جمہوری اصولوں کے ساتھ اپنی وابستگی کی کسی شکل کو بحال کرنا چاہتی ہے تو عالم زیب محسود کو رہا کیا جانا چاہئے اور عزیر بھنڈاری کے اغوا اور لطیف کھوسہ کے گھر پر فائرنگ کے ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہئے۔

9 جولائی: کراچی میں مبینہ طور پر پولیس اور سادہ کپڑوں میں ملبوس افراد کے ہاتھوں جنگ کے سینئر رپورٹر سید محمد عسکری کے اغوا کی تمام جمہوری آوازوں کو مذمت کرنی چاہیے۔ صحافیوں کو بغیر کسی الزام کے اس طرح اغوا کیا جانا نہ صرف ریاست کی جمہوریت سے وابستگی بلکہ اس کی تنقید اور مخالفت کو برداشت کرنے کی صلاحیت بھی سوالیہ نشان ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عسکری صاحب کو فوری رہا کیا جائے۔

13 جولائی: ایچ آر سی پی کراچی پریس کلب پر احتجاج کرنے والے پرائمری اسکول کے اساتذہ کے خلاف طاقت کے استعمال کی مذمت کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ ہاؤس کی جانب بڑھنے کی کوشش کے دوران خواتین سمیت درجنوں اساتذہ پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ گرفتار افراد کو رہا کیا جانا چاہیے اور وزیراعلیٰ سندھ کو مظاہرین سے ملنے اور ان کے مطالبات کی منصفانہ سماعت پر آمادگی ظاہر کرنی چاہیے۔

21 جولائی: ایچ آر سی پی کو یہ جان کر تشویش ہے کہ مجوزہ پیمرا ترمیمی ایکٹ 2022 نے پیمرا کو 'مستند' خبروں کو پھیلانے کی ذمہ داری تفویض کی ہے تاکہ غلط معلومات کو روکا جا سکے۔ اگرچہ کوئی بھی ذمہ دار صحافی جان بوجھ کر نقصان پہنچانے کے ارادے سے جھوٹی معلومات سے پرہیز کرنے کا پابند ہے، ہمیں تشویش ہے کہ اس بل میں دی گئی 'غلط معلومات' کی تعریف سنسرشپ کے دائرے میں آسکتی ہے اور طاقتور گروہوں یا افراد کو ان صحافیوں کے ساتھ تعاون نہ کرنے کا موقع فراہم کرسکتی ہے جو خبر کے دونوں پہلوؤں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے خواہاں ہوں۔ یہ آئین کے آرٹیکل 19 کی خلاف ورزی ہے جو اظہار رائے کی آزادی کا تحفظ کرتا ہے۔ اگرچہ اس بل نے الیکٹرانک میڈیا ورکرز کی تنخواہوں کے تحفظ کی جانب ایک اہم قدم اٹھایا ہے جو میڈیا ٹریڈ یونینوں اور حقوق کے کارکنوں کا دیرینہ مطالبہ ہے، تاہم اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ یقینی بنایا جا سکے کہ لیبر قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے میڈیا کے افراد کی تنخواہیں 60 دن کے بجائے 30 دن کے اندر ادا کی جائیں۔

26 جولائی: پنجاب فلم سنسر بورڈ کی جانب سے فلم 'باربی' پر پابندی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ فلم جوائے لینڈ کی طرح، یہ لوگوں کی اپنے بارے میں سوچنے کی صلاحیت کو کنٹرول کرنے کی ایک دانستہ کوشش دکھائی دیتی ہے۔ سنسر بورڈ کو اپنا رجعتی موقف پیش کیے بغیر اس فلم اور دیگر مقامی اور بین الاقوامی فلموں کی نمائش کی اجازت دینی چاہیے۔

ضمیمہ 3

پریس ریلیز: حکومت شہری آزادیوں پر قدغنیں لگانے کی کوششیں ترک کرے

لاہور، 2 اگست 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے حال ہی میں جلد بازی میں منظور ہونے والے کچھ قوانین کی سخت مخالفت کی ہے، جن میں سے کسی بھی قانون پر نہ تو پارلیمانی سطح پر سنجیدہ سوچ بچار ہوا اور نہ ہی عوامی حلقوں میں کوئی خاطر خواہ بحث ہوئی۔

حال ہی میں، ترمیم شدہ آفیشل سیکرٹس ایکٹ 1923 جو اپنے دائرہ کار کے لحاظ سے ایک ظالمانہ قانون ہے، کے مطابق، اگر انٹیلی جنس ایجنسیوں کو شبہ ہو کہ اس قانون کے تحت کوئی جرم سرزد ہوا ہے تو اِنہیں بغیر وارنٹ کے کسی بھی جگہ داخل ہو کر کسی شخص یا مقام کی تلاشی لینے کے وسیع تر اختیارات حاصل ہیں۔ اس کا سب سے کم نقصان یہ ہے کہ اس سے عوام کی خلوت کا حق متاثر ہوگا جو اُنہیں آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت حاصل ہے۔ مزید برآں، بعض تعریفوں کو وسیع کر کے، یہ قانون ایسے لوگوں کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال ہو سکتا ہے جن کا جُرم سرزد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ قانون کے تحت، جُرم کے لیے اُکسانے، سازش کرنے، کوشش کرنے، مدد کرنے یا اس کی حوصلہ افزائی کرنے' کو جُرم قرار دیتے ہوئے، ترامیم سے مستقبل میں اختلاف رائے کرنے والوں اور سیاسی حریفوں کو نشانہ بنانے کی راہ اور زیادہ ہموار ہو گئی ہے۔

اِس سے قبل، پاکستان آرمی (ترمیمی) ایکٹ 2023 جو جولائی میں سینیٹ اور قومی اسمبلی سے انتہائی جلد بازی میں منظور ہوا، نے مسلح افواج کی آن لائن بدنامی سمیت ہر قسم کی تضحیک کو جرم قرار دیا ہے۔ چنانچہ، یہ قانون آرٹیکل 19 کے تحت ریٹائرڈ فوجی اہلکاروں کے اظہار رائے کی آزادی کے ساتھ ساتھ آرٹیکل 17 کے تحت عوامی زندگی میں حصہ لینے کے حق کے منافی ہے۔ مزید برآں، یہ بل 'قومی ترقی اور قومی یا اسٹریٹجک مفادات کے فروغ' میں مسلح افواج کی شمولیت کو جائز قرار دیتا ہے۔ ایچ آر سی پی کو افسوس ہے کہ اُن شعبوں میں فوجی مداخلت کے لیے قانونی منظوری حاصل کرنے کی تگ و دو کی جا رہی ہے جن پر فوج کا کوئی اخلاقی یا سیاسی استحقاق نہیں۔

جولائی کے اوائل میں منظور ہونے والا مجلسِ شوریٰ (پارلیمان) کی توہین بل 2023 نہ صرف آرٹیکل 19 کے تحت حاصل آزادی اظہار کے آئینی حق کی خلاف ورزی ہے، بلکہ اس کی وجہ سے منتخب نمائندوں کی جوابدہی بھی مشکل ہو گی، اور اس کے ساتھ ساتھ عوام کا شراکتی حکمرانی کا حق بھی متاثر ہوگا۔ مزید برآں، توہین کا جائزہ لینے والی مجوزہ کمیٹی کو سزا دینے کی اجازت دینا ریاست کے تین اداروں میں اختیارات کی تقسیم کے اصول کی خلاف ورزی ہے کیونکہ مقننہ عدالتی اختیارات استعمال کرنے کی مجاز نہیں ہے اور نہ ہی قانون سازوں کو اپنے ہی معاملے میں منصف ہونا چاہئے۔ اگرچہ ایچ آر سی پی پارلیمانی بالادستی کے تصور کے حق میں ہے، تاہم قانون کے مندرجات جو کہ مبہم اور حد سے زیادہ وسیع ہیں اور اس کی منظوری کا طریقہ دونوں ہی تشویش کا باعث ہیں۔

آخر میں، پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن بل اور ای سیفٹی بل، جنہیں وفاقی کابینہ نے جولائی میں بغیر کسی غور و خوض یا بحث کے

جاری ہے

منظور کیا تھا، انتہائی تشویش کا باعث ہیں۔ ہم ڈیجیٹل حقوق کے کارکنوں کے تحفظات کی حمایت کرتے ہیں کہ یہ بل ڈیٹا پرائیویسی کے بین الاقوامی معیار پر پورا نہیں اترتے اور ڈیجیٹل حقوق کے تحفظ کے بجائے انہیں محدود کریں گے۔

حکومت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی قانونی حیثیت اور طاقت کا سرچشمہ معیاری نظم و نسق برقرار رکھنے اور شہریوں کے بنیادی حقوق کا احترام، تحفظ اور تکمیل کی استعداد ہے۔

12 اگست: ایچ آر سی پی کو وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز سے تعلق رکھنے والی حقوق کی کارکن حوراں بلوچ کی جانب سے ہراساں کیے جانے کے الزامات پر تشویش ہے۔ حوراں بلوچ کا دعویٰ ہے کہ سیکیورٹی ایجنسی کے اہلکاروں نے اس ہفتے کے شروع میں کوئٹہ میں ان کے خاندان کے گھر پر چھاپا مارا اور بطور کارکن کام کرنے کی بنا پر ان کے والد کو دھمکیاں دیں۔ انسانی حقوق کی ایک حقیقی دفاع کار کے طور پر، حوراں بلوچ کو انتقام کے خوف سے آزاد ہو کر اپنا کام کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ صوبائی حکومت کو چاہیے کہ وہ ان الزامات کی تحقیقات اور قصورواروں کا احتساب کرے۔

15 اگست: ایچ آر سی پی سکھر میں مقیم صحافی جان محمد مہر کے حالیہ قتل کی شدید مذمت کرتا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعے کی فوری اور شفاف تحقیقات کی جائے اور ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ایچ آر سی پی صحافی برادری کے ساتھ یکجہتی اور جان محمد مہر کے خاندان اور دوستوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

20 اگست: ایچ آر سی پی وکیل ایمان حاضر مزاری کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتا ہے۔ آئی سی ٹی پولیس کا مبینہ طور پر بغیر وارنٹ ان کے گھر میں گھسنا ناقابل قبول ہے جو اظہار رائے اور اسمبلی کے اپنے حق کا استعمال کرنے والے لوگوں کے خلاف ریاست کے منظور شدہ تشدد کے ایک وسیع تر اور تشویشناک رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں ایمان حاضر مزاری کو فوری اور غیر مشروط رہا کیا جائے۔

30 اگست: وکیل ایمان حاضر مزاری کے خلاف درج مقدمات کی تعداد اور نوعیت — جس میں 'دہشت گرد تنظیموں' کی مالی معاونت کے مضحکہ خیز الزامات بھی شامل ہیں — نیز ان کی دوبارہ گرفتاری اور مسلسل جسمانی ریمانڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست اختلاف رائے کو دبانے پر تلی ہوئی ہے۔ سابق قانون ساز علی وزیر پر بھی اسی طرح کا الزام انتہائی مشکوک بنیادوں پر لگایا گیا ہے اور وہ ضمانت کے منتظر ہیں۔ اظہار رائے اور اجتماع کی آزادی کو سلب کرنے کے لیے اس طرح کے ہتھکنڈوں کے تیزی سے بڑھتے استعمال نے انسانی حقوق کے دفاع کاروں کو نئے خوف میں مبتلا کر دیا ہے جس کی تمام سیاسی جماعتوں کو مذمت کرنی چاہیے۔ ایمان حاضر مزاری، علی وزیر اور ان تمام لوگوں کو جنہیں آئین میں فراہم کیے گئے شہری حقوق کو بروئے کار لانے کی پاداش میں گرفتار کیا گیا ہے، انہیں غیر مشروط طور پر رہا کیا جانا چاہیے۔

3 ستمبر: ایچ آر سی پی عدالتوں سے رہا کیے گئے سیاسی کارکنوں اور رہنماؤں کو دوبارہ گرفتار کرنے کے لیے ایم پی او کے بار بار استعمال کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس طرح کی کارروائیاں نہ صرف اختلاف رائے کا راستہ روکتی ہیں، بلکہ ایک

ایسے سخت قانون کو بھی غیر ضروری جائزیت فراہم کرتی ہیں جو 'عوامی تحفظ' یا 'امن عامہ' جیسی مبہم اصطلاحات کے نام پر گرفتاری اور نظر بندی کے وسیع اختیارات دیتا ہے۔ ایچ آر سی پی نگران حکومت پر زور دیتا ہے کہ وہ اپنی غیر جانبدارانہ حیثیت کو برقرار رکھے اور مزید تقسیم پیدا کرنے سے گریز کرے۔ ایم پی او کی دفعات کے تحت دوبارہ گرفتار افراد کو فوری رہا کیا جائے۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی کو چولستانیوں کے حقِ اراضی کے لیے احتجاجی مظاہرے کی اجازت نہیں دی گئی

لاہور، 11 ستمبر 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو بہاولپور کی مقامی سول انتظامیہ نے پرامن احتجاجی مظاہرہ اور پریس کانفرنس کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مظاہرے اور پریس کانفرنس کا مقصد چولستان میں غیر مقامی لوگوں کو زمین کی الاٹمنٹ پر تحفظات کا اظہار کرنا تھا۔ چولستان میں غیر مقامی لوگوں کو زمینوں کی الاٹمنٹ کا معاملہ اُن بڑے مسائل میں سے ایک ہے جن کا اظہار مقامی باشندوں نے 2022 میں ایچ آر سی پی کے ایک فیکٹ فائنڈنگ مشن اور بعدازاں فروری 2023 میں انسانی حقوق کیمپ میں کیا تھا۔

مقامی انتظامیہ کا یہ فیصلہ نہ صرف چولستانیوں کے پرامن اجتماع کی آزادی کے حق کے منافی ہے بلکہ اِس کا مقصد لوگوں کے اِس مطالبے کو کمزور کرنا ہے کہ قانون کی پیروی کرتے ہوئے چولستان کی اراضی صرف مقامی چولستانیوں کو الاٹ کی جائے۔ ایچ آر سی پی کو چولستان کے باشندوں سے مسلسل یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ اُنہوں نے اِس زمین کی الاٹمنٹ کے لیے 2018 سے درخواستیں دائر کر رکھی ہیں جن پر وہ صدیوں سے رہ رہے ہیں مگر اُن درخواستوں پر اب تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

اگرچہ ہمارا احتجاجی مظاہرہ اور پریس کانفرنس اب ملتوی ہوگئی ہے مگر ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹیں گے، چولستان کے باشندوں کے ساتھ کھڑے رہیں گے اور اُن کے جائز مسائل پر توجہ دلانے اور اُنہیں حل کروانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

19 ستمبر: ایچ آر سی پی ریاستی پالیسیوں کی وجہ سے لوگوں کو درپیش معاشی مشکلات کی مذمت کے لیے راولپنڈی میں ایک ریلی کے بعد بائیں بازو کے ڈیموکریٹک فرنٹ اور عوامی ورکرز پارٹی کے سیاسی کارکنوں کے خلاف درج ایف آئی آر کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ مہنگائی اور ریاست کی طرف سے کیے گئے غریب دشمن معاشی فیصلوں کے خلاف آواز اٹھانے والے امید کی واحد کرن ہیں۔

11 اکتوبر: ایچ آر سی پی مبینہ طور پر اسٹیبلشمنٹ کی جانب سے میڈیا ہاؤسز کو پی ٹی آئی کے ان سیاست دانوں کے انٹرویو نشر کرنے پر مجبور کیے جانے کی مذمت کرتا ہے جو لاپتا ہو گئے تھے اور بازیاب ہونے پر، اعلانیہ طور پر اپنی پارٹی سے الگ ہو گئے تھے۔ اس طرح کے آمرانہ ہتھکنڈے جمہوریت اور لوگوں کے اظہار رائے اور انجمن سازی کی آزادی کے حق کے منافی ہیں اور جب تک ریاست محتاط نہیں ہوگی، ایسے اقدامات نئی اور خطرناک مثالیں قائم کریں گے کہ کس کو کیا اور

کب کہنے کی اجازت ہے۔ایچ آرسی پی کو ان اطلاعات پر بھی افسوس ہے کہ جون میں اٹارنی جنرل کی سپریم کورٹ کو اس یقین دہانی کے باوجود کہ فوجی عدالتیں عجلت میں ٹرائل نہیں کریں گی، اب عام شہریوں پر انہی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے، جو آئین کے آرٹیکل 10۔اے کے تحت منصفانہ اور شفاف ٹرائل کے ان کے حق کے منافی ہے۔ ریاست کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ طویل مدت میں، ایک سیاسی جماعت کو جان بوجھ کر ختم کرنے کی قیمت (کیونکہ وہ ریاستی حمایت سے محروم ہو چکی ہے) جمہوریت اور بنیادی حقوق کی صورت میں چکانا پڑے گی۔

17 اکتوبر: ایچ آرسی پی کو یہ جان کر سخت تشویش ہے کہ دس طلبا کو گلگت کی قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی سے ٹیوشن فیسوں میں اضافے کے خلاف مظاہروں میں حصہ لینے کے بعد تعلیمی ماحول کو مبینہ طور پر 'خراب' کرنے پر نکال دیا گیا ہے۔ یہ طلبا محض اپنے پرامن اجتماع کے حق کا استعمال کر رہے تھے۔یونیورسٹی کا ردعمل غیر متناسب اور غیر منصفانہ ہے اور ان تمام طلبا کو بحال کیا جانا چاہیے۔مزید یہ کہ یونیورسٹی انتظامیہ کو ان کے جائز مطالبات پر توجہ دینی چاہیئے۔

23 اکتوبر: ایچ آرسی پی پی ٹی آئی کے کم از کم 80 کارکنوں کی گرفتاری اور لاہور میں ایک مقامی پی ٹی آئی رہنما کے گھر اور دفاتر پر چھاپے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ اقدام مبینہ طور پر پارٹی کنونشن کو منصوبہ کے مطابق منعقد ہونے سے روکنے کی ایک کوشش تھی۔ یہ کارروائیاں نہ صرف آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کے تحت سیاسی کارکنوں کے اجتماع کے حق اور گھر کی رازداری کی صریح خلاف ورزی ہے بلکہ یہ نگران حکومت کی تمام سیاسی جماعتوں کو عام انتخابات سے پہلے انتخابی مہم چلانے کے یکساں مواقع فراہم کرنے میں ناکامی کی بھی عکاسی کرتی ہیں۔ پی ٹی آئی سمیت تمام سیاسی جماعتوں کو اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں آزادانہ اور پرامن طور پر جمع ہونے کا حق حاصل ہے۔اس حق کو محدود کرنا انتخابی سازباز کے مترادف ہے جسے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو برداشت نہیں کرنا چاہیے۔

24 اکتوبر: ایچ آرسی پی کو پولیس کی جانب سے اسلام آباد کے بلیک ہول کمیونٹی سینٹر میں افغان مہاجرین کی جبری ملک بدری پر پینل بحث کو روکے جانے پر تشویش ہے۔ پولیس نے مبینہ طور پر تقریب میں مداخلت کی اور مقررین کو گرفتار کرنے کی دھمکی دی، اور کمیونٹی سینٹر کے منیجر کو مختصر مدت کے لیے زیرِ حراست رکھا۔ یہ اقدام مقررین کے آزادی اظہار اور پرامن اجتماع کے حق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔اس طرح کے ہتھکنڈے یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت اس بات کو تسلیم کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتی کہ وہ کمزور پناہ گزینوں کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی رواجی قانون کی پابند ہے۔

25 نومبر: ایچ آرسی پی یہ جان کر بہت پریشان ہے کہ کراچی سے تعلق رکھنے والے ایچ ناؤ ٹی وی کے دو صحافیوں، انیس منصوری اور علی سرور کو مبینہ طور پر سرکاری اداروں نے ان کی رپورٹنگ کی پاداش میں نشانہ بنایا ہے۔علی سرور کو مبینہ طور پر 24 نومبر کو جبری طور پر لاپتا کر دیا گیا تھا جب کہ نامعلوم افراد انیس منصوری کی غیر موجودگی میں ان کے گھر میں گھس گئے اور ان کی بوڑھی والدہ کو دھمکیاں دیں۔ سندھ حکومت کو ان واقعات کا فوری نوٹس لینا چاہیے، تحقیقات کا آغاز کرنا چاہیے اور ذمہ داروں کا محاسبہ کرنا چاہیے۔ایچ آرسی پی ریاست کو یاد دلاتا ہے کہ جب تک میڈیا کو ایسی دھمکیوں کا سامنا رہے گا، آئندہ انتخابات کی ساکھ داؤ پر لگی رہے گی۔

5 دسمبر: ایچ آر سی پی کو کل چمن میں پی ٹی ایم کے سربراہ منظور پشتین کی گرفتاری کے بارے میں جان کر تشویش ہے۔ اگرچہ گرفتاری سے پہلے منظور پشتین کے قافلے اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کے درمیان مبینہ جھڑپ کی متضاد اطلاعات موصول ہوئیں، تاہم یہ واضح ہے کہ پی ٹی ایم کے رہنماؤں اور حامیوں کی سرگرمیوں کو 'ریاست مخالف' قرار دے کر انہیں مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔ درحقیقت، پی ٹی ایم نے کبھی تشدد کا سہارا نہیں لیا اور محض پرامن اجتماع اور اظہار رائے کی آزادی کے اپنے حق کا استعمال کیا ہے۔ ایچ آر سی پی منظور پشتین کی گرفتاری کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔ ریاست کو بھی چاہیے کہ وہ تحریک کے رہنماؤں کے خلاف اپنی بلا جواز عداوت ختم کرے۔ ان کی جائز شکایات کو منصفانہ طور پر سنا جانا چاہیے۔

18 دسمبر ایچ آر سی پی ڈیرہ غازی خان میں پرامن مظاہرین کے خلاف ریاست کی جانب سے طاقت کے بے جا استعمال کی شدید مذمت کرتا ہے۔ تربت سے اسلام آباد لانگ مارچ کے شرکا پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور ان کے کئی رہنماؤں کے ساتھ ساتھ مقامی کارکنوں کو گرفتار کر کے ان کے کیمپ کو مسمار کر دیا۔ لانگ مارچ کا انعقاد بلوچستان میں ماورائے عدالت قتل اور جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا گیا ہے۔ مظاہرین کا مطالبہ ہے کہ ریاست بلوچ شہریوں کے زندگی، آزادی اور معین طریقہ کار کے حق کا اتنا ہی تحفظ کرے جتنا وہ دوسرے شہریوں کے حقوق کا کرتی ہے۔ طاقت کے ساتھ جواب دیتے ہوئے ریاست نے ایک بار پھر مظاہرین کے پرامن اجتماع کی آزادی کے حق، جس کی آئین میں ضمانت دی گئی ہے، کی خلاف ورزی کی ہے۔ گرفتار کیے گئے مظاہرین کو غیر مشروط رہا کیا جائے اور لانگ مارچ کو اسلام آباد تک پرامن اور بلا روک ٹوک آگے بڑھنے دیا جائے۔

21 دسمبر: ایچ آر سی پی اسلام آباد میں بلوچ مظاہرین پر پولیس کے پرتشدد کریک ڈاؤن کی شدید مذمت کرتا ہے، جس میں خواتین، بچوں اور بوڑھوں کے خلاف واٹر کینن اور لاٹھی چارج کا بے جا استعمال کیا گیا۔ متعدد خواتین مظاہرین کو مبینہ طور پر گرفتار کر کے اُن کو ان کے مرد رشتہ داروں اور اتحادیوں سے الگ کر دیا گیا۔ پرامن اجتماع کے اپنے آئینی حق کو استعمال کرنے والے بلوچ شہریوں کے ساتھ یہ سلوک ناقابل معافی ہے۔ اس سے اس بات کی بھی عکاسی ہوتی ہے کہ ریاست مظاہرین کے اس مطالبے کے بارے میں کتنا کم سوچتی ہے کہ ان کے جینے کے حق اور آزادی کو برقرار رکھا جائے۔ تمام گرفتار افراد کو غیر مشروط رہا کیا جائے۔ ہم ایک بار پھر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر مظاہرین سے ملاقات کے لیے ایک وفد تشکیل دے اور ان کے جائز مطالبات کی منصفانہ سماعت کرے۔

25 دسمبر: ایچ آر سی پی، ایچ آر سی پی کے کونسل ممبر سعید بلوچ سمیت انسانی حقوق کے کئی دفاع کاروں کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کی مذمت کرتا ہے جو بلوچ مظاہرین کی گرفتاریوں کی مذمت کے لیے 23 دسمبر کو پرامن طور پر جمع ہوئے تھے۔ اپنے بنیادی حقوق کا استعمال کرنے والے پرامن مظاہرین کو مجرمانہ الزامات کا نشانہ بنانا بلا جواز ہے۔ ایچ آر سی پی کا مطالبہ ہے کہ اس ایف آئی آر کو منسوخ کیا جائے اور ریاست اپنے ہی لوگوں کے خلاف ایسے جابرانہ ہتھکنڈے استعمال کرنے سے گریز کرے۔

پریس ریلیز: حکومت کو بلوچ مظاہرین کو سُننا، عورتوں کو رہا کرنا ہوگا

اسلام آباد، 21 دسمبر 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے اُن بلوچ شہریوں پر ریاستی تشدد کی پُرزور مذمت کی ہے جو تُربت میں بالاچ بلوچ اور دیگر لوگوں کے ماورائے عدالت قتل کے خلاف تُربت سے اسلام آباد مارچ کر رہے ہیں۔

پُرامن مظاہرین کے ساتھ ریاست کا رویہ ایچ آر سی پی کے لیے انتہائی تشویش کا باعث ہے۔ عورتوں، بچوں اور بزرگوں کے خلاف غیر ضروری طاقت استعمال کی گئی۔ اُن پر پانی پھینکا گیا اور لاٹھیاں ماری گئیں۔ اطلاعات کے مطابق، کئی عورتوں کو گرفتار کر کے اُنہیں اُن کے مرد رشتہ داروں اور ساتھیوں سے الگ کر دیا گیا ہے۔ لانگ مارچ کی کوریج کرنے والی کم از کم ایک بلوچ خاتون صحافی کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

پُرامن اجتماع اور اظہار کی آزادی کے آئینی حق کا استعمال کرنے والے بلوچ شہریوں کے ساتھ یہ رویہ بلا جواز ہے۔ شہریوں کی زندگی، آزادی، اور باضابطہ قانونی کارروائی کے حق کو یقینی بنانے کے مطالبات کے ردِعمل میں طاقت کا سہارا لینے والی ہٹ دھرم ریاست دراصل تمام شہریوں کی زندگیوں و حقوق کی حفاظت کے اپنے آئینی و دستوری فریضے کی ادائی سے بھاگ رہی ہوتی ہے۔

قید کیے گئے تمام لوگوں کو فی الفور اور غیر مشروط رہا کیا جائے۔ ہم ریاست سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مظاہرین سے ملاقات کے لیے ایک وفد تشکیل دے، اُن کے جائز مطالبات کو منصفانہ طریقے سے سُنے، اور بلوچوں کے حقوق کی حفاظت کا عہد کرے۔ ریاست جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کا جس طرح بلا روک ٹوک استعمال کر رہی ہے اِس معاملے کی بھی فوری و شفاف تحقیقات اور ساتھ ہی اِن واقعات میں ملوث مجرموں کے محاسبے کی ضرورت ہے۔

قانون کی حکمرانی کا فروغ اور نظام عدل میں اصلاحات

23 جنوری: ایچ آر سی پی سینٹرل جیل، گجرات کی صورت حال پر گہری تشویش کا شکار ہے، جہاں قیدی اپنے حقوق کے لیے احتجاج کر رہے ہیں۔ اگرچہ ہم قیدیوں کی جانب سے آتش زنی یا تشدد کے ارتکاب کی تائید نہیں کرتے، ہم ان کے حقوق کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ یہ واقعہ پاکستان بھر کی جیلوں کے غیر انسانی حالات کی بھی یاد دہانی کراتا ہے۔ ہم پنجاب حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مسئلے کو جلد اور پرامن طریقے سے حل اور قیدیوں کے آئینی حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

16 جنوری: ایچ آر سی پی کو سینئر وکیل عبداللطیف آفریدی کے پشاور ہائی کورٹ کے احاطے میں قتل کیے جانے پر تشویش ہے۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر اور نیشنل ڈیموکریٹک موومنٹ کے بانی رکن، لطیف آفریدی 2007 کی وکلا تحریک کے ایک سرگرم کارکن تھے اور وہ انصاف کے اصولوں اور قانون کی حکمرانی کے لیے پرعزم رہے۔ ان کی موت تمام انسانی حقوق کے دفاع کاروں کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ ایچ آر سی پی لطیف آفریدی کے اہل

ضمیمہ 3

خانہ، ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار اور اس شرمناک حملے کی فوری تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔

30 جنوری: ایچ آر سی پی پشاور میں آج ہونے والے بم دھماکے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اگر ریاست نے صوبے میں شدت پسند تنظیموں کے دوبارہ ظہور کے حوالے سے سول سوسائٹی کے خدشات پر دھیان دیا ہوتا تو اس سنگین صورت حال سے بچا جاسکتا تھا۔ اس کے بجائے، ایسے واقعات میں مناسب ساز و سامان سے محروم قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو نشانہ بنایا جارہا ہے جس کے نتیجے میں پولیس کے علاوہ عام شہری بھی ہلاک ہو رہے ہیں۔ ایچ آر سی پی ریاست سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قومی ایکشن پلان پر عمل درآمد کرے اور ایسے تمام انتہا پسند گروپوں کے خلاف سخت اقدامات کرے۔

4 فروری: عبدالحفیظ زہری، جنہیں 2022 میں زبردستی لاپتا اور بعدازاں دبئی میں گرفتار کرلیا گیا تھا، کو پاکستان ڈی پورٹ کر دیا گیا اور تمام الزامات سے بری کر دیا گیا۔ ایچ آر سی پی کو یہ جان کر شدید تشویش ہے کہ گزشتہ روز کراچی سینٹرل جیل سے نکلتے وقت نامعلوم مسلح افراد نے انہیں دوسری مرتبہ اغوا کرنے کی کوشش کی۔ اس حملے میں ان کے خاندان کے افراد زخمی ہو گئے۔ ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ ذمہ داروں کا محاسبہ کیا جائے۔

9 فروری: ایچ آر سی پی سادہ لباس میں کئی نامعلوم افراد کی جانب سے 3 فروری کو کوئٹہ سے محمد رحیم اور ان کی اہلیہ راشدہ کی مبینہ جبری گمشدگی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ محمد رحیم کی بوڑھی والدہ اور ان کی دو جوان بیٹیوں کو بھی اٹھالیا گیا لیکن جلد ہی رہا کر دیا گیا۔ تاہم، وہ اپنی کفالت کے لیے اپنے والد جو ایک سبزی فروش ہیں پر انحصار کرتے ہیں۔ محمد رحیم اور ان کی اہلیہ کو فوری اور غیر مشروط رہا کیا جائے اور مجرموں کی نشاندہی کر کے ان کا احتساب کیا جائے۔

11 فروری: ایچ آر سی پی کو توہین مذہب کے الزامات کے بعد ننکانہ صاحب میں مشتعل ہجوم کے ہاتھوں ایک شخص کی وحشیانہ قتل پر سخت تشویش ہے۔ یہ واقعہ ہجوم کے 'انصاف' کو روکنے میں ریاست کی ایک اور ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ حقیقی اقدامات کے بجائے محض بیانات اور قانون نافذ کرنے والوں کے خلاف کمزور اقدامات سے محسوس ہوتا ہے کہ ریاست شہریوں کی جان و مال کی محافظ نہیں بلکہ ایک بے بس تماشائی ہے۔

20 فروری: ایچ آر سی پی کو سندھ کے علاقے کندھ کوٹ سے ایک حاملہ خاتون نازیہ کھوسو اور اس کی نوزائیدہ بیٹی کے حالیہ اغوا پر سخت تشویش ہے۔ واقعے کے 12 دن بعد بھی مسلح اغوا کو روکنے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں ریاست کی ناکامی عوامی تحفظ کے نظام کی شدید ناکامی کی عکاس ہے۔ محترمہ کھوسو اور ان کی بیٹی دونوں کو فوری طور پر بازیاب کرایا جائے۔

21 فروری: ایچ آر سی پی کو بلوچستان کے علاقے بارکھان میں ایک کنویں میں گولیوں سے چھلنی تین لاشیں ملنے پر تشویش ہے۔ جاں بحق ہونے والوں میں مبینہ طور پر خان محمد مری کی اہلیہ اور دو بیٹے شامل ہیں جنہیں مبینہ طور پر ان کے خاندان کے افراد کے ہمراہ ایک صوبائی وزیر کی زیرِ ملکیت نجی جیل میں یرغمال بنایا گیا تھا۔ یہ بہت سنگین الزامات

ہیں اوران کی فوری تحقیقات ہونی چاہییے۔خان محمد مری کو فوری طور پر رہا کیا جائے اوران کے خاندان کے قتل کے ذمہ داروں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔

9 مارچ: ایچ آر سی پی کو یہ جان کر تشویش ہے کہ بلوچ مصنف عابد میر اسلام آباد میں اپنے گھر سے کسی کام پر نکلنے کے بعد کل سے لاپتا ہیں۔ان کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان کا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ہم اسلام آباد پولیس پر زور دیتے ہیں کہ وہ واقعے کی فوری تحقیقات کرے اور عابد میر کی بحفاظت بازیابی کو یقینی بنائے۔

21 مارچ: ایچ آر سی پی ایبٹ آباد میں تحصیل حویلیاں کے چیئرمین عاطف منصف خان پر ٹارگٹڈ حملے کی مذمت کرتا ہے۔واقعے میں پی ٹی آئی رہنما سمیت آٹھ دیگر افراد جاں بحق ہوئے تھے۔اس واقعے میں راکٹ سے چلنے والے دستی بموں کا بے دریغ استعمال خاص طور پر پریشان کن ہے اور یہ خیبر پختونخوا میں تیزی سے بگڑتی سیکیورٹی کی صورت حال کی عکاسی کرتا ہے۔ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ ریاست واقعے کی فوری تحقیقات کرے اور قصورواروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائے۔

30 مارچ: ایچ آر سی پی کو کراچی میں ڈاکٹر بیربل گینانی کے قتل پر تشویش ہے۔سندھ میں ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر کے قتل کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔چند ہفتے قبل ہی حیدرآباد میں ڈاکٹر دھرم دیو راٹھی کو بھی قتل کر دیا گیا تھا۔ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعے کی مکمل تحقیقات کی جائے اور قصورواروں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔

31 مارچ: ایچ آر سی پی کو لکی مروت کے صدر پولیس اسٹیشن پر دہشت گردوں کے حملے میں ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سمیت چار پولیس افسران کی ہلاکت اور دیگر چھ کے زخمی ہونے کے بارے میں جان کر شدید صدمہ پہنچا ہے۔ خیبر پختونخوا کے ساتھ ساتھ پاکستان کے دیگر حصوں میں اس طرح کے واقعات تشویشناک حد تک کثرت سے پیش آ رہے ہیں، ریاست کارروائی میں تاخیر کی متحمل نہیں ہوسکتی۔امن وامان کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ہے جنہیں انتہائی تربیت یافتہ اور مناسب ساز وسامان سے لیس ہونا چاہیے۔اس کے ساتھ ہی، ریاست کو عسکریت پسندی میں اس اضافے پر قابو پانے کے لیے اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

16 اپریل: ایچ آر سی پی کو سابق فاٹا کے علاقے میں بارودی سرنگوں کی وجہ سے حادثات اور معصوم جانوں کے ضیاع پر سخت تشویش ہے۔حال ہی میں وزیرستان میں پیش آنے والے ایسے ہی ایک واقعے میں ایک نوجوان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ایچ آر سی پی کا مطالبہ ہے کہ حکام ان بارودی سرنگوں کا فوری خاتمہ کریں۔

4 مئی: ایچ آر سی پی کو کرم کے علاقے پاراچنار میں فائرنگ کے دو الگ الگ واقعات میں 7 ہائی اسکول ٹیچرز سمیت 8 افراد کی ہلاکت پر شدید صدمہ پہنچا ہے۔ریاست کے پی میں بڑھتی عسکریت پسندی کو نظر انداز کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی جب کہ سکول بھی ایک بار پھر وحشیانہ تشدد کا شکار ہو رہے ہیں۔ہم ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ اور طلبا کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

پریس ریلیز: ریاست کو مشتعل ہجوم کے حملوں کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی

لاہور، 8 مئی 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے مشاہدہ کیا ہے کہ حالیہ مہینوں میں مشتعل ہجوم کے حملوں کے پھیلاؤ اور عوام میں ان کی بظاہر قبولیت میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ عوام کی طرف سے قانون کو ہاتھ میں لینے کے عمل میں یہ اضافہ نہ صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ لوگ تشدد کے حوالے سے غیر حساس ہو رہے ہیں بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سماج میں بربریت بڑھ رہی ہے۔

ابھی حال ہی میں، مردان میں ایک جلسہ عام میں ایک مذہبی رہنما کا قتل، جنہیں توہینِ مذہب کے الزامات کے بعد ایک ہجوم نے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا، رواں برس اِس طرح کا کم از کم دوسرا واقعہ ہے۔ فروری میں، انہیں وجوہ پر، ننکانہ صاحب میں ہجوم نے ایک 45 سالہ شخص کو قتل کر دیا تھا۔

بدقسمتی سے، اس سے ملتے جلتے واقعات میں ملوث مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی کے فقدان سے ظاہر ہوتا ہے کہ قانون کی حکمرانی کی حالت انتہائی خراب ہے۔ قانون نافذ کرنے والے حکام اِس طرح کے اشتعال کو روکنے یا سینکڑوں مجرموں کا سراغ لگانے اور ان کا محاسبہ کرنے کے لیے بہتر ساز و سامان یا تربیت سے محروم ہیں۔ سیاسی قیادت کے کمزور ردِعمل نے صورت حال مزید گھمبیر کر دی ہے۔ سیاسی قیادت میں ایسے مظالم کے خلاف موقف اختیار کرنے کے لیے سیاسی عزم کا فقدان نظر آتا ہے۔

ریاست کو فوجداری نظام انصاف پر عوام کا اعتماد بحال کرنے اور باضابطہ قانونی کارروائی اور منصفانہ سماعت کے حق کو تحفظ دینے لیے حکمتِ عملی وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، جب تک ریاست واضح طور پر اس ارادے کا اظہار نہیں کرتی کہ مذہبی انتہا پسندی کو برداشت نہیں کیا جائے گا، ایسے واقعات پیش آتے رہیں گے۔

16 مئی: سوات کے ایک سکول میں پولیس کانسٹیبل کی فائرنگ سے ایک سکول کی طالبہ کی ہولناک ہلاکت اور دیگر سات کا زخمی ہونا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ نوجوان کس قدر وحشیانہ تشدد کا شکار ہیں، خاص طور پر کے پی میں جہاں ریاست امن و امان برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ واقعے کی تحقیقات کے لیے تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم کو مجرم کو جلد از جلد قانون کے کٹہرے میں لانا چاہیے۔

16 مئی: ایچ آر سی پی عام شہریوں کے ٹرائل کے لیے پاکستان آرمی ایکٹ 1952 اور آفیشل سیکرٹس ایکٹ 1923 کے استعمال کی شدید مخالفت کرتا ہے۔ اگرچہ حالیہ احتجاج کے دوران آتش زنی اور سرکاری اور نجی املاک کو نقصان پہنچانے کے ذمہ داروں کا محاسبہ کیا جانا چاہیے، تاہم وہ قانون کے معین طریقہ کار کے حقدار ہیں۔ ماضی میں جن شہریوں پر ان ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا گیا ان کے مقدمات بھی سول عدالتوں میں منتقل ہونے چاہئیں۔

22 مئی: ایچ آر سی پی شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں گزشتہ کئی دنوں میں 'نامعلوم افراد' کی طرف سے لڑکیوں کے دو سکولوں کو بے دریغ تباہ کیے جانے کی مذمت کرتا ہے۔ حالیہ برسوں میں، دونوں سکولوں کو مبینہ طور پر لڑکیوں کی تعلیم

کے مخالف عسکریت پسندوں کی طرف سے دھمکیاں موصول ہوئی ہیں۔ ریاست کو ان علاقوں میں عسکریت پسندی کے دوبارہ آغاز کے حوالے سے شہریوں کے خدشات پر دھیان دینا چاہیے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ جانتے ہوئے کہ ایسے سکول طویل عرصے سے عسکریت پسندوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، ان کی حفاظت میں ناکامی تعلیم کے حق کے لیے ریاستی عزم کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔

پریس ریلیز: کراچی میں ڈاکٹر کے قتل کی مکمل تحقیقات کی جائے: ایچ آر سی پی

لاہور، 25 مئی 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی قیادت میں ہونے والے ایک فیکٹ فائنڈنگ مشن کو معلوم ہوا ہے کہ 31 مارچ کو کراچی میں ڈاکٹر بیربل گینانی کے قتل کی بنیادی وجہ ہندو برادری کے ساتھ اُن کا تعلق نہیں تھی۔

مشن نے 15 اپریل 2023 کو تحقیقات سے منسلک قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کے ساتھ ساتھ مقتول کے دوستوں اور اہلِ خانہ سے ملاقات کی۔ اگرچہ مجرم ابھی تک فرار ہیں اور تفتیش جاری ہے، مگر شواہد بتاتے ہیں کہ یہ جرم ذاتی دشمنی کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ مشن سے ملاقات کرنے والوں کا کہنا تھا کہ ایسا نہیں لگتا ہے کہ ڈاکٹر گینانی کی مذہبی یا سیاسی وابستگی اُن کے قتل کی وجہ بنی ہے۔

تاہم تشویش کی بات یہ ہے کہ مقتول کے ساتھ گاڑی میں موجود نرس جو اُن کے کلینک میں کام کرتی تھیں اور قتل کے وقت اُن کے ساتھ سفر کر رہی تھیں، اُن کو ابھی تک تلاش نہیں کیا گیا، نہ ہی اِس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے کسی خاتون پولیس اہلکار کو اس معاملے کی تحقیقات میں شامل کیا گیا ہے۔ مزید برآں، جرم کی نوعیت بتاتی ہے کہ یہ ایک منظّم جرم تھا کیونکہ مجرم سی سی ٹی وی کیمرے میں ریکارڈ ہونے سے بچنے میں کامیاب رہے۔

مشن سفارش کرتا ہے کہ پولیس تحقیقاتی عمل کو تیز کرے، ترجیحاً اِس مقصد کے لیے مشترکہ تحقیقاتی ٹیم کی تشکیل دی جائے۔ ایسے جرائم کے متعلق کلیدی ثبوت حاصل کرنے کے لیے مزید سی سی ٹی وی کیمرے بھی نصب کیے جانے چاہییں۔ مزید برآں، شہر میں سیکیورٹی کو بڑھانا ضروری ہے، کیونکہ یہ جرم لیاری ایکسپریس وے سے چند سو میٹر کے فاصلے پر پیش آیا تھا۔ یہ واقعہ سندھ میں جرائم میں حالیہ اضافے کے کئی واقعات میں سے ایک ہے، جن پر مزید تاخیر کے بغیر توجہ دی جانی چاہیے۔

2 جون: ایچ آر سی پی کو کراچی میں نامعلوم مسلح افراد کی جانب سے وکیل اور سماجی کارکن جبران ناصر کے اغوا پر سخت تشویش ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں فوری طور پر بحفاظت بازیاب کیا جائے اور ان کے اغوا کاروں کو قانون کے سامنے جوابدہ بنایا جائے۔

28 جون: ڈاکٹر دین محمد بلوچ کو جبری طور پر لاپتا کیے جانے کے 14 سال بعد بھی ان کے اہل خانہ سوال کر رہے ہیں اور انہیں اب تک کوئی جواب نہیں ملا۔ اس عید پر ایچ آر سی پی ان کی بیٹی سمی بلوچ اور جبری گمشدگی کے دیگر تمام متاثرین

کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ ہم ریاست کو باور کراتے ہیں کہ جبری گمشدگیاں انسانیت کے خلاف جرم ہے اور انہیں آزادانہ طور پر جاری رہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

6 جولائی: ایچ آر سی پی پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ گریجویٹ سلیم بلوچ اور اس کے دوست اکرام نعیم کی جبری گمشدگی کی شدید مذمت کرتا ہے جنہیں مبینہ طور پر سیکیورٹی ایجنسی کے اہلکاروں نے 4 جولائی کو تربت میں ان کے گھر سے اغوا کیا تھا۔ ہم اس طرح کے واقعات میں حالیہ اضافے سے بہت پریشان ہیں، خاص طور پر تربت میں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کی حقوق کی خلاف ورزیوں کے مرتکب افراد پہلے سے زیادہ آزادی کے ساتھ اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ دونوں نوجوانوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور ان کے اغوا کاروں کو جوابدہ بنایا جائے۔

11 جولائی: ایچ آر سی پی کو کرم میں بے امنی نیز حریف فرقوں کی جانب سے تشدد کی اطلاعات پر سخت تشویش ہے جس کے باعث نہ صرف کم از کم 9 ہلاکتیں ہوئیں، بلکہ سکولوں تک رسائی میں بھی رکاوٹ پیدا ہوئی اور نقل و حرکت کی آزادی، خاص طور پر مقامی شیعہ برادری کی آزادی محدود ہوگئی۔ بڑھتی ہوئی عسکریت پسندی کے باعث مقامی تنازعات میں اضافے کی تشویشناک اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ حکومت کو فوری طور پر تمام فرقہ وارانہ اختلافات کو پرامن طریقے سے حل کرنے اور خطے میں امن وامان کی بحالی کا بیڑا اٹھانا چاہیے۔ ہم ریاست کو یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ اس نے 2018 میں نئے ضم شدہ اضلاع کو مرکزی دھارے میں لانے اور تمام شہریوں کے زندگی اور سلامتی کے حق کے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور ذریعہ معاش تک رسائی فراہم کرنے کا عہد کیا تھا۔ اے آئی پی فنڈز مختص کرنے کے باوجود یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔

16 جولائی: ایچ آر سی پی کو سندھ کے اضلاع کشمور اور گھوٹکی میں بگڑتے امن وامان کی اطلاعات پر تشویش ہے، جہاں خواتین اور بچوں سمیت ہندو برادری کے تقریباً 30 افراد کو مبینہ طور پر منظّم جرائم پیشہ گروہوں نے یرغمال بنایا ہوا ہے۔ مزید برآں، ہمیں ایسی پریشان کن اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ ان گروہوں نے اعلیٰ درجے کے ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہوئے کمیونٹی کی عبادت گاہوں پر حملہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ محکمہ داخلہ سندھ اس معاملے کی فوری تحقیقات اور ان علاقوں میں تمام غیر محفوظ شہریوں کے تحفظ کے لیے اقدامات کرے۔

20 جولائی: ایچ آر سی پی کو مینگل قبیلے کے دو دھڑوں کے درمیان جاری دشمنی کے نتیجے میں خضدار کے شہر وڈھ میں شدید فائرنگ کی اطلاعات پر سخت تشویش ہے۔ علاقے سے موصول ہونے والی رپورٹس سے پتا چلتا ہے کہ اگرچہ ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، علاقہ مکینوں کی اپنی سلامتی کی فکر لاحق ہے اور ان کی نقل و حرکت کی آزادی کو محدود کر دیا گیا ہے۔ قیام امن کی ذمہ دار صوبائی حکومت کو فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔ ہم شفیق الرحمٰن مینگل اور سردار اختر مینگل سے بھی پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری جنگ بندی کریں اور لوگوں کے جینے کے حق اور فرد کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

21 جولائی: ایچ آر سی پی کو خیبر پختونخوا میں امن و امان کی بگڑتی صورت حال پر سخت تشویش ہے۔ صرف پچھلے تین دنوں میں دہشت گرد حملوں میں پانچ پولیس اہلکار مارے جا چکے ہیں۔ دہشت گردی کی انسانی قیمت کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے: فرائض کی انجام دہی میں ہلاک پولیس افسران کے لواحقین بے یار و مددگار ہیں۔ اگر ریاست کو صوبے میں عسکریت پسندی کی بڑھتی لہر پر قابو پانا ہے تو اسے نہ صرف قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کو بہتر انٹیلی جنس، تربیت اور ساز و سامان کی فراہمی کرنا ہوگی بلکہ یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ جو لوگ اس قسم کا بے پناہ خطرہ مول لیتے ہیں ان کو کم از کم یہ یقین دلایا جائے کہ بدترین حالات میں بھی ان کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی جائے گی۔

30 جولائی: جبری گمشدگیاں بنیادی انسانی حقوق کے منافی ہیں۔ مسعود جنجوعہ اور فیصل فراز کی گمشدگی کی 18 ویں برسی پر، آیئے ہم اس بھیانک سرگرمی کو ختم کرنے اور انصاف کے لیے آواز اٹھانے کے اپنے عزم کی تجدید کریں۔

30 جولائی: ایچ آر سی پی خیبر پختونخوا کے ضلع باجوڑ میں جے یو آئی-ایف کے کنونشن میں بم دھماکے کی شدید مذمت کرتا ہے جس میں کم از کم 40 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کے مسلسل واقعات انتہائی تشویش کا باعث ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ واقعے کی فوری تحقیقات کرے اور قصورواروں کا محاسبہ کرے۔

4 اگست: ایچ آر سی پی کو انسانی حقوق کے محافظ امداد جویو کے قتل کے بارے میں جان کر تشویش ہے۔ مقتول نے بلوچستان کے وزیر کی نجی جیل میں مبینہ تشدد کے واقعات کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعے کی فوری تحقیقات کی جائے اور امداد جویو کے خاندان کو فوری تحفظ فراہم کیا جائے۔

15 اگست: ایچ آر سی پی کو 13 اگست کو خضدار میں سرگودھا یونیورسٹی کے طالب علم شمس بلوچ کو زبردستی لاپتا کیے جانے کی اطلاعات پر سخت تشویش ہے۔ دو دن بعد، اس کے چچا فضل یعقوب بلوچ کو بھی مبینہ طور پر اس وقت لاپتا کر دیا گیا جب نامعلوم افراد نے ان کے گھر میں گھس کر ان کے خاندان کو دھمکیاں دیں۔ ہم ان کی حفاظت کے لیے انتہائی فکر مند ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ دونوں افراد کو فوری رہا کیا جائے اور ان کے خاندانوں کو کسی بھی حلقے کی دھمکیوں سے محفوظ رکھا جائے۔

پریس ریلیز: پی ٹی آئی سے وابستہ خواتین کی حراست میں شفافیت کا فقدان اور جیل میں عمران خان کو جائز سہولیات کی عدم دستیابی باعثِ تشویش ہے: ایچ آر سی پی

لاہور، 22 اگست 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو 9 مئی کے فسادات کے بعد پی ٹی آئی کی گرفتار شدہ خواتین کی حراست کے معاملے میں شفافیت کے فقدان پر تشویش ہے۔

اُن کی گرفتاری کو تین ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے مگر اب تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ اِس وقت جیل میں کتنی عورتیں قید ہیں، اُن پر الزامات کی نوعیت کیا ہے، وہ کہاں قید ہیں، اُنہیں کس عدالت میں پیش کیا جانا ہے اور اُن کے ریمانڈ کے لیے چالان جاری ہوئے ہیں کہ نہیں۔ یہ صورتِ حال ناقابل قبول ہے۔ ایچ آر سی پی ریاست کو یہ یاد دہانی بھی کروانا

چاہتا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے سیکشن 167 کی رُو سے، عورتوں کو سنگین جرائم کے علاوہ کسی اور معاملے میں ریاستی تحویل میں نہیں رکھا جا سکتا۔

ریاست کا فرض ہے کہ وہ کسی بھی شہری کو حراست میں لینے کے لیے نہ صرف قانونی طریقہ کار کی پیروی کرے بلکہ اُن کی حراست سے متعلق تمام معلومات ظاہر کرے تا کہ زیرِ حراست لوگ باضابطہ قانونی کارروائی کا حق استعمال کر سکیں۔ ایچ آر سی پی کو یہ جان کر تشویش ہے کہ یہ ناروا سلوک اُن سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جنہیں ریاستی اداروں کی سرپرستی حاصل نہیں رہتی۔ یہ سلسلہ اب ختم ہونا چاہیے۔

پریس ریلیز: اگلی منتخب حکومت جبری گمشدگیوں پر بامعنی کارروائی کو مزید مؤخر کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی

لاہور، 30 اگست 2023۔ جبری گمشدگیوں کے عالمی دن پر، پاکستان کمیشن برائے اِنسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے اِس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ نہ تو متاثرین کا سراغ لگانے میں کوئی پیش رفت ہو سکی اور نہ ہی مجرموں کا محاسبہ ہو سکا ہے۔ سول سوسائٹی اور متاثرین کے اہلِ خانہ نے کئی بار مطالبہ کیا کہ جبری گمشدگیوں پر قانون سازی کی جائے مگر ریاست ایسا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اگلی منتخب حکومت اگر انصاف اور جوابدہی کے اصولوں کی پاسداری میں سنجیدہ ہے تو وہ اِس معاملے میں مزید ٹال مٹول سے کام لینے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

اسلام آباد میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، ایچ آر سی پی کے کونسل رُکن اور سابق سینیٹر فرحت اللہ بابر نے کہا کہ جولائی 2019 میں جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ایک خصوصی سیل قائم ہونے کے باوجود، جبری گمشدگیوں کے خاتمے پر کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ بابر صاحب کا کہنا تھا کہ کابینہ کی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی، پارلیمانی کمیٹیوں اور عدالتِ عالیہ پشاور نے متاثرین کی رہائی اور بازیابی کے لیے کئی مطالبے کیے مگر اُن کا کچھ اثر نہیں پڑا۔ اُنہوں نے شفافیت اور جوابدہی کی ضرورت پر زور دیا اور حکام سے پُر زور اپیل کی کہ غیر قانونی حراستی مراکز بند کیے جائیں جہاں کئی جبری گمشدہ افراد کو مبینہ طور پر رکھا جاتا ہے۔ بابر صاحب نے یہ بھی کہا کہ جبری گمشدگیوں کے بل پر سیاسی بحث و تکرار اور پارلیمانی ایجنڈے سے اِس کا مسلسل اخراج ظاہر کرتا ہے کہ ریاست اِس معاملے پر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

لاہور میں ایک اجلاس میں، ایچ آر سی پی کی چیئر پرسن حنا جیلانی نے زور دے کر کہا کہ اِس جرم کی تعریف اور اس کے لیے سزا کا تعین عالمی اصولوں کو مدِنظر رکھ کر کیا جائے۔ اُنہوں نے تشدد، ماورائے عدالت قتل اور خفیہ حراستوں کی مذمت کی اور ایسے مستحکم قانونی ڈھانچے کی ضرورت پر زور دیا جو شہری آزادیوں کو تحفظ دے سکے۔ محترمہ جیلانی نے جبری گمشدگیوں پر قائم انکوائری کمیشن کی مایوس کن کارکردگی پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اُن لوگوں کا بھی محاسبہ کیا جائے جو ایسی خلاف ورزیوں کا حکم یا اجازت دیتے ہیں۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ ُذمہ دار عناصر کے ُغیر جانبداری' کے دعوے' بے نقاب ہو گئے ہیں۔

ایچ آر سی پی کو اِن الزامات پر بھی تشویش ہے کہ سابق وزیرِ اعظم عمران خان کو اٹک جیل میں ایسے حالات میں رکھا جارہا ہے جو پاکستان جیل ضوابط 1978 کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتے ہیں۔ محکمہ جیل خانہ جات پنجاب کو ان الزامات کی تحقیقات کرنی چاہیے اور یقینی بنانا چاہیے کہ خان صاحب کو وہ تمام سہولیات میسر ہوں جن کے وہ قانون و ضابطے کے لحاظ سے مستحق ہیں۔

29 ستمبر: ایچ آر سی پی مستونگ میں ایک مذہبی جلوس میں خودکش دھماکے کی شدید مذمت کرتا ہے جس میں کم از کم 50 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ یہ ناقابل قبول ہے کہ بلوچستان کے مکین امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے درمیان مسلسل خوف کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس گھناؤنے حملے کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ تاہم، ایچ آر سی پی کا ماننا ہے کہ حد سے زیادہ سکیورٹی اقدامات سے صوبے میں امن وامان کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

29 ستمبر: سندھ میں سکرنڈ کے قریب ایک گاؤں میں سیکورٹی آپریشن میں مبینہ طور پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ہاتھوں کم از کم چار افراد کی ہلاکت کی آزادانہ تحقیقات ہونی چاہیے۔ اگرچہ حکومت کو صوبے میں امن وامان کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن اقدامات کرنے چاہئیں، لیکن یہ کسی بھی طرح سے ماورائے عدالت قتل جس کی ایچ آر سی پی ہمیشہ مخالفت کرتا رہا ہے، کا جواز فراہم نہیں کرتا۔ ہم نگران وزیرِاعلیٰ سے اس واقعہ کا نوٹس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سکرنڈ میں اس وقت احتجاج کرنے والے خاندان انصاف کے مستحق ہیں۔ مزید برآں، ابتدائی طور پر قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کی تحویل میں موجود ایک طالب علم لیاقت جلبانی کے ٹھکانے کا پتا لگایا جانا چاہیے جسے یہ واقعہ پیش آنے کے وقت گاؤں لایا گیا تھا۔

10 اکتوبر: سزائے موت کے خلاف عالمی دن پر ایچ آر سی پی سزائے موت پر پابندی کی عالمی پکار میں شامل ہوکر مطالبہ کرتا ہے کہ ریاست فوری طور پر پھانسیوں پر سرکاری پابندی عائد کرے۔ اس حوالے سے پہلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ سزائے موت والے جرائم کی تعداد کو کافی حد تک کم کیا جائے تاکہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق صرف سنگین ترین جرائم پر سزائے موت دی جاسکے۔ مزید یہ کہ، یہ ثابت کرنے کے لیے کافی شواہد موجود ہیں کہ سزائے موت کو برقرار رکھنا اقوام متحدہ کے تشدد کے خلاف کنونشن (یو این کیٹ) کے تحت تشدد کی ممانعت سے مطابقت نہیں رکھتا، جس کا پاکستان دستخط کنندہ ہے۔ ریاست کو انسانی حقوق کو برقرار رکھنے اور بالآخر سزائے موت کے استعمال کو ختم کرنے کے لیے اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیے۔

15 اکتوبر: ایچ آر سی پی عرفان ظہرانی کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں رحیم یار خان کی ایک عدالت سے رہا ہونے کے بعد حکام نے دوسری بار اغوا کرلیا تھا۔ اس سے قبل عرفان ظہرانی جنوری 2023 میں سندھ سے لاپتہ ہوئے تھے اور مئی 2023 میں رحیم یار خان کی جیل میں پائے گئے تھے۔ عدالت نے ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا تھا۔ 13 اکتوبر 2023 کو رہا ہونے کے بعد عرفان ظہرانی اور ان کے وکیل محبّ آزاد کو ایک بار پھر اٹھا لیا

گیا۔ محبّ آزاد کو بعد میں رہا کر دیا گیا لیکن عرفان ظہرانی کا کوئی اتا پتا نہیں۔ شہریوں کو غیر قانونی طور پر حراست میں لینے اور غائب کرنے کا یہ سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند ہونا چاہیے۔

23 اکتوبر: ایچ آر سی پی نے سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 9 مئی کو پر تشدد مظاہروں کے نتیجے میں گرفتار کیے گئے 100 سے زائد شہریوں کے فوجی ٹرائل غیر آئینی ہیں۔ فوجی عدالتیں منصفانہ ٹرائل کے معیار پر پورا نہیں اترتیں اور نہ ہی ایسے مقدمات کے غیر جانبدارانہ یا آزادانہ ہونے کا امکان ہے، جس کی نظام انصاف ضمانت دیتا ہے۔ مزید یہ کہ اس کیس میں ملزمان کے خلاف سویلین عدالتوں میں مقدمہ چلانے کی کافی گنجائش موجود ہے۔ امید ہے کہ ادریس خٹک جیسے عام شہری جن پر پہلے ہی مقدمہ چل چکا ہے اور سزا ہو چکی ہے، آج کے فیصلے سے مستفیض ہو سکیں گے۔ مزید برآں، اس موقع پر یہ ضروری ہے کہ فوجی عدالتوں کے استعمال کے ذریعے سویلین اداروں کو کمزور کرنے کی بجائے انہیں مضبوط بنایا جائے۔

1 نومبر: ایچ آر سی پی کو پاراچنار میں بڑھتے تشدد پر تشویش ہے، جہاں زمینی تنازعات کی وجہ سے فرقہ وارانہ تنازع کے نتیجے میں حالیہ جھڑپوں میں مبینہ طور پر کم از کم 23 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ علاقے میں عسکریت پسندوں کی طرف سے تشدد کو ہوا دینے کی تشویشناک اطلاعات بھی ہیں۔ ریاست کو امن و امان کی بحالی کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں اور علاقے کو ہتھیاروں سے پاک کرتے ہوئے اور نئے ضم شدہ اضلاع کو صوبے میں مؤثر طریقے سے شامل کرتے ہوئے علاقہ مکینوں کے زندگی اور سلامتی کے حق کے تحفظ کو یقینی بنانا چاہیے۔

24 نومبر: ایچ آر سی پی قانون نافذ کرنے والے اداروں اور سیکیورٹی اداروں کی جانب سے بلوچستان، خاص طور پر کیچ اور گرد و نواح کے علاقوں میں ماورائے عدالت قتل کے عمل کی شدید مذمت کرتا ہے۔ ماورائے عدالت ہلاکتیں کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہیں، اس لیے کہ زندگی کے حق اور قانون کے معین طریقہ کار کے حق کا تحفظ ریاست کی قانونی ذمہ داری ہے۔ مجرموں کو حاصل سزا سے استثنا ختم کیا جائے اور ذمہ داروں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔

12 دسمبر: ایچ آر سی پی لاہور کی انسداد دہشت گردی کی عدالت کی جانب سے کوئٹہ پولیس کو پی ٹی آئی کی حامی خدیجہ شاہ کا دو روزہ عبوری ریمانڈ دینے کے فیصلے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور کی رہائشی خدیجہ شاہ کے خلاف اب تک تمام مقدمات کی سماعت اسی شہر میں ہوئی ہے جہاں ان پر الزام عائد کیا گیا تھا۔ ایک ایسے موقع پر جب وہ ممکنہ طور پر رہا ہونے والی تھیں، انہیں ایک نئے کیس میں پھنسانا جس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، مسلسل ہراسانی کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ وہ کئی ماہ سے اپنے بچوں سے دور ہیں۔ سرد موسم میں انہیں بذریعہ سڑک کوئٹہ منتقل کرنا قانون اور تشدد کے خلاف کنونشن کے تحت پاکستان کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کے تحت ناروا سلوک کے مترادف ہے۔ محترمہ شاہ کو لاہور میں رہنے کی اجازت دی جانی چاہیے اور ان کے قانون کے معین طریقہ کار کے حق کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔

13 دسمبر: تربت میں بالاچ بلوچ اور دیگر افراد کے مبینہ ماورائے عدالت قتل کی فوری اور شفاف تحقیقات اور ضروری اقدامات کیے جائیں تاکہ اِس قسم کے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔ ایچ آر سی پی کو انتہائی تشویش ہے کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کا سلسلہ جاری ہے، اس میں ملوث عناصر کو کُھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے اور ریاست کو ذرہ برابر بھی احساس نہیں کہ یہ کارروائیاں انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آ سکتی ہیں۔ ایچ آر سی پی بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کے متاثرین کے اہلِ خانہ کے ساتھ کھڑا ہے، جنہوں نے تربت سے کوئٹہ تک مارچ کیا اور اب اسلام آباد کے راستے پر ہیں۔ ہم کوئٹہ میں مظاہرین کے ساتھ سلوک کی بھی مذمت کرتے ہیں، جنہیں لاٹھیوں سے مسلح پولیس نے شہر کے ریڈ زون میں داخل ہونے سے روکا۔ وفاقی حکومت اسلام آباد میں مظاہرین کے گلے شِکوے منصفانہ طریقے سے سُنے اور اُن کے تحفظات کو سنجیدہ لے۔

پریس ریلیز: فوجی عدالتوں کے حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ مایوس کن ہے

لاہور، 15 دسمبر 2023۔ انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) کو خدشہ ہے کہ سپریم کورٹ کا اپنے پہلے مختصر حکم نامے، جس میں شہریوں کے فوجی عدالتوں میں ٹرائل کو غیر آئینی قرار دیا تھا کو معطل کرنے کا فیصلہ ان لوگوں کو انصاف کی فراہمی میں تاخیر کا باعث بنے گا جو خود پر لگے الزامات سے بری ہونے کے مستحق ہیں۔ مزید یہ کہ، عملی نقطہ نظر سے پہلے سنائے گئے فیصلے کو معطل کرنے کا مطلب تمام متاثرہ افراد کو ضمانت سے انکار ہے، جو ان کے آزادی کے حق کی خلاف ورزی ہے۔

معزز عدالت کا یہ حکم انسانی حقوق کے نقطہ نظر سے انتہائی پریشان کن ہے کیونکہ اس سے شہریوں کے مسلسل فوجی ٹرائل کی راہ ہموار ہوگئی ہے جو ان کے معین طریق کار اور شفاف ٹرائل کے حق کے منافی ہے، جیسا کہ ایچ آر سی پی نے بارہا نشاندہی کی ہے۔ فوجی عدالت کی کارروائیوں کی راز داری، ان عدالتوں کی سزایابی کی بلند شرح اور ایسی شرح کے حصول کے لیے استعمال ہونے والے ممکنہ ذرائع اور شہری عدالتوں جن کا کردار ایسے معاملات میں عدالتی جائزہ لینے تک محدود ہے، میں اپیل کے حق کی عدم موجودگی، ایسی وجوہات ہیں جن کی بنا پر دنیا بھر میں عام شہریوں پر فوجی دائرہ اختیار کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

موجودہ عبوری حکم کے ذریعے سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں کسی بھی مقدمے کی کارروائی کو جاری رکھنے سے فوجی عدالتوں میں ایک غیر آئینی عمل کی انجام دہی کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ یہ امر خاص طور پر تشویش کا باعث ہے کہ ایسا حکم یہ یقین کر لینے کی واضح وجوہات کے بغیر جاری کیا گیا کہ پہلے مختصر حکم نامے کو معطل نہ کرنے کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ ایچ آر سی پی تفصیلی فیصلہ جاری ہونے سے پہلے نہ صرف اس حکم نامے بلکہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیلوں کی سماعت پر بھی سوال اٹھانے پر مجبور ہے۔

ایچ آر سی پی کو بہت امید ہے کہ سپریم کورٹ عبوری حکم سے پیدا ہونے والے خدشات کو فی الفور اور حتمی فیصلے کے

ذریعے دور کرے گی۔

30 دسمبر: ایچ آر سی پی کو بنوں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے دیگر حصوں میں امن وامان کی صورت حال پر تشویش ہے جہاں کالعدم عسکریت پسند تنظیموں کی سرگرمیوں میں زبردست اضافہ دیکھا گیا ہے۔ عسکریت پسند آتش زنی اور تشدد کی کارروائیوں کے علاوہ، کھلے عام رہائشیوں کو اپنے حکم پر عمل کرنے کی ہدایت کر رہے ہیں۔ خواتین اور کمزور آبادی اب شدید خطرات میں زندگی گزار رہی ہے۔ ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ حکام مقامی آبادی اور ان کے آزادانہ نقل و حرکت، اجتماع اور لڑکیوں کی تعلیم کے حق کے تحفظ کے لیے فوری طور پر ضروری اقدامات کریں۔

آئینی جمہوریت اور وفاقیت کا استحکام

پریس ریلیز: سیاسی مسائل کے صِرف سیاسی حل ہونے چاہئیں

لاہور، 28 مارچ 2023۔ موجودہ سیاسی بحران اور آئینی تعطل پر غور وخوض کے لیے منعقد ایک انتہائی اہم اجلاس کے اختتام پر، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی گورننگ کونسل اِس نتیجے پر پہنچی ہے کہ جمہوری عمل کو برقرار رکھنا اور مستحکم کرنا بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

ایچ آر سی پی کو شدید تشویش ہے کہ اِس بحران نے سیاسی میدان میں انتشار کی فضا پیدا کی ہے۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ صورتِ حال اُن اقدامات کی وجہ سے پیدا ہوئی جو جمہوری عمل کو سبوتاژ کرنے اور پارلیمان کی افادیت اور قانونی حیثیت کو نقصان پہنچانے کے لیے کیے گئے تھے۔ ایک سیاسی جماعت نے پہلے قومی اسمبلی چھوڑی اور پھر دو صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔ بعدازاں، حزبِ اختلاف نے قومی اسمبلی میں واپسی کی کوشش کی تو حکومت میں شامل کئی افراد نے اِس عمل کو ناکام بنانے کی کوشش کی اور رکاوٹیں پیدا کیں۔

ایچ آر سی پی کی یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ پنجاب اور کے پی کی اسمبلیوں کی تحلیل سیاسی فائدہ اُٹھانے کے لیے کی گئی تھی، مگر ہمیں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اِن اسمبلی انتخابات کو اکتوبر تک ملتوی کرنے کے فیصلے پر بھی تشویش ہے۔ ہم اِن جائز خدشات سے بھی آگاہ ہیں کہ اِس قسم کے فیصلے مستقبل میں جمہوری عمل کو پٹڑی سے اتارنے کے لیے بطورِ نظیر استعمال ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ایچ آر سی پی کا ماننا ہے کہ آئین ایسے حل فراہم کرتا ہے جو انتخابات میں تاخیر کو جائز قرار دے سکتے ہیں، لیکن اِس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ایسی کوئی بھی تاخیر ممکنہ حد تک مختصر، ناگزیر اور تاخیر کے مقاصد کے حصول کی حد تک ہو۔ چنانچہ، تمام سیاسی جماعتوں اور فریقین کے درمیان اِس طرح کی تاخیر کے جواز پر اتفاق رائے ہونا ضروری ہے۔ انہیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ ایک ناپسندیدہ عمل ہے جسے کسی بھی صورت دہرانا نہیں چاہیے۔ انتخابی عمل کو بھی آزادانہ، منصفانہ، معتبر اور شفاف ہونا چاہیے اور نتائج تمام سیاسی فریقین کے لیے قابلِ قبول ہوں۔

ایچ آر سی پی کو یہ جان کر مایوسی ہوئی ہے کہ عدلیہ نے اختیارات کی تین اداروں میں تقسیم کے آئینی اصول کا احترام نہیں کیا۔ اِس تاثر کو زائل کرنے کی ضرورت ہے کہ عدالتِ عظمیٰ آئین کی تشریح کرتے ہوئے اپنے اختیارات میں اضافہ

کرتی ہے جس کے نتیجے میں دیگر جمہوری ادارے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ عدلیہ کو اپنی خودمختاری، وقار اور ساکھ کو محفوظ کرنا چاہیے۔ اِسے دوسرے آئینی اداروں کے دائرہ کار میں مداخلت کی کسی بھی خواہش پر قابو پانا چاہیے اور اِس کے بجائے ایسے تمام اداروں کو موقع دینا چاہیے کہ وہ اپنے آئینی دائرہ کار میں آنے والے مسائل خود حل کر سکیں، اور یُوں اُن اداروں کے استحکام میں اُن کی مدد کرے۔ ہم یہ بھی پختہ یقین رکھتے ہیں کہ کسی بھی جانب سے غیر جمہوری مداخلت کی دھمکیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایچ آر سی پی نے سیاسی عناصر کی جانب سے پُرتشدد اور غیر قانونی رویے کی شدید مذمت کی ہے۔ اِس قسم کے رویے کا مقصد اپنے سیاسی ایجنڈے کے فروغ کے لیے بدنظمی پیدا کرنا ہے۔ بیک وقت، ایچ آر سی پی سیاسی جبر کے ایک ذریعہ کے طور پر ریاستی دھونس و دھمکی اور طاقت کے غیر ضروری استعمال کی بھی مذمت کرتا ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر شدید تشویش ہے کہ اِس دوران بغاوت کے نوآبادیاتی قوانین کا سہارا لیا گیا، سیاسی مخالفین کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات درج ہوئے، لوگوں کو اُٹھا کر لاپتا کیا گیا، اور پیمرا کی غلط تجاویز اور اقدامات کے نتیجے میں اظہارِ رائے کی آزادی پر قدغنیں لگیں۔

آخری نکتہ یہ ہے کہ حالیہ بحران کی اَصل نوعیت سیاسی ہے قانونی نہیں۔ حزبِ اِختلاف اور حزبِ اقتدار کے پاس اِس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ وہ پاکستان کے عوام کے وسیع تر مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے اِس مسئلے کے حل کے لیے پارلیمان میں سنجیدہ اور بامعنی مذاکرات کریں۔

پریس ریلیز: **1973** کے آئین کی پچاسویں سالگرہ ایک اہم سنگِ میل ہے: ایچ آر سی پی

لاہور، 10 اپریل 2023۔ 1973 کے آئین کو قومی اسمبلی سے منظور ہونے کے 50 سال مکمل ہونے پر، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے مشاہدہ کیا ہے کہ آمرانہ فوجی حکمرانی کے ادوار سے لیٹی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ جب جمہوری طریقے سے منتخب اسمبلی نے آئین کا مسودہ تیار کیا اور متفقہ طور پر اِسے منظور کیا۔ اگرچہ یہ ایک مکمل دستاویز نہیں ہے مگر پھر بھی 1973 کے آئین نے ملک کے جمہوری نظام اور وفاقی کردار کو تشکیل دینے اور شہریوں کے بنیادی حقوق کو محفوظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

کسی ملک کے آئین کی اخلاقی قدر اُس کی اِس صلاحیت میں مضمر ہوتی ہے کہ وہ حکومت کا ایک ایسا ڈھانچا قائم کر سکے جو ریاست کے اداروں کے اختیارات کی حدود طے کرے، حقوق و ذمہ داریوں کا تعین کرے اور آئین کی تشریح کے اصول وضع کرے۔ اِس لحاظ سے، 1973 کا آئین انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اِس نے مذہب، نسل یا جنس سے بالاتر ہو کر تمام شہریوں کے کئی بنیادی حقوق کو تسلیم کیا ہے۔ آئین نے آزادیِ اظہار، مذہب، اجتماع اور انجمن سازی کی آزادی، غلامی سے آزادی، نیز منصفانہ سماعت، باضابطہ قانونی کارروائی اور قانون کے سامنے برابری جیسے بنیادی حقوق کو تحفظ دیا ہے۔ اس نے ان حقوق کے تحفظ اور نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے آزاد عدلیہ بھی قائم کی۔ اس نے خواتین،

مذہبی اقلیتوں اور پسماندہ برادریوں کے حقوق کے تحفظ کا تقاضا کیا اور تاریخی ناانصافیوں کو دور کرنے کے لیے مثبت اقدامات کا بندوبست کیا۔

شاید سب سے اہم بات یہ ہے کہ 2010 میں منظور ہونے والی آئین کی 18 ویں ترمیم پاکستان کے جمہوری نظام کی استقامت اور ارتقا کا ثبوت ہے۔ اس سے صوبوں کو زیادہ اختیارات منتقل کیے گئے، کئی اہم اختیارات صدر سے وزیرِ اعظم اور پارلیمان کو ملے، اور صوبوں کے لیے پہلے سے زیادہ مالی خودمختاری کو یقینی بنایا گیا۔

سیاسی محاذ آرائی سے بھرے اِس ماحول میں، ایچ آر سی پی تمام سیاسی فریقین اور شہریوں سے 1973 کے آئین کی مشترکہ اقدار کی حمایت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایچ آر سی پی کا خیال ہے کہ آئین کی رُوح ریاست کو یہ موقع ضرور فراہم کرتی ہے کہ وہ کسی قسم کے امتیاز کے بغیر تمام لوگوں کے حقوق کو محفوظ بنانے کے لیے اپنی استعداد کا جائزہ لے اور اِس میں بہتری لائے۔

پریس ریلیز: سیاسی بحران میں تحمّل اور مکالمے کی فوری ضرورت ہے

لاہور، 10 مئی 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) گزشتہ روز سابق وزیرِ اعظم عمران خان کی گرفتاری کے بعد ملک میں جنم لینے سیاسی بحران اور اس کے عام شہریوں کے حقوق پر پڑنے والے مضمرات سے بہت زیادہ پریشان ہے۔

خان صاحب کو عدالتِ عالیہ اسلام آباد کے احاطے سے گرفتار کرنے کے لیے غیر ضروری طاقت کا استعمال انتہائی قابلِ افسوس ہے۔ طاقت کے بلا جواز استعمال کی قطعاً ضرورت نہیں تھی اور اس نے سیاسی ماحول میں مزید بگاڑ پیدا کیا ہے۔

ایچ آر سی پی سیکورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کی طرف سے کیے گئے تشدد کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ جس میں مبینہ طور پر ایک شخص ہلاک ہوا ہے۔ نیز، مشتعل مظاہرین کی طرف سے ہونے والا تشدد بھی قابلِ مذمت ہے۔ تحمّل اور سیاسی مکالمے کی جتنی اِس وقت ضرورت اس سے زیادہ پہلے کبھی نہیں تھی۔ قانون کی حکمرانی کے احترام کا اصول تمام شہریوں پر تمام حالات میں یکساں طور پر لاگو ہونا چاہیے اور اس کا اطلاق پسند ناپسند کی بنیاد پر نہیں کیا جاسکتا۔

ایچ آر سی پی کو یہ دیکھ کر بھی تشویش ہوئی کہ ریاست نے بحران پر ردِعمل میں انٹرنیٹ سروس کی فراہمی معطل کر دی۔ پہلے کی طرح، اِس طرح کے اقدامات سے خطرناک افواہوں کو گردش کرنے کا موقع ملنے، معلومات تک لوگوں کی رسائی اور عوامی مقامات پر اُن کی حفاظت پر سمجھوتا کرنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ایچ آر سی پی ایک بار پھر تمام سیاسی فریقین پر زور دیتا ہے کہ وہ تشدد، دھونس اور غنڈہ گردی کا سہارا لینے کے بجائے اپنے اختلافات کو حل کرنے کے لیے پارلیمان کے فورم جیسے پُرامن، جمہوری ذرائع استعمال کریں۔

24 مئی: ایچ آر سی پی جائز سیاسی جماعتوں پر پابندی لگانے کے ریاست کے کسی بھی اقدام کی مخالفت کرتا ہے۔ اگرچہ ہم ریاست یا کسی دوسرے گروہ کی جانب سے کسی بھی تشدد اور سرکاری یا نجی املاک کی تباہی کی مذمت کرتے ہیں، ہم

شہریوں کی سیاسی عمل میں پرامن شرکت اور اپنی پسند کی پارٹی سے تعلق رکھنے والے سیاسی نمائندوں کا انتخاب کرنے کے ان کے بنیادی حق پر یقین رکھتے ہیں۔ مزید برآں، ہمیں سخت تشویش ہے کہ غیر سیاسی طاقتیں اپنے ایجنڈوں کی تکمیل کے لیے موجودہ صورت حال سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں، جیسا کہ پی ٹی آئی رہنماؤں کے اچانک استعفوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہم تمام سیاسی جماعتوں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ متحد ہو جائیں اور عام لوگوں کے جمہوری مفادات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی ترجیحات کا تعین کریں۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی کی کانفرنس میں **1973** کے آئین کا تنقیدی جائزہ لیا گیا

اسلام آباد، 28 اگست 2023۔ 1973 کے آئین کے 50 برس مکمل ہونے کی مناسبت سے منعقدہ ایک کانفرنس میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے سیکرٹری جنرل حارث خلیق نے کہا کہ آج کے اجتماع نے ہمیں موقع فراہم کیا ہے کہ ہم آئین کو شہریوں اور ریاست کے درمیان سماجی معاہدہ تصور کر کے اِس کا بغور جائزہ لیں۔ اِس تناظر میں، ایچ آر سی پی کی چیئرپرسن حنا جیلانی نے کہا کہ آئین زندہ دستاویز کے طور پر صرف اُسی صورت میں کام کر سکتا ہے جب پارلیمان اِسے سماج اور ریاست کے بدلتے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی دانشمندی اور دُور اندیشی رکھتی ہو۔

تقریب کے پہلے سیشن میں پاکستان میں آئینی تاریخ کے ارتقا پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے، ایچ آر سی پی کی کونسل رُکن نسرین اظہر نے نشاندہی کی کہ قرارداد مقاصد نے آئین کے حصے کے طور پر مذہبی اقلیتوں کی محرومیوں میں اضافہ کیا ہے۔ محقق اور آئینی معاملات کے ماہر ظفر اللہ خان نے کہا کہ آئین کو ُریاستی معاملات چلانے کے لیے رہنما اصولوں کی کتاب' تصور کرنا چاہیے۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ آئین پر نظر ثانی کر کے اِسے اِس کی اصل روح اور سماج میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے بنیادی حقوق کے باب میں عالمی انسانی حقوق شامل کیے جائیں۔ نشست کی نظامت کرتے ہوئے، ماہرِ تعلیم ڈاکٹر ناظر محمود نے کہا کہ آئین میں بچوں، نوجوانوں اور معذوریوں سے متاثرہ افراد کے حقوق کو اہم مقام دینے کی ضرورت ہے۔

صحافی عاصمہ شیرازی نے آئین اور وفاق کے درمیان تعلق پر دوسرے سیشن کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ 'مخلوط پلس ریاست' نے سیاسی جماعتوں کو کمزور کر دیا ہے۔ سابق سینیٹر افراسیاب خٹک کا کہنا تھا کہ دستوری ریاست اور حقیقی ریاست کے درمیان تضاد اور 'اکثریت کے جبر' نے بلوچستان اور سابق فاٹا جیسے 'مضافات' کو پسماندگی میں دھکیلا ہے۔ عوامی پالیسی کے ماہر عبداللہ دایو نے کہا کہ ایک اور میثاقِ جمہوریت کی ضرورت ہے جس میں مرکزی دھارے کی جماعتوں اور چھوٹی قوم پرست سیاسی جماعتوں کو شامل کیا جائے تاکہ وفاق پر اعتماد پیدا کیا جا سکے۔

تیسرے پینل نے اِس امر کا جائزہ لیا کہ آئین نے خطرات میں گھرے اور پس ماندہ لوگوں کے حقوق کو کس حد تک تحفظ فراہم کیا ہے۔ ایچ آر سی پی کی رُکن فاطمہ عاطف نے سیشن کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ مذہب اور ریاست کی

علیحدگی ضروری ہے۔ خواجہ سرا حقوق کی کارکن نایاب علی کا کہنا تھا کہ آئین اِنسانی عظمت اور مساوات کے حق کی ضمانت تو دیتا ہے مگر کھلے الفاظ میں یہ واضح نہیں کرتا کہ یہ حقوق صنفی اقلیتوں کو بھی حاصل ہیں۔

آل گورنمنٹ ایمپلائز گرینڈ الائنس (پاکستان) کے چیف کوآرڈینیٹر رحمان باجوہ نے اِسی نکتے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ آئین نے غیر رسمی مزدوروں کے حقوق کا واضح تحفظ نہیں کیا۔

انسانی حقوق کے کارکن علی احمد جان نے آئین کی ایک بنیادی خامی کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ یہ گلگت بلتستان اور 'ثقافتی اقلیتوں' کی شناخت کو تسلیم نہیں کرتا جس کی وجہ سے اُن کے لیے خطرات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ محقق اور صنفی حقوق کی کارکن ڈاکٹر صبا گل خٹک نے کہا کہ آئین نے پناہ گزینوں کے روزگار کے حق کا تحفظ نہیں کیا جبکہ اسلام آباد ہندو پنچایت کے صدر پریتم داس راٹھی نے مذہبی اقلیتوں کو تشدد سے بچانے میں ناکامی پر آئین کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اِسی طرح نیشنل کمیشن فار جسٹس اینڈ پیس کے کارکن، طارق غوری نے مطالبہ کیا کہ مذہبی اقلیتوں کے حقوق سے متعلق جناح کی 11 اگست کی تقریر کو آئین کا حصہ بنایا جائے۔

چوتھے سیشن کی نظامت بلدیاتی حکومت سے متعلق امور کی ماہر فوزیہ یزدانی نے کی۔ اس سیشن میں صحافی منیزے جہانگیر نے آئین کے آرٹیکل 19 کے تحت اظہارِ رائے کی آزادی پر عائد پابندیوں پر سوال اُٹھایا۔ سابق رُکن قومی اسمبلی دانیال عزیز نے آئینی خلاف ورزیوں کی حمایت کرنے پر عدلیہ کے کردار کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے تجویز پیش کی کہ جماعتوں کے اتفاقِ رائے سے مشترکہ مفادات کونسل کو مضبوط کیا جائے۔ شہید بھٹو فاؤنڈیشن کے چیف ایگزیکٹو آصف خان نے تجویز پیش کی کہ بائیں بازو کے رجحانات رکھنے والی جماعتوں کو مزدوروں کے حقوق کو آئینی تحفظ کو استحکام دینے کے لیے قائدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ سابق سینیٹر فرحت اللہ بابر نے اِن کلمات کے ساتھ اجلاس کا اختتام کیا کہ اس میں تو کوئی دو رائے نہیں کہ 9 مئی کے فسادات کی تمام سیاسی جماعتوں کو مذمت کرنی چاہیے لیکن اِن فسادات کو غیر جمہوری قوتوں کے اختیارات و کردار کو وسعت دینے کے لیے جواز نہ بنایا جائے۔

پریس ریلیز: انتخابات کے حوالے سے پائی جانے والی غیر یقینی صورتِ حال ختم ہونی چاہیے

لاہور، 3 ستمبر 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی انتظامی کونسل نے آج اپنے ایک اجلاس کے اختتام پر انتخابات کے حوالے سے پائی جانے والی غیر یقینی صورتِ حال پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ایچ آر سی پی نے الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) پر زور دیا ہے کہ وہ انتخابات کے شیڈول کا فوری طور پر اعلان کرے اور کوشش کرے کہ انتخابات کی تاریخ مقرر کردہ نوے دنوں کے ممکنہ حد کے قریب ترین ہو۔ حلقہ بندیاں فوری اور مؤثر طریقے سے کی جائیں اور اُنہیں انتخابات کو مزید مؤخر کرنے کے لیے بطورِ بہانہ استعمال نہ کیا جائے۔ اِس کے علاوہ، ایچ آر سی پی کو نادرا جیسے اداروں کی طرف سے انتخابی عمل میں ساز باز کرنے کے خدشے پر بھی تشویش ہے۔ کمیشن کا ای سی پی سے مطالبہ ہے کہ وہ اِس خدشے کے ازالے کے لیے تمام ضروری کارروائی کرے۔

ایچ آر سی پی ملک میں بڑھتے انتشار سے بھی فکر مند ہے۔ اطلاعات کے مطابق، ٹی ایل پی جیسی انتہائی دائیں بازو کی سیاسی جماعتوں کے لیے مصنوعی سیاسی جگہ بنانے کے لیے مذہبی وفرقہ ورانہ دھڑے بندیوں کو ہوادی جارہی ہے۔ اس طرح کی سیاسی جماعتیں اپنی سیاسی شناخت کے لیے متنازعہ اور پُرتشدد ہتھکنڈے استعمال کر کے جاندار سیاسی وشہری فضا پر قابض ہوتی ہیں جس کی قیمت خاص طور پر مذہبی اقلیتوں وفرقوں کو چکانی پڑتی ہے۔ مزید برآں، خیبر پختونخوا میں جاری دہشت گردی کی وجہ سے سیاسی جماعتیں صوبے میں انتخابی مہم چلانے سے خوفزدہ ہیں۔ اِس رجحان کا ہم نے ماضی میں بھی مشاہدہ کیا ہے اور یہ کسی بھی صورت میں دہرایا نہیں جانا چاہیے۔

آزادانہ، منصفانہ اور بھروسے کے قابل انتخابات کا انعقاد یقینی بنانے کے علاوہ، موجودہ نگران حکومت کو نہ صرف اس امتحان سے سرخرو ہونا پڑے گا کہ اِس نے عوام کے پُرامن احتجاج کے حق کا تحفظ واحترام کیا ہے بلکہ یہ بھی کہ وہ اُن مسائل کا سنجیدہ نوٹس لے گی جن کی وجہ سے لوگ متحرک ہو رہے ہیں۔

پریس ریلیز: نگران حکومت قبل اَز انتخابات سیاسی انتقام کا سلسلہ بند کرے

لاہور، 25 ستمبر 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے خیال میں وزیرِاعظم انوارالحق کاکڑ کا یہ بیان انتہائی غیر مناسب ہے کہ پی ٹی آئی کے چیئر پرسن عمران خان اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت کے بغیر بھی شفاف انتخابات ممکن ہیں۔ پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان بدعنوانی کے ایک مقدمے میں جیل میں بند ہیں جبکہ پارٹی کے کئی رہنما 9 مئی کے فسادات کے بعد سے زیرِحراست ہیں۔ چونکہ عدالتوں نے اِن تمام مقدمات میں قید لوگوں کو ابھی مجرم ثابت نہیں کیا، لہٰذا، کاکڑ صاحب کے دعوے غیر جمہوری اور غیر معقول ہیں۔

وزیرِاعظم کو علم ہونا چاہیے کہ انتخابات کی 'شفافیت' کا تعین وہ یا اُن کی حکومت یکطرفہ نہیں کرسکتی۔ لوگوں کو بڑے پیمانے پر گرفتار کر کے، رہائی کے بعد دوبارہ گرفتاریاں عمل میں لاکر، جماعت سے جبری لاتعلقی پر مجبور کر کے، سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف متعدد مقدمات کے اندراج (بشمول فوجی عدالتوں میں)، اور اُن کے اظہار واجتماع پر پابندیاں لگا کر جس منظّم طریقے سے پی ٹی آئی کی قیادت کو تتّر بتّر کیا گیا ہے اِس سے انتخابی عمل میں شمولیت کے لیے ہموار فضا پیدا نہیں ہوئی۔ یہ تمام کارروائیاں باعثِ تشویش ہیں کیونکہ ان سے ہمیں قبل اَز انتخابات ہونے والی ساز باز کے ٹھوس شواہد نظر آرہے ہیں جن کا مشاہدہ ہم نے 2018 میں کیا تھا۔ ایچ آر سی پی سابق وزیرِ اعلیٰ اور پی ٹی آئی کے صدر پرویز الٰہی سے کیے گئے سلوک کی بھی مذمت کرتا ہے جنہیں عدالتِ عالیہ لاہور کی ہدایات کے برخلاف دوبارہ گرفتار کیا گیا۔

ایچ آر سی پی حکومت کو یاد دلانا چاہتا ہے کہ آزاد و شفاف انتخابات کروانا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ نگران حکومت ایسے معاملات پر غیر ذمہ دار اور جانبدار بیانات دینے سے گریز کرے جو اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں۔ اِس کی بجائے، یہ آزاد، شفاف اور شمولیتی انتخابات کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے پر اپنی توانائیاں صرف کرے۔

23 دسمبر: ایچ آر سی پی کو یہ جان کر شدید تشویش ہے کہ حکام پی ٹی آئی کے امیدواروں کو اگلے انتخابات کے لیے دسمبر

کاغذات نامزدگی جمع کروانے سے مبینہ طور پر روک رہے ہیں، اور یہ کہ جماعت کو اپنی پسند کا انتخابی نشان بھی نہیں دیا گیا۔ ہم حالیہ دنوں میں مختلف شہروں میں بدامنی پھیلانے کے مبہم الزامات پر پی ٹی آئی کے کارکنوں اور رہنماؤں کے خلاف مقدمات کے اندراج کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ یہ کارروائیاں اور ساتھ ہی پارٹی سے منسلک خواتین کی 9 مئی سے مسلسل حراست جمہوری اقدار، قانون کی حکمرانی، اور سیاسی نمائندگی و انجمن سازی کے بنیادی حق کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ایچ آر سی پی ایک بار پھر نگران حکومت اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو یاد دلانا چاہتا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے تجاوز نہ کریں تاکہ شفاف و معتبر انتخابات کا انعقاد یقینی ہو سکے۔

31 دسمبر: پی ٹی آئی کے امیدواروں اور دیگر جماعتوں، جیسے کہ ایچ کے پی اور اے ایم ایل کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی ایک بڑی تعداد کا مسترد ہونا ان خدشات کو تقویت دیتا ہے کہ انتخابی عمل میں چھیڑ چھاڑ کی جا رہی ہے۔ کاغذات نامزدگی جمع کرانے سے پہلے چھیننے جانے کے الزامات بھی تشویش کا باعث ہیں۔ ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ نگران حکومت اور ای سی پی ہر امیدوار، چاہے اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو اور جو آئندہ عام انتخابات میں حصہ لینا چاہتا ہو، کو مساوی موقع فراہم کرتے ہوئے اپنے مینڈیٹ پر سختی سے عمل کریں۔ یہ ووٹروں اور امیدواروں دونوں کا مساوی حق ہے۔

انتخابی اصلاحات کا فروغ

17 مئی: ایچ آر سی پی کو امید ہے کہ حالیہ مردم شماری میں غلط شمار کیے گئے گروہوں جیسے کہ خواجہ سرا افراد، معذوری کا شکار افراد اور مذہبی اقلیتوں کو درست طریقے سے شمار کیا گیا ہے۔ مردم شماری کے اعداد و شمار اور انہیں اکٹھا کرنے کے عمل سے متعلق سول سوسائٹی کے خدشات کے پیش نظر، پی بی ایس کو غیر محفوظ طبقات کی سیاسی اور معاشی شمولیت کو یقینی بنانے اور اس جمہوری عمل پر شہریوں کا اعتماد بحال کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

پریس ریلیز

اسلام آباد، 17 جولائی 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے آج پاکستان میں پسماندہ گروہوں کی سیاسی شرکت اور انہیں انتخابات کے حوالے سے بااختیار بنانے پر ایک قومی مشاورت کا انعقاد کیا۔ شرکا نے انتخابی نظام میں حائل رکاوٹوں پر تبادلہ خیال کیا جو حق رائے دہی سے محرومی کا باعث ہیں، نیز جامعیت اور شفافیت کو بڑھانے کے لیے اقدامات تجویز کیے۔

پوٹھوہار مینٹل ہیلتھ ایسوسی ایشن کے صدر ذوالقرنین اصغر نے معذوری کے ساتھ جیتے افراد کی پولنگ سٹیشنوں پر عدم رسائی کی نشاندہی کی اور زور دیا کہ صرف وہیل چیئرز یا دیگر علامتی اقدامات کی بجائے مختلف قسم کی معذوریوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انتظامات کیے جائیں۔ سیاسی جماعتوں میں معذوری کے ساتھ جیتے افراد کے لیے خصوصی ونگز کی تجویز بھی دی گئی۔

ایچ آر سی پی کے کونسل ممبر فرحت اللہ بابر نے مقنّنہ میں خواتین کی نشستوں میں اضافے پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین قانون سازوں کی حقیقی شرکت صوابدیدی طور پر مختص 5 فیصد کوٹے سے زیادہ ہے۔ انہوں نے خواتین، معذوری کے ساتھ جیتے افراد اور غیر مسلم اقلیتوں کے لیے کمپوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈز کی رجسٹریشن کی کڑی شرائط میں نرمی لانے پر بھی زور دیا۔ نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) میں ڈائرکٹر جنرل برائے شمولیتی رجسٹریشن ریما آفتاب نے بھی اس کی تائید کی۔

اقلیتوں کی حقوق کی کارکن جینیفر جگجیون کے مطابق، انتخابی عمل کو نمائندگی اور پہچان کے تناظر میں دوبارہ جانچنا چاہیے اور سیاسی جماعتوں کو مذہبی اقلیتوں کے مسائل کو اپنے اندرونی فورمز میں اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیشنل ڈیموکریٹک موومنٹ کے رکن اور سابق سینیٹر افراسیاب خٹک نے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اجتماعی ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور پسماندہ گروہوں کی مناسب نمائندگی کے لیے کام کرنا چاہیے۔

آبادی کے اعداد و شمار میں موجود خامیوں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ٹرانس کارکن نایاب علی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ 2017 کی مردم شماری میں ٹرانس جینڈر افراد کو کم شمار کیا گیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ تعداد محض 18 فیصد بنتی ہے۔ وفاقی ادارہ شماریات کے جوائنٹ مردم شماری کمشنر قاضی عصمت اللہ نے اس بات سے اتفاق کیا کہ مردم شماری کے اعداد و شمار میں اقلیتوں، معذوری کے ساتھ جیتے افراد اور ٹرانس جینڈرز کو شامل کرنا چاہیے۔

عوامی ورکرز پارٹی کے رکن ڈاکٹر عاصم سجاد اختر نے مزید کہا کہ موجودہ انتخابی نظام کا جھکاؤ زیادہ آمدنی والے گروہوں کی جانب ہے اور یہ کہ پسماندہ گروہوں کے لیے متناسب نمائندگی کا نظام ہونا چاہیے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ڈائریکٹر جنرل برائے صنف نگہت صدیق نے کہا کہ کمیشن نے انتخابی مہم کے لیے بجٹ کی حد مقرر کر دی ہے نیز دیگر چیک اینڈ بیلنس باقاعدگی سے وضع کیے جا رہے ہیں۔

آخر میں، کام کی جگہ پر خواتین کی ہراسگی کے خلاف تحفظ سے متعلق وفاقی محتسب فوزیہ وقار اور ایچ آر سی پی کے سیکرٹری جنرل حارث خلیق نے اس بات پر زور دیا کہ سیاسی اداروں کو اپنے مفادات کو آگے بڑھانے کے بجائے قانونی اداروں کو بااختیار بنانا چاہیے۔ اس طرح کے اقدامات پاکستان میں غیر سیاسی قوتوں کے اثر ورسوخ سے پاک منصفانہ اور جامع انتخابات کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

8 اگست: نئے حلقوں کی حد بندیوں کے لیے 2023 کی ڈیجیٹل مردم شماری کے مضمرات سے قطع نظر، ایچ آر سی پی کا اصرار ہے کہ عام انتخابات میں مقررہ 90 دن کی مدت سے زیادہ تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ مزید یہ کہ مردم شماری کے تفصیلی نتائج کو فوری عام کیا جانا چاہیے۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی جامع انتخابی اصلاحات کا مطالبہ کرتا ہے

لاہور، 2 ستمبر 2023۔ آج ایک سیمینار میں، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے ایک مباحثی

دستاویز کے مشاہدات پیش کیے جس میں وسیع انتخابی اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ''انتخابات کو قابل اعتبار بنانا: انتخابی اصلاحات کی ضرورت'' کے عنوان سے جاری کی گئی دستاویز کا استدلال ہے کہ اگر ریاست انتخابی عمل پر شہریوں کے تیزی سے کم ہوتے اعتماد کو بحال کرنا چاہتی ہے تو اس طرح کی اصلاحات بہت ضروری ہیں۔ اگرچہ پاکستان کے انتخابات تاریخی طور پر متنازع رہے ہیں، غیر جمہوری قوتوں کے کردار کی وجہ سے یہ تنازعات مزید بڑھ گئے ہیں۔ اب انتخابی اصلاحات پر اتفاق رائے اور عمل کی ضرورت مزید بڑھ گئی ہے۔

انتخابی ماہر اور اس مباحثی دستاویز کے مصنف طاہر مہدی نے اپنے مشاہدات سات اہم شعبوں میں پیش کیے ہیں: ساکھ، حلقے، ووٹر، امیدوار، پولنگ، مخصوص نشستیں اور مالیات۔ دیگر جمہوریتوں کے تجربات پر روشنی ڈالتے ہوئے، دستاویز میں اس قانونی فریم ورک پر نظر ثانی کی سفارش کی گئی ہے جو الیکشنز ایکٹ 2017 سمیت انتخابات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ دستاویز میں الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) کے بطور عدلیہ کردار ادا کرنے اور ای سی پی کی آزادی پر اس کے منفی اثرات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ استفسار کرتے ہوئے کہ کیا ووٹرز کو یہ انتخاب کرنے کی اجازت ہونی چاہیے کہ وہ کس حلقے میں اندراج کرائیں یا اپنا ووٹ ڈالیں، مقالے میں بتایا گیا ہے کہ اندرون ملک نقل مکانی کرنے والے افراد مؤثر حق رائے دہی سے محروم رہتے ہیں کیونکہ ان کے لیے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنے قومی شناختی کارڈز پر درج پتے کو اس حلقے کی انتخابی فہرستوں کے مطابق تبدیل کروا سکیں جہاں وہ رہتے ہیں۔ مقالے میں سختی سے استدلال کیا گیا ہے کہ ووٹ کے حق کو قومی شناختی کارڈ سے جوڑنے کے باعث ایک بنیادی شہری حق شہری کی ذمہ داری میں تبدیل ہو گیا ہے، یوں ایک کروڑ خواتین سمیت ایک بڑی آبادی کو حق رائے دہی سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس دستاویز میں خواتین امیدواروں کے لیے مختص 5 فیصد نشستوں کو ظاہری اور مضحکہ خیز قرار دیا گیا ہے اور یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سیاسی جماعتوں کو کم از کم 23 فیصد خواتین امیدواروں کو نامزد کرنا چاہیے، اور اس میں وقتاً فوقتاً اضافہ کرنا چاہئے تاکہ برابری کے حصول کو یقینی بنایا جا سکے۔ دستاویز میں اٹھایا گیا ایک اہم مسئلہ احمدیہ کمیونٹی کی غیر مساوی صورت حال ہے، جن کا انتخابی فہرستوں میں الگ سے اندراج کیا جاتا ہے، انہیں پولنگ اسٹیشنوں پر اپنی شناخت ظاہر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے (اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہوئے) اور ووٹ کے حق کے مؤثر استعمال سے روکا جاتا ہے۔ اس دستاویز میں احمدی ووٹروں کے لیے علیحدہ ضمنی فہرست کو ختم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس میں مذہبی اقلیتوں کے لیے مخصوص نشستوں کے تصور پر اس بنیاد پر تنقید کی گئی ہے کہ یہ نشستیں ایسے گروہوں کو مؤثر نمائندگی نہیں دیتیں۔ اس دستاویز میں ان سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے مزید اصلاحات کی تجویز دی گئی ہے جو ووٹر کے مینڈیٹ کو کمزور کرتی ہیں، جیسے کہ متعدد نشستوں پر انتخاب لڑنا اور آزاد امیدواروں کا نشستیں حاصل کرنے کے بعد سیاسی جماعتوں میں شامل ہو جانا۔ مردم شماری اور انتخابی فہرستوں سے لے کر پولنگ دستاویزات اور منتخب نمائندوں کے اثاثوں کے اعلانات تک، ڈیٹا اکٹھا کرنے کے عمل کی تصدیق کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا پر غلط معلومات کے پھیلاؤ کی روک تھام اور تکنیکی حل جیسے کہ الیکٹرانک ووٹنگ

مشینوں اور نتائج کی ترسیل کے نظام کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے۔

پریس ریلیز: سیاسی و انتخابی میدان میں پس ماندہ طبقوں کی خودمختاری یقینی بنائی جائے: ایچ آر سی پی کانفرنس کا مطالبہ

اسلام آباد، 19 ستمبر 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) اور فریڈرک نومان فاؤنڈیشن (ایف این ایف) کے تعاون سے منعقد کردہ کانفرنس کے مقررین اور شرکا نے مطالبہ کیا ہے کہ عورتوں، خواجہ سراؤں، معذوریوں کے ساتھ جیتے افراد اور مذہبی اقلیتوں سمیت تمام پس ماندہ طبقوں کی سیاسی و انتخابی عمل میں مؤثر شمولیت کے لیے جامع اصلاحات کی جائیں۔

اپنے افتتاحی خطاب میں، ایچ آر سی پی کے سیکرٹری جنرل حارث خلیق نے کہا کہ سماج کے پسے ہوئے طبقوں کی خودمختاری کے لیے اُنہیں مرکزی سیاسی دھارے کا حصہ بنانا ناگزیر ہے۔ اُنہوں نے ووٹروں اور اُمیدواروں، دونوں کو ہموار فضا فراہم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ایف این ایف کے پاکستان چیپٹر کی سربراہ برگٹ لیم نے کانفرنس کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ آزاد و شفاف انتخابات انتہائی ضروری ہیں تاکہ ان کے نتیجے میں منتخب ہونے والی حکومتوں کی قانونی حیثیت پر شکوک وشبہات پیدا نہ ہوں۔

پہلے سیشن میں، احمدیہ برادری کے نمائندے عامر محمود کا کہنا تھا کہ احمدیوں کے لیے الگ ووٹر فہرستیں عقیدے کی بنیاد پر امتیازی سلوک کے مترادف ہیں کیونکہ اس سے شہری کے طور پر اُن کا ووٹ کا حق متاثر ہوتا ہے۔ خواجہ سراؤں کے حقوق کی کارکن ڈاکٹر مہرب معیز اعوان نے کہا کہ انتخابی عمل میں پس ماندہ طبقوں کی شمولیت خدا ترسی کے جذبے کی بجائے یک جہتی کے اصول پر مبنی ہونی چاہیے۔ بلوچستان اسمبلی کی سابق اسپیکر راحیلہ درانی نے مطالبہ کیا کہ عورتوں کی خودمختاری کے لیے مخصوص سیاسی تربیت گاہیں قائم کی جائیں تاکہ وہ بلند حوصلے کے ساتھ انتخابی مقابلوں اور سیاسی عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

دوسرے سیشن میں، ایچ آر سی پی کے سابق چیئرپرسن افراسیاب خٹک نے پسے ہوئے طبقوں کے حوالے سے آئینی اور قانونی ڈھانچوں میں پائے جانے والے دہرے معیار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قوانین اور برابری کا اصول ایک دوسرے سے متصادم ہیں جس سے شہریوں کی مساوی حیثیت کا تصور کمزور ہو رہا ہے۔ محقق ڈاکٹر ناظر محمود نے پاکستان کی سیاسی تاریخ کے من گھڑت بیانیے کو فروغ دینے میں نصابی کتب کے کردار کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ اس سے شہریوں میں سیاست سے لاتعلقی کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ امتیازی قوانین بھی منسوخ کیے جائیں، اور پس ماندہ طبقوں کو دی گئی آئینی ضمانتوں کی پاسداری کرتے ہوئے اُنہیں پارلیمان میں مؤثر نمائندگی دی جائے۔

مقررین کی متفقہ رائے تھی کہ ووٹ کے حق کو قومی شناختی کارڈ سے جوڑ کر بارِ ذمہ داری ریاست سے شہریوں پر منتقل کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں پس ماندہ طبقوں کا حقِ رائے دہی شدید متاثر ہوا ہے۔ پشاور ہائی کورٹ کے وکیل سنگین خان نے تجویز دی کہ حلقہ انتخاب کے کُل ڈالے گئے ووٹوں میں کم از کم 10 فیصد عورتوں کے ووٹ کی شرح میں بتدریج

ضمیمہ 3

اضافہ کیا جائے اور سیاسی جماعتوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے ووٹوں میں اضافے کے لیے اپنی صفوں میں عورتوں کی نمائندگی بڑھائیں۔ اسمبلیوں میں عورتوں کے لیے پانچ فیصد کوٹے کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے کڑی نگرانی اور مؤثر جوابدہی کا نظام تشکیل دینا بھی ضروری ہے۔

آخری سیشن میں، مقررین نے پس ماندہ شہریوں پر اشرافیہ کی گرفت کے اثرات پر گفتگو کی۔ ماہرِ تعلیم عاصم بشیر نے کہا کہ آبادی سے متعلق مبالغہ آمیز اعدادوشمار کے ذریعے بالواسطہ طریقے سے من مانی حلقہ بندیاں کر کے ووٹروں کے مفادات کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ ایوا جی الائنس کی چیئر ثنا درانی اور سابق وزیرِ خزانہ عائشہ غوث نے بھی شہریوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے وسیع تر سیاسی اصلاحات اور نئے سماجی معاہدے کی سفارش پیش کی۔

اپنے اختتامی کلمات میں، ایچ آر سی پی کے کونسل رُکن فرحت اللہ بابر نے رائے دہندگان کو غیر سیاسی بنانے کے عمل پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سیاست کو بُرا بھلا کہنے سے تبدیلی لانے کا سیاسی عزم ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہمیں سیاسی طور پر فعال نوجوان کارکنوں کے ذریعے اصلاحات لانا ہوں گی۔

انسانی حقوق کے محافظوں اور اتحادیوں کا انتقال

12 اپریل: ایچ آر سی پی آئی اے رحمان کی دوسری برسی کو تہہ دل سے منا رہا ہے۔ وہ پاکستان، جنوبی ایشیا اور سب سے بڑھ کر انسانی حقوق کی تحریک کے لیے مشعلِ راہ بنے رہے۔ انہوں نے ڈائریکٹر (1990-2008)، سیکرٹری جنرل (2008-2016) اور اعزازی ترجمان (2017-2021) کے طور پر ایچ آر سی پی کی قیادت کی۔ ایک شاندار صحافی اور زبردست عوامی دانشور کے طور پر، انہوں نے بہت سی زندگیوں کو متاثر کیا اور انسانی حقوق کے دفاع کاروں کی دو نسلوں کی رہنمائی کی۔ ان کا انتقال ناقابل تلافی نقصان ہے۔

14 جولائی: ایچ آر سی پی کو سینئر صحافی قاضی سراج کے کراچی میں انتقال کے بارے میں جان کر افسوس ہے۔ قاضی سراج مزدوروں کے حقوق کے سرگرم کارکن تھے اور وہ کئی سالوں تک روزنامہ جسارت میں 'مزدوروں کا صفحہ' چلاتے رہے۔ ہم ان کے اہل خانہ، دوستوں اور ساتھیوں سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

4 اگست: ہم ایچ آر سی پی کے 1992 سے سرگرم رکن افتخار بٹ کے انتقال پر غمزدہ ہیں۔ انہوں نے ایچ آر سی پی کی عام انتخابات کی نگرانی پر مامور ٹیموں کی سربراہی کی اور ادارے کی گورننگ باڈی کے انتخابات کے لیے اس کے الیکشن کمشنر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ہم ان کے اہل خانہ اور دوستوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

4 ستمبر: ایچ آر سی پی کو این سی ایچ آر کے پہلے چیئر پرسن ریٹائرڈ جسٹس علی نواز چوہان کے کل راولپنڈی میں انتقال کے بارے میں جان کر افسوس ہوا ہے۔ معروف قانون دان اور دانشور، جسٹس چوہان کو انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کے لیے ان کے عزم کے لیے یاد رکھا جائے گا۔ یہ سفر اس وقت شروع ہوا جب انہوں نے 1977 میں ڈسٹرکٹ جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد وہ لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ میں تعینات ہوئے اور وہاں چھ سال

تک خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد انہوں نے 2006 میں اقوام متحدہ کی جانب سے سابق یوگوسلاویہ کے لیے بین الاقوامی فوجداری ٹریبونل کے جج کے طور پر منتخب ہونے کے ساتھ ساتھ 2014 سے 2015 تک گیمبیا کے چیف جسٹس منتخب ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ایچ آر سی پی جسٹس چوہان کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

15 ستمبر: ایچ آر سی پی کو کراچی میں تجربہ کار صحافی شاہد حسین کے انتقال پر شدید دکھ ہے۔ وہ اپنے پورے کیریئر میں ایمان داری اور اخلاقیات کے اصولوں پر عمل پیرا رہے۔ ہم ان کے اہل خانہ، دوستوں اور صحافی برادری سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

16 ستمبر: ایچ آر سی پی کو تربت میں شاعر مبارک قاضی کے انتقال پر شدید دکھ ہے۔ مبارک قاضی نے بلوچی شاعری میں سیاسی مزاحمت کے ساتھ ساتھ رومانیت کو ایک نیا معنی دیا۔ ہم ان کے اہل خانہ، دوستوں اور قارئین سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

29 ستمبر: ایچ آر سی پی کو ماہر معاشیات اور کالم نگار ڈاکٹر پرویز طاہر کے انتقال پر افسوس ہے۔ ایچ آر سی پی کے تاحیات رکن، ڈاکٹر طاہر نے اس سال کا عاصمہ جہانگیر میموریل لیکچر دیا، جس میں انہوں نے ریاست پر زور دیا کہ وہ شرح نمو میں اضافے کے بجائے معاشی انصاف کی فراہمی پر توجہ دے۔ منصوبہ بندی کمیشن کے سابق چیف ماہر معیشت کے طور پر، انہوں نے پالیسی کی تشکیل میں ہمیشہ ہمدردانہ، عوام دوست حکمت عملی اپنائی۔ ہم ان کے خاندان، دوستوں اور ساتھیوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

31 اکتوبر: ایچ آر سی پی کو مزدوروں کے حقوق کی کارکن ویرو کولھی کا انتقال کے بارے میں جان کر افسوس ہوا ہے۔ ماضی میں گروی مزدور رہنے والی ویرو کولھی نے تقریباً 25 سال سندھ میں گروی مزدوروں کو آزاد کرنے کے لیے انتھک محنت کرتے ہوئے گزارے اور وہ حال ہی میں میرپور خاص میں سیلاب متاثرہ ہاریوں کے گھروں کی تعمیر نو میں مدد کر رہی تھیں۔ محترمہ ویرو کولھی کی جدوجہد نے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی مزدوروں کے حقوق کے کارکنوں کو متاثر کیا۔ ہم ان کے اہل خانہ، دوستوں اور ساتھی کارکنوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

11 دسمبر: ایچ آر سی پی کو مصنف، شاعر، مترجم، آرکائیوسٹ، محقق اور ترقی پسند مورخ احمد سلیم کے انتقال کا شدید دکھ ہے۔ انہوں نے ساری زندگی محنت کش طبقے کے حقوق کے لیے جدوجہد کی اور مارشل لا کے دور میں جیل کی سزائیں بھگتیں۔ ایک حقیقی عوامی دانشور احمد سلیم نے تقریباً 175 کتابیں لکھیں اور ان کی تدوین کی اور 40,000 سے زیادہ سیاسی اور تاریخی دستاویزات کا ایک منفرد ذخیرہ برقرار رکھا۔ ہم ان کے اہل خانہ اور دوستوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ضمیمہ 3

متفرق بیانات

پریس ریلیز: ریاست کو گوادر کی جائز شکایات سُننا پڑیں گی

22 جنوری 2023، لاہور۔ گوادر میں حالیہ دنوں میں ہونے والے بڑے مظاہروں پر گہری نظر رکھنے کے بعد، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) اِس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ریاست کے لیے یہ انتہائی ضروری ہو گیا ہے کہ وہ بلوچستان کو ثانوی درجہ دینے کی اپنی غیر اعلانیہ پالیسی ترک کرے۔ اگرچہ ایچ آر سی پی کو حالیہ مظاہروں کے دوران تشدد پر شدید تشویش ہے جس کے باعث ایک پولیس اہلکار کی ہلاکت ہوئی ہے، مگر پھر بھی ہم صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بڑے پیمانے پر گرفتاریوں اور طاقت کے استعمال سے گریز کرتے ہوئے لوگوں کے پرامن اجتماع کی آزادی کے حق کا تحفظ کرے، اوراس کے بجائے ہجوم کو کنٹرول کرنے کے زیادہ مؤثر طریقوں پر توجہ مرکوز کرے۔

تاہم، اِس کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مظاہرین کے ساتھ مذاکرات کرے اور منصفانہ طریقے سے ان کے مطالبات سُنے۔ ان کی جائز شکایات جو کہ نئی نہیں ہیں، اُن مطالبات پر مبنی ہیں جو پاکستان کے کسی بھی شہری کو کرنے کا حق ہے: فرد کی سلامتی کا حق، نقل و حرکت اور پرامن اجتماع کی آزادی، صاف پانی تک رسائی، تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال، جبری گمشدگیوں کا خاتمہ، اور زیادہ معاشی مواقع و ذرائع معاش کی فراہمی۔ مزید برآں، بلوچستان اوراس کے مسائل کو ذرائع ابلاغ پر اجاگر کرنے پر غیر اعلانیہ پابندی کو ختم ہونا چاہیے اور خطے کے مسائل پر توجہ دی جانی چاہیے جس کے وہ طویل عرصہ سے مستحق ہیں۔

پریس ریلیز: بلوچستان میں انسانی حقوق کے دیرینہ مسائل اب بھی حل طلب ہیں

ایچ آر سی پی کی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ کا اجرا

لاہور، 7 اپریل 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو یہ جان کر شدید تشویش ہوئی ہے کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، معاشی محرومیوں، آزادیِ صحافت پر قدغنوں، ناقص نظم و نسق اور اسٹیبلشمنٹ پر سیاسی ساز باز کے الزامات کی وجہ سے بلوچستان کے عوام میں غم و غصّہ بڑھ رہا ہے۔ اکتوبر 2022 میں ایچ آر سی پی کے ایک فیکٹ فائنڈنگ مشن نے عام شہریوں میں واضح طور پر غصے کا مشاہدہ کیا۔ اُن میں سے بہت سے لوگوں نے مشن کے ساتھ ملاقاتوں میں بلوچستان کو ریاست کی 'کالونی' قرار دیا۔

مشن میں سینئر صحافی اور ایچ آر سی پی کے خزانچی حسین نقی، ایچ آر سی پی بلوچستان کے وائس چیئرمین حبیب طاہر، سٹاف ممبرز ماہین پراچہ، فرید شاہوانی اور غنی پرویز، اور صحافی اکبر نوتیزئی شامل تھے۔ ٹیم نے انسانی حقوق کے دفاع کاروں، وکلا، صحافیوں اور ماہی گیر برادری کے ارکان کے ساتھ ساتھ گوادر، تربت، پنجگور اور کوئٹہ میں سیاسی رہنماؤں اور انتظامیہ کے ارکان سمیت سول سوسائٹی کے کارکنان کے ساتھ گفتگو کی۔

مشن کو تشویش ہے کہ ریاست اختلافِ رائے کو دبانے کے لیے وسیع پیمانے پر جبری گمشدگیوں کا استعمال کر رہی ہے، یہ شکایت متعدد بار سامنے آئی۔ نیم فوجی چیک پوسٹوں کی وسیع تر موجودگی نے اس عدمِ اطمینان کو مزید تقویت دی ہے۔ شہریوں کے بقول، ان چیک پوسٹوں نے خوف کی فضا پیدا کی ہے، خاص طور پر مکران میں۔ مزید برآں، سنگین معاشی بدحالی کے دوران، وسائل سے مالا مال صوبہ بڑے ترقیاتی منصوبوں سے حاصل ہونے والی آمدنی میں سے اپنے منصفانہ حصہ سے محروم ہے۔ مشن نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ بلوچستان اور پڑوسی ممالک کے درمیان صحت مند قانونی تجارتی ماحولیاتی نظام کی عدم موجودگی نے صوبے میں غربت کی سطح میں اضافہ کیا ہے۔

دیگر سفارشات کے علاوہ، مشن بلوچستان کے سیاسی معاملات میں اسٹیبلشمنٹ کی بلاجواز مداخلت کو فوری روکنے، جبری گمشدگیوں کے مرتکب افراد کا محاسبہ کرنے اور صوبے کے ذرائع ابلاغ سے منسلک افراد کی سلامتی و آزادی کے تحفظ کے لیے بلوچستان اسمبلی کی طرف سے قانون سازی کا مطالبہ کرتا ہے۔ مشن کو شدید احساس ہے کہ بنیادی سہولیات کے لیے حق دو تحریک کے دیرینہ مطالبات کو پورا کیا جانا چاہیے، جب کہ سی پیک کے تحت جاری یا مستقبل کے منصوبوں سے گوادر کی ماہی گیر برادری کا ذریعہ معاش متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ مشن کا یہ بھی ماننا ہے کہ تمام سیاسی فریقین کو پشتون آبادی کی جائز شکایات، خاص طور پر صوبائی مقنّنہ میں غیر مساوی نمائندگی کے بارے میں اُن کی شکایات کا سنجیدہ نوٹس لینا چاہیے۔ بلوچستان کے بعض حصوں میں سیلاب کے تباہ کن اثرات کے پیشِ نظر، مشن نے مستقل اور بااختیار مقامی حکومت کی ضرورت پر زور دیا ہے جو پی ڈی ایم اے کے ساتھ مل کر قبل از وقت انتباہی نظام، انخلا کے منصوبے اور ضروری ساز وسامان کے ساتھ کمیونٹی کے لیے محفوظ پناہ گاہوں کے لیے تیاری کر سکے۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی نے بلوچستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ جاری کی ہے

کوئٹہ، 19 اپریل 2023۔ آج کوئٹہ میں جاری ہونے والی اپنی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ 'بلوچستان امید کی تلاش میں سرگرداں' میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے اِس اَمر پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، معاشی محرومیوں، آزادیِ صحافت پر قدغنوں، ناقص نظم و نسق اور اسٹیبلشمنٹ پر سیاسی ساز باز کے الزامات کی وجہ سے وہاں کے عوام میں غم و غصّہ بڑھ رہا ہے۔ اکتوبر 2022 میں ایچ آر سی پی کے ایک فیکٹ فائنڈنگ مشن کے نتائج کی بنیاد پر مرتب رپورٹ میں بتایا گیا ہے عام شہری غم وغصے کی حالت میں ہیں جن میں سے کئی نے بلوچستان کو ریاست کی 'کالونی' قرار دیا۔

رپورٹ میں سول سوسائٹی کے کارکنان سمیت انسانی حقوق کے دفاع کاروں، وکلا، صحافیوں اور ماہی گیر برادری کے ارکان کے ساتھ ساتھ گوادر، تربت، پنجگور اور کوئٹہ میں سیاسی رہنماؤں اور انتظامیہ کے اہلکاروں کے انٹرویوز شامل ہیں۔ اِس اَمر پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ریاست اختلافِ رائے کو دبانے کے لیے وسیع پیمانے پر جبری گمشدگیوں کا استعمال کر رہی ہے اور نیم فوجی چیک پوسٹوں کا دائرہ غیرضروری حد تک وسیع ہے۔ شہریوں کے بقول اِن چیک پوسٹوں نے خوف کی فضا پیدا کی ہے، خاص طور پر مکران میں۔ مزید برآں، سنگین معاشی بدحالی کے دوران، وسائل سے

مالا مال صوبہ بڑے ترقیاتی منصوبوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنے منصفانہ حصّہ سے محروم ہے۔ اور بلوچستان اور پڑوسی ممالک کے درمیان صحت مند قانونی تجارتی ماحولیاتی نظام کی عدم موجودگی نے صوبے میں غربت کی سطح میں اضافہ کیا ہے۔

رپورٹ میں بلوچستان کے سیاسی معاملات میں اسٹیبلشمنٹ کی بلا جواز مداخلت کو فوری طور پر روکنے، جبری گمشدگیوں کے مرتکب افراد کا محاسبہ کرنے اور صوبے کے ذرائع ابلاغ سے منسلک افراد کی سلامتی اور آزادی کے تحفظ کے لیے بلوچستان اسمبلی سے قانون سازی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، بنیادی سہولیات کے لیے حق دو تحریک کے دیرینہ مطالبات کو پورا کیا جانا چاہیے، جبکہ سی پیک کے تحت جاری یا مستقبل کے منصوبوں سے گوادر کی ماہی گیر برادری کا ذریعہ معاش متاثر نہیں ہونا چاہیے۔

تمام سیاسی فریقین کو پشتون آبادی کی جائز شکایات، خاص طور پر صوبائی مقننہ میں غیر مساوی نمائندگی کے بارے میں اُن کی شکایات کا سنجیدہ نوٹس لینا چاہیے۔ بلوچستان کے بعض حصوں میں سیلاب کے تباہ کن اثرات کے پیشِ نظر، مستقل اور بااختیار مقامی حکومت از حد ضروری ہے جو قبل از وقت انتباہی نظام، انخلا کے منصوبے اور ضروری سازوسامان کے ساتھ کمیونٹی کے لیے محفوظ پناہ گاہوں کی تیاری کر سکے۔

پریس ریلیز: سیاسی اور معاشی بے چینی کے انسانی حقوق پر سنگین اثرات مرتب ہوئے

ایچ آر سی پی کی پریس ریلیز برائے سالانہ رپورٹ 2022

اسلام آباد، 26 اپریل 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے آج جاری ہونے والی اپنی سالانہ رپورٹ 'انسانی حقوق کی صورت حال 2022' میں گزشتہ سال کے دوران سیاسی اور معاشی بے چینی اور اس کے انسانی حقوق کی صورت حال پر مرتب ہونے والے گھمبیر اثرات پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سابقہ اور موجودہ دونوں حکومتیں پارلیمان کی بالادستی کا احترام کرنے میں ناکام رہیں جبکہ قانون سازوں، انتظامیہ اور عدلیہ کے درمیان کشمکش نے ادارہ جاتی ساکھ کو متاثر کیا۔

رپورٹ میں نوٹ کیا گیا کہ لوگوں کو سیاسی طور پر نشانہ بنانے کا سلسلہ سال بھر جاری رہا اور اختلاف رائے کو دبانے کے لیے نوآبادیاتی دور کے قوانین کا سہارا لیا گیا۔ درجنوں صحافیوں اور حزب اختلاف کے سیاست دانوں کو گرفتار کیا گیا جن میں سے کچھ نے دوران حراست تشدد کے الزامات عائد کیے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ پارلیمان نے اسی سال ایک بل منظور کیا تھا جس میں تشدد کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا۔ سابق وزیر اعظم کیخلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی کامیابی کے بعد ملک کے کئی حصوں میں قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جن میں اجتماع کی آزادی کے حق کو پامال کیا گیا۔

2022 میں دہشت گردی کے واقعات میں تشویش ناک اضافہ ہوا جن میں 533 افراد جان سے گئے۔ ان واقعات

کی تعداد گزشتہ پانچ سالوں میں سب سے زیادہ تھی۔ شہریوں کی جانب سے خبردار کیے جانے کے باوجود کہ خاص طور پر خیبر پختونخوا میں ایسے واقعات ناگزیر تھے، حکومت عسکریت کے خاتمے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرتی رہی۔ ایچ آر سی پی نے خاص طور پر بلوچستان میں جبری گمشدگی کے واقعات میں اضافے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ 2,210 کیسز اب تک حل نہیں ہوسکے حالانکہ قومی اسمبلی نے ایک بل منظور کر کے جبری گمشدگیوں کو جرم قرار دیا تھا۔

رپورٹ نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں آنے والے سیلاب نے ملک کے ایک بڑے حصے کو متاثر کیا تاہم، تین کروڑ تیس لاکھ سے زائد متاثرہ افراد کے لیے امداد اور بحالی کے اقدامات مایوس کن حد تک ناکافی رہے۔ اس ناکافی ردِعمل نے ہر صوبے اور علاقے میں بااختیار، مناسب وسائل کی حامل مقامی حکومتوں کی ضرورت کو بھی اجاگر کیا ہے۔

مذہب یا عقیدے کی آزادی کے خلاف بڑھتے ہوئے خطرات تشویش کا باعث رہے۔ اگرچہ توہین مذہب کے الزامات سے متعلق پولیس رپورٹس میں کمی آئی ہے تاہم، ہجوم کے ہاتھوں ہلاکتوں میں بظاہر اضافہ ہوا ہے۔ احمدی برادری خاص طور پر حملوں کی زد میں رہی اور خصوصاً پنجاب میں کئی عبادت گاہوں اور 90 سے زائد قبروں کی بے حرمتی کی گئی۔ خواتین کے خلاف تشدد بلا روک ٹوک جاری رہا اور جنسی زیادتی اور اجتماعی جنسی زیادتی کے کم ازکم 4,226 واقعات پیش آئے جبکہ مجرموں کے لیے سزا کا تناسب مایوس کن حد تک کم رہا۔ علاوہ ازیں، خواجہ سرا افراد کے خلاف تشدد اور امتیازی سلوک، جو اس رپورٹ کا موضوع بھی ہے، میں اضافہ دیکھا گیا اور کافی جدوجہد کے بعد منظور کیا گیا خواجہ سرا افراد (حقوق کا تحفظ) ایکٹ 2018 قدامت پسندوں کی تنقید کی زد میں رہا۔

رپورٹ میں یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ ایک ایسے سال میں جب ملک کی معاشی صورت حال انتہائی خراب تھی، محنت کشوں اور کسانوں کے حقوق کو مکمل نظرانداز کیا گیا۔ اگرچہ کم ازکم اجرت میں اضافہ کیا گیا تاہم، ریاست نے اب تک اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ یہ مناسب اجرت کے معیار سے کم ہے۔ اس کے علاوہ، اگرچہ سندھ میں تقریباً 1,200 گروی مزدوروں کو رہا کرایا گیا تاہم، 2022 میں قائم کی گئیں ضلعی نگران کمیٹیاں بڑی حد تک غیر فعال رہیں۔ ملک کی کانوں میں اموات کی تعداد بھی بہت زیادہ رہی۔ کانوں میں ہونے والے حادثات میں 90 مزدور ہلاک ہوئے۔

ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ اگر ریاست کو سیاست، قانون اور نظم ونسق پر ایک عوام دوست حکمت عملی کی جانب بڑھنا ہے تو اسے ان مسائل کے حل کے لیے فوری اقدامات کرنا ہوں گے۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی نے معاشی بحران پر تشویش کا اظہار، پارلیمانی بالادستی کا مطالبہ کیا ہے

لاہور، 30 اپریل 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) اپنے ششماہی اجلاس کے اختتام پر، ملک کی خراب معاشی حالت، بچوں کی مشقت اور استحصالی رجحانات میں اضافے، اور غربت کی وجہ سے ہونے والی خودکشیوں پر شدید تشویش کا اِظہار کیا ہے۔ ایچ آر سی پی نے معاشی عدم مساوات میں کمی لانے کے لیے فوری زرعی

ضمیمہ 3

اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا ہے، اورمہنگی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے اضافے کو پریشان کن امر قرار دیا ہے کیونکہ اس سے زرعی زمین ختم ہوجائے گی اورلوگ غذائی عدمِ تحفظ کے خطرے سے دوچار ہوں گے۔

ایچ آر سی پی کوشدید احساس ہے کہ بڑھتے ہوئے سیاسی انتشار نے پارلیمانی بالادستی کونقصان پہنچایا ہے۔ مردم شماری سے متعلق خدشات اور مکمل گنتی نہ کرنے کے الزامات کا نوٹس لیا جائے کیونکہ اس کے انتخابی حلقہ بندیوں پر اثرات مرتب ہوں گے۔ تمام صوبوں میں مقامی حکومتوں کو حقیقی معنوں میں بااختیار بنایا جائے تاکہ عوام کے حقوق کو تحفظ مل سکے۔ ایچ آر سی پی عدلیہ کی جوابدہی کے نظام کو مؤثر بنانے اور ججوں کی تعیناتی میں شفافیت لانے کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔

بے موسمی بارشیں اور سندھ و بلوچستان میں سیلاب کا بڑھتا ہوا امکان بھی تشویش کا باعث ہے۔ گذشتہ سیلاب سے بے گھر ہونے والوں کو ایسے علاقوں میں آباد کیا جائے جہاں مزید قدرتی آفات کا خطرہ نہیں ہے۔

ایچ آر سی پی کو شمالی سندھ اور جنوبی پنجاب میں ڈکیتیوں اور اغوا کے واقعات کے باوصف امن وامان کی خراب صورت حال اور گلگت۔بلتستان اور کوہستان میں شدت پسندوں کی موجودگی میں اضافے پر تشویش ہے۔

ریاست کو غیر محفوظ طبقوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے منظّم کوشش کرنا ہوگی۔ اِن میں اسلام آباد میں عارضی خیموں میں رہائش پذیر افغان مہاجرین بھی شامل ہیں۔ اسے گلگت۔ بلتستان میں 2010 میں عطا آباد آفت اور کارگل جنگ سے بے گھر ہونے والے لوگوں کو معاوضے کی ادائیگی کا دیرینہ مطالبہ پورا کرنا چاہیے اور ہندوستانی جیلوں میں قید پاکستانی ماہی گیروں کی وطن واپسی کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ ایچ آر سی پی خواجہ سرا افراد (حقوق کا تحفظ) قانون 2018 کے خلاف قانونی مشکلات کھڑی کرنے کی کوششوں پر بھی پریشان ہے۔

ایچ آر سی پی کو مذہبی اقلیتوں کی صورت حال پر خاص تشویش ہے، جنھیں امتیازی سلوک اور تشدد کا سامنا ہے۔ مذہب کی جبری تبدیلی کو جرم قرار دینے کا سندھ اسمبلی میں پیش مسودہ قانون کو بغیر کسی تاخیر کے منظور کیا جائے۔ سندھ طلبا یونین ایکٹ کو بھی فوری طور پر نافذ کیا جائے۔

گلگت۔ بلتستان میں انسانی حقوق کے دفاع کاروں، سیاسی مخالفین، اور صحافیوں کو ہراساں کرنے کے لیے انسداد دہشت گردی قانون 1997 کے شیڈول فور کا استعمال بند کیا جائے۔ اِس کے علاوہ، پروٹیکشن آف جرنلسٹس ومیڈیا پروفشنلز ایکٹ 2021 کے تحت صحافیوں کے تحفظ کے لیے قائم ہونے والے کمیشن کو فعال کیا جائے۔

ایچ آر سی پی نے ایک بار پھر انکوائری کمیشن برائے جبری گمشدگان کی کارکردگی پر مکمل عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے کیونکہ کمیشن جبری گمشدگیوں کے مجرموں کا اب تک محاسبہ نہیں کرسکا۔ ہم اُن وسائل کے بارے میں شفافیت کا مطالبہ کرتے ہیں جو کے پی میں ضم ہونے والے نئے اضلاع کو دیے جانا تھے مگر اطلاعات کے مطابق نہیں دیے گئے۔ مزید برآں، کے پی میں بارودی سرنگوں کو ہٹانے کی منظّم کوشش بھی کرنی چاہیے۔

پریس ریلیز: بہتر نظم ونسق اور محاسبے کی اشد ضرورت ہے: شمالی سندھ میں حقوق کی خلاف ورزیوں پر ایچ آر سی پی کی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ کا اجرا

کراچی، 8 ستمبر- 'شمالی سندھ: پائیدار حل کی تلاش' کے عنوان سے آج کراچی میں جاری ہونے والی اپنی ایک فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے غیر محفوظ طبقوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، امن وامان کی مخدوش صورت حال، تعلیم وصحت کی سہولیات تک غیر موثر رسائی اور بنیادی آزادیوں پر دیگر پابندیوں سمیت انسانی حقوق کی مجموعی صورت حال پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔

یہ رپورٹ ایچ آر سی پی کے فیکٹ فائنڈنگ مشن کے انٹرویوز اور مشاورتی ملاقاتوں پر مبنی ہے جو مشن نے فروری 2023 میں گھوٹکی، میر پور ماتھیلو، کندھ کوٹ، جیکب آباد لاڑکانہ اور کراچی میں کیں۔ یہ مشن انسانی حقوق کے دفاع کاروں، وکلا، صحافیوں کا طالب علموں، محنت کشوں، سیاسی رہنماؤں، حکومتی نمائندوں اور قانون نافذ کرنے والے حکام سے بھی ملا۔ مشن کو معلوم ہوا کہ جنسی تشدد کے جرائم میں ملوث مجرموں کو بہت کم سزا ملنے کی ایک بنیادی وجہ متاثرہ عورتوں کے لیے محفوظ پناہ گاہوں کی قلت ہے۔ شدید امتیازی سلوک، توہین مذہب کے من گھرٹ الزامات اور مذہب کی جبری تبدیلی کے واقعات کی وجہ سے مذہبی اقلیتیں بھی غیر محفوظ ہیں۔

منظّم جرائم، جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت ہلاکتوں کی شرح تشویش ناک حد تک بڑھ چکی ہے، استحصالی جاگیردارانہ نظام رائج ہے اور اس سب کچھ کے باوجود بہتر نظم ونسق اور محاسبے کا فقدان ہے خاص طور پر کچے کے علاقوں میں۔ علاقے کی کشیدگی میں قبائلی جھگڑوں کا بڑا ہاتھ ہے جس سے وہاں کی سماج معاشی ترقی بھی مفلوج ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ انسانی حقوق کے مسائل کی کوریج پر سنسر شپ کا سلسلہ بلاروک ٹوک جاری ہے۔ صحافیوں نے شکایت کی کہ قانون نافذ کرنے والے اہلکار اُن پر حملے اور ان کے خلاف مقدمات درج کرتے ہیں جس سے صحافت کی آزادی شدید متاثر ہوتی ہے۔ سیلاب متاثرین کی بحالی نو اور موسمیاتی مسائل کے حوالے سے طویل المدتی پائیدار حل کے لیے ضروری اقدامات بھی کرنا ہوں گے۔

رپورٹ میں عورتوں کے لیے ہر ضلع میں محفوظ پناہ گاہوں کے قیام سمیت جامع حفاظتی نظام وضع کرنے کی سفارش کی گئی ہے اور مذہبی اقلیتوں کے مسائل پر نظر رکھنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ریاست شمالی سندھ کے لوگوں کو سستی تعلیم و صحت کی سہولیات بھی فراہم کرے اور ماورائے عدالت قتل روکنے کے لیے اقدامات کرے۔ اس حوالے سے پولیس اہلکاروں کے لیے تربیتی ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے تاکہ اُن کی صلاحیت میں اضافہ ہو۔

منظّم جرائم اور اغوا کے واقعات پر قابو پانے کے لیے، خاص طور پر کچے کے علاقوں میں، ایک مخصوص پولیس یونٹ قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، سندھ کمیشن برائے انسانی حقوق علاقے میں جبری گمشدگیوں کے واقعات پر نظر رکھے اور اس سلسلے میں ہونے والی تمام تحقیقات کا فریق بنے۔ شمالی سندھ میں 2022 کے سیلاب کی تباہ

کاریوں کے پیشِ نظر، ریاست کو مدد کے منتظر سیلاب متاثرین کی مکمل بحالی نو کے لیے اقدامات، نیز موسمیاتی مسائل کے طویل المدتی پائیدار حل پیش کرنے چاہیئں۔

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی جمہوریت اور بنیادی حقوق کو پہنچنے والے نقصان کی مذمت، معاشی انصاف کا مطالبہ کرتا ہے

لاہور، 12 نومبر 2023۔ اپنے 37ویں سالانہ عمومی اجلاس کے اختتام پر پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی جنرل باڈی نے معاشی محرومی اور بے روزگاری کے باعث عام لوگوں میں بے بسی کے بڑھتے احساس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ایچ آر سی پی کا خیال ہے کہ عام انتخابات سے پہلے سیاسی انجینئرنگ کا سب سے زیادہ نقصان جمہوریت، انتخابی سیاست اور قانون کی حکمرانی کو ہوا ہے۔ مزید برآں، شہری اور سیاسی مقامات پر اسٹیبلشمنٹ کی دراندازی نے آزادانہ، منصفانہ اور قابل اعتماد انتخابات کے امکانات کو نقصان پہنچایا ہے۔ ای سی پی کی جانب سے متنازع حد بندیوں سے متعلق تحفظات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔

ایچ آر سی پی آزادی اظہار پر مسلسل پابندیوں کی مذمت کرتا ہے: نہ صرف صحافیوں کو اختلاف رائے پر ہٹا دیا گیا بلکہ بہت سے لوگوں کو پاراچنار اور چمن جیسے علاقوں میں حالیہ واقعات کی رپورٹنگ کرنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ ایچ آر سی پی میڈیا پر دباؤ سے بخوبی واقف ہے اور انتخابات کے قریب آتے ہی اس طرح کی پابندیوں کے لیے ریاست کو جوابدہ ٹھہرانے کے لیے پرعزم ہے۔

ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ جبری گمشدگیوں سے متعلق تحقیقاتی کمیشن کے سربراہ کو ہٹایا جائے اور ان کی خراب ساکھ کو دیکھتے ہوئے کمیشن کو خود ہی انہیں سبکدوش کر دینا چاہئے۔ ایسے معاملات میں جہاں متاثرین کے اہل خانہ نے درخواستیں دائر کی ہیں، ایچ آر سی پی عدالتوں پر زور دیتا ہے کہ وہ مجرموں کی شناخت کریں اور انہیں جوابدہ ٹھہرائیں، اور یقینی بنائیں کہ متاثرین اور ان کے اہل خانہ کو معاوضہ دیا جائے۔ حراستی مراکز کا مسلسل استعمال بھی باعث تشویش ہے۔ ایچ آر سی پی سپریم کورٹ سے اس معاملے کو حل کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

امن وامان کی صورت حال پر، خاص طور پر سندھ اور پنجاب کے کچے کے علاقوں میں، فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے چونکہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ کمزور ہندو خاندان ہجرت پر مجبور ہو رہے ہیں۔ صوبائی حکومتوں کو رہائشیوں کے اس جائز خدشے پر دھیان دینا چاہیے کہ سکیورٹی کی بگڑتی صورت حال سے مالی یا سیاسی فوائد حاصل کرنے میں بااثر افراد ملوث ہیں۔ ایچ آر سی پی کو پولیس مقابلوں کی تعداد میں اضافے پر بھی سخت تشویش ہے۔ ایچ آر سی پی ریاست کو یاد دلاتا ہے کہ ماورائے عدالت قتل، تشدد اور جبری گمشدگیاں انسانیت کے خلاف جرائم ہیں اور انہیں کسی بھی حالت میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ایچ آر سی پی مطالبہ کرتا ہے کہ خیبر پختونخوا میں نئے ضم شدہ اضلاع کو مزید تاخیر کے بغیر مرکزی دھارے میں شامل کیا

جائے۔ ایچ آر سی پی کو فاٹا ٹریبونل کی بحالی پر بھی تحفظات ہیں جس سے بلدیاتی اداروں کی بااختیاری کو نقصان پہنچے گا۔ حکومت کو پاراچنار کی صورت حال پر بھی نظر رکھنی چاہیے اور مزید فرقہ وارانہ تشدد کو روک کر لوگوں کے سلامتی کے حق کا تحفظ کرنا چاہیے۔

خاص طور پر سندھ، جنوبی پنجاب اور گلگت میں خودکشیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد تشویش کا باعث ہے، کیونکہ بہت سے معاملات بڑھتی ہوئی غربت سے جڑے ہوئے ہیں۔ معاشی محرومیوں کے سماجی نتائج بھی برآمد ہوئے ہیں، مبینہ طور پر بہت سے لوگ اپنے بچوں کو سکولوں کے بجائے مدارس میں بھیجنے پر مجبور ہیں، جہاں بنیاد پرستی کی توقع کی جا سکتی ہے جو معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔ یہ صورت حال شہری گنجائش کے سکڑنے سے مزید پیچیدہ ہوگئی ہے، جس میں تعلیمی آزادی پر پابندیاں، بنوں میں ایک پروفیسر کی ایذا رسانی اور چولستان میں پرامن اجتماع کی آزادی پر پابندیاں شامل ہیں۔

ایچ آر سی پی کو خاص طور پر کمزور گروہوں کے خلاف حقوق کی خلاف ورزیوں کے علاوہ احمدیہ، عیسائی اور ہندو برادریوں پر مسلسل ظلم وستم اور بچوں اور خواتین کے خلاف تشدد، بشمول غیرت کے نام پر قتل پر سخت تشویش ہے۔ نیز، بدسلوکی اور جنسی تشدد میں انتہائی غیر محفوظ، گھریلو ملازمین کے بچوں کو خصوصی تحفظ کی ضرورت ہے۔ کوہستان میں حالیہ جرگے کی خواتین پر این جی اوز میں کام کرنے پر پابندی کی بھی شدید مذمت کی جانی چاہیے۔ ایچ آر سی پی افغان شہریوں کو ملک بدر کرنے کی جاری مہم کی مخالفت کرتا ہے، خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے پاس قانونی دستاویزات موجود ہیں۔ حکومت کو لوگوں، خاص طور پر ماہی گیروں، کان کنوں اور صفائی کے کارکنوں کے منصفانہ اجرت اور کام کے محفوظ حالات کے حق کا بھی تحفظ کرنا چاہیے۔

ایچ آر سی پی کو گلگت بلتستان میں نجی افراد کو اجتماعی ملکیت کی حامل زمین کی مسلسل الاٹمنٹ اور علاقے میں لوگوں کے صحت اور معاش کے حق پر ماحولیاتی انحطاط کے اثرات پر بھی تشویش ہے۔

پریس ریلیز: خیبر پختونخوا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر ایچ آر سی پی کی رپورٹ کا اجرا

پشاور، 27 دسمبر 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے اپنی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ 'خیبر پختونخوا میں انضمام: توقعات؛ شکایات' میں نئے ضم شدہ اضلاع (این ایم ڈیز) کے ترقیاتی وسائل میں مبینہ بدنظمی، علاقے میں شدت پسندی کے دوبارہ پھیلاؤ، اندرون ملک نقل مکین افراد (آئی ڈی پیز) کی آبائی علاقوں میں واپسی کے عمل میں تاخیر، بنیادی آزادیوں پر پابندیوں، جبری گمشدگیوں کے واقعات اور حراستی مراکز کے مسلسل استعمال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ایچ آر سی پی کی سابق چیئر پرسن حنا جیلانی کی زیرِ قیادت فیکٹ فائنڈنگ مشن خیبر پختونخوا چیپٹر کے وائس چیئر اکبر خان، ایچ آر سی پی کے اراکین اعجاز خان اور جمیلہ گیلانی، اور عملے کے ارکان شاہد محمود اور مریم رؤف پر مشتمل تھا۔

رپورٹ میں مشن کے دورہ سوات، خیبر، پشاور، اور بکا خیل آئی ڈی پی کیمپ کی رُوداد رقم ہے، اور انضمام کے منصوبے کے سُست رو اطلاق پر این ایم ڈی کے باشندوں کی عدم اطمینانی کا اظہار بھی ہے؛ مقامی لوگوں نے یہ شکایت بھی کی کہ اِنضمام میں مساوات، قانون کے تحت مساوی تحفظ اور منصفانہ ترقی کا جو وعدہ کیا تھا وہ اب تک پورا نہیں ہوا۔ مسلح افواج کی مسلسل موجودگی کی وجہ سے پولیس کو اپنے اختیارات کے تحت امن عامہ اور قانون کے نفاذ اور معمول کے حالات واپس لانے میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اور اس کے علاوہ جبری گمشدگیوں اور حراستی مراکز میں غیر قانونی گرفتاریوں کے تسلسل کے شواہد بھی نظر آئے۔ اِن کارروائیوں نیز صحافیوں اور کارکنوں کو درپیش خطرات کی وجہ سے شہری آزادیاں متاثر ہو رہی ہیں اور لوگوں میں خوف اور بداعتمادی پھیل رہی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے، فوج پولیس کو اپنا کردار ادا کرنے دے، اور پولیس کو مناسب وسائل دیے جائیں تاکہ بڑھتی ہوئی شدت پسندی پر قابو پایا جا سکے۔ عدالتِ عظمیٰ کو بھی عدالتِ عالیہ پشاور (پی ایچ سی) کے اس حکم نامے کے خلاف اپیل کی سماعت فی الفور کرنی چاہیے جس میں پی ایچ سی نے ایکشنز اِن ایڈ آف سِول پاور آرڈیننس 2019 کالعدم قرار دیا تھا۔ اِس سے حراستی مراکز کی قانونی حیثیت اور جبری گمشدگیوں کے بارے میں پایا جانے والا ابہام ختم ہو جائے گا۔

اگرچہ رپورٹ میں این ایم ڈیز کے حوالے سے کیے گئے بعض اقدامات جیسے کہ ضلعی عدالتوں کا قیام، بلدیاتی انتخابات، صوبائی اسمبلی میں نمائندگی، اور پولیس کی استعداد میں بہتری کا ذکر کیا گیا اور انہیں لائقِ تحسین قرار دیا گیا ہے، مگر اِس کے ساتھ ساتھ مقامی عدالتوں اور بنیادی سماجی سہولیات تک لوگوں کی محدود رسائی کی طرف توجہ دلائی گئی اور اِن مسائل کے حل پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ نے آئی ڈی پی کیمپوں میں مقیم لوگوں کو بنیادی ضروریاتِ زندگی اور سماجی سہولیات تک مکمل رسائی دینے، نیز این ایم ڈیز میں ترقیاتی کاموں کے لیے مختص فنڈز کے اجرا، مقامی حکومتوں کو اختیارات کی منتقلی، اور اِس حوالے سے بدعنوانی اور وسائل و اختیارات کے غلط استعمال کے الزامات کی مکمل تحقیقات کی سفارش بھی کی ہے۔

امن اور بین الاقوامی انسانی حقوق

غزہ کی صورتحال پر ایچ آر سی پی کونسل کی قرارداد

لاہور، 12 نومبر: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی گورننگ کونسل نے اپنے ششماہی اجلاس کے اختتام پر، غزہ میں جاری بلا روک ٹوک بربریت پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ غزہ میں عام آبادی کو ملیا میٹ کرنے کا اسرائیلی عزم وہ بھی بغیر کسی ندامت اور محاسبے کے، کسی طور قابلِ قبول نہیں۔ اسرائیل نے 4,000 بچوں کو ہلاک کر دیا ہے، اسپتالوں اور پناہ گزین خیموں پر ارادتاً حملے کیے ہیں، اور غزہ کا محاصرہ کر رکھا ہے جس سے وہاں خوراک، صاف پانی اور طبی امداد کی فراہمی عملی لحاظ سے ناممکن ہو چکی ہے۔ یہ تمام کارروائیاں ظاہر کرتی ہیں کہ اسرائیل کا نسل کشی کا ارادہ ہے۔

اگر چہ حماس نے لوگوں کو یرغمال بنا کر عالمی قانون کی خلاف ورزی کی ہے مگر اِس سے عالمی برادری کو جوابی کارروائی کے من گھڑت دعوے کے فریب میں نہیں آنا چاہیے۔ مغرب کے اخلاقی دیوالیہ پن، فلسطینی نصب العین کی حمایت کا دعویٰ کرنے والے مسلم ممالک کی کاہلی اور اپنی عملداری کو یقینی بنانے میں اقوامِ متحدہ کی ناکامی سے آنے والے مہینوں میں عالمی منظرنامے پر تشویش ناک اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

ایچ آر سی پی کی کونسل نے فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے اور عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ اِس المیے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پائیدار امن کا ایسا منصوبہ تیار کر کے اُس پر عملدرآمد یقینی بنائے جس سے عام شہریوں اور اُن کے حقوق کو عسکری نقطہ نظر پر فوقیت حاصل ہو۔ ایچ آر سی پی خطے میں انسانی حقوق کے سینکڑوں دفاع کاروں کے ساتھ بھی کھڑا ہے جو سنگین خطرات کے باوجود صورتِ حال پر نظر رکھنے اور اسے رَقم کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

دیگر بیانات

پریس ریلیز: ایچ آر سی پی نے فخر الدین انسانی حقوق فیلوشپ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے

لاہور، 7 جنوری 2023۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو فخر الدین جی ابراہیم انسانی حقوق فیلوشپ کے اجرا کا اعلان کرتے ہوئے نہایت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ فیلوشپ کے لیے مالی تعاون اُن کے خاندان نے کیا ہے۔

ایچ آر سی پی کے بانی رُکن، جسٹس فخر الدین جی ابراہیم (1928 تا 2020) اپنی پوری زندگی جمہوری اصولوں کے ساتھ مُخلص رہے، اور اقلیتوں اور پس ماندہ طبقوں کے دستوُری حقوق کے تحفظ و فروغ کے لیے انتھک جدّ وجہد کرتے رہے۔

اُن کے نام سے منسوب انسانی حقوق فیلوشپ جسٹس ابراہیم کے ورثے کو زندہ جاوید رکھے گا اور اِس میدان میں تحقیق و علم کی معاونت کے لیے ہر برس اہلیت کی بنیاد پر گرانٹ دینے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔

ایچ آر سی پی سیکریٹریٹ درخواست جمع کروانے کی حتمی تاریخ اور اہلیت کے معیار کا اعلان بھی بہت جلد کرے گا۔

30 مارچ: ایچ آر سی پی جسٹس مسرت ہلالی کو پشاور ہائی کورٹ کی پہلی خاتون چیف جسٹس بننے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جسٹس مسرت ہلالی ایچ آر سی پی کی وائس چیئر کے طور پر خدمات انجام دے چکی ہیں اور کئی سالوں سے اس کی گورننگ کونسل کی رکن رہیں۔ ایچ آر سی پی کا پختہ یقین ہے کہ صنفی لحاظ سے متنوع عدلیہ نہ صرف خواتین کی انصاف تک رسائی بلکہ تمام کمزور طبقات کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوگی۔

3 اپریل: ہم مندرجہ ذیل وضاحت جاری کرنا چاہتے ہیں: ایچ آر سی پی کے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ اسے سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ایک گروپ میں شامل کیا گیا ہے جو متحارب سیاسی جماعتوں کو مذاکرات کی میز پر لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر چہ ایک ادارے کے طور پر، ہم ان کوششوں کے لیے نیک خواہشات رکھتے ہیں، تاہم ایچ آر سی پی کسی

ضمیمہ 3

بھی طرح سے ایسے ثالثی گروپ کا حصہ نہیں ہے۔ البتہ، ایچ آر سی پی کے کچھ رضا کار اراکین اپنی انفرادی حیثیت میں اس کوشش کی حمایت کر سکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تمام سیاسی معاملات کو سیاسی طور پر اور پارلیمنٹ ہی میں حل کیا جانا چاہیے۔

15 جون: ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) ایک خودمختار، غیر سرکاری تنظیم ہے، جو 1987 میں رجسٹرڈ ہوئی، اور یہ کسی بھی طرح سے انسانی حقوق کونسل آف پاکستان یا مخفف 'ایچ آر سی پی' استعمال کرنے والی کسی دوسری تنظیم سے وابستہ نہیں ہے۔ ایک رکنیت پر مبنی ادارے کے طور پر، ہم جو ورکشاپس یا پروگرام منعقد کرتے ہیں ان کے لیے ہم شرکا سے کسی قسم کی فیس نہیں لیتے۔

6 جولائی: ایچ آر سی پی جسٹس مسرت ہلالی کے سپریم کورٹ آف پاکستان میں تقرر کا خیر مقدم کرتا ہے۔ ان کا عدالت عظمٰی میں دوسری خاتون جج کے طور پر تعینات ہونا عدلیہ میں صنفی تنوع کو بہتر بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے، اگرچہ ابھی ہمیں اس کے لیے بہت طویل سفر طے کرنا ہے۔ جسٹس ہلالی نہ صرف ایک نامور قانون دان ہیں بلکہ وہ ایچ آر سی پی کے خیبر پختونخواہ چیپٹر کی سابق وائس چیئر پرسن بھی ہیں۔ ہم ان کی مزید کامیابیوں کے لیے دعا گو ہیں۔

16 ستمبر: ہم وکیل اور انسانی حقوق کی دفاع کار جلیلہ حیدر کو اس سال ویانا میں جسٹیشیا ایوارڈ دیے جانے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ پاکستان میں انسانی حقوق کمیونٹی کے لیے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ انھیں اور ویمن ان لا کی بانی وکیل نداعثمان چودھری دونوں کو 2021 اور 2023 میں باری باری اس اعزاز کے لیے منتخب کیا گیا۔

10 اکتوبر: ایچ آر سی پی کو یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ازور شکیل کو پہلی فخر الدین جی ابراہیم فیلوشپ سے نوازا گیا ہے۔ ازور شکیل انسانی حقوق کے تناظر میں پاکستان سے ہونے والی انسانی سمگلنگ پر تحقیق کریں گے۔ رپورٹ کے مشاہدات ایچ آر سی پی شائع کرے گا۔ ممتاز قانون دان اور ایچ آر سی پی کے بانی رکن مرحوم جسٹس فخر الدین جی ابراہیم کی یاد میں قائم کی گئی یہ باوقار فیلوشپ ہر سال انسانی حقوق کے دفاع کاروں اور ماہرین کو ایچ آر سی پی کے وژن اور مشن سے منسلک ایک آزاد پروجیکٹ کی ترقی میں تعاون کے لیے دی جاتی ہے۔ اس سال یہ فیلوشپ کسے دی جائے گی اس کا فیصلہ انسانی حقوق کے دفاع کاروں کی ایک آزاد کمیٹی نے کیا تھا۔ اس اقدام کی حمایت کرنے پر ہم فخر الدین جی ابراہیم کے خاندان کے بے حد شکر گزار ہیں۔

16 نومبر: ایچ آر سی پی ماہر تعلیم سسٹر زیف کو یونیسکو کی جنرل کانفرنس میں نامور گلوبل ٹیچر ایوارڈ جیتنے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پسماندہ بچوں کی تعلیم کی پرزور حامی سسٹر زیف کو بچوں کے بنیادی تعلیم کے حق سے ان کی وابستگی کے لیے سراہا جانا چاہیے۔ ریاست کو چاہیے کہ وہ ان تجاویز پر عمل کر کے ان کی خدمات کا اعتراف کرے جن کا وہ طویل عرصے سے مطالبہ کر رہی ہیں۔

انسانی حقوق کے فریم ورک

انسانی حقوق کا عالمی منشور

شق۔1

تمام انسان آزاد اور حقوق وعزت کے اعتبار/حوالہ سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔انہیں فکروشعور اور عقل ودیعت کی گئی ہے لہٰذا انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیئے۔

شق۔2

ہر ایک کو اس منشور میں دیئے گئے تمام حقوق اور آزادیوں پر بلا امتیاز رنگ، نسل، جنس، زبان، مذہب، سیاسی یا دوسرے تصورات، قومی یا سماجی حسب ونسب، جائیداد، پیدائش یا کسی اور حیثیت سے اثر انداز نہیں ہوں گے۔مزید برآں کسی بھی شخص کے ساتھ اس کے ملک یا علاقے کی سیاسی، امتیازی حد یا اس کی بین الاقوامی حیثیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا چاہے وہ ملک جہاں کا وہ رہنے والا ہو، زیر تولیت ہو، غیر خود مختار ہو یا خود اختیاری کی کسی اور بندش میں بندھا ہوا ہو۔

شق۔3

ہر شخص کو زندہ رہنے، اپنی شخصی آزادی اور تحفظ کا حق حاصل ہے۔

شق۔4

کسی فرد کو نہ تو غلام بنایا جائے گا نہ اس سے بیگار لی جائے گی۔غلامی اور غلاموں کی تجارت چاہے اس کی شکل کوئی بھی ہو، پر پابندی ہوگی۔

شق۔5

کسی بھی فرد کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے نہ ہی اس کے ساتھ غیر انسانی، ہتک آمیز سلوک کیا جائے گا اور نہ ہی اسے کوئی ایسی سزا دی جائے گی جس سے انسان کی تذلیل کا پہلو نکلتا ہو۔

شق۔6

قانون کی نظر میں ہر انسان کو ہر جگہ بطور فرد اپنی حیثیت منوانے کا حق حاصل ہے۔

شق۔7

قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور انہیں بلا تفریق کسی قسم کی اس تفریق کے خلاف مساوی تحفظ حاصل ہے جس کو اس

اعلامیہ کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔

شق۔8

آئین یا قانون کے تحت دیئے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کے اقدامات کے خلاف ہر شخص کو بااختیار قومی ٹربیونلوں کے پاس جانے کا حق حاصل ہے۔

شق۔9

کسی بھی شخص کو نہ تو استبدادی طور پر گرفتار کیا جائے گا، اور نہ ہی اسے نظر بند یا ملک بدر کیا جائے گا۔

شق۔10

ہر شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کے تعین یا اس کے خلاف عائد کردہ کسی جرم کے فیصلے کے بارے میں اس کو ایک آزاد، غیر جانب دار اور کھلی عدالت میں منصفانہ سماعت کا موقع ملے۔

شق۔11

(1) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری الزام عائد ہو، اس وقت تک بے گناہ تصور کیا جائے گا جب تک کہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع اور تمام ضمانتیں نہ دی جا سکی ہوں۔

(2) کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فروگزاشت، جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے تحت تعزیری جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا، کی پاداش میں مجرم نہیں سمجھا جائے گا، اور نہ ہی اسے کوئی ایسی سزا دی جائے گی جو جرم کے ارتکاب کے وقت کی مقرر کردہ سزا سے زائد ہو۔

شق۔12

کسی شخص کی نجی اور خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں استبدادی طور پر مداخلت نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کیے جائیں گے۔ ہر شخص کو ایسے حملے یا مداخلت کے خلاف قانونی تحفظ حاصل ہے۔

شق۔13

(1) ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس ریاست کا باشندہ ہے، اس کی حدود کے اندر جہاں چاہے آجا سکتا ہے اور اسے یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ اندورن ریاست جہاں چاہے سکونت اختیار کر سکتا ہے۔

(2) ہر شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ ملک چھوڑ جائے چاہے یہ ملک اس کا اپنا ہی کیوں نہ ہو اور اسی طرح اسے اپنے ملک میں واپس آنے کا بھی حق حاصل ہے۔

شق-14

(1) کسی بھی شخص کو عقیدے کی بنا پر ایذا رسانی سے بچنے کے لیے دوسرے ملکوں میں پناہ حاصل کرنے اور وہاں زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔

(2) یہ حق ان عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لیے استعمال میں نہیں لایا جاسکتا جو خالصتاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں سے متصادم ہیں۔

شق-15

(1) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔

(2) کوئی شخص محض استبدادی طور پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کو اپنی قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار کیا جائے گا۔

شق-**16**

(1) بالغ مردوں اور عورتوں کو نسل، قومیت، یا مذہب کی قیود و حدود کے بغیر شادی بیاہ کرنے اور خاندان کی بنیاد رکھنے کا حق حاصل ہے۔ مردوں اور عورتوں کو شادی کرنے، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

(2) شادی فریقین کی پوری آزادی اور رضامندی سے ہوگی۔

(3) خاندان، فطری اور بنیادی معاشرتی اکائی ہے اور اس اکائی کو معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے تحفظ حاصل ہوگی۔

شق-17

(1) ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائیداد رکھنے کا حق ہے۔

(2) کسی شخص کو زبردستی اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

شق-18

ہر انسان کو فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور اجتماعی یا انفرادی طور پر خاموشی یا کھلے بندوں اپنے عقیدے کی تبلیغ، اس پر عمل، اور اس کی عبادات اور رسومات ادا کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

شق-19

ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اس کے اظہار کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی

ضمیمہ-4

کے ساتھ اور بلا کسی قسم کی مداخلت کے اپنی رائے پر قائم رہے اور جس ذریعے سے چاہے، ملکی سرحدوں کے حائل ہوئے بغیر معلومات اور خیالات کا حصول اور ان کی ترسیل کر سکے۔

شق۔20

(1) ہر شخص کو پرامن اجتماع کرنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔

(2) کسی شخص کو کسی انجمن کا رکن بننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

شق۔21

(1) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کیے گئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے۔

(2) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا مساوی حق ہے۔

(3) عوام کی مرضی حکومتی اتھارٹی کی بنیاد ہوگی۔ اس کا اظہار میعادی حقیقی انتخابات کے ذریعے کیا جائے گا جو عام اور مساوی رائے دہندگی کی بنیاد پر منعقد ہوں گے اور جو خفیہ ووٹ کے ذریعے یا اس کے مماثل کسی دوسرے آزادانہ طریقہء رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔

شق۔22

معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہے جس کا حصول قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے اور ہر ریاست کے ان معاشی، سماجی اور ثقافتی وسائل کی مطابقت سے ممکن ہوگا، جو اس کی عزت اور شخصیت کی آزادانہ نشونما کے لیے لازم ہیں۔

شق۔23

(1) ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب و معقول شرائط اور بے روزگاری کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔

(2) ہر شخص کسی تفریق کے بغیر کام کی نوعیت کے مطابق معاوضہ حاصل کرنے کا حق ہے۔

(3) کام کرنے والا ہر شخص ایسے مناسب و معقول مشاہرے کا حق دار ہے جو اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لیے با عزت زندگی کا ضامن ہو اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔

(4) ہر شخص کو اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے انجمن سازی کرنے اور کسی بھی انجمن میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔

شق۔24

ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں کام کے وقت کا تعین اور تنخواہ کے ساتھ مقررہ وقفوں پر تعطیلات بھی شامل ہیں۔

شق-25

(1) ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے مناسب معیار زندگی کا حق حاصل ہے اس میں خوراک، پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات، اور بیروزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپے اور ان حالات میں روزگار سے محرومی جو اس فرد کے قبضہء قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔

(2) زچہ اور بچہ خاص توجہ اور امداد کے حق دار ہیں۔ تمام بچے، خواہ وہ نکاح کے بغیر پیدا ہوئے ہوں یا شادی کی صورت میں، معاشرتی تحفظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

شق-26

(1) ہر شخص کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ تعلیم کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں مفت ہوگی۔ ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو عام کیا جائے گا اور لیاقت کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم تک رسائی سب کے لیے مساوی طور پر ممکن ہوگی۔

(2) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی مکمل نشو ونما ہوگا اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو فروغ دے گی اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔

(3) والدین کو اس بات کے تصفیہ کا اولین حق حاصل ہوگا کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔

شق-27

(1) ہر شخص کو کمیونٹی کی ثقافتی زندگی میں بھرپور طریقے سے حصہ لینے، فنون لطیفہ سے مستفید ہونے اور سائینس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے۔

(2) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے ان اخلاقی اور مادی مفادات کا تحفظ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی، فنی یا ادبی تصنیف سے، جس کا وہ تخلیق کار ہے، حاصل ہوتے ہیں۔

شق-28

ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام کا حقدار ہے جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلامیہ میں شامل ہیں۔

شق-29

(1) ہر شخص معاشرتی حقوق کا پابند ہے کیونکہ معاشرے میں رہ کر ہی اس کی شخصیت کی آزادانہ طور پر اور پوری نشو نما

ضمیمہ-4

ممکن ہے۔

(2) اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے کے حوالے سے ہر شخص صرف ان حدود کا پابند ہوگا جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کرنے اور ان کا احترام کرنے کی غرض سے اور ایک جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامہ اور عوامی فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لیے قانون کی طرف سے عائد کی گئی ہوں۔

(3) ان حقوق اور آزادیوں پر اس طریقے سے عملدرآمد نہ کیا جائے کہ جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں سے متصادم ہو۔

شق۔30

اس اعلان کے کسی حصے سے کوئی ایسی بات اخذ نہیں کی جاسکتی جس سے کسی ملک، گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق ملتا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی نفی ہو جو یہاں بیان کی گئی ہیں۔

آئین پاکستان میں دیے گئے بنیادی حقوق

8۔ انسانی حقوق سے متصادم یا ان کے منافی قوانین کالعدم قرار پائیں گے۔

(1) کوئی قانون، یا رسم یا رواج جو قانون کا حکم رکھتا ہو، اس باب میں عطا کردہ حقوق سے متصادم ہونے کی حد تک کالعدم ہوگا۔

(2) ریاست کوئی ایسا قانون وضع نہیں کرے گی جو اس باب میں عطا کردہ حقوق کو سلب یا کم کرے اور ہر وہ قانون جو اس شق کی خلاف ورزی میں وضع کیا جائے اس خلاف ورزی کی حد تک کالعدم ہوگا۔

(3) اس آرٹیکل کے احکام کا اطلاق مندرجہ ذیل پر نہیں ہوگا:

(الف) کسی ایسے قانون پر جس کا تعلق مسلح افواج یا پولیس یا امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ دار دیگر فورسز کے ارکان سے ان کے فرائض کی صحیح طریقے سے انجام دہی یا ان میں نظم وضبط قائم رکھنے سے ہو؛ یا

(ب) ان میں سے کسی پر:

(اول) جدول اول میں درج قوانین جیسے یوم نفاذ سے عین قبل نافذ العمل تھے یا جس طرح کہ مذکور جدول میں درج قوانین میں سے کسی کے ذریعے ان میں ترمیم کی گئی تھی؛

(دوم) جدول اول کے حصہ 1 میں درج دیگر قوانین؛

اور ایسا کوئی قانون یا اس کا کوئی حکم اس بنا پر کالعدم نہیں ہوگا کہ مذکورہ قانون یا حکم اس باب کے کسی حکم کے متناقض یا

منافی ہے۔

(4) شق (3) کے پیرا (ب) میں مذکورہ کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے دو سال کے اندر متعلقہ مقنّنہ جدول اول کے حصہ (2) میں مصرحہ قوانین کو اس باب کی رو سے عطا کردہ حقوق کے مطابق بنائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ متعلقہ مقنّنہ قرارداد کے ذریعے دو سال کی مذکورہ مدت میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی توسیع کر سکے گی۔

تشریح: اگر کسی قانون کے معاملے میں متعلقہ مقنّنہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) ہو تو مذکور قرارداد قومی اسمبلی کی قرارداد ہوگی۔

(5) اس باب کی رو سے عطا کردہ حقوق معطل نہیں کیے جائیں گے سوائے اس کے کہ جیسے آئین میں صراحت سے قرار دیا گیا ہو۔

9۔ فرد کی سلامتی

کسی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا ماسوائے جب قانون اس کی اجازت دیتا ہو۔

10۔ گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ

(1) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو، مذکورہ گرفتاری کی وجوہ سے، جس قدر جلد ہو سکے، آگاہ کیے بغیر نہ تو نظر بند رکھا جائے گا اور نہ ہی اسے اپنی پسند کے کسی قانون پیشہ شخص سے مشورہ کرنے اور اس کے ذریعے صفائی پیش کرنے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(2) ہر اس شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو اور نظر بند رکھا گیا ہو مذکورہ گرفتاری سے 24 گھنٹوں کے اندر کسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا لازم ہوگا لیکن مذکورہ مدت میں وہ وقت شامل نہ ہوگا جو مقام گرفتاری سے قریب ترین مجسٹریٹ کی عدالت تک لے جانے کے لیے درکار ہو اور ایسے کسی شخص کو کسی مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ عرصے تک نظر بند نہیں رکھا جائے گا۔

(3) شق (1) اور (2) میں مذکور کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جسے امتناعی نظر بندی سے متعلق کسی قانون کے تحت گرفتار یا نظر بند کیا گیا ہو۔

(4) امتناعی نظر بندی کے لیے کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا ماسوائے ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کے لیے جو کسی ایسے طریقے سے کام کریں جو پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سلامتی، تحفظ یا دفاع یا پاکستان کے خارجی امور یا امن عامہ یا رسد یا خدمات کو برقرار رکھنے کے لیے مضر ہو اور کوئی ایسا قانون کسی شخص کو [تین ماہ] سے زیادہ مدت تک نظر بند رکھنے کی اجازت نہیں دے گا، تاوقتیکہ متعلقہ نظر ثانی بورڈ نے اسے سماعت کا موقع فراہم کرنے کے بعد، مذکورہ مدت ختم ہونے سے قبل اس کے معاملات پر نظر ثانی نہ کر لی ہو اور یہ رپورٹ نہ دے دی ہو کہ اس کی رائے میں مذکورہ نظر بندی کا خاطر خواہ جواز موجود ہے اور اگر [تین ماہ کی] مذکور مدت کے بعد نظر بندی جاری رہے تو تاوقتیکہ متعلقہ نظر ثانی بورڈ نے

ضمیمہ - 4

تین ماہ کی ہر مدت کے خاتمے سے پہلے، اس معاملے کی نظر ثانی نہ کرلی ہو اور یہ رپورٹ نہ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظر بندی کا خاطر خواہ جواز موجود ہے۔

تشریح 1: اس آرٹیکل میں 'نظر ثانی بورڈ' سے مراد:

(اول) کسی وفاقی قانون کے تحت نظر بند کسی شخص کے معاملے میں پاکستان کے چیف جسٹس کی جانب سے مقرر کردہ کوئی بورڈ ہے جو ایک چیئرمین اور دیگر دو افراد پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو؛ اور

(دوم) کسی صوبائی قانون کے تحت نظر بند کسی شخص کے معاملے میں متعلقہ عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی بورڈ جو ایک چیئرمین اور دیگر دو افراد پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو۔

تشریح دوم: کسی نظر ثانی بورڈ کی رائے کا اظہار اس کے ارکان کی اکثریت کے خیالات کے مطابق کیا جائے گا۔

(5) جب کسی شخص کو ایسے حکم کی تعمیل میں نظر بند رکھا جائے جو امتناعی نظر بندی کے حامل کسی قانون کے تحت دیا گیا ہو، تو حکم دینے والا حاکم مجاز مذکورہ نظر بندی سے [15 دن کے اندر] مذکورہ شخص کو ان وجوہ سے مطلع کرے گا جن کی بنا پر وہ حکم دیا گیا ہو اور وہ اسے اس حکم کے خلاف عرضداشت پیش کرنے کا اولین موقع فراہم کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی حکم دینے والا حاکم مجاز امور واقعہ کے افشا سے انکار کر سکے گا جن کے افشا کو مذکورہ حاکم مجاز مفاد عامہ کے خلاف سمجھتا ہو۔

(6) حکم دینے والا حاکم مجاز اس معاملے سے متعلق تمام دستاویزات متعلقہ نظر ثانی بورڈ کو فراہم کرے گا تاوقتیکہ متعلقہ حکومت کے کسی سیکریٹری کا دستخط شدہ اس مضمون کا تصدیق نامہ نہ پیش کر دیا جائے کہ کسی دستاویز کا پیش کرنا مفاد عامہ میں نہیں ہے۔

(7) امتناعی نظر بندی کے حامل کسی قانون کے تحت دیے گئے کسی حکم کی تعمیل میں کسی شخص کو اس کی پہلی نظر بندی کے دن سے چوبیس ماہ کی مدت کے اندر، کسی مذکورہ حکم کے تحت امن عامہ کے لیے نقصان دہ طریقے سے کوئی فعل کرنے پر نظر بند کیے جانے والے کسی شخص کی صورت میں آٹھ ماہ کی مجموعی مدت سے زیادہ اور کسی دوسری صورت میں بارہ ماہ سے زیادہ کے لیے نظر بند نہیں رکھا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جو دشمن کا ملازم ہو یا اس کے لیے کام کرتا ہو یا اس کی طرف سے ملنے والی ہدایات پر عمل کرتا ہو [، یا جو کسی ایسے طریقے سے کام کر رہا ہو یا کام کرنے کی کوشش کر رہا ہو جو پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سلامتی، تحفظ یا دفاع کے لیے نقصان دہ ہو، یا جو کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے یا ارتکاب کرنے کی کوشش کرے جو کسی وفاقی قانون میں درج تعریف کے مطابق کسی ملک دشمن سرگرمی کے مساوی ہو، یا جو کسی ایسی جماعت کا رکن ہو جس کے مقاصد میں کوئی مذکورہ ملک دشمن سرگرمی شامل ہو یا جو اس میں ملوث ہو]۔

(8) متعلقہ نظر ثانی بورڈ کسی نظر بند شخص کی نظر بندی کے مقام کا تعین کرے گا اور اس کے کنبے کے لیے معقول گزارہ

الاؤنس مقرر کرے گا۔

(9) اس آرٹیکل میں مذکورہ کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو۔

10۔اے

کوئی بھی شخص اپنے شہری حقوق اور ذمہ داریوں کے تعین اور اپنے خلاف کسی بھی الزامِ جرم میں منصفانہ ٹرائل اور قانون کے معین طریقہ کار کا حق دار ہوگا۔

11۔ غلامی، بیگار وغیرہ کی ممانعت

(1) غلامی معدوم اور ممنوع ہے اور کوئی قانون کسی بھی صورت میں اسے پاکستان میں رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا یا سہولت بہم نہیں پہنچائے گا۔

(2) بیگار کی تمام صورتوں اور انسانوں کی خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

(3) چودہ سال سے کم عمر کسی بچے کو کارخانے یا کان یا دیگر پُر خطر پیشے میں ملازم نہیں رکھا جائے گا۔

(4) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر اس لازمی خدمت پر اثر انداز متصور نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔

(الف) جو کسی قانون کے تحت کسی جرم کی بنا پر سزا بھگتنے والے کسی شخص سے لی جائے؛ یا

(ب) جو کسی قانون کی رو سے غرض عامہ کے لیے مطلوب ہو؛

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی لازمی خدمت ظالمانہ نوعیت کی یا شرف انسانی کے خلاف نہیں ہوگی۔

12۔مؤثر بہ ماضی سزا سے تحفظ

(1) کوئی قانون کسی شخص کو۔۔۔

(الف) کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے لیے جو اس فعل کے سرزد ہونے کے وقت کسی قانون کے تحت قابلِ سزا نہ تھا سزا دینے کی اجازت نہیں دے گا؛ یا

(ب) کسی جرم کے لیے ایسی سزا دینے کی اجازت نہیں دے گا جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت کسی قانون کی رو سے اس کے لیے مقررہ سزا سے زیادہ سخت یا اس سے مختلف ہو۔

(2) شق (1) یا آرٹیکل 270 میں مذکور کسی امر کا کسی ایسے قانون پر اطلاق نہیں ہوگا جس کی رو سے تیئس مارچ، سن ایک ہزار نو سو چھپن سے کسی بھی وقت پاکستان میں نافذ العمل کسی دستور کی تنسیخ یا تخریب کو جرم قرار دیا گیا ہو۔

13۔ دوہری سزا اور خود کو ملزم گردانے کے خلاف تحفظ ضمیمہ-4

کسی شخص کو۔۔۔

(الف) پر ایک ہی جرم کی بنا پر ایک بار سے زیادہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ سزا دی جائے گی؛ یا

(ب) کو، جب کہ اس پر کسی جرم کا الزام ہو، اس بات پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ اپنے ہی خلاف گواہ بنے۔

14۔ شرف انسانی قابل حرمت ہوگا

(1) شرفِ انسانی اور قانون کے تابع، گھر کی خلوت قابلِ حرمت ہوگی۔

(2) کسی شخص کو شہادت حاصل کرنے کی غرض سے اذیت نہیں دی جائے گی۔

15۔ نقل و حرکت وغیرہ کی آزادی

ہر شہری کو پاکستان میں رہنے اور مفاد عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ کسی معقول پابندی کے تابع، پاکستان میں داخل ہونے اور اس کے ہر حصے میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے اور اس کے کسی حصے میں سکونت اختیار کرنے اور آباد ہونے کا حق ہوگا۔

16۔ اجتماع کی آزادی

امن عامہ کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو پرامن طور پر اور اسلحہ کے بغیر جمع ہونے کا حق ہوگا۔

17۔ انجمن سازی کی آزادی

(1) پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سالمیت، امن عامہ یا اخلاقیات کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شخص کو انجمنیں یا یونینیں بنانے کا حق ہوگا۔

(2) ہر شخص کو جو ملازمت میں پاکستان میں نہ ہو، پاکستان کی حاکمیت اعلی یا سالمیت کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، کوئی سیاسی جماعت تشکیل دینے یا اس کا رکن بننے کا حق ہوگا اور مذکورہ قانون میں قرار دیا جائے گا کہ جبکہ وفاقی حکومت یہ اعلان کردے کہ کوئی سیاسی جماعت ایسے طریقے سے بنائی گئی ہے یا عمل کر رہی ہے جو پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سلمیت کے لیے نقصان دہ ہے، تو وفاقی حکومت مذکور اعلان سے پندرہ کے اندر معاملہ عدالت عظمیٰ کے سپرد کرے گی جس کا مذکورہ معاملے پر فیصلہ قطعی ہوگا۔

(3) ہر سیاسی جماعت اپنے فنڈز کے ذرائع بتانے کی پابند ہوگی۔

(4) ہر سیاسی جماعت قانون کے تابع، اپنے عہدے داروں اور جماعت کے قائدین کے انتخاب کے لیے اندرون پارٹی انتخابات منعقد کرے گی۔

18۔ تجارت، کاروبار، یا پیشے کی آزادی

(1) ایسی شرائط قابلیت کے تابع، اگر کوئی ہوں، جو قانون کے ذریعے مقرر کی جائیں، ہر شہری کو کوئی جائز پیشہ یا شغل

اختیار کرنے اور کوئی جائز تجارت یا کاروبار کرنے کا حق ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل کا کوئی امر مانع نہیں ہوگا:

(الف) کسی تجارت یا پیشے کو کسی اجرت نامہ کے طریقہ کار کے ذریعے منضبط کرنے میں؛ یا

(ب) تجارت، کاروبار یا صنعت میں آزادانہ مقابلہ کے مفاد کے پیش نظر اسے منضبط کرنے میں؛ یا

(ج) وفاقی حکومت، کسی صوبائی حکومت یا کسی ایسی کارپوریشن کی طرف سے جو مذکورہ حکومت کے زیر نگرانی ہو، دیگر اشخاص کو قطعی یا جزوی طور پر خارج کر کے کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا خدمت کا انتظام کرنے میں۔

19۔ تقریر وغیرہ کی آزادی

اسلام کی عظمت یا پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سلمیت، سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاقیات کے مفاد کے پیش نظر یا توہین عدالت، کسی جرم [کے ارتکاب] یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع، ہر شخص کو تقریر اور اظہار رائے کی آزادی کا حق ہوگا اور پریس آزاد ہوگی۔

19.A۔ حقِ معلومات

ضابطے اور قانون کے ذریعہ عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو مفاد عامہ کے تمام معاملات میں معلومات تک رسائی کا حق ہوگا۔

20۔ مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی

قانون، امن عامہ اور اخلاقیات کے تابع:

(الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے، اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہوگا؛ اور

(ب) ہر مذہبی گروہ اور اس کے فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، انہیں برقرار رکھنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔

21۔ کسی خاص مذہب کی اغراض کے لیے محصول لگانے سے تحفظ

کسی شخص کو کوئی ایسا محصول ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جس کی آمدنی اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی تبلیغ و ترویج پر صرف کی جائے۔

22۔ مذہب وغیرہ کے حوالے سے تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات

(1) کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کرنے والے کسی شخص کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے یا کسی مذہبی تقریب میں حصہ

ضمیمہ - 4

لینے یا مذہبی عبادت میں شرکت پر مجبور نہیں کیا جائے گا، اگر ایسی تعلیم، تقریب یا عبادت کا تعلق اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو۔

(2) کسی مذہبی ادارے کے سلسلے میں محصول عائد کرنے کی بابت استثنا یا رعایت منظور کرنے میں کسی فرقے کے خلاف کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔

(3) قانون کے تابع ۔۔۔

(الف) کسی مذہبی فرقے یا گروہ کو کسی تعلیمی ادارے میں جو کلی طور پر اس فرقے یا گروہ کے زیر انتظام چلایا جاتا ہو، اس فرقے یا گروہ کے طلبا کو مذہبی تعلیم دینے کی ممانعت نہ ہوگی؛ اور

(ب) کسی شہری کو محض نسل، مذہب، ذات یا مقام پیدائش کی بناء پر کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخلے سے محروم نہیں کیا جائے گا جسے سرکاری محاصل سے امداد ملتی ہو۔

(4) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر معاشرتی یا تعلیمی اعتبار سے پسماندہ شہریوں کی ترقی کے لیے کسی سرکاری اتھارٹی کی طرف سے اہتمام کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

23۔ جائیداد

دستور اور مفاد عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو جائیداد حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور فروخت کرنے کا حق ہوگا۔

24۔ جائیداد کے حقوق کا تحفظ

(1) کسی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا ماسوائے جب قانون اس کی اجازت دے۔

(2) کوئی جائیداد زبردستی حاصل نہیں کی جائے گی اور نہ قبضے میں لی جائے گی ماسوائے کسی سرکاری غرض کے لیے اور ایسے قانون کے اختیار کے ذریعے جس میں اس کے معاوضے کی ادائیگی کا حکم دیا گیا اور یا تو معاوضے کی رقم کا تعین کیا گیا ہو یا اس اصول اور طریقے کی وضاحت کی گئی ہو جس کے تحت معاوضے کا تعین کیا جائے اور اسے ادا کیا جائے گا۔

(3) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر حسب ذیل کے جواز پر اثر انداز نہیں ہوگا۔۔۔

(الف) کوئی قانون جو جان، مال یا صحت عامہ کو خطرے سے بچانے کے لیے کسی جائیداد کے لازمی حصول یا اسے قبضے میں لینے کی اجازت دیتا ہو؛ یا

(ب) کوئی قانون جو کسی ایسی جائیداد کے حصول کی اجازت دیتا ہو جسے کسی شخص نے ناجائز ذریعے سے یا کسی ایسے طریقے سے جو قانون کے خلاف ہو حاصل کیا ہو یا جو اس کے قبضے میں آئی ہو؛ یا

(ج) کوئی قانون جو کسی ایسی جائیداد کے حصول، انتظام یا فروخت سے متعلق ہو جو کسی قانون کے تحت متروکہ جائیداد یا

ضمیمہ - 4

دشمن کی جائیداد ہو یا متصور ہوتی ہو (جو ایسی جائیداد نہ ہو جس کا متروکہ جائیداد ہونا کسی قانون کے ذریعے ختم کردیا گیا ہو)؛یا

(د) کوئی قانون جو یا تو مفاد عامہ کے پیش نظر یا جائیداد کا انتظام مناسب طور پر کرنے کے لیے یا اس کے مالک کے فائدے کے لیے ریاست کو محدود مدت کے لیے کسی جائیداد کا انتظام اپنی تحویل میں لینے کی اجازت دیتا ہو؛یا

(ہ) کوئی قانون جو حسبِ ذیل غرض کے لیے کسی قسم کی جائیداد کے حصول کی اجازت دیتا ہو۔۔۔

(اول) تمام شہریوں یا شہریوں کے کسی مخصوص طبقے کو تعلیم یا طبی امداد مہیا کرنے کی؛یا

(دوم) تمام شہریوں یا شہریوں کے کسی مخصوص طبقے کو رہائش اور عام سہولیات اور خدمات جیسے کہ سڑکیں، آب رسانی، نکاسی آب، گیس اور بجلی مہیا کرنے کی؛یا

(سوم) ان لوگوں کو نان نفقہ مہیا کرنے کی جو بے روزگاری، بیماری کمزوری یا ضعیف العمری کی بناء پر اپنی کفالت خود کرنے کے قابل نہ ہوں؛یا

(و) کوئی موجودہ قانون یا آرٹیکل 253 کے تحت وضع کردہ کوئی قانون۔

(4) اس آرٹیکل میں مذکور کسی قانون کی رو سے قرار دیے گئے یا اس کی تعمیل میں متعین کیے گئے کسی معاوضے کے کافی یا ناکافی ہونے کو کسی عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

25۔شہریوں کی برابری

(1) تمام شہری قانون کی نظر میں برابر اور قانون کے مساوی تحفظ کے حقدار ہیں۔

(2) جنس کی بنیاد پر کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔

(3) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر عورتوں اور بچوں کے تحفظ کے لیے ریاست کی طرف سے کوئی خاص اہتمام کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

25۔الف۔تعلیم کا حق

ریاست پانچ سے سولہ سال تک کی عمر کے تمام بچوں مذکورہ طریقہ کار کے ذریعے جیسا کے قانون کے ذریعے مقرر کیا جائے مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرے گی۔

26۔عام مقامات میں داخلے سے متعلق عدم امتیاز

(1) عام تفریح گاہوں یا جمع ہونے کی جگہوں میں جو صرف مذہبی اغراض کے لیے مختص نہ ہوں، آنے جانے کے لیے کسی شہری کے ساتھ محض نسل، مذہب، ذات، جنس سکونت یا مقام پیدائش کی بنا پر کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔

ضمیمہ-4

(2) شق (1) میں مذکور کوئی امر ریاست کی جانب سے عورتوں اور بچوں کے لیے کوئی خاص اہتمام کیے جانے میں مانع نہیں ہوگا۔

27۔ ملازمتوں میں امتیاز کے خلاف تحفظ

(1) کسی شہری کے ساتھ جو بہ اعتبار دیگر پاکستان کی ملازمت میں تقرر کا اہل ہو، کسی ایسے تقرر کے سلسلے میں محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ یوم آغاز سے زیادہ سے زیادہ [چالیس] سال کی مدت تک کسی طبقے یا علاقے کے لوگوں کے لیے آسامیاں محفوظ کی جاسکیں گی تاکہ پاکستان کی ملازمت میں انہیں مناسب نمائندگی حاصل ہو جائے؛

مزید شرط یہ ہے کہ مذکور ملازمت کے مفاد میں مخصوص آسامیاں یا ملازمتیں کسی ایک جنس کے افراد کے لیے محفوظ کی جاسکیں گی اگر مذکور آسامیوں اور ملازمتوں میں ایسے فرائض اور کارہائے منصبی کی انجام دہی ضروری ہو جو دوسری جنس کے افراد کی جانب سے مناسب طور پر انجام نہ دیے جاسکتے ہوں۔

[مگر شرط یہ بھی ہے کہ پاکستان کی ملازمت میں کسی بھی طبقے یا علاقے کی کم نمائندگی کی مذکور طریقہ کار کے ذریعے تلافی کی جائے گی جیسا کہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) ایکٹ کے ذریعے تعین کرے]۔

(2) شق (1) میں مذکور کوئی امر کسی صوبائی حکومت یا کسی صوبے کی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کی طرف سے مذکورہ حکومت یا اتھارٹی کے تحت کسی آسامی یا کسی قسم کی ملازمت کے سلسلے میں اس حکومت یا اتھارٹی کے تحت تقرر سے قبل، اس صوبے میں زیادہ سے زیادہ تین سال تک سکونت سے متعلق شرائط عائد کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

28۔ زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ

آرٹیکل 251 کے تابع، شہریوں کے کسی طبقے کو، جس کی ایک الگ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اسے برقرار رکھنے اور فروغ دینے اور قانون کے تابع، اس غرض کے لیے ادارے قائم کرنے کا حق ہوگا۔

https://www.pakistantoday.com.pk/2023/12/03/six-held-case-registered-
after-attack-on-passengers-bus-in-chilas/
https://www.dawn.com/news/1806678
https://www.facebook.com/photo?fbid=124116847288815&set=p-cb.124124787288021
https://tribune.com.pk/story/2373928/punjab-k-p-g-b-cms-skip-flood-meet-ing
https://medium.com/@boonegh/why-imran-khan-is-in-attock-jail-c6d63a5837d4
https://tribune.com.pk/story/2431457/jaranwala-incident-triggers-nation-wide-condemnation-day
https://www.dawn.com/news/1752177https://www.dawn.com/news/1732562
https://tribune.com.pk/story/527311/amending-traffic-laws
http://www.youthdissent.org/2023/04/24/forced-conversion-is-forced/
https://www.pakistantoday.com.pk/2023/12/03/six-held-case-registered-
after-attack-on-passengers-bus-in-chilas/
https://www.dawn.com/news/1787353https://www.dawn.com/news/1745351
https://tribune.com.pk/story/635238/bursting-at-the-seams-out-of-house-home-and-prison-cell
https://www.thenews.com.pk/print/781627-kp-to-establish-panagah-at-an-goor-adda-border-point
https://www.dawn.com/news/1422609
https://www.dawn.com/news/1753715#:~:text=
He%20said%20that%20more%20than,Islam's%20
unlawful%20control%20of%20Bara
https://www.app.com.pk/domestic/police-school-of-investigation-estab-
https://www.app.com.pk/domestic/police-school-of-investigation-estab-
lished-to-capacitate-ajk-officers-in-holding-effective-
inquiry/#google_vignettehttps://www.dawn.com/news/1778383
https://www.dawn.com/news/1694391
https://www.dawn.com/news/1694391
https://www.thenews.com.pk/latest/1037501-armed-men-rape-girl-in-islam-abads-f-9-park
https://www.dawn.com/news/1778275
https://mashriqtv.pk/en/2022/01/12/police-cracks-down-doctors-protest-ing-in-quetta-several-arrested/
https://www.dawn.com/news/1726345
https://www.gulftoday.ae/lifestyle/2022/11/17/
floods-sweep-future-from-pakistan-schoolchildren
https://www.wsj.com/articles/worries-grow-over-fate-of-missing-paki-stani-journalist-d6b0fbde
https://arynews.tv/pakistani-women-can-perform-hajj-sans-mehram-under-new-policy/
https://www.khaleejtimes.com/world/asia/thousands-of-women-rally-in-pa-kistan-despite-legal-hurdles
https://www.dawn.com/news/1633945
https://khybernews.tv/protests-shutter-down-against-inflated-electricity-bills-held-in-ajk/

1986 میں تشکیل پانے اور 1987 میں رجسٹر ہونے والا پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) ملک میں انسانی حقوق کا نامور خودمختار ادارہ ہے۔ رکنیت کے اصول پر مبنی ادارہ، ایچ آر سی پی ملک کے تمام شہریوں اور باشندوں کے ہر قسم کے حقوق — شہری، سیاسی، معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق — کے تحفظ کے لیے کوشاں ہے۔ ایچ آر سی پی دستورِ پاکستان میں دی گئی بنیادی آزادیوں اور انسانی حقوق کے عالمی معاہدات جن میں سے بعض کا پاکستان فریق ہے، میں دیا گیا طریقہ کار بروئے کار لاتا ہے۔

ایچ آر سی پی سات اہم اسٹریٹجک شعبوں میں کام کرتا ہے: کمزور اور خارج شدہ گروہوں کے خلاف امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنا، مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کا دفاع، سول سوسائٹی کے لیے کم ہوتی گنجائش کی بحالی، قانون کی حکمرانی اور انصاف کے نظام میں اصلاحات کو آگے بڑھانا، بشمول تشدد اور جبری گمشدگیوں کا خاتمہ، آئینی جمہوریت اور وفاقیت کو مستحکم کرنا، آب وہوا کی کارروائی میں تعاون، اور انتخابی اصلاحات کو فروغ دینا۔ یہ تنظیم 1990 سے متعلق انسانی حقوق سے متعلق خبروں پر مشتمل ایک وسیع ڈیٹا آرکائیو بھی رکھتی ہے۔

2026–2023 کے عرصہ کے لیے ایچ آر سی پی کے درج ذیل عہدیداران ہیں: اسد اقبال بٹ (چیئر پرسن)، منزے جہانگیر (شریک چیئر پرسن)، حسین نقی (خزانچی)، کاشف پانیزئی (وائس چیئر، بلوچستان)، نسرین اظہر (وائس چیئر، اسلام آباد)، اکبر خان (وائس چیئر، خیبر پختونخوا)، راجہ اشرف (وائس چیئر، پنجاب)، اور قاضی خضر (وائس چیئر، سندھ)۔ ایچ آر سی پی سیکریٹریٹ کی نمائندگی سیکرٹری جنرل حارث خلیق کرتے ہیں۔ ادارے کے روزمرہ کے امور کی نگرانی ڈائریکٹر فرح ضیاء کرتی ہیں۔ ملک بھر میں انسانی حقوق کے دفاع کار ایچ آر سی پی کے کام کی اعانت کرتے ہیں۔

ہیڈ آفس / پنجاب چیپٹر

ایوان جمہور۔ 107 ٹیپو بلاک

نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور 54600

فون: 5969 3586 ,8341 3583 ,4994 3586 42 92+

ای میل: hrcp@hrcp-web.org

ویب سائیٹ: www.hrcp-web.org

مرکز شکایات سیل

فون: 5969 3584 042 92+

موبائل 4884 341 0321 92+

ای میل: complaints@hrcp-web.org

اسلام آباد آفس / مرکز برائے فروغ جمہوریت

آفس 1-B، فلور 2

بلاک ڈی-12، (اوپر فیصل بینک)

جی 8، مرکز، اسلام آباد

فون: 1127 835 51 92+

شکایات سیل (موبائل): 4773 569 333 92+

ای میل: islamabad@hrcp-web.org

کوئٹہ ریجنل آفس

فلیٹ نمبر C-6، کبیر بلڈنگ

ایم۔ اے جناح روڈ، کوئٹہ

فون: 7869 282 81 92+

شکایات سیل (موبائل) 6125 294 306 92+

ای میل: quetta@hrcp-web.org

تربت / مکران ریجنل آفس

پرواز ہاؤس،

بالمقابل علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

پسنی روڈ، تربت، کیچ

فون: 365 413 852 92+

شکایات سیل (موبائل): 2406 234 323 92+

ای میل: turbat@hrcp-web.org

کراچی ریجنل آفس

یونٹ نمبر 08، فلور 1

سٹیٹ لائف بلڈنگ نمبر 5 (الاکو ہاؤس)

عبداللہ ہارون روڈ

صدر، کراچی۔ 74400

فون 7132 3563 ,7131 3563 21 92+

شکایات سیل (موبائل): 6287 111 315 92+

ای میل: karachi@hrcp-web.org

حیدر آباد ریجنل آفس

306- فائزہ آرکیڈ، (لوفٹ اینڈ میزانائن فلور)

نزد مسجد حاجی شاہ بخاری درگاہ

صدر کنٹونمنٹ، حیدر آباد

فون: 770 720 ,3688 278 22 92+

فیکس: 4645 278 22 92+

شکایات سیل (موبائل): 2222 339 310 92+

ای میل: hyderabad@hrcp-web.org

پشاور ریجنل آفس

43 گلشن اقبال لین (نزد ارباب روڈ سٹاپ)

یونیورسٹی روڈ، پشاور

فون: 4253 584 091 92+

شکایات سیل (موبائل): 0640 950 0318 92+

ای میل: peshawar@hrcp-web.org

ملتان ریجنل آفس

2511/5A ابدالی کالونی

نزد بریٹین سکول، ملتان

فون: 7217 451 61 92+

شکایات سیل (موبائل): 5529 665 331 92+

ای میل: multan@hrcp-web.org

گلگت۔ بلتستان ریجنل آفس

آفس نمبر 8-9، رانگ یَل پلازہ

جماعت خانہ روڈ، ذوالفقار آباد کالونی، جتیال، گلگت

موبائل: 5553 547 0344 92+

موبائل (شکایات سیل): 1088 454 355 92+

ای میل: gilgit@hrcp-web.org